

11/11/11

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي هدانا لهذا
ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

والصلاة والسلام على من لا نبي بعده
وبعد فقد حضر في هذا المجلس

الحبيب المصطفى
سيدنا محمد بن عبد الله

بن عبد الوهاب

حاصل

1679

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي هدانا لهذا
ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

والصلاة والسلام على من لا نبي بعده
وبعد فقد حضر في هذا المجلس

الحبيب المصطفى
سيدنا محمد بن عبد الله



پیش



بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی سیدنا محمد وآلہ وصحابہ اجمعین بعد حمد و صلوة کے احترام میں محکم
حصہ یعنی ناچھوڑی احترام کر دیا کہ یہ وہاں ایسا والہ اس میں کچھ نہ ہو کہ ہر حصہ تادون برس کا ہوا کہ جناب مولانا اب محفل الدین
خان صاحب مشہور مدظلہ ہی سے ترجمہ کتاب حسن حسین کا حکام نام ظفر جلیل سے معہ فوائد شریح اور حواشی معتبر کے اردو تحت
نفاذ میں کیا تھا چنانچہ وہ حصہ میں اس زبان کا شیعہ تحریر استہدات نہایت طرہ محاسنی کہ اخبار و مراسلات میں بالکل زبان
درجی نہ معلوم معقول اور منقول اس میں تھے نہ دفتروں میں اس کا ذکر کہ اس کے قواعد اور محاسن منضبط نہ معلوم خلاصہ اور
موضوع کا جس میں نشانہ نہ لوگوں کو اس زبان کا جس کا سیلئے ایسے وقت میں توہ ترجمہ نہایت قیمت کھا گیا اور اللہ تعالیٰ
سے ترجمہ کی سہی کو شکور فرمایا کہ لوگوں کے لئے اس سے فائدہ اٹھا لیا اب حکام وقت کے اس زبان کے
شیعہ میں توجہ کر لے سے یہ نہایت ہوئی کہ تمام دفتروں میں اسے رواج ملے اخبار اور مراسلات سب اسی میں ہونے لگے
کوئی فن اور علم ایسا نہیں جو اس زبان میں ہو اور کوئی قصبہ اور شہر اس کے مدارس سے خالی نہ رہا اس کے لئے
ہوئے اور اس کی فصاحت اور بلاغت سے اکثر لوگوں کو وہ عظمت ہوئی اور استادان زمانہ کے لئے اس سے فائدہ
بھی تبدیل و ترمیم ہو تو اب وہ ہی ترجمہ کو لوگ ہزار جان سے عزیز رکھتے تھے لہذا اس کے لئے کمال
کی سہی محاورہ کی پرستے کے لئے اس کے مطالب عام ہم نے اسے اپنا فرض سمجھا ہے

بات کے قبیل سے ہے بلکہ یوں تصور کرنا چاہئے اگر پدرتواند پسر تمام کند کیونکہ جس خاندان سے مترجم کو فیض
 اُسی خاندان کا یہ فخر بھی زیادہ رہا ہے میری سند اس کتاب کی یہ ہے کہ بجائے اسکی اجازت تین شخصوں سے حاصل
 اول مولانا احمد علی صاحب ہمار پوری دوم مرشدی شاہ عبدالغنی صاحب مجددی ہماجر سوم مولوی سبحان
 شکار پوری اور ان تینوں حضرات کو اجازت یگانہ آفاق مولانا محمد اسحق صاحب دہلوی سے ہے اور ان کی سن
 اپنے دیباچہ میں لکھی ہے تو حضرت مترجم کو مولانا محمد اسحق صاحب سے سند بلا واسطہ اور فقیر کو بلا واسطہ اور میں
 ترجمہ کا نام بھی نہیں بدلائیں چونکہ نظم جلیل تازہ کی نام تھا اور اس ترجمہ کی ترمیم سنہ تیرہ سو نو پچہری میں شروع ہوئی ا
 ڈھنگ پر ہو گئی اسلئے نظم جلیل کو تازہ کی نام قرار دیا یا بعد اس کا انجام سنہ تیرہ سو دس میں ہوا چنانچہ قطعہ کا نام



<p>بیان قول ختم المرسلین ہے کہ ہاتھ نے کہا خیر متین اسے</p>	<p>یہ مجموعہ عجیب حصص جمین ہے ارادہ تھا کہ ہوں تاریخ اقسام</p>	
--	---	--

اور بایں ہمہ میں اپنی بے بضاعتی کا معترف ہو کر ناظرین سے معافی ہوں کہ جب اس کتاب سے خطا اٹھاؤں تو فقیر کو
 خیر سے محروم نفرماؤں اور خدار کریم سے یہ امید ہے کہ اسکو قبول فرماوے میں کہ یہ داکٹر و علما ان الحمد للہ





بسم الله الرحمن الرحيم

حمد و ثناء پس پروردگار کو لائق سپہ جس سے ہم کو اپنے فکر کی توفیق دی اور اپنے فکر کی راہ بتائی یا الہی درود سلام ہے
حق تعالیٰ فراخ نام حسین سید الدین رسول امین را اور اُن کی سب سے بڑی اور آل اہل ہار پر اور اس عاجز کو دنیا میں
اُن کا اتمام الہیہ پکارا و شرف اُن کے تقاضا و اُن میں منسوب کر آئیں آمین الہ العالمین بعد حمد و ثناء حضرت الہی
تعالیٰ مطلب الدین حضرت مولانا علی بہائی مسلمانوں کی خدمت میں التماس کرتا ہے کہ کتاب جس طرح جو چاہیں
اور دعائیں فرمائی ہوئی سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیں اس لائق ہے کہ اگر اسکو تعزید جان کریں تو مجاہدہ و سب سے
الہیوں تہذیب را کیونکہ جو کثرت و کثرت ثواب اُن دعا و دعائوں وغیرہ میں ہوگی جو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے
جس طرح کہ اس کتاب میں مذکور ہے۔ ہاں اُن میں ایسی ہر قسم کی بات کو چاہیے کہ اس کتاب کو اپنی بات و بات کا کو بیلا
کے لئے کہ بعد تعالیٰ فراخ نام ہے تقدیر ان لم فی رسول اللہ اسوہ حسنہ من کان برزوا اللہ الیوم الآخر تھے اللہ تعالیٰ سے
احوال میں صلی اللہ علیہ وسلم علیہ وسلم میں چھوٹی ہوئی ہے اُن کے حق میں کہ اس کتاب میں مذکور ہے اللہ تعالیٰ اور حضرت علی
کی اسی لئے میں عاجز مسلمانوں کے لئے کہ اس کتاب میں مذکور ہے اللہ تعالیٰ اور حضرت علی کی اسی لئے میں عاجز مسلمانوں کے لئے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کہ اس کتاب میں مذکور ہے اللہ تعالیٰ اور حضرت علی کی اسی لئے میں عاجز مسلمانوں کے لئے
میں عاجز مسلمانوں کے لئے کہ اس کتاب میں مذکور ہے اللہ تعالیٰ اور حضرت علی کی اسی لئے میں عاجز مسلمانوں کے لئے
میں عاجز مسلمانوں کے لئے کہ اس کتاب میں مذکور ہے اللہ تعالیٰ اور حضرت علی کی اسی لئے میں عاجز مسلمانوں کے لئے
میں عاجز مسلمانوں کے لئے کہ اس کتاب میں مذکور ہے اللہ تعالیٰ اور حضرت علی کی اسی لئے میں عاجز مسلمانوں کے لئے
میں عاجز مسلمانوں کے لئے کہ اس کتاب میں مذکور ہے اللہ تعالیٰ اور حضرت علی کی اسی لئے میں عاجز مسلمانوں کے لئے

شرحون کے جو فائدہ کسی کتاب یا کسی بزرگ سے لکھا ہے اسکا نام آخر میں لکھ دیا ہے اور کتاب کے آخر میں ایک مختصراً
 جس میں حدیثیں خوش مضمون اور بکار آمدنی مشکوٰۃ وغیرہ سے چمکرجو اسید طر ترجمہ اور فائدہ کے ساتھ مذکور ہیں کہ
 وجہ ان کے لکھنے کی یہ ہے کہ ہر بزرگاری اور نفس کی آراستگی ہر کسی کو لازم ہے تاکہ عبادت اپنی طسرح مقبول ہو
 امام غزالی رحمہ اللہ نے منہاج العابدین میں لکھا ہے کہ عبادت میں تین چیزیں اصل ہیں اول توفیق اور مدد اللہ تعالیٰ
 پر ہر بزرگاریوں کو ہوتی ہے جیسے خود فرماتا ہے ان الذین اتقوا اللہ یعنی مدد اور حفاظت اللہ کی ہر بزرگاریوں کے ساتھ
 دوم سنوارنا عمل کا وہ بھی ہر بزرگاریوں کے لئے مخصوص ہے جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ تو
 قولاً سرمد البصیر لکم اعمالکم ونیغفر لکم ذنوبکم یعنی اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور ہر بزرگاری کرو اور بات استوار کہو کہ
 عمل تمہارے لیے سنوارے اور تمہارے گناہ بخشے سوم مقبول ہونا عمل کا وہ بھی ہر بزرگاریوں کے لیے خاص
 چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انما یقبل اللہ من المتقین یعنی خدا تعالیٰ قبول نہیں فرماتا ہے عمل کو مگر ہر بزرگاریوں سے غز
 در عبادت کا ان تین چیزوں پر ہوا اول توفیق چاہیے تاکہ بندہ عمل کرے بعد اسکے عمل کو سنوارنا چاہیے تاکہ عمل
 ہو بعد اس کے قبول چاہیے تاکہ عبادت کا ثمرہ حاصل ہو اور تین چیزوں کے واسطے بعبادوں کا تضرع
 سوال ہوتا ہے وہ یہی سوال کرتے ہیں ربنا وفقنا لطاعتک واتمم تعصیرنا وتقبل اعمالنا یعنی اے رب ہمارے ہر
 دے اپنی طاعت کی اور ہمارے قصور دور کر اور ہمارے عمل قبول فرما اور یہ تینوں باتیں تقویٰ سے پھر ہوتی
 ہوا کلام امام غزالی رحمہ اللہ کا اور یہی مضمون سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ ہے کہ میں نے اپنے رب سے اس قدر
 بھی آداب دعا میں اس کی طرف اشارہ کیا ہے اسی لیے عاجز نے آخر میں ایسی حدیثیں لایں کہ ان کی تاثیر
 آدمی خواب غفلت سے بیدار و متقی و ہر بزرگاری ہو جاوے تو جس کسی کو اللہ تعالیٰ اس کتاب کی دعا قیام پر سننے کی
 دے اُس کو لازم ہے کہ بعد وظیفہ پورا کرنے کے جس قدر ہو سکے اُن کا مطالعہ بھی ضرور کیا کرے اور علامہ اس با
 خیال نہ کہ ان کے اردو عبارت کو دیکھ کر کیا کریں گے بلکہ دیکھنے کے بعد جب عجائب و غرائب اس کے معلوم کریں گے
 طبع کا مطلب اور ہر امر کی حاجت براری اس میں موجود ہے خود بخود اپنے غرض کے کام لے گا اس کے لئے
 ہو نیکی و غنیمت اور بہبودی سمجھیں گے کیونکہ کوئی کام دین و دنیا کا ایسا نہیں کہ اس میں اُس کی عقدہ کشائی ہو اور ان کی
 خوری پر ہے کہ بہت سی کتابیں لکھنے پر اتنے مطالب معلوم کر سکتے ہیں اور اس میں بلا مشقت موجود ہیں آ
 خیر اللہ شاہ نے جو عاجز کے احباب سے ہیں اس سچ کے امام کی این خطہ حلیل کی اور یہی اس کا نام رکھا گیا کہ اس
 عمل کرنے سے آدمی کامیاب و متقیاب داریں میں ہوتا ہے اور بعد تیار ہوئے کے اول سے آخر تک محذومی
 استاد مولوی محمد اسحاق صاحب زادہ اللہ شرفا کی خدمت میں پیش کی اور انھوں نے ازراہ کرم عہدہ و دوسری
 استاد مولوی کے پسند فرمائی اس پر بھی اگر کوئی صاحب غلطی ملاحظہ فرمائیں شرحون سے تحقیق کر کے اس کے بندہ بہرہ

[illegible]

بھی ایام بیض کے رکھتے اور ان کی کتابیں سب نافع ہیں جنہیں النشرفی القارۃ العشر بہت شہرت رکھتی ہیں۔
 سوا اور بہت کتابیں تصنیف کیں جو بعضوں نے اوتالیس شمار کی ہیں اور آخر کار ستر آٹھ تینویس ہجری میں
 یاقی المحمد اولاً و آخراً و ظاہراً و باطناً کہ دیا چہ اس کتاب کا تمام ہوا اب متن اور اس کی شرح شروع ہوئی
 منہ الاستعانة و علیہ التکلیل و صلے اللہ علی خیر خلقہ محمد و آلہ و صحابہ جمیعین برحمۃ و ہوا رحمہم الراحمین



بسم اللہ الرحمن الرحیم



لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُهُ الْفَاتِحُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَعْنِي كَلِمَةً تَوْحِيداً سَامِعَةً بِهَا خَلْقُ الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ
 قدسی کے مضمون کی طرف لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَقُّ مَعْنَى مَنْ دَخَلَ حَبْشَةَ آمَنَ مِنْ عَذَابِي یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کون
 قلعہ ہے جو کوئی داخل ہوا میرے قلعہ میں امن میں ہوا میرے عذاب سے اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِ الْخَلْقِ مُحَمَّدٍ
 وَاخْلُفْهُ وَ صَلِّ عَلَى الْوَلَدِ مُحَمَّدٍ وَ خْلُفْهُمُ اِنْ شَاءَ اللَّهُ اَمْ يَكْفِيكَ مَا كُنْتَ تَعْبُدُ
 اصحاب پر اور سلام بھیج فقیر کہتا ہے کہ حزن میں شرح حسن و حسنات کو کلمہ چھوڑ دے پہلے لکھا
 بیان کیا ہے بعد میں اس کا طور اختیار کیا کہ بسم اللہ کے بعد درود شریف لکھا اور یہ بھی بیان کیا
 کہ بعد واقع ہوا ہے آہی میں کہتا ہوں کہ اس صورت میں کلمہ
 ہے اور درود شریف قائم مقام نعت کے ہے شاید اسی وجہ سے شایع نے ہی ای نسی
 وی جنین کلمہ توحید مقدم ہے قَالَ الْعَقِيدُ الْعَبْدُ الضَّعِيفُ الْمُسْكِينُ الْمُسْتَطْعِرُ إِلَى اللَّهِ الرَّاجِي مِنْ كَرَمِهِ
 اَنْ يَغْفِرَ لِي الْعُيُوبَ الظُّلُمَاتِ عَمْدَةً مِنْ عَمْدَةٍ وَ عَمْدَةً مِنْ عَمْدَةٍ
 کہتا ہے بندہ محتاج ضعیف مسکین کو کہ اگر اللہ کی طرف سے عفو و مغفرت نہ ملے تو اس کی
 کرم سے اس بات کی امید ہے کہ ظالموں کی قوم سے محزون و محزون و محزون و محزون و محزون و محزون و محزون و محزون
 نرمی کرے اللہ تعالیٰ اُمیر اُمس کی محبت میں و ف اے اللہ تعالیٰ اس آیت کے مضمون
 والد الغنی و اتم الفقر یعنی اللہ تو اگر ہے اور تم محتاج اور ضعیف کہا ہو جب اس آیت کے خلق الانسان
 پیدا کیا گیا آدمی ضعیف اور مسکین کہا اس حدیث کے مطابق اَللّٰهُمَّ اَيُّنِيْ مَسْكِيْنًا وَ اَيُّنِيْ مَسْكِيْنًا وَ اَيُّنِيْ مَسْكِيْنًا
 یعنی یا اللہ زندہ رکھ مجھ کو مسکین اور مار مجھ کو مسکین اور حشر کر مجھ کو مسکین کے گروہ میں اور جزری کہتا ہے
 میں ہر کی طرف میں مصنف رہتا تھا اور دعائیں اشارہ کیا ہے حال کا ایک کلمہ لکھا ہے کہ یہ کہتا تھا

بسم اللہ الرحمن الرحیم
 الحمد لله رب العالمین
 والصلوة والسلام
 علی سیدنا محمد و
 آلہ الطیبین الطاهرین
 المعصومین

حدیثوں کی جامع ہے کہ تالیف سابقین سے بڑی بڑی جلدیں ان کو حاوی نہیں اور جب یہ کتاب تمام ہو چکے تو ہم خدا
 تعالیٰ سے امید رکھتے ہیں کہ اس کے آخرین ایک فصل ایسی لکھیں جو کہولہ سے متفضل رضا میں کو یعنی الفاظ مشکہ کتاب کو
 ف اس سے یہ غرض ہے کہ حدیث کے الفاظ جو شکل ہوں ان کے معنی واضح کر دیں چنانچہ مصنف نے وعدہ کے
 موافق منہیہ لکھا اس کا نام منہیہ الحسن الحصین رکھا وھذہ مَقْدَمَةٌ كَتَبْتُهَا عَلَى أَحَادِيثٍ فِي فَضْلِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَالَّذِي كُنْتُ
 أَقْرَأُ ابْنَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَالَّذِي كُنْتُ أَقْرَأُ ابْنَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَأَحَى إِلَيَّ وَأَنَا كُنْتُ ثُمَّ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ تَعَالَى الْأَعْظَمُ وَأَتَمُّهُ وَهُوَ الْحَسَنُ
 ثُمَّ يُقَالُ فِي الصَّبَاحِ إِلَى الْمَسَاءِ وَفِي طَوْرِ الْحَيَاتِ إِلَى الْمَسَاءِ مِنْ جَمِيعِ مَا يَحْتَاجُ إِلَيْهِ وَصَلَكُمْ لَنْصَحَ عَنْهُ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لِلَّذِي كُنْتُ فِي وَرَدَ فَضْلُهُ وَلَمْ يَخْصُصْ بَوَقْتٍ مِنَ الْأَوْقَاتِ
 ثُمَّ إِلَّا سَفِيفَتِ رَأْسِي بِحَقِّهَا خَطِيئَاتِي ثُمَّ فَضِّلَ الْعَمَلُ أَنْ الْعَظِيمُ وَسُورَتُهُ وَإِيَّائِي
 ثُمَّ اللَّهُ مَا أَدْنَى صَحَّ عَنْهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَذَلِكَ أَوْرَثَهُ
 رسالہ ایک مقدمہ ہے جس میں حدیثین دعا اور ذکر کی فضیلت کی مذکور ہیں پھر دعا اور ذکر کے آداب کا بیان اور دعا کے
 قبول ہونے کے اوقات اور حالات اور مکانات کا ذکر پھر اہم اعظم اور اسماے حسنے کا بیان پھر ان دعاؤں کا ذکر جو صبح
 سے شام تک پڑھی جائیں اور زندگی بہرین مرنے تک سب مطالب کی دعائیں جنکی انسان کو حاجت پڑتی ہے اور
 ان کی نقل صحیح آنحضرت صلعم سے پایہ صحت کو پہنچی ہے مرقوم ہیں پھر اس ذکر کا بیان ہے جسکی فضیلت حدیث میں وارد ہے
 اور کسی وقت کے ساتھ مخصوص نہیں پھر استغفار کا بیان ہے جو گناہوں کو نابود کرتا ہے پھر قرآن مجید کی فضیلت اور
 اس کی چند سورتوں اور آیتوں کی فضیلت مسطور ہے پھر ان دعاؤں کا ذکر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہنچ
 صحیح ہوئی ہیں ف یعنی کسی وقت سے مخصوص نہیں اس صورت میں لفظ کذلک کا صرف دعائے متعلق ہے مگر
 اس توجہ پر ملاحظی قاری نے شبہ کیا ہے اور کہا کہ یہ لفظ استغفار اور قرأت اور دعائیں منون سے متعلق ہے کیونکہ ان
 سے ہر ایک کا کوئی وقت خاص نہیں تو طالب کو لائق ہے کہ سب حالات اور مقاموں میں ان پر موطبت کرے اسلئے
 کہ ذکر کا ہمیشہ کرنا اس آیت سے ثابت ہے یا ایہا الذین امنوا اذکروا اللہ ذکرا کثیرا یعنی اسے ایمان والو یاد کرو اللہ کو بہت یاد
 کرنا اور قرأت قرآن کا کسی وقت خاص میں مقید نہ ہونا اس آیت سے معلوم ہوتا ہے اَلَا اَوْحَى إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ بَعْضُ
 مَوْضِعُونَ کہ تیری طرف وحی کیا گیا یعنی قرآن مجید اور سب طرح استغفار کا مقید نہ ہونا کسی وقت سے اس حدیث سے سمجھا جاتا ہے
 طوبی لمن وجد فی صحیفہ استغفار کثیرا یعنی خوش قسمتی ہے اُس شخص کو جو اپنے نامہ اعمال میں بہت استغفار پڑھے کثرت
 حَسَنَتُهُ بِفَضْلِ الصَّلَاةِ عَلَى سَائِرِ الْخَلْقِ وَدَسَّقُوا الْحَقَّ الَّذِي هَدَى اللَّهُ تَعَالَى بِهِ هَذِهِ الصَّلَاةَ وَالْبَصَرِ
 مِنَ الْعَمَةِ فَأَوْضَحَ الْحَقَّةَ وَلَمْ يَكُنْ رَاحِدًا حُجَّةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
 كَمَا ذَكَرَهُ الْأَكْرُونُ وَكَمَا عَفَّرَ عَنْ ذِكْرِ الْعَافِيَةِ پھر میں نے اس کتاب کو تمام کیا اور دیکھنے کی فضیلت پر اس

توجہ ہاتھ سے نہیں جاتی کیونکہ جنت کے دروازوں کے کھلنے کا سبب ہوتی ہے اور آخرت میں خیرہ رہتی ہے اور
 آخرت دنیا سے بہتر ہے چنانچہ قرآن مجید میں ہے والاخرۃ خیر والبقی اور اسی لیے اخبار میں وارد ہے کہ بعض آدمی جنکی
 دعا دنیا میں مقبول نہ ہوئی ہوگی جب اُس نعمت کو دیکھینگے جو آخرت میں اُن کے لیے ذخیرہ ہوگی کہیںکے کاش کوئی دعا ہمارے
 دنیا میں مقبول نہ ہوتی تاکہ آخرت میں پورا ذخیرہ ثواب کا پاس ہے **فَنَحْنُ لَهُ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَمَا سئِلُ اللَّهُ شَيْئًا أَحَبَّ**
إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ التَّصَدَّقَاتِ کہوے جاتے ہیں اُس کے لیے دروازے رحمت کے اور نہیں مانگی
 جاتی اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز جو بہت پیاری ہو اُس کو نسبت حافیت کے مانگے جانے کے نقل کیا اس کو ترمذی نے
ف حافیت کے سوال سے یہ مراد ہے کہ سلامتی کی دعا کرے سب آفتوں اور بیماریوں اور ظاہری اور باطنی بلاؤں
 سے دین اور دنیا میں کنا ذکر الفرح کا **كَبُرَتْ الْقَضَاءُ إِلَّا الدُّعَاءُ وَكَانَ يَدُ فِي الْعِزِّ الْأَكْبَرِ** **ف**
حَبْ مَسْ نہیں ہٹاتی تقدیر معلق کو کوئی چیز سوائے دعا کے اور نہیں بڑھاتی عمر کو کوئی چیز سوائے نیکی کے نقل کیا
 اُس کو ترمذی ابن ماجہ ابن حبان حاکم نے **ف** تقدیر سے مراد یہاں بُری چیز ہے کہ جسکے اٹیکو آدمی بڑا جانتا ہے تو جب
 ملو دیکھتی ہے اللہ تعالیٰ اُس بُرائی کو دور کر دیتا ہے یا ایسا آسان کر دیتا ہے کہ منزلہ دور ہو جانے کے
 دور ہر کے معنی بظاہر طاعت کے ہیں جو سب عبادتوں کو شامل ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا **وَلَكِنَّ الْبِرَّ**
بِالْوَالِدَيْنِ إِذَا كَانَ مِنَ الْإِيمَانِ کہ ایمان والا وہ ہے کہ ایمان لاوے پس حدیث کے معنی دو طرح ہیں اول یہ کہ عمر کی زیادتی
 یعنی جب طاعت میں بسر ہوئی تو ضلوع اور تلف نہ ہوئی پس گویا زیادہ ہوئی دوسرے یہ کہ عمر کی زیادتی حقیقتاً
 تعالیٰ فرماتا ہے **مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ** یعنی اللہ تعالیٰ جو کتا ہے اور ثابت کرتا ہے رزق اور اجل میں سے
 یہی زیادتی عمر کی کثافت میں یہ لکھی ہے کہ لوح محفوظ میں لکھ دیا گیا ہے کہ فلاں شخص اگر کج کرے گا اسکی عمر
 ہوگی اور اگر چہاد بھی کرے گا تو ساٹھ برس کی ہوگی پس اگر دونوں کیسے اور عمر ساٹھ برس کی ہوئی تو یہ زیادتی عمر کی
 ہوئی اور اگر ایک کیا اور چالیس برس کی ہوئی تو یہ کمی ہوئی **ع لَا يَخْلُفُ حَنْدَرٌ مِنْ قَدَرِ اللَّهِ عَلَيْهِ يَنْفَعُ كَمَا يَنْفَعُ**
وَمِمَّا كُنْتُمْ تُكْفِرُونَ **وَأَنَّ الْبَلَائَ لِيُنْزِلَ بِشَأْنِكُمْ وَاللَّهُ عَالِمُ الْغُيُوبِ** **فَإِنْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَسْ رَطَسَ**
 مژگنا فائدہ نہیں کرتا تقدیر سے یعنی مرنے سے جس بلا کا اثر نامقدح ہے دفع نہیں ہوتی اور دفع کرتی ہے اُس بلا سے
 کہ نازل ہوئی یعنی دفع ہوتی ہے یا صبر آجاتا ہے اور نیز اُس بلا سے کہ نازل نہیں ہوتی یعنی اترنے کا ارادہ نہ کرتی ہے
 تو ایسی بلا کو بھی دعا ہٹا دیتی ہے یا آسان کر دیتی ہے اور بلا کا ارادہ اترنے کا کرتی ہے تو دعا اُس سے ملتی ہے پھر دونوں قیام
 تک لڑتی ہیں نقل کیا اسکو حاکم اور ابوداؤد نے اور نیز طبرانی نے اوسط میں **ف** لڑتی ہیں یعنی کشتی لڑتی ہیں اور دعا بلا کو اترنے
 نہیں دیتی غرض کہ دعا بلا کے ہٹانے کا سبب ہوتی ہے اور صیبت سے بچاتی ہے جیسے لڑائی میں بہتر کر کو روکتی ہے **ع**
لَيْسَ يَحْيَىٰ وَكَرَّمَ عَلَى اللَّهِ مِنَ الدُّعَاءِ **فَإِنْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَسْ** کوئی چیز بزرگ قدر خدا ہی تعالیٰ کے نزدیک دعا کی

نسبت نہیں یعنی قوی عبادتوں میں سے دعا سے بڑھ کر کوئی نہیں تو نماز اور روزہ جو بہ فی عبادات دین دعا سے افضل
 رہے نقل کیا اسکو ترمذی ابن ماجہ ابن حبان حاکم نے من لَمْ يَسْأَلِ اللَّهَ تَعَالَى بِحُضْبٍ عَلَيْهِ دَسْ
 جو کوئی مانگے اللہ تعالیٰ سے یعنی زبان حال یا قال سے بے پروائی کے طور پر تو اللہ تعالیٰ اُس پر غصہ ہوتا ہے نقل کیا
 اسکو ترمذی اور حاکم نے ف غصہ اسلئے کرتا ہے کہ دعائیں کی محبوب چیز تھی تو جس نے دعا مانگی ن متکبرون میں
 گنا گیا ع من لَمْ يَكُنْ عِ اللَّهِ مَغْضِبٌ عَلَيْهِ مَضْ جو کوئی اللہ تعالیٰ سے دعا کرے تو اُس پر غصہ ہوتا ہے
 نقل کیا اس کو ابن ابی شیبہ نے لَا تَحْزَنْ وَافِ اللَّهَ فَإِنَّهُ لَنْ يَخْلِكَ مَعَ اللَّهِ عَالِدٌ أَحَدٌ حَبْ
 عاجر مت ہو یعنی قصور کرو دعائیں کیونکہ دعا کے ساتھ کوئی ہرگز ہلاک نہ ہوگا نقل کیا اسکو ابن حبان
 اور حاکم نے مَنْ سَرَّكَ أَنْ يَسْتَجِيبَ اللَّهُ لَهُ عَنكَ السَّيِّئَاتِ مَا يَدْرِي وَالْكَوْثُ فَلْيَكُنْ لِلَّهِ حَافِي الْخَوَاتِمِ سَكُو بِهِ خُشْ مَعْلُوم
 ہو کہ اللہ تعالیٰ اُس کی دعا سختیوں اور غموں کے وقت قبول کرے تو اُس کو چاہیے کہ فرخی کے حالت میں دعا بہت
 کرے نقل کیا اس کو ترمذی نے ف اس لیے کہ مومن کی شان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے التجا کرے ظہار سے
 پہلے بخلاف کفار فجار کے کہ اُن کو جب سختی اور غم پہنچتا ہے اُس وقت دعا کرتے ہیں اور فرخی میں دعا چھوڑ دیتے
 ہیں جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَإِذَا نَعَمْنَا عَلَى الْإِنْسَانِ اعْرِضْ وَبِالْجَانِبِ وَإِذَا سَأَلَكَ الشُّرُكُودَ دَعَا عَرِضٌ يَعْنِي جِبْهَتُهُمُ النِّعَامُ
 کرتے ہیں آدمی پر تو مومن نہ پھیر لیتا ہے اور اپنی گردن دور کر لیتا ہے اور جب اسکو بڑائی پہنچتی ہے تو چوڑی دعا والا ہوتا
 ہے یعنی دعا بہت کرتا ہے عِ اللَّهُ عَالِمٌ بِمِلْكِهِمُ الْمُؤْمِنِينَ وَجَاهِدُ الَّذِينَ وَتَوَرَّ السَّمَلَتِ وَالْأَرْضِ حَضْ حَضْ
 دعائیں کا تیار ہے یعنی دور کرتا ہے اُس سے بلا کو اپنی اوپر سے اور غیر پر سے اور ستون دین کا ہے اور مالوں
 اور زمین کی روشنی یعنی اُس سے تاریکیاں ظاہر و باطن آسمان و زمین والوں کی جاتی رہتی ہیں نقل کیا اسکو حاکم نے ف
 نماز کو بھی دوسری جگہ ستون دین کا فرمایا ہے تو کچھ منافات نہیں اس لیے کہ ایک چہت کے کئی ستون ہوتے ہیں علامہ
 اس کے نماز کے اندر دعا بھی تو ہے عِ مَرْصُوعٌ اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقْعَمُ مَهْتَكِينَ فَقَالَ لَمْ كَانَ لَمْ كَانَ يَسْأَلُونَ اللَّهَ
 پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم پر گزری کہ کسی بلاتین گز قمار تھے تو آپ نے فرمایا کہ کیا یہ لوگ جہنم کے حالت میں خدا
 تعالیٰ سے عافیت دہائی مانگتے تھے نقل کیا اسکو بزار نے ف اس میں اشارہ ہے اس طرف کہ جس نے الترام
 کیا دعا کا نرمی کی حالت میں وہ بلا سے محفوظ رہا اور جس نے دعا کو ترک کیا اور رب العالمین کی جناب میں تضرع کرنے سے
 غفلت کی تو اُس کی سزا بلا میں مبتلا ہونا ہے کذا ذکر علی مَآكِنَ مُسْلِمٍ يَتَضَبُّ وَحُجَّهً لِلَّهِ تَعَالَى فِي مَسْئَلَةٍ لَا أَغْطَاهَا آيَاهُ
 إِنَّمَا أَنْ تَجْعَلَ كَالهَ وَإِقَانًا يَدْخِرُ هَآلَهٗ ۱۔ جو مسلمان کہ اپنا موند اٹھاوے خدا سے تعالیٰ کے سامنے
 کسی سوال میں تو اللہ تعالیٰ اسکو اُس کا سوال عنایت فرماتا ہے خواہ اسکو وہ سوال جلد دیتا ہے یعنی دنیا میں اُس کی
 مراد پوری ہوتی ہے یا یہ کہ اسکو ذخیرہ کرتا ہے اُس کے لیے آخرت میں نقل کیا اسکو احمد نے ف یعنی آخرت میں

اُسکا ثواب بہت دیکھایا اُس کے کچھ گناہ معاف کرے گا غرض کہ اگر توبہ نہ کرے گا تو آخر کی صورت
 میں طالب کو دعا کا چھوڑنا چاہیے اس لئے کہ کلام مجید میں ہے یعنی ان مکرر اور پشیمان ہو کر توبہ کرنے والے کو اللہ تعالیٰ بخیر کرے
 والدی علم و اتم لاعتلون یعنی بعض چیزیں مکرر ہو جاتی ہیں اور واقعہ میں وہ تہمارے لئے بہتر رہتی ہے اور نہ ہی پشیمان
 جانتے ہو اور وہ تہمارے حق میں بڑی ہوتی ہے اور اگر توبہ نہ کرے اور توبہ نہیں جانتے ہیں اور وہی اپنی پہلانی بڑی
 نہیں جانتا اسلئے بندہ کو لازم ہے کہ بندگی کی بجائے اور ہی میں لگا رہے اور اُس کو جا کر درگاہ کیجئے یہ حدیث و دلیل ہے
 اس بات کی کہ بندہ کی دعا قبول ہوتی ہے چنانچہ حاکم نے روایت کیا کہ اللہ تعالیٰ ایک مومن کو قیامت میں بلا دیکھا اور
 سامنے کھڑا کر کے پوچھا کہ اے میرے بندہ میں نے حکم کیا تھا کہ توبہ مجھے دعا کرے اور میں نے وہ کیا تو کیا توبہ میں دعا
 قبول کروں گا یا تو نے دعا کی تھی وہ دیکھا کہ ہاں اے پروردگار پھر اس پر فرمایا کہ تو نے کوئی دعا کی ہے نہیں کی کہ میں نے
 قبول نہ کی ہو کیا فلا نے دن تو نے دعا نہیں کی تھی کہ تیرا وہ غم کچھ اور ترا تھا دور کر دوں اور میں نے وہ غم کچھ دور کر
 وہ عرض کرے گا سچ ہے اے پروردگار پھر فرمایا کہ دن دعا تو میں نے دنیا میں جلد قبول کی تھی اور فلاں روز پھر
 دعا کی تھی دوسرے غم کے اوترنے پر کہ اُسکو دھڑک دوں تو تو نے اُس غم کا دور ہونا نہ کہاں عرض کرے گا ہاں اے
 پروردگار تو فرماے گا کہ میں نے تیرے لئے اُس دعا کے بدلے میں جنت کی اتنی سی نعمتیں ذخیرہ کر رکھی ہیں ہی طرح اور
 حاجتوں کو پوچھ کر ہی فرمایا پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن نے کوئی دعا کی ہوگی کہ اللہ تعالیٰ اسکا
 ایک کونیا ذخیرہ رکھنا بیان فرمائے مومن اسوقت یہ کہے گا کہ کاش میری کوئی دعا دنیا میں جلد قبول نہ ہوتی یہ
 حدیث اختصار ہے ایک بڑی حدیث کا ذکر کیا اُسکو ملا علی قاری نے اوشیح فخر الدین نے کہا ہے کہ دعا بندہ مسلمان کی
 خدا کے نزدیک دنیا میں بیشک مقبول ہوتی ہے لیکن صحت کے لئے کبھی اُسکو دنیا ہی میں دیتا ہے اور کبھی آخرت میں
 اس کے لئے ذخیرہ کرتا ہے حاصل یہ کہ دعا وہ بندگی ہے کہ بلا کے اوترنے یا اور تیرے خون کے وقت بندہ کو لگا
 حکم ہوا ہے جیسے نماز روز کے لئے اُن کے وقت آنے پر حکم ہوا ہے ۔

از دعا بنو دمراد عاشقان ۔ جو سخن گفتن بآن شیرین دامن ۔ اسی انھی دست از دعا کردن دعا را با قبول و بار و اور چہ کان
 گزایات کردشان قبول فرماید ورنہ بادیارفت آید شاد ۔ و کہ نہ در دلت آن بیشتر ۔ بھر تفسیر یہ سخن بار و
اللہ کو نہ بیان ہے ذکر کی فضیلت کا ف ذکر کی فضیلت قرآن مجید کی آیتوں سے ثابت ہے مثل اس آیت کی
 فاذکرونی اذکرکم یعنی تم یاد کرو مجھ کو اور میں یاد کر دوں گا تم کو اور سفیان ابن عیینہ نے کہا ہے کہ مجھے حدیث قدسی پہونچی ہے کہ
 حق سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے اپنے بندوں کو ایسی چیز دی ہے کہ اگر جبریل دیکھائے کہ وہ اس کی کوئی کمی
 دیکھتا ہے یہ آیت ہے فاذکرونی اذکرکم اور احیاء العلوم میں ثابت بنابی سے نقل کیا ہے کہ انھوں نے کہا کہ میں جانتا ہوں
 جسوقت کہ پروردگار مجھ کو یاد کرتا ہے یا روں نے تعجب کیا اور پوچھا کہ کیونکر جانتے ہو انھوں نے کہا کہ جب میں اُس کو

مکمل
 نسخہ

یاد کرتا ہوں تو وہ بھی مجھے یاد کرتا ہے اور شیخ علی متقی نے لکھا ہے کہ ذکر یہ ہے کہ غفلتِ نسیان سے نجات ہو اور حضور قلب ہمیشہ حق کے ساتھ خدا تعالیٰ کا نام زبان و دل سے لیتا رہے اور افضل یہ ہے کہ ذکر دل اور زبان دونوں سے ہو اور اگر ایک سے ہو تو دل سے ذکر کرنا افضل ہے ایسا ہی کہا ہے نووی نے شرح مسلم میں برابر ہے کہ ذکر اہم ذات کا ہو یا کسی صفت کا صفات الہی کسی حکم کا اُس کے احکام سے یہی فعل کا اُس کے افعال سے اس صورت میں علم کلام اور فقہ کا تفسیر کرنے والا اور مدرس اور مفتی اور واعظ و ذکرین اور اللہ تعالیٰ کی عظمت اور جلال کو سوچنے والا بھی ذکر ہے **فَخُذْ وَقُلْ اللَّهُ**
أَنَا لِحَيْدِ ظَنِّ عَبْدِئِي بِنِي وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرْتَنِي فَإِنْ ذَكَرْتَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتَنِي فِي نَفْسِي قرآن ذکر کرنے کا ذکر کرتا ہے **فِي نَفْسِي** اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندہ کے اُس گمان کے ساتھ ہوں جو مجھے رکھتا ہے اور میں اُس کے ہمراہ ہوں یعنی توفیق اور محنت اور مدد سے جب ن مجھ کو یاد کرتا ہے تو ن اگر مجھ کو یاد کرتا ہے اپنے جی میں تو میں اُس کو یاد کرتا ہوں اپنے جی میں اور اگر وہ یاد کرتا ہے مجھ کو جماعت میں یعنی آدمیوں کی جماعت میں یاد کرتا ہوں اُس کو اُس جماعت میں کہ بہتر ہے اُس کی جماعت سے یعنی فرشتوں کی جماعت میں آخر حدیث تک نقل کیا اُس کو بخاری سلم ترمذی نسائی ابن ماجہ نے **فَإِنْ** میں بندہ کے اُس گمان کے ساتھ ہوں جو مجھے رکھتا ہے اس کا یہ مطلب ہے کہ بندہ سے اُس کے گمان کے موافق معاملہ کرتا ہوں اور اُس سے وہ ہی کرتا ہوں جو مجھے توقع رکھتا ہے اور غرض اس سے رغبت دلانی ہے اس بات کی کہ اللہ تعالیٰ کے خوف پر امید کو غالب رکھے اور گمان اچھا رکھے کہ ن مجھ کو معاف کرے گا چنانچہ ایک روایت میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک شخص کو دو نرخ میں لیجانے کا حکم فرمایا جب دو نرخ کے کنارہ پر پہنچے گا تو کھڑے ہو جائے اور عرض کرے گا کہ اے میرے پروردگار میرا گمان تیرے ساتھ اچھا تھا اللہ تعالیٰ فرمایا گا کہ اُس کو ہٹا دانا عند ظن عبدی نبی اور امید کی حقیقت یہ ہے کہ عمل کرے اور بخشش کا اسید وار رہے بد عمل کے امید رکھنا بے فائدہ ہے اور ذکر نفس سے مراد دل سے ذکر کرنا یا زبان سے آہستہ پڑھنا ہے اور اللہ تعالیٰ کے جی میں یاد کرنے سے یہ مقصود ہے کہ اُس کی حال کی اطلاع کسی مخلوق کو نہ ہو یا یہ کہ ثواب اُس کو خفیہ اپنے آپ ہی عنایت فرمائے کسی دوسرے کے حوالہ کرے یہ حدیث دلیل ہے اس بات کی کہ ذکر قلبی افضل ہے پھر زبان سے آہستہ ذکر کرنا کیونکہ وارد ہوا ہے کہ ن ذکر خفی کہ جسکو فرشتہ اعمال لکھنے والے نہ سنیں نہ درجہ فضل ہے اور یہ بھی وارد ہوا ہے کہ ذکر میں سے بہتر ذکر خفی ہے اور جماعت بہتر سے مراد ملائکہ مقربین اور ارواح انبیاء کی جماعت ہے تو یہ حدیث مذمت ہے لی دلیل نہیں ہو سکتی جو کہتے ہیں کہ محشر افضل ہیں سب انبیا اور بشر سے اور اس حدیث کا آخر یہ ہے کہ اگر کوئی نزدیکی ٹھونڈا اور میری طرف البتہ اشرت آوے تو میں نزدیکی دھونڈوں اور اُس کی طرف ایک ہاتھ آؤں اور اگر کوئی میری طرف ایک ہاتھ نزدیک ہو تو میں اُس کی طرف ایک پرس یعنی چاہا ہاتھ نزدیک ہوں اور اگر میرے پاس سیانی چال سے آوے تو میں اُس کی طرف تیز چال سے آؤں حال یہ کہ بندہ اگر تھوڑا سا رنجی خدا کی طرف کرتا ہے تو وہاں سے توجہ اور التفات

اور رحمت اُس سے زیادہ ہوتی ہے **ع** **فَإِذَا دُكِّرْتُمْ لَا تَخْلُوا** اے لوگو! اگر گاہا عندِ مَلِیکِکُمْ وَاذْكُرُوا فِی
 ذِكْرِکُمْ وَخِذْلُوا مِنْ لَدُنْهِ وَارْقُوقْ وَخِذْلُوا لَکُمْ مِنْ أَنْ تَلْفُتُوا عَذَقَکُمْ فَقَصْرَ مَوَ
 اَعْنَا قَوْمَکُمْ وَیُضِلُّ بَعْضُ الْأَعْنَا قَوْمَکُمْ فَالْوَابِلَةُ قَالُوا بَلْ لَکُمْ نَفْسٌ مِمَّا نَحْنُ فِی
 کہ کیا میں تمکو نہ بتاؤں ایسی بات کہ تمہارے اعمال میں سب سے بہتر ہو اور تمہارے بادشاہ یعنی پروردگار کے نزدیک
 بہت ستھری ہو اور تمہارے درجوں میں سب سے زیادہ بلند ہو یعنی جنت میں اور بہتر ہو تمہارے حق میں سونے
 اور چاندی کے خرچ کرنے سے اور نیز تمہارے لیے بہتر ہو اس بات سے کہ تم اپنے دشمنوں یعنی کافروں سے جہاد میں
 ملو اور تم ان کو مار ڈالو اور نہ تمکو مار ڈالیں صحاب نے عرض کیا کہ ہاں خبر دیجئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 کہ وہ بات اللہ کا ذکر ہے نقل کیا اس کو ترمذی ابن ماجہ حاکم احمد نے **ف** اچھا ہوتا ذکر کا اور اُس کا بلند درجہ ہوتا
 اس لیے ہے کہ تمام عبادات مایہ اور بدینہ شاقہ مثل سونے اور چاندی کے خرچ کرنے اور کفار سے لڑنے کے وسیلہ
 ہیں خدا تعالیٰ کے تقرب کے اور ذرائع میں سے مقصود اعلیٰ ہے کیونکہ حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر تم
 مجلس میں ذکر کرنے یعنی میں اُس کا ہم نشین ہوں جو محکوم یاد کرتا ہے پس ذکر خلاصہ عبادات و طاعات کا ہو اور ذکر کے
 اقسام میں سے تلاوت قرآن شریف افضل ہے چنانچہ اُس کی فضیلت آخر کتاب میں آویگی اور صرف ذکر کی نسبت چھنا
 پڑنا معلوم دین کا افضل ہے جیسے کہ اکثر حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے اس لیے کہ یہ ذکر باطنی ہے اور عمل کا بسبب اور
 مشہور یہ ہے کہ عبادت مستعدی جس کا نفع غیر کو پہنچے عبادت لازم سے جس کا نفع خاص کرنے والے کو فیض ہے
 لیکن یہ حکم ذکر کے سوا اور عبادتوں سے مخصوص ہے اور ذکر ان کے مستثنیٰ ہے ولذا ذکر اللہ اکبر **ع** **وَفِيهَا حَقْدَةٌ**
فَإِذَا دُکِّرْتُمْ لَا تَخْلُوا اے لوگو! اگر گاہا عندِ مَلِیکِکُمْ وَاذْكُرُوا فِی ذِكْرِکُمْ وَخِذْلُوا مِنْ لَدُنْهِ وَارْقُوقْ وَخِذْلُوا لَکُمْ مِنْ أَنْ تَلْفُتُوا
 اُس مال کو کہتے ہیں جس کے دینے میں اللہ تعالیٰ سے ثواب کا امیدوار ہو اس حدیث میں فقہار صابریں کی تسلی ہے
ع **إِنَّ اللَّهَ مَلَأَ مَلَائِکَتَهُ یُحْمِلُونَ فِی الطَّرِیقِ یَلْکُمُ السُّنَّ** اَھْلَ الذِّکْرِ فَإِذَا دُکِّرْتُمْ لَا تَخْلُوا وَارْقُوقْ وَخِذْلُوا لَکُمْ مِنْ أَنْ تَلْفُتُوا
وَجَلَّ تَنَادَوْا لَکُمْ إِلَى حَاجَتِکُمْ قَالُوا فَبِیْضُکُمْ لَمْ یَا جَعَلُوا لَیْلِ السَّمَاءِ إِلَّآ نِیْلًا لِّفَیْضِکُمْ اے اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں
 یعنی سوائے حفظہ کے کہ ان کا مقصود ذکر کے حلقہ میں راہوں میں پھرتے ہیں ذکر کرنے والوں کو تلاش کرتے ہیں یعنی
 تاکہ ان سے ملیں اور ان کے لیے دعا کروں تو جب ان میں سے بعض ایک جماعت ایسی پاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے
 ہیں تو آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہیں کہ آؤ اپنی حاجت کے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتے
 گھیر لیتے ہیں ذاکروں کو اپنے پروں سے آسمان دنیا تک فرمایا آخر حدیث تک نقل کیا اسکو بخاری مسلم ترمذی نے
ف باقی حدیث یہ ہے کہ جب فرشتہ جناب باری میں جاتے ہیں تو پروردگار عالم ان سے پوچھتا ہے **مَا لَکُمْ**
 اُنکی نسبت میں زیادہ جانتا ہے کیا کہتے ہیں میرے بندہ ملائکہ جواب میں عرض کرتے ہیں کہ تجھ کو پاکی اور بڑائی سے

اللَّهُ أَنْ شَرَعَ الْإِسْلَامَ فَكَذَرْتُ عَلَى قَائِمِيهِ شَيْئًا أَكْثَبْتُ بِهِ كَلَامِي زَالِ السَّالِكِ رَحْمَةً مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ **فِي حَبِ**
 مَصَّصَ ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اسلام کے احکام مجھ پر بہت ہو گئے مجھ کو ایسی چیز بتاؤ جس کو دستاویز بناؤں
 آپ نے فرمایا کہ تیری زبان ہمیشہ تر ہے اللہ کے ذکر سے نقل کیا اس کو ترقی بنی ابن ماجہ ابن حبان عالم ابن ابی شیبہ نے
ف شرائع اسلام سے مراد اسلام کی علامتیں ہیں مثل نوافل کے جو مسلم کے صدق اسلام پر دلالت کرتی ہیں اور کثرت
 کے یہہ معنی کہ تعداد میں اس حد کو پہنچیں کہ میں سب کے کرنے سے عاجز ہوں اور بعض کر دن تو بہہ چرائی ہے کہ کوئی فضیلت ہے
 جس کو اختیار کروں اور تر زبان رہنے سے گنایہ ہے سہولت اور آسانی اور زبان کی روانی کا جیسے زبان کی خشکی سے گناہ
 اُس کے رکنے کا ہوتا ہے پھر زبان سے مراد یا دل کی زبان ہے کیونکہ مونہہ کی زبان ہمیشہ ذکر سے تر نہیں ہو سکتی یا سبالتہ
 طور سے مونہہ کی زبان کو فرمایا ہوا اس سے یہہ غرض ہے کہ طاق کے موافق تر کہنی چاہیے یا یہہ مقصود ہے کہ دل اور
 زبان دونوں متفق رہیں تو بہہ صورت نور علی نور ہے۔ **ع** اخیر کلام قَارِئْتُمْ عَلَيَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهُ
 وَسَلَّمَ اَنْقَلْتُ اَمَّا اَلْحَبْلُ اَللَّهُ فَمَالِ اَنْ اَعْمُوْتَ وَلَسَا لَكَ كُطْبُ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ **حَبِ سَرَط**
 معاذ بن جبل کہتے ہیں کہ آخر کلام جب میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا ہوا یعنی میں کو خضت ہو نیلے وقت یہہ
 تھا کہ میں نے عرض کیا کہ کوئی نسا عل اللہ کے نزدیک بہت پیارا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ن عل یہہ ہے
 کہ تو اس حال میں مرے کہ تیری زبان تر ہو اللہ کے ذکر سے نقل کیا اس کو ابن حبان بزار طبرانی نے **ف** تر ہو یعنی بہت
 تیری زبان پر ذکر جاری ہو اس میں اس بات کا اشارہ ہے کہ اعمال کا خلاصہ ذکر آہی ہے اور اس کا مداح حسن خاتمہ پر ہے
 جیسے کہ وارد ہوا ہے کہ جو بندہ لا الہ الا اللہ کہے اور اسی کلمہ پر مرے وہ بہشت میں داخل ہو گا اور نیز اشارہ ہے اس بات کا کہ
 ذکر کا لازم کرنا حالت حیات میں مرنیکے وقت ذکر کرنے کا سبب ہوتا ہے چنانچہ روایت کیا گیا ہے کہ اے یسویون تو تون
 و لکما تونون عشر دن یعنی جس طرح جیتے رہو گے اسی طرح مرو گے اور جس طرح مرو گے اسی طرح اٹھائے جاو گے **فَلَمَّا**
بَارَسُوا اللَّهُ اَوْ صَنِيعِهِ قَالَ عَلَيْكَ يَتَقَوَّى بِاللهِ مَا اسْتَطَاعَتْ وَادْرَكَ اللَّهُ عِنْدَ كُلِّ شَيْءٍ وَفِيهِ قُوَّةٌ كَلِمَاتٍ
 فِيهِ تَوْجِيهٌ اَلْكَتَرُ اَلْكَتَرُ وَ اَلْعَلَا نِيَّةُ اَلْعَلَا لَكِنِّي **ط** معاذ بن جبل کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا
 یا رسول اللہ مجھ کو کچھ نصیحت کرو آپ نے فرمایا کہ اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کا تقویٰ لازم کر جب تک تو طاقت رکھے اور اللہ کو
 یاد کر پھر پھر اور درخت کے پاس اور جو کچھ تو نے برائی یعنی گناہ یا غفلت کی ہو تو خاص اللہ کے واسطے اس بُرائی کے سبب
 میں تو بہہ پدا کر پوشیدہ تو بہہ پوشیدہ گناہ میں اور ظاہر تو بہہ ظاہر گناہ میں نقل کیا اس کو طبرانی نے **ف** معاذ بن جبل نے میں
 کو جانیلے وقت ہی یہہ عرض کیا تھا مگر ظاہر یہہ معلوم ہوتا ہے کہ یہہ امر حدیث سابق سے بیشتر عرض کیا ہو گا اور تقویٰ
 کے معنی میں عوام چیزوں سے پرہیز کرنا اور متابعت ہوا اور کتاب و قرآن و حقیقت میں تقویٰ یہہ ہے کہ
 حدود و آہی کی محافظت کرے اور اس کے عہدوں کو وفا کرے اور یہہ کئی قسم پر ہے عوام کا تقویٰ تو یہی ہے کہ احکام

آہی کی فرمان برداری کرے اور منہ کی ہوئی چیزوں سے بچا رہے اور خواص کا تقویٰ یہ ہے کہ بندہ اپنے پروردگار کے ساتھ اس چیز میں کہ اُس کے حق میں مقرر ہے موافق رہے حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ متقی ق ہے جو اپنے حق میں کسی سے سوائے خدا کے نیکی کی امید نہ رکھے اور یاد کرنا نزدیک ہر درخت اور پتھر کے اشارہ ہے مقام مشاہدہ کی طرف کہ ہر چیز دلیل ہے خدا تعالیٰ کی وحدانیت پر یعنی جو چیز دیکھ جانے کا اُس کی قدرت کاملہ سے پیدا ہوئی ہے اور اُس کا بننا والا ایک ہے کوئی انکار شریک نہیں اور حدیث کے جملہ اخیر سے یہ معلوم ہوا کہ جیسا گناہ کیا ہے ویسے ہی توبہ کرے اگر گناہ پیشہ کیا تھا تو توبہ بھی پیشہ کرے اور اگر ظاہر کیا تھا تو نہ بھی ظاہر کرے تب یوں ہی ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ بچہ دگناہ کے صابر ہونیکے توبہ کرنی واجب ہے چنانچہ نووی سے منقول ہے کہ بعد گناہ کے توبہ کرنی بغیر ذیل کے واجب ہے اگرچہ گناہ صغیرہ ہو پس اگر توبہ میں تاخیر کرے گا تو ایک دوسرا گناہ ترک واجب کا اُس کے ذمہ ہو گا **وَفَرَحًا كَمَلٍ اَدْرِي عَمَلًا كَالْحِلَّةِ** **مِنْ عَمَلِ اللَّهِ مِنْ ذِي كِبَرٍ اللَّهُ** کسی آدمی نے کوئی عمل نہیں کیا کہ اُس کو اللہ کے عذاب سے زیادہ نجات دینے والا ہو نسبت ذکر الہی کے نقل کیا اسکو طبرانی احمد ابن ابی شیبہ نے ف یعنی ذکر کی برابر کوئی عمل اللہ کے عذاب سے قیامت کو چھٹکارا نہیں کروانے کا تو اس سے معلوم ہوا کہ ذکر ب سے فضل ہے **قَالَ وَكَانَ الْجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ** **قَالَ وَكَانَ الْجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا أَنْ يَضْرِبَ بِسَيْفِهِ حَتَّى يَنْقُطَ قَالَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ طَمَضَ طَمَضَ** صحابہ نے عرض کیا اور نہ جہاد اللہ کی راہ میں یعنی کیا جہاد بھی زیادہ چھٹکارا کرانے میں ذکر کی برابر نہیں آپ نے فرمایا کہ نہ جہاد اللہ کی راہ میں مگر اس طرح کہ اپنی تلوار سے مارے یہاں تک کہ تلوار ٹوٹ جاوے فرمایا اسکو یعنی ولا بجہاد حتی ينقطع منك تین بار نقل کیا اسکو طبرانی اور ابن ابی شیبہ نے اور طبرانی نے اوسط اور صغیر میں ف اور نہ جہاد یعنی جو جہاد ذکر سے خالی ہو اور جس جہاد میں ذکر بھی ہو تو وہ نہ ذکر سے فضل ہو گا حاصل یہ کہ نزد ذکر فضل ہے دوسرے نری عبادت سے جو ذکر سے خالی ہو لیکن جب ذکر کسی عمل کے ساتھ ہو گا تو بیشک وہ عمل نہ ذکر سے فضل ہو گا لہذا ذکر علی اور یہ بھی نے عبداللہ بن عمرؓ سے اس طرح روایت کیا ہے **وَالَاَنْ يَضْرِبَ بِسَيْفِهِ لِيَحْيَى الْاَلَاكَةَ** ولا روایت کیا ہے اس روایت سے معلوم ہوا کہ اگر جہاد اس مرتبہ کو پہنچے کہ تلوار ٹوٹ جائے تب بھی ذکر سے فضل نہیں پس ان دونوں حدیثوں میں مخالفت ہوئی حنفی نے کہا کہ ترجمہ ایک حدیث کی دوسرے پر ضروری ہوئی یا کہین کسی راوی کو وہم ہوا اور کہستانی نے آسان توجہ نقل کی ہے نہ یہ ہے کہ الا ان یضرب بسیفہ بدل ہے جہاد سے اور لفظ الا لازم ہے اس صورت میں یہ حدیث ابن عمرؓ سے اس حدیث کے مخالف نہیں کہتے ہی نے روایت کی ہے اور نہ حدیث الا آخر کم یخیر احکام کے اور نہ باقی ان حدیثوں کے جو دلالت رکھتی ہیں ذکر کی فضیلت پر جہاد خاص سے فخر فقیر کہتا ہے کہ حزمین میں ہے کہ ضمیر قطع کی سیف کی طرف ہے اور حنفی نے کہا کہ ہو سکتا ہے کہ ضمیر راجع ہو جہاد کرنے والے یا کافر کی طرف یعنی تلوار سے مارے یہاں تک کہ خود فنا ہوا لیکن مر جاوے تب لو ان رجلاً فی حجرہ کتر اھم یقسم ما و اخر یدہ کو اللہ کلان اللہ اگر یدہ انھم کل ط

انجلی

دل میں رکھتا ہے اور وسوسہ ڈالتا ہے نقل کیا اسکو ابن ابی شیبہ نے **ف** وسوسہ ڈالتا ہے کہ غفلت کے طبع ہون اور جب تک آدمی ذکر نہیں کرتا اس کے ساتھ شیطان کا یہی حال رہتا ہے **ع** فقیر کہتا ہے کہ مرقات میں ہے کہ بعض عارفوں نے اللہ تعالیٰ سے التجا کی کہ کیفیت شیطان کے وسوسہ کی جگہ دیکھا دے تو اس بزرگ نے شیطان کو دیکھا کہ بایں شانہ کی ہڈی کے نیچے مجھ کی سی سونڈیے بیٹھا ہے اور اسی سونڈیہ دل میں رکھ کر آدمی کو وسوسہ میں ڈالتا ہے انتہے۔

میں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا **مَنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ إِلَى شَيْءٍ مِنْ حَقِّكَ فَاسْأَلْكَ عَلَيْهِ حَتَّى تَخْلُغَ الشَّمْسُ وَتَخْرُجَ النَّجْمُ** کہ اگر کوئی حاجت ہو تو میری طرف سے اس کے لئے دعا کرے تاکہ شمس غروب ہو جائے اور ستارے نکل آئیں۔ **ط** جو کوئی فجر کی نماز پڑھے جماعت میں پھر بیٹھا ہو یا دکر تار ہے اللہ کو یہاں تک کہ آفتاب ٹھکے یعنی نیزہ کی مقدار اونچا ہو جائے کہ نماز کی کراہت نہ رہے اس وقت وہ شخص دو رکعت نماز پڑھے تو اس کو ثواب مثل حج کے ثواب کے ہوتا ہے یعنی بوجہ جماعت میں فرض کے ادا کرنے کے اور ثواب پوری پوری عوض یوں آیا ہے انقلاب الخ یعنی پھرتا ہے وہ شخص حج اور عمرہ کا ثواب لیکر **ف** بیٹھا ہو یا دکر تار ہے یعنی برابر ذکر کی حالت میں رہے خواہ کھڑا ہو یا بیٹھا ہو یا لیٹا ہو لیکن بیٹھے رہنا افضل ہے ہاں جس صورت میں کوئی دوسری عبادت پیش آوے مثلاً طواف کے لیے یا نماز جنازہ کے واسطے یا شل درس میں حاضر ہو نیو کہ ہر توری صورتوں میں بیٹھے رہنے کی فضیلت نہ رہے گی اور اس نماز کو نماز اشراف کہتے ہیں اور اس حدیث میں اشارہ ہے اس بات کا کہ لازم نہیں کہ جہان نماز پڑھے وہیں بیٹھا رہے بلکہ جائز ہے کہ صف میں سے جگہ بدل کر جہاں چاہے ذکر کے لیے بیٹھے کیونکہ مقصود اصلی وقت کا ذکر میں مشغول رہنا ہے اگرچہ گہر میں ہو یا دوکان میں یاں فضل بھی ہے کہ مسجد میں جہاں نماز پڑھی ہے وہیں بیٹھا رہے۔ **ع** **ذُكِرَ أَنَّ اللَّهَ فِي اللَّحْنِ فَلْيَنْزِلْهُ الصَّكْبُ فِي الْفَكَارِ جَنِّ - سَاطِسْ** اللہ کا یاد کرنے والا غفلتوں میں یعنی جو لوگ بازاروں کی بیچ وشر میں مشغول ہو کر خدا کی یاد سے غافل ہوں بجا سے صابر یعنی نمازی مجاہد کی ہے بھاگنے والوں میں یعنی کفار کی لڑائی سے نقل کیا اس کو بزار نے اور طبرانی نے اوسط میں **ف** اگرچہ بھاگنا جائز ہو تب بھی صبر کرنے کا بڑا درجہ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **ان الصبر الصابرین** یعنی اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ **ع** **تَامِنُ قَوْمٌ حَتَّى يَكُونُوا كَقَوْمٍ قَتَلُوا نَفْسَهُمْ وَلَكِنْ كَرِهَ اللَّهُ فِيهِمْ** کہ جو لوگ بیٹھیں کسی مجلس میں اور اس سے علاحدہ ہوں اور اس میں خدا کا ذکر نہ کریں تو وہ گویا جدا ہوں گے گدھے کے لاش سے اور یہ مجلس ان پر حسرت ہو گی قیامت کے دن نقل کیا اس کو حاکم ابو داؤد و ترمذی ابن حبان احمد نسائی نے **ف** اس حدیث میں غفلت نفرت دلائی اور ذکر کی رغبت دلائی ہے تو ذکر کرنے والے حلال کہاںے والوں کے مشابہ ہوں گے اور گدھے کے مخصوص اس لیے ہے کہ حیوانات میں سے ہر اسے خلاصہ یہ کہ غفلت کی مجلس گدھے مردار کی مانند ہے اور اس سے

علمہ ہونا ایسا ہے جیسے مردار سے جدا ہونا۔ **ع** - وَمَا مَثَلُ أَحَدٍ مِّنْكُمْ لَمْ يَكُنْ لِرَبِّهِ الْإِيمَانُ عَلَيْهِ تَزْوِجُهَا
أَوَّلُ أَحَدٍ إِلَى فِرَاشِهِ لَمْ يَكُنْ لِرَبِّهِ الْإِيمَانُ عَلَيْهِ تَزْوِجُهَا اور جو کوئی چلا کسی ایمان کے ایمان کو یاد نہ کیا تو یہہ ذکر کرنا نہیں
حسرت کا موجب ہو گا نقل کیا اسکو نسائی احمد ابن حبان نے **ف** اسی لئے حضرت صدیق اکبر فرماتے تھے کہ کاش
میں گونگا ہوتا غیر ذکر خدا سے **ع** فقیر کہتا ہے کہ ترہ بکسر فوقیہ تخفیف اس کے معنی حسرت یا نقصان کے ہیں مصنف
اپنے حاشیہ میں بمعنی نقصان لکھا ہے اور ایک نسخہ میں بحای ترہ کی تبعہ بیخ فوقیہ وسکون موعودہ ہے جسکے معنی انجام کے
ہیں کذا فی المحرر **وَالْحَجَلُ يَتَأَخَّرُ بِأَمْرِهِ أَيْ فَلَا يَزَالُ يَتَأَخَّرُ بِأَمْرِهِ** وَلَا يَزَالُ يَتَأَخَّرُ بِأَمْرِهِ **ب** **ط**
ایک پھاڑ پکارتا ہے دوسرے پھاڑ کو اُس کے نام سے یعنی جس نام سے مشہور ہو جیسے جبل احد وغیرہ اے فلان یعنی
اُس کا نام لیکر کہتا ہے کہ کیا گذر تجھ کوئی شخص جسے اسکو یاد کیا ہو تو جب دوسرا پھاڑ کہتا ہے کہ ہاں گذرا ہے تو پوچھنے
پھاڑ خوش ہوتا ہے فرمایا آخر حدیث تک نقل کیا اس کو طبرانی نے **ف** انس مٹے روایت ہے کہ اسی طرح ہر صبح و شام میں
ایک ٹکڑا دوسرے ٹکڑے سے پوچھتا ہے کہ آیا تجھ پر کسی نے ناز پڑھی ہے یا ذکر کیا ہے جب دوسرا ٹکڑا کہتا ہے کہ ہاں
تو پوچھنے والا ٹکڑا اُس کو اپنے آپ سے بزرگ جانتا ہے اور جو بندہ کسی زمین کے ٹکڑے پر ناز پڑھتا ہے یا ذکر کرتا ہے
تو ن ٹکڑا اُس کے حق میں اُس کے کبر و درگاز کے سامنے اُس کی ناز یا ذکر کی گواہی دیکھا اور جس دن بندہ مرتا ہے
وہ ٹکڑا اُس پر روتا ہے **ع** **إِنْ خَيْرَ رَعِيَتِكُمُ الَّذِينَ يَرَوْنَ الشُّعْرَ وَالْعَمْرُومَ وَالْأُظْلَةَ لَكَ اللَّهُ مَسْرُودٌ**
اسد کے اپنے بٹے و بن جو سورج اور چاند اور ستاروں اور سایوں یعنی درختوں اور دیواروں وغیرہ کے سایوں کی
یاد دہی کے واسطے محافظت کرتے ہیں نقل کیا اس کو حاکم نے **ف** یعنی ستاروں کے چلنے اور نکلنے اور دھنچکا
انتظار کرنے میں حاصل یہ کہ اچھے بٹے و بن کہ اکثر اوقات ذکر اور ناز اور وظائف میں مشغول رہتے ہیں اور اوقات
بیچانے کی واسطے ان چیزوں کو دیکھتے رہتی ہیں **فَخَرَّ لَيْسَ يَخْتَسِرُ أَهْلُ الْجَنَّةِ إِلَّا عَلَى مَسَاعِدٍ مِّنْ رَبِّهِمْ وَلَهُمْ**
يَذْكُرُوا اللَّهَ تَعَالَىٰ فِيهَا كَأَنَّهُمْ فِي جَنَّاتٍ والے حسرت ٹکڑے لگا اُس ساعت پر کہ اُن پر گزری ہو جس میں اُنھوں نے اسد کا
کو یاد کیا نقل کیا اس کو طبرانی اور ابن سنی نے **ف** یہ حسرت قیامت میں جنت میں داخل ہونے پہلے ہوگی اس لئے
کہ بعد دخول جنت کے کچھ حسرت نہوگی اُس میں چین و فراغت کے سوا اور کچھ نہ ہوگا اور نہ یاد کیا ہو اسد کو یعنی اگرچہ چپکا
رہا ہو تو کیا حال ہوگا اُن کا جو اُس ساعت میں یہودہ اور گناہ کی باتوں میں مشغول رہیں مقصود یہ ہے کہ دنیا ایک
ساعت ہے اس میں طاعت کرتا کہ روز قیامت نہ ہوتے ہو۔ **ع** **إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ يَخْتَارُ مَن يَكُونُ حَبِيبًا**
اسد کی یاد دہت کر دیا ہاں تک کہ لوگ کہیں ذکر کو کہ دیوانہ ہیں نقل کیا اس کو ابن حبان احمد ابو یعلیٰ ابن سنی نے **ف** یعنی
بعض جاہل اور غافل ذکر کے حق میں کہیں کہ دیوانہ ہے اسی سبب امام غزالی نے کہا ہے کہ اگر صحابہ پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم ہماری مانند ہیں ہوتے تو لوگ اُن کو دیوانہ کہتے اور لوگوں کو یہ کہتے کہ یہ لوگ قیامت پر ایمان نہیں لائے ہیں

لیئے فقط معنے بیان کرتے ہیں یعنی بخیر علیہ السلام ان باتوں کے بجا لانے میں تاخیر کرتے تھے اُن کو عیسٰی علیہ السلام نے
 کہا کہ تمکو خدا تعالیٰ نے پانچ باتوں کا حکم دیا ہے کہ ان پر خود عمل کرو اور بنی اسرائیل سے کہو کہ عمل کریں تو اب تم یا خود اُن کو حکم
 کرو یا یہ کہ میں حکم کروں یعنی علیہ السلام نے کہا کہ میں ڈرتا ہوں کہ اگر تم بھی سبقت کر دو گے ان باتوں پر عمل نہیں تو میں زمین میں
 دھنسیا جاؤں یا کوئی اور عذاب مجھ پر آدے غرض کہ بخیر علیہ السلام نے لوگوں کو بیت المقدس میں جمع کیا اور خود کھڑی ہوئی
 اور لوگ بلندی پر بیٹھ گئے پھر آپ نے لوگوں سے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو حکم کیا ہے پانچ باتوں کا کہ اُن پر خود عمل کروں اور
 تم کو اُن پر عمل کرنے کا حکم دوں اول اُن پانچ باتوں کی یہ ہے کہ تم عبادت کرو اللہ کی اور اُس کی ساتھ کسی چیز کو شریک
 نہ کرو جو کوئی اللہ کے ساتھ شریک کرتا ہے اُس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی آدمی اپنے مال خاص سے سونے چاندی
 کے بدلے ایک غلام خرید کر اُس سے کہے کہ یہ میرا گھر ہے اور یہ میرا کام ہے تو تو کام کر اور کمائی میرے حوالہ کر غلام
 نے عمل کیا اور کمائی مالک کے سوا دوسرے کو دی تو بتاؤ کہ تم میں سے کون خوش ہو گا اگر اُس کا غلام ایسا ہو دوسرے
 بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو حکم کیا ناز کا تو جب تم ہمارے ہو تو دوسرے طرف التفات نہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے
 بندہ کی نافرمانی اپنا مونہہ اُس کی مونہہ کے مقابل رکھتا ہے جب تک کہ وہ دوسرے طرف التفات نہ کرے قیسرے بات
 یہ کہ تم کو حکم کیا روزہ رکھنے کا اور روزہ دار کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی آدمی جماعت میں مشک کی تہلی رکھتا ہو تو جماعت
 کے سب آدمی اُس سے خوش ہوتے ہیں یا مشک کی خوشبو اُن کو خوش کرتی ہے ہی طرح روزہ کی خوشبو اللہ کے نزدیک
 زیادہ خوشبو دار ہے نسبت مشک کے اور چوتھی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو حد قہ دینے کا حکم کیا اور اُس کی
 مثال ایسی ہے جیسے کسی آدمی کو اُس کی دشمنوں نے قید کیا اور اُس کے مشکین باندھ کر آگے کر لیا تاکہ اُس کی گردن مائے
 اُسے کہا کہ میں تم کو اپنا سارا مال حوض دیتا ہوں اور اپنے نفس کے بچانے کو سب مال دیدیا اور پانچویں بات یہ ہے کہ
 تم کو اللہ تعالیٰ نے حکم کیا کہ یاد کرو تم اللہ کو فرمایا آخر تک یعنی جسے متن میں مذکور ہے بعد اُس کے آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا کہ اُو میں تم کو اُن پانچ باتوں کا حکم کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو انکا حکم کیا ہے یعنی حاکم کے حکم کا سننا اور
 اُس کی اطاعت اور جہاد کرنا اور ہجرت کرنا اور جماعت میں رہنا کیونکہ جو شخص جماعت سے ایک بالشت علیہ ہوا اُسے
 اسلام کا پھندا اپنی گردن سے نکال ڈالا مگر اس صورت میں کہ پہر آوے اور جو شخص جاہلیت کی پکار پکارتے وہ دوسرے
 میں سے کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ اگرچہ وہ نماز روزہ ادا کرتا ہو آپ نے فرمایا اگرچہ نماز پڑھتا ہو اور روزہ نہ پڑھتا
 پس تم پکارو اللہ تعالیٰ کے پکارنے پر کیونکہ اے بندگان خدا تمہارا نام اللہ نے مسلمان مومن رکھا ہے یہ روایت
 ترمذی میں ہے اور نسائی نے روایت کیا کہ یہ جو فرمایا کہ جو کوئی پکارے پکارنا جاہلیت کا یعنی کفار میں رسم تھی کہ جب
 کوئی لڑائی میں عاجز ہوتا پکارتا یا آلِ ظلم یعنی اپنی قوم کو پکارتا تو وہ لوگ اُس کی مدد کو دوڑ آتے خواہ پکارنے والا ظالم
 ہوتا یا مظلوم تو آپ نے اس سے منع فرمایا کہ ظلم پر نہ پکارو اور دوسرے کی اُس میں مدد بھی نہ کرو بلکہ اسلام اور حق کی طرف مائل

ع و سید کذا کہ اللہ تعالیٰ علی الدنیا علی الفریضۃ کذا یدخلہم الجنة الفلانی

اسم سے الدکی کہ یاد کرینگے الد کو دنیا میں کچھ لوگ پہچے ہوئے فرشتوں پر الد ان کو بلند ہشتون میں داخل کرے گا
نقل کیا اس کو ابوعلی نے ف مصنف نے کہا کہ یہ حدیث دلیل ہے اس بات کی کہ بادشاہوں اور امیروں اور
اسائش والوں کو ان کی رفاہیت و شہمت الدکی ذکر سے مانع نہیں ان کو یہی ذکر کا ثواب دیا جائیگا اور الد تعالیٰ ذکر کے
عوض میں ان کو خلا برین میں داخل کرے گا ان الذین لا یمن الہ الا کسبتہم رطبہ من ذلک اللہ یدخلون الجنة
و کھو یضی کھو کھو موصی۔ جو لوگ ہمیشہ تر زبان ربین گئے الدکی یاد سے وہ بہشت میں داخل
ہوں گے ہستے ہوئے نقل کیا اس کو ابن ابی شیبہ نے موقوفاً اذ اب اللہ کا عہد آداب دعا کے میں ف آداب
جمع ادب کی ہے ادب اس کو کہتے ہیں کہ اس کا کرنا قول میں اذ فعل میں اچھا ہو۔ ع منہا ما یبلغ ان یتکون
مکنا ق ان یتکون شریکاً ان یتکون عیذ ذلک من قاعہ ان یتکون عیذ ذلک من قاعہ ان یتکون عیذ ذلک من قاعہ ان یتکون
وہ ہیں کہ رکن کے درجہ کو پہنچتے ہیں ادب بعض آداب شرط ہیں ادب بعض ان دونوں کے سوا اپنے حکم کی ہوی چیزیں
جیسے تہیات اور منع کی ہوی چیزیں جیسے مکروہات اور اس کے سوا چکا کرنا بہتر ہو کر نیسے ف رکن اس کو کہتے ہیں
کہ جس چیز موقوف ہو اور وہ چیز کے اندر داخل ہو جیسے تکبیر تحریر اور قیام اور قرات کہ نماز کے رکن ہیں اور شرط اس کو
کہتے ہیں چیز کہ باہر ہو اور چیز اس پر موقوف ہو جیسے نماز میں طہارت اور ستر عورت اور قبلہ رو ہونا شرط ہیں ع
وہی تہیات الخرام فی الماکل والمشرک والمکسب م۔ اور آداب دعا کے یہ ہیں حرام سے بچنا کہانے میں
اور پیٹنے میں اور پہننے میں اور کمانی میں نقل کیا اس کو مسلم اور ترمذی نے ف یہہ آداب دعا کی شرطیں ہیں اور حدیث
کے الفاظ مذکور نہیں ہوئے بلکہ مطلب اور حاصل حدیث کا ہے کہ حدیث میں آیا ہے کہ حرام سے پرہیز کرو کیوں کہ
جس پیٹ میں حرام کا رقم ہو گا چالیس دن تک اس کی دعا قبول نہ ہوگی فخر والی اخلاص اللہ تعالیٰ منس
اور خالص الد تعالیٰ کے واسطے دعا کرنا نقل کیا اس کو حاکم نے ف دعا میں اخلاص کے یہ معنی کہ دوسرے کو
الد کا شریک نہ کرے اور کہلاوانہ ہو اخلاص دعا کا رکن ہے الد تعالیٰ فرماتا ہے فاذا رکبوا فی الفلک دعوا اللہ مخلصین
لہ الدین یعنی جب شتی میں سوار ہوتے ہیں تو الد سے دعا کرتے ہیں درحالیکہ الد کے لئے دین کو یعنی دعا کو خالص کہنے
والے ہوتے ہیں ع و تقدیر عمل صحت کے کو عند اللہ تعالیٰ اور جیسے عمل کا پہلے کرنا یعنی دعا سے پہلے کچھ
نیک کام کرے مثلاً نماز پڑھے یا صدقہ دے یا اور کوئی نیکی کرے اور اچھے عمل کا یاد کرنا ختمی کے وقت یعنی پکار پنی نیکی
یاد کر کے دعا کرے جیسے قصہ غار والوں کا مشہور ہے اور اس کتاب کے خاتمہ میں مذکور نقل کیا اس کو مسلم ترمذی اور
ابوداؤد نے فقیر کہتا ہے کہ غار والوں کے قصہ سے وہ قصہ مراد ہے جو حدیث میں مذکور ہے نہ قصہ اصحاب کہف اور
غار والوں کا قصہ مختصر یوں ہے کہ تین شخص کسی پہاڑ کی کوہ میں تھے کہ اس کے مونہ پر ایک بڑا تہر لگا ان میں سے

دعا کے آداب

ایک نے والدین کی خدمت یا دکر کے دعا کی تو آسمان سوچنے لگا دوسرے نے زنا سے اپنے محفوظ رہنے کا حال یاد کر کے دعا کی تو پھر زیادہ سرگیا تیسرے نے ایک مزدور کی مزدوری نہیں دی تھی اسکو تجارت سے بڑھا کر بہت مال اُسکے حوالہ کیا یہ حال یاد کر کے دعا کی کہو کا مونہہ بالکل کھل گیا۔ **وَالْتَكْلُفُ وَالظَّهْرُ عَنِ حَبِ مَسْنٍ** اور صفائی یعنی سیل کھیل سے اور پاک ہونا یعنی نجاست سے نقل کیا اسکو چارون نے اور ابن جبان اور حاکم نے۔ **وَالْوَضُوعُ** **وَالْإِقْبَالُ الْقِبْلَةَ** **وَالصَّلَاةُ عَنِ حَبِ مَسْنٍ**۔ اور دعا کے آداب میں سے ہے وضو کرنا یہ صحیح ستین ہے اور قبلہ کی طرف مونہہ کرنا یہ بھی صحیح ستین ہے اور نماز پڑھنی نقل کیا اسکو چارون نے اور ابن جبان اور حاکم نے **ف** مراد یہ ہے کہ دعا مانگنا بعد نماز کے واقع ہو کیونکہ نماز کا پہلے پڑھنا عمل صالح کے پیشتر کرنیکی قبل سے ہے **وَالْحَقُّ عَلَى الرَّبِّ عَوْدًا** اور دونوں بیٹھنا نقل کیا اس کو ابو عوانہ نے **وَالشَّاءُ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى أَوَّلًا وَآخِرًا** اور دعا کے اول و آخر میں خدا تعالیٰ کی تعریف کرنی نقل کیا اس کو صحاح ستہ میں **وَالصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَذَلِكَ دَرَجَتٌ** اور درود بھیجا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر اسی طرح یعنی دعا کے اول و آخر میں نقل کیا اس کو ابو داؤد و ترمذی نسائی ابن جبان حاکم نے **وَبَسْطُ الْيَدَيْنِ دَرَجَتٌ** اور کہہ دلنا دونوں ہاتھوں کا یعنی ہتھیاں بند نہ کر کے نقل کیا اس کو ترمذی حاکم نے **ف** نیتہ لصلیٰ میں لکھا ہے کہ اگر ہاتھ کہلے نہیں کہہ سکتا تو ایسا کرے کہ ایک ہاتھ دوسرے پر زبر کہے **فَخَرَّ وَرَفَعَهَا** **وَإِنْ يَكُونُ رَفَعُهُمَا كَذَلِكَ فَهُمَا كَذَلِكَ** اور اٹھانا دونوں ہاتھوں کا آسمان کے طرف نقل کیا اس کو صحاح ستہ میں اور یہ اٹھانا دونوں ہاتھوں کا مونہہ ہونے کے برابر ہو نقل کیا اسکو ابو داؤد و احمد حاکم نے **ف** ہاتھوں کا اٹھانا سینہ کے برابر بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا ہے اور مستحب ہے کہ ہاتھ اٹھانے میں مبالغہ کرے اگر کوئی اثر شکل پیش آوے کذا ذکر الفخر و ترمذی ہاتھوں کا اٹھانا مستحب نہیں کیونکہ مستحب اسی صورت میں ہے جس میں سنت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی وارد ہوئی ہو اسی لیے مثل حالت طواف اٹھانا مستحب نہیں **وَكَشَفْتُهَا مَوْجًا** اور کھلا رکھنا دونوں ہاتھوں کا یعنی آستین وغیرہ سے نہ ڈھانکے یہ حدیث موقوف ہے **ف** خطاب پر موقوف ہے کہ شاہین حدیث سے ہے اور لانا لفظ موکا اس جگہ کہ نہ صحابی پر موقوف ہے نہ تابعی اور نہ اس کی ساتھ کوئی رمز خالی مصنف کے تسامیل سے نہیں **فَخَرَّ وَرَفَعَهَا دَرَجَتٌ** **مَسْنٍ** اور آداب پر دلانیئے ادب سے رہنا نقل کیا اس کو مسلم ابو داؤد و ترمذی نسائی نے **ف** یعنی اچھے اخلاق پیدا کرنا مثل بیع بولنے اور آقا اور سخاوت وغیرہ کے ظاہر اور ملین اور قول قبول میں یا یہ کہ لحاظ ادب کرے اگرچہ تکلف ہو **فَخَرَّ وَرَفَعَهَا مَوْجًا** اور فروتنی کرنا دل سے نقل کیا اس کو موقوف ابن ابی شیبہ نے **ف** مراد خشوع سے ملین کا سکون ہے جسکو ظاہر کا سکون لازم ہے **وَالْتَمَسْنَا مَعَ الْخَضُوعِ** **ف** اور ظاہر کرنا سکینی اور ذلت کا تمام مضمنا کی فروتنی کے ساتھ نقل کیا اس کو ترمذی نے **وَإِنْ كَانَتْ رَفَعَتْ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ مَسْنٍ** اور یہ کہ دعا کرنے والا اپنی آنکھ آسمان کی نظر

نہ اٹھاوے نقل کیا اس کو سلم اور نسائی نے **ف** مصنف نے کہا کہ آئمہ کا آسمان کو نہ اٹھانا نماز کی حالت میں مردار
 اور ملا علی قاری نے لکھا ہے کہ کسی دعائین نہ اٹھاوے خواہ نماز میں ہو یا خارج نماز کے **وَإِنْ تَيْسَّرَ لَكَ تِلْكَ**
يَا فُلَانُ **وَصَلَّى عَلَيْهِ** **حَبِيبُ** **مُسْ** اور یہ کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرے بوسیلہ اُس کے اچھے ناموں کے
 ابو یوسف اُس کی بڑی صفتوں کے نقل کیا اس کو ابن جابر حاکم نے **ف** وصفانہ عطف تفسیری ہے اس لیے کہ اسما
 حسنیٰ شامل ہیں صفات کو یا سماجی سے مراد وہ اسم جو علم ہیں اور صفات سے مراد اسماء صغریٰ **وَأَنْ تَنْتَبِ**
وَكُلْفُ **خ** اور یہ کہ بہت سبب کرے قافیہ بندی سے اور بہ تکلف قافیہ لائے نقل کیا اس کو بخاری نے **ف** تکلف ہی
 عطف تفسیر ہے صحیح پر حاصل یہ کہ تکلف کر کے قافیہ بندی منع ہے اس لیے کہ یہ امر ضرور قلب سے باز رکھتا ہے اور اگر
 خوبجو و مقتضای طبیعت شگفتہ قافیہ ظاہر ہو تو مضائقہ نہیں بلکہ اچھا ہے جیسے دعا سرور عالم میں ہے **اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ**
مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَ دَعَاءٍ لَا يَسْمَعُ وَ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ **ع** **وَإِنْ لَا يَكُفُّ التَّغْنِيَةَ إِلَّا اللَّهُ** **مَعُ** اور یہ کہ تکلف کرے
 دعا کے لگانے کا خوش آواز یوں سے یعنی موسیقی کی طور پر نقل کیا اس کو موقوف **ف** یہ بھی خالی تسامح سے نہیں **ف**
 فقیر کہتا ہے کہ خزیمین میں ہے کہ اس روایت کا ایک پتا نہیں لگا کہ کس صحابی پر موقوف ہے اور کونسی کتاب میں مذکور
 ہے **وَإِنْ تَيْسَّرَ لَكَ تِلْكَ** **إِلَى اللَّهِ تَعَالَى يَا بَنِي آدَمَ** **سَخِرْ** **مِنْ** **مُسْ** اور یہ کہ دعائین کو سیاہ پیر سے اللہ تعالیٰ کی طرف اٹکی
 پیغمبروں کا نقل کیا اس کو بخاری بزرگ حاکم نے **ف** وسیلہ پیر نامہ فاروقی کی حدیث سے دعا طلب بربش میں ثابت
 ہے یعنی انھوں نے اس طرح دعا مانگی **اللَّهُمَّ إِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِبَنِي آدَمَ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِمْ فَتَسْقِنَا** **وَأَنَا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِعَمِّ بَنِي آدَمَ**
فَاتَّقِنَا فَيَسْقِنَا **وَرِيزُ حَدِيثِ** **عُثْمَانَ بْنِ حَنِيفٍ** سے کہ اندر ہے کہ باب میں ہے **وَيَا بَنِي آدَمَ** **بِتَوَسُّلِهِ** **وَأَنَا**
أَدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ سے کہ انھوں نے یہ کہا تھا یا رب اساک بحق محمد ان تغفر لی مؤلف نے کہا کہ وسیلہ پیر نامہ انتخابات میں
 ہے **ف** فقیر کہتا ہے کہ عثمان بن حنیف کی حدیث ترمذی میں ہے جس کا مختصر مضمون یہ ہے کہ ایک اندر ہے
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ میری بیٹا ہونے کے لیے دعا فرمائے آپ نے خود دعا انہیں
 فرمائی بلکہ اُس کو یہ ارشاد فرمایا کہ اچھی طرح وضو کر کے یوں دعا کرے کہ اہی میں تجھے سوال کرتا ہوں اور تیری بارگاہ
 تیری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو سفارشی پیش کرتا ہوں آخر حدیث نک **وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكَ** **سَخِرْ** اور وسیلہ پیر سے
 نیکنوں کا یعنی انبیاء کے سوا صدیقوں اور علما و صلحا کا وسیلہ پیر کے نقل کیا اس کو بخاری نے **ف** صالح وہ ہے جو اللہ
 تعالیٰ کے حق کو پورا ادا کرنے پر قائم ہو جیسے بندوں کے حق ادا کر نیو قائم ہوتا ہے **ع** **وَيَحْفَظُ الصَّوْمَ** **ع**
 اور آواز کا پست کرنا نقل کیا اس کو صحاح ستہ میں **ف** یہ کمال ادب ہے کہ اپنے مولیٰ کے سامنے آہستہ کلام کرے
 کیونکہ وہ جانتا ہے چپکے سے دعا کر نیو اور آہ دعا کر نیو کم غضبنا وغیرہ یعنی دعا کرنا اپنے رب سے گڑگڑا کر اور چپکے سے ہی
 ملے بیٹے اہی اہم پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ پیر سے سامنے کیا کرتے تھے تو ہم کو مینہ دیتا تھا اور اب ہم ترے سامنے فریاد کرتے ہیں
 پچھتاہے حضرت عباس کو تو ہمارے مینہ دانت کرتا ہے ان پر مینہ برساتا تھا ۱۲

مضمون برد لالت کرتی ہے اور بعض سلف سے منقول ہے کہ آہستہ سے دعا کرنا ستر درجہ فضیلت رکھتا ہے پکار کر دعا کرنا
 عَوْضًا وَالْأُخْرَىٰ بِأَلَدِّ نَبِيٍّ ع اور اپنے گناہ کا اقرار کرنا نقل کیا اس کو صحاح ستہ میں۔ وَاحْتِيَاذُ الْأَدْعِيَةِ
 الصَّحِيحَةِ الْمَأْمُورَةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّهُ لَا يَنْفَعُ حَاجَةً إِلَىٰ غَيْرِهِ سِوَاكَ وَغَيْرِهَا كَمَا أَنَّ صَبِيحَ دَعَاؤِ نَكَاحِ
 پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں کیونکہ انھوں نے کوئی حاجت نہیں چھوڑی اپنے سوا دوسرے کی طرف یعنی دعا
 اور غیر دعا کے باب میں آپ کے سوا دوسرے کی احتیاج نہیں ہے نقل کیا اس کو ابو داؤد اور نسائی نے ف
 اویس یہ ہے کہ وہ دعائیں پڑھے ہر حال میں جو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوئی ہیں ملا علی قاری
 کہا کہ میں نے وہ دعائیں جمع کی ہیں جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں اور کسی وقت اور حالت سے مخصوص ہیں
 میں نے اُن مجموعہ کا نام حزب عظم اور دافخم رکھا ہے وہ بلا شک اُن دعاؤں سے بہتر ہے کہ بعض مشائخ کبار نے
 جمع کی ہیں مثلاً حزب الجہاد چہل اسماء اور اوراد کبریہ اور زینہ دوسرے دعاؤں کا تو کیا ذکر ہے مثل دعا بیفی اور اقبح
 وغیرہ کے کہ اُن کی اصل ہی معلوم نہیں وَتَحْيَا الْحَيُّ الْأَمِينُ مِنَ الْفَكَارِ اور اختیار کرنا جمع کرنے والی دعاؤں کا نقل کیا
 اس کو ابو داؤد نے ف جامع دعائیں وہ ہیں جنکے لفظ تھوڑے ہوں اور معنی بہت اور دین و دنیا کے مطالب کو
 شامل ہوں مثلاً رَبَّنَا اتِّفَانِي الدُّنْيَا آخِرَآيَةِ نَكَاحٍ۔ وَأَنْ تَبْكُلَ أَيْدِيكُمْ وَأَنْ تَبْكُلَ أَيْدِيكُمْ وَأَنْ تَبْكُلَ أَيْدِيكُمْ وَأَنْ تَبْكُلَ أَيْدِيكُمْ
 اور یہ کہ شروع کرے اپنے نفس سے اور دعا کرے اپنے باب کے واسطے اور اپنے مؤمنین بہا نیوں کے لیے نقل کیا
 اس کو مسلم نے ف اپنے نفس سے شروع کری یعنی اول اپنے لیے دعا مان گے پھر جس کے لیے چاہے مثلاً یون
 کہ اللہم اغفر لی ولوالدی وَأَنْ تَبْكُلَ أَيْدِيكُمْ وَأَنْ تَبْكُلَ أَيْدِيكُمْ وَأَنْ تَبْكُلَ أَيْدِيكُمْ وَأَنْ تَبْكُلَ أَيْدِيكُمْ
 دعا سے اگر کام ہو نقل کیا اس کو ابو داؤد و ترمذی ابن ماجہ نے ف یہ ادب منہیات سے ہے معنی یہ ہیں کہ اگر
 لوگوں کا امام دعائیں ہو مثلاً قنوت وغیرہ پڑھے اور وہ دعا کرتا رہے اور مقتدی آئین کہتے رہیں جیسے مذہب اثنی عشری
 کا ہے تو اس صورت میں اگر اپنے نفس کو دعائیں خاص کرے تو خیانت ہے لیکن جب سجدہ میں یا التحيات یا ان کے
 سوا بن امام اپنے نفس کے لیے دعا کرے تو خیانت نہیں چنانچہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا کہ لانی النہیۃ
 اور اگر امام نے اپنے لیے بھی دعا کی اور شیچہ مقتدیوں کو بھی شریک کر لیا تو اپنے نفس کا خاص کرنا نہ ہوا بلکہ اگر ساری
 دعائیں اپنے لیے ہی دعا کرتا رہے تو یہ صورت تخصیص کے ہے اور یہی ممنوع ہے کہ اقل استاذی وَأَنْ تَبْكُلَ أَيْدِيكُمْ
 ع اور یہ کہ سوال کرے بختہ قصد سے یہ صحاح ستہ میں ہے ف یعنی مثلاً یون دعا کرے اغفر لی ولوالدی یعنی
 تو مجھ کو بخش اور تو مجھ کو دے یون نہ کہے کہ اگر تو چاہے تو دے اور نچاہے تو مت دے۔ وَأَنْ تَبْكُلَ أَيْدِيكُمْ وَأَنْ تَبْكُلَ أَيْدِيكُمْ
 اور یہ کہ دعا کرے غیبت یعنی نہایت خوفش سے نہ بے پروائی سے نقل کیا اس کو ابن حبان ابو عوانہ نے وَأَنْ تَبْكُلَ أَيْدِيكُمْ
 مِنْ قَلْبِهِ وَغَيْرِهَا وَأَنْ تَبْكُلَ أَيْدِيكُمْ وَأَنْ تَبْكُلَ أَيْدِيكُمْ وَأَنْ تَبْكُلَ أَيْدِيكُمْ وَأَنْ تَبْكُلَ أَيْدِيكُمْ

کوشش اور محنت سے اور اپنے دل کو حاضر کرے اور اپنی اپنی امید رکھے نقل کیا اسکو حاکم نے **ف** الفاظ حدیث کے
یہ ہیں ادعوا اللہ واتم موتقین بالا حجابہ فان اللہ لا تجیب دعائین قلب غافل لاه یعنی اللہ سے دعا کرو و پذیرا ہووے گی یقین کے ساتھ
اسلئے کہ اللہ تعالیٰ دعا قبول نہیں کرتا غافل اور کہیلنے والے دل سے اور دعا کے قبول ہونے میں اپنے گناہوں کو
نظر نہ کرے بلکہ پروردگار کے رحمت اور کرم پر نظر کرے شیطان نے اپنی زندگی قیامت تک مانگی اس کی دعا قبول کی
پھر تم کو کیسے محروم کرے گایع **وَإِنْ لَّيْكَرِ الدَّعَاءُ خُفَّ** اور یہ کہ دعا کئی دفعہ کرے یعنی ایک ہی مجلس میں یا کئی مجلسوں میں
نقل کیا اس کو بخاری اور مسلم نے **وَإِذَا قُلْتُمْ دَعَاكُمْ** اور کم سے کم تکرار دعا کو تین بار کہنا ہے نقل کیا اسکو
ابوداؤد و ابن سنی نے **ف** ابن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے
تھے کہ کم سے کم دعائیں بارہو اور واسطہ پانچ بار اور کل سات بار کہنا فی فتح البین **وَإِنْ تَلَمَّ فِيهِ مَسَّ عَفْ** اور یہ کہ دعائیں
سبائتہ کرے نقل کیا اسکو نسائی حاکم ابو حاتم نے **ف** مقصود یہ ہے کہ دعا پر مداومت کرے ایک دو بار پر اکتفا نہ کرے
کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان اللہ یحب اللطین فی الدعاء یعنی اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے دعائیں
سبائتہ کرنے والوں کو **خُفَّ** **وَإِنْ تَلَمَّ فِيهِ مَسَّ عَفْ** اور یہ کہ دعا کرے گناہ کے لئے اور
نہاتے کے کاٹنے کے واسطے نقل کیا اس کو مسلم اور ترمذی نے **ف** گناہ کی دعا سے یہ مراد ہے کہ ایسی چیز کی
دعا کرے جسکے سبب سے گناہ میں پڑے مثلاً یون دعا کرے کہ اہی مجھ کو بہت مال دے کہ تاج رنگ میں خرچ کروں یا
اسی طرح کی اور کوئی دعا کرے کہ بڑی بے ادبی ہے اور ناتے کے کاٹنی کی دعا اس طرح ہے کہ اہی فلاں نے شتر
سے مجھے جدا کر دیا اور میں اس سے سلوک نہ کروں تو یہ صورت تخصیص تعمیم ہوئی کیونکہ قطع رحم گناہ میں
داخل ہے تو پھر اس کو زیادتی اہتمام کے سبب سے جدا بیان کر دیا **ع** **وَإِنْ لَّيْكَرِ الدَّعَاءُ خُفَّ** اور یہ کہ دعا کرے گناہ میں
وہ یون دعا کرے کہ گناہ میں پڑے اور اس کے سوا اور ایسی ہی چیزیں بہت ہیں **ع** **وَإِنْ لَّيْكَرِ الدَّعَاءُ خُفَّ**
یا **ع** **وَإِنْ لَّيْكَرِ الدَّعَاءُ خُفَّ** اور یہ کہ دعا کرے گناہ میں پڑے اور اس کے سوا اور ایسی ہی چیزیں بہت ہیں **ع** **وَإِنْ لَّيْكَرِ الدَّعَاءُ خُفَّ**
دعائے گناہ کے سبب سے گناہ میں پڑے اور اس کے سوا اور ایسی ہی چیزیں بہت ہیں **ع** **وَإِنْ لَّيْكَرِ الدَّعَاءُ خُفَّ**
جیسے یون دعا کرے کہ آسمان نیچے اتر آوے اور زمین اوپر چڑھ جائے اور زندہ جاوید رہنے اور جوانی کے پہرانی
کے دعا بھی محال یا مسنے محال ہیں سے ہے کیونکہ ہر امر مقدر کا بدلنا محال ہے **ع** **وَإِنْ لَّيْكَرِ الدَّعَاءُ خُفَّ**
اور یہ کہ دعا کرے کہ گناہ میں پڑے اور اس کے سوا اور ایسی ہی چیزیں بہت ہیں **ع** **وَإِنْ لَّيْكَرِ الدَّعَاءُ خُفَّ**
جکوش میری سوا کسی کو بخشش کیونکہ ایسا کہنا اللہ کی رحمت کو تنگ کرتا ہے **ع** **وَإِنْ لَّيْكَرِ الدَّعَاءُ خُفَّ**
اور یہ کہ دعا کرے کہ گناہ میں پڑے اور اس کے سوا اور ایسی ہی چیزیں بہت ہیں **ع** **وَإِنْ لَّيْكَرِ الدَّعَاءُ خُفَّ**

کہ تم میں سے ایک اپنے پروردگار سے اپنی تمام حاجتیں مانگے یہاں تک کہ اگر تمہاری جوتی کا ٹوٹ جاوے اور ہاتھ کی
 نمک کے حاجت ہو تو وہ بھی اسی سے مانگے **فَحْشَرٌ - وَتَلَاوَنَ الدَّاعِ وَالْمُسْتَجِيعُ دَسٌّ** اور آداب دعا
 میں سے ہے دعا کرنے والے اور سننے والے کا آئین کہنا یعنی بعد دعا کے نقل کیا اسکو بخاری مسلم ابو داؤد نسائی
ف حدیث میں مروی ہے کہ جو لوگ جمع ہوں اور بعض دعا کریں اور بعض آمین کہیں اللہ تعالیٰ ان کی دعا قبول
 کرتا ہے **فَحْشَرٌ وَفَحْشٌ بَيِّنَاتٌ بَعْدَ قَرَأَةِ دَعْوَتِ قَسْمٍ** اور اپنے دونوں ہاتھ دعا سے فراغت پانچ
 بعد مونہہ پر پیر یعنی ایک ہاتھ شکر دن کی طرح نہ پیرے نقل کیا اسکو ابو داؤد اور ترمذی ابن حبان ابن ماجہ حاکم نے
ف مونہہ پر ہاتھ اس لئے پیرتے ہیں کہ قبول ہونیکے برکت کہ ہاتھ پر پہنچتی ہے مونہہ پر پہنچ جائے جو اشرف
 اعضاء ہے **وَأَنَّ لَا يَكُونُ كَيْفٌ بِلَا زَيْدٍ كَيْفٌ أَوْ كَيْفٌ بِلَا زَيْدٍ كَيْفٌ أَوْ كَيْفٌ بِلَا زَيْدٍ كَيْفٌ** **دَسٌّ** **دَسٌّ**
 اور یہ کہ جلدی نکرے اس طرح کہ قبول ہونے میں دیر سمجھے یا یوں کہے کہ میں نے دعا کی تھی میرے واسطے مقبول
 نہ ہوئی نقل کیا اس کو بخاری مسلم ابو داؤد نسائی ابن ماجہ نے **ف** دونوں باتوں میں یہ فرق ہے کہ اول صورت
 اسید کے مقام میں ہوتی ہے اور دوسرا قول نا امیدی کے مقام میں **عَادَ إِلَهُكَ كَرِهَ** یہ ذکر کے ادب میں
 کہ ان کی رعایت ذکر کے وقت لازم اور صحیح ہے **قَالَ الْعَلَمَاءُ لَا يَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ لِمَنْ خَلَعَ الْإِلَهَ يَدُ كَرِهَ**
نُظِيفَ كَخَالِي حدیث کے علمائے بیان کیا ہے کہ لائق یوں ہے کہ جس جگہ میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے وہ
 پاکیزہ اور خالی ہر **ف** یعنی پاکیزہ کوڑے کرکٹ میل کچل سے تو نجاست سے بطریق اولیٰ پاک ہونا چاہیے کیونکہ میں
 اللہ تعالیٰ کی تعظیم ہے اسی لئے محسن ہے کہ ذکر بزرگ مکانوں میں مانند مساجد وغیرہ کے کرے بلکہ چاہیے کہ ذکر کی
 مجلس کو خوشبو سے معطر رکھے کہ حضور ملائکہ کی جگہ ہے اور خالی ہو یوں چیزوں سے کہ وسوسہ ڈالیں غرضکہ یہ تہنیت ہے
 اسپر کہ دل جو رب کا گھر ہے دنیا کی محبت کی نجاست سے پاک ہو اور غیروں کے رہنے سے خالی یعنی دل میں خیر
 ماسوی اللہ کا نہ آوے **عَادَ إِلَهُكَ كَرِهَ** **عَادَ إِلَهُكَ كَرِهَ** **عَادَ إِلَهُكَ كَرِهَ** **عَادَ إِلَهُكَ كَرِهَ**
 پیشتر کی کامل صفات سے متصف ہو **ف** یعنی صفتیں آداب دعائیں مذکور ہو یمن مثلاً احرام سے بچنا اور طہارت
 اور اخلاص کرنا اور با وضو ہونا اور دونوں بیٹھنا وغیرہ سب ذکر کے بھی مناسب ہیں اور کامل تر اس لئے کہا کہ ذکر کا مرتبہ
 افضل ہے کیونکہ ذکر اللہ اکبر یعنی اللہ کا ذکر بہت بڑا ہے منصوب سے **عَادَ إِلَهُكَ كَرِهَ** **عَادَ إِلَهُكَ كَرِهَ**
ف یعنی حقیقی نجاست سے اور حسی سے مانند جھوٹ اور غیبت اور دوسرے بُری باتوں کے **عَادَ إِلَهُكَ كَرِهَ** **عَادَ إِلَهُكَ كَرِهَ**
إِذَا لَمْ يَلْتَمِسْ اور اگر مونہہ میں کچھ تغیر ہو یعنی چپ رہنے یا کہانے یا سونے کے باعث تو اسکو سواک سے دوسرے
ف اور اگر دل میں تغیر ہو تو اسکو توبہ سے دور کرے **عَادَ إِلَهُكَ كَرِهَ** **عَادَ إِلَهُكَ كَرِهَ** **عَادَ إِلَهُكَ كَرِهَ**
 یہاں ہونو قبلہ کو مونہہ کرے **ف** اس میں اشارہ ہے کہ چلنے والے کو قبلہ رو ہونا شرط نہیں اور چاہیے کہ ذکر کو

تذکرہ

بیٹھنے کے حالت پر موقوف نہ کہے اور خدا کی یاد سے غافل نہ رہے خواہ کھڑا ہو یا بیٹھا اور اگر کھڑا ہو یا گھومتا سے بیٹھا
یا چلتا بیٹھا ہو تب بھی قبلہ رو ہو جاوے کہ وارد ہوا ہے خیر المجالس استقبل بالقبلة یعنی بہترین مجلس وہ ہے
جس میں قبلہ کو مونہہ کیا گیا ہو **مَنْ شِئْتَ مَثَلًا لَا يَسْكُنُهُ وَقَفَا**۔ فروتنی کرنے والا ہو یعنی دل میں
ذلیل جاننے والا ہو یعنی ظاہر میں فروتنی اور ذلت اگرچہ تکلف حاصل ہوں تسکین اور خاطر جمعی کے ساتھ **فَانْكَرْ**
بند کرنی اس باب میں بڑا دخل رکھتی ہے کیونکہ اس فعل سے ظاہر کے حواس رنگ جاتے ہیں اور باطن کے حواس کھلنے
باعث ہوتا ہے شعر چشم بند و لب بہ بند و گوش بند و گریب بینی نور حق برابند ہفتی و حضور قلب اور حضور دل کے
ساتھ **فَانْكَرْ** سے ذکر کرنا ذکر کے اقسام میں افضل ہے کیونکہ ذکر سے مقصود حضور قلب ہی ہے پروردگار کے
ساتھ اگرچہ غافل کر کرنے والے کو بھی ثواب ہوتا ہے گرم ترہ میں بہت فرق ہوتا ہے **يَسْتَدْبِرُ كَائِدًا كَرُمًا وَيَتَحَقَّلُ**
تامل کرے اُن الفاظ میں جن سے ذکر کرتا ہے اور اُن کے معنی سمجھے **فَانْكَرْ** شَيْئًا لَمْ يَكُنْ مَعْتَدًا کہ تو اگر کسی چیز کو بغیر
جو متعلق لغت اور اعراب سے ہے بچانے تو اُس کے معنی تحقیق کرے **فَانْكَرْ** اس میں تنبیہ ہے اس بات کی کہ حضور کے
ساتھ تھوڑا سا ذکر کرنا بہتر ہے بہت سے ذکر سے جس میں جہالت اور سستی ہو **وَكَلَامٌ يَصْرِفُ عَلَى حَصِيلِ الذِّكْرِ وَالْجَلِيلِ**
اور حرص نہ کرے بہت سا ذکر حاصل کر نیکی جلد بڑھنے کے سبب سے **فَانْكَرْ** اس لیے کہ جلد بازی باعث ہوتی ہے ذکر
میں غفلت کر نیکی اور یہ بات مطلوب کے خلاف ہے اسلئے کہ مقصود حضور ہے محبوب کے ساتھ **فَلْيَذْكُرْ لَكَ شُجُوْرًا**
اِنْ يَكُنْ مَعَكَ يَفْقَهُ لَهٗ اِلَّا اَللهُ۔ تو ہی واسطے معنی تامل اور سمجھنے اور حرص نہ کرنے کے واسطے علمائے
یہ بات پسند کی ہے کہ لا الہ الا اللہ کہنے پر اپنی آواز زلیلی کرے **فَانْكَرْ** آواز زلیلی کو یعنی جہان مچا ہے مثلاً الف لفظ
لا پر اور اُس کو بھی پانچ الف کی مقدار سے زیادہ نکرے اور لفظ اللہ پر ٹھہرنا جائز نہیں کہ اُس سے کفر کا خوف ہے پھر معلوم
کرنا چاہیے کہ آواز کے طول کرنے سے چلانا نہیں سمجھا جاتا کیونکہ چلانا ممنوع ہے اور ہمارے بعض علمائے تصریح
کی ہے کہ مسجد میں آواز کا بلند کرنا اگرچہ ذکر میں ہو حرام ہے **وَكُلُّ ذِكْرٍ مُّشْرِعٌ وَاجِبٌ كَانْ اَوْ مُتَحَبِّہً كَانْ**
لِشَيْءٍ مِّنْهُ حَتَّى يَتَكَفَّلَ بِهٖ وَاسْمِعْ نَفْسَكَ اور جو ذکر کہ شریعت میں اُس کا حکم ہے فرض ہے سچ
اس میں سے کچھ معتبر نہیں یہاں تک کہ اگر اُس کو زبان سے بولے اور اپنے نفس کو سناوے **فَانْكَرْ** یہ حکم اس ذکر کا ہے
جس کو شایع نے زبان سے ادا کرنا حکم دیا ہے جیسے نماز میں قرأت اور التحیات وغیرہ کا پڑھنا تو اُس کے یہ معنی نہیں
کہ جو کوئی اللہ کو اپنے دل میں بدو نہ زبان سے بولنے کے یاد کرے وہ شرع میں معتبر نہیں اسلئے کہ ذکر کی ہر شے بدو
ذکر قلبی کے تصور نہیں ہوتی بلکہ دل کا ذکر افضل قسم ہے کہ وارد ہوا ہے خیر الذکر الخفی و خیر الرزق الخفی یعنی بہتر ذکر خفی
اور بہتر رزق وہ ہے جو کفایت کرے **وَافْضَلُ الذِّكْرِ الْقُرْآنُ اِلَّا فِيمَا شَرَحَ بِهٖ**
اور بہترین ذکر قرآن پڑھنا ہے مگر ایسی جگہ میں کہ قرآن کے سوا دوسرا ذکر مشروع ہے **فَانْكَرْ** مثلاً کو اور سجدہ میں

موجب فرائض اور سنتوں کو کہ ادا کر لے میں نہ ہو تو افضل ہے ورنہ جس قدر قیام کی توفیق پاوے مقصود حاصل ہے
فحس فقیر کہتا ہے کہ شب قدر کی بیداری میں بہت سی حدیثیں ہیں اُن میں سے ایک یہ ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جو کوئی
ایمان اور طلب ثواب کی راہ سے شب قدر کو جاگے اور طاعت الہی میں بسر کرے اُس کے پیشتر کے گناہ سب مٹا ہو جائے
ہیں اور ہمیں اختلاف ہے کہ وہ کونسی شب ہے زیادہ مشہور یہ قول ہے کہ رمضان مبارک کی ستائیسویں شب ہے
اور شاہ عبد العزیز قدس سرہ نے تفسیر عزیزی میں اسی کو ترجیح دی ہے اس دلیل سے کہ سورہ قدر میں لفظ لیلۃ القدر جس میں
تو حرف بین تین جگہ واقع ہوا ہے جن کا مجموعہ ستائیس ہوا اور ہزار ہینون سے بہتر ہوا اس رات کا خود مخصوص قرآنی ہے اور
احادیث میں ارشاد ہے کہ اس رات کو رمضان کے عشرہ آخر کی طاق راتوں میں ڈھونڈو۔ **وَيَكُونُ عَشْرَةً** اور
عوضہ کا دن یعنی نوین تالیخ ماہ ذی الحجہ کی دعا کی قبول ہونے کا وقت ہے نقل کیا اسکو ترمذی نے **وَيَكُونُ عَشْرَةً** اور
رمضان مبارک کا ہی نقل کیا اسکو ابو داؤد و ترمذی نے اور جبکہ کی رات نقل کیا اسکو ترمذی اور حاکم نے **وَيَكُونُ عَشْرَةً** اور جبکہ کی رات
اور جبکہ کی رات نقل کیا اسکو ابو داؤد و نسائی ابن ماجہ ابن حاکم نے **وَيَكُونُ عَشْرَةً** اور جبکہ کی رات نقل کیا اسکو ترمذی اور حاکم نے
اسکو احمد اور ابو جلی نے **وَيَكُونُ عَشْرَةً** اور جبکہ کی رات نقل کیا اسکو احمد اور ابو جلی نے **وَيَكُونُ عَشْرَةً** اور جبکہ کی رات
نقل کیا اسکو احمد اور ابو جلی نے **وَيَكُونُ عَشْرَةً** اور جبکہ کی رات نقل کیا اسکو احمد اور ابو جلی نے **وَيَكُونُ عَشْرَةً** اور جبکہ کی رات
میں آیا ہے کہ ہر شب جب تہائی رات رہتی ہے اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے یعنی رحمت اور فضل سے تجلی فرماتا ہے
اور ارشاد فرماتا ہے کہ کوئی ہے کہ مجھے سوال کرے تو میں اسکو دوں اور کوئی ہے کہ مجھے بخشش چاہے تو میں اسکو
بخشوں اسی طرح صبح تک فرماتا ہے **فَحَسْبُ وَجُودُهُ دَكْتُ مَسْ كَا مَسْ تَرَجَمَ**
اور تہائی رات آخر کا درمیان یعنی رات کے چہرے حصہ کا شروع نقل کیا اسکو ابو داؤد و ترمذی نسائی حاکم طبرانی
بنار نے **وَقَوْلُ الشَّيْخِ** اور ترمذی کے کا وقت نقل کیا اسکو صحاح ستہ میں **ف** بعضوں نے کہا کہ سحر اُس وقت کو کہتے ہیں
جو صبح سے پہلے ہوا اور بعضوں نے رات کے اخیر چہرے حصہ کو کہا ہے بعض مشائخ نے فرمایا ہے کہ بہشت کی نعمتوں کا ہونہ
جو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں رکھا ہے وہیں وقت ہے یعنی اہل اللہ اس وقت میں عجیب لذت پاتے ہیں شہر گرج سعاد
کہ خدا داد کا لفظ از میں دعا شب وورد سحری بوجہ **وَسَاعَةُ الْجَمْعَةِ** اگرچہ ذلک **وَقَوْلُهُمَا** مابین ان **بِجَلْسِ**
الْإِمَامِ فِي الْخُطْبَةِ اے **أَنْ تَقْضَى الصَّلَاةُ لَمْ يَمْ**۔ ۵۔ اور جمعہ کے ساعت ان وقتوں میں بہت توقع
والی ہے یعنی متبعین میں جمعی ساعت میں قبول دعا کی امید قوی ہے اور ساعت جمعہ کا وقت امام کے خطبہ کے لئے
منبر پر بیٹھنے سے لیکر ناز کے پورا ہونے تک ہے نقل کیا اسکو مسلم ابو داؤد نے **ف** ظاہر یہ ہے کہ امام کے
بیٹھنے سے شروع خطبہ کے پیشتر کا بیٹھنا مراد ہے اور یہ وہی وقت ہے جس میں امام کے غیر کو بولنا حرام ہے کہ اذکار
اور غلبی نے بیٹھنے سے دونوں خطبوں کے درمیان کا بیٹھنا مراد کہا ہے اور ایک روایت میں جمعہ کی ساعت یوں

مذکور ہے کہ میں نے تقام الصلوة الى السكوت من اذان وقت سے کہ نماز قائم کی جاوے نماز سے سلام پڑھنے تک نقل کیا اس کو ترمذی ابن ماجہ نے والذی اذنی قائم کیصیغہ صحیح اور حال یہ کہ دعا کرنے والا کھڑا ہونا پڑھتا ہو نقل کیا اسکو بخاری مسلم نسائی ابن ماجہ نے **ف** ترجمہ ساری حدیث کا یوں ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ میں ایک ساعت ہے کہ جو بندہ مسلمان اُس حال میں کہ کھڑا نماز پڑھتا ہو اللہ سے کہہ خیر مانگے تو اللہ تعالیٰ اُسکو عتقا فرماتا ہے اور آپ اپنے دست مبارک سے اُس ساعت کے کم ہونے کا اشارہ فرماتے تھے **وَقِيلَ بَعْدَ الْعَصْرِ اِلَى عَمْرِو بْنِ الشُّقْرِ** اور بعض نے کہا کہ وہ ساعت عصر سے پہلے آفتاب کے غروب تک ہے نقل کیا اسکو ترمذی نے موقوفاً **وَقِيلَ اِنْ سَأَلْتُمْ عَنِ امْرِئٍ يَكْفُرُ بِكُمُ الْجَمْعَةَ دَسَّ وَطْأَتِهِ** اور بعض نے کہا کہ جمعہ کی دن کی یہ ساعت ہے نقل کیا ابو داؤد و نسائی نے مرفوعاً اور مالک ابو داؤد و ترمذی نسائی حاکم نے موقوفاً **وَقِيلَ بَعْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ بَعْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ** اور بعضوں نے کہا کہ طلوع صبح صادق کے بعد آفتاب نکلنے سے پہلے جمعہ کے دن ہے اور بعضوں نے کہا کہ آفتاب کے نکلنے کے پہلے ہے **وَقَدْ هَبَبَ أَبُو ذَرٍّ الْخَضِرِيُّ اِلَى اَهْلِكَ بَعْدَ تَرْغِيمِ الشَّمْسِ** بیسیسیرالی ذخیرہ ابودرعاری صحابی رضی اللہ عنہ اس طرف گئی ہیں کہ وہ ساعت آفتاب کے تھوڑا سا ڈھلنے سے ایک گھنٹہ ڈھلنے تک ہے **ثُمَّ قُلْتُ وَالَّذِي عَتَقْتُ كَاهِنًا وَكُفْرًا هَؤُلَاءِ اَلَا مَسَامُ الْفَاحِشَةِ فِي صَلَوةِ الْجَمْعَةِ اِلَى اَنْ يَقُولَ اَمِنْ جَعَلَا بَيْنَ الْاَحَادِيثِ اَلَّتِي صَحَّحَتْ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَمَا بَيَّنَّتُ فِي غَيْرِهَا اَللَّهُ ضَمَّ** مصنف نے کہا کہ میں کہتا ہوں کہ جس بات کا میں اعتقاد کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ ساعت جمعہ امام کے نماز جمعہ میں الحمد پڑھنے سے اُس کی آئین کہنے تک ہے تاکہ جو حدیثیں بغیر صلی اللہ علیہ وسلم سے پایہ صحت کو پہنچی ہیں مطابق ہو جائیں جیسا میں اسکو اس جگہ کے سواد دوسری جگہ لکھا ہے **ف** فخر الدین رحمہ نے کہا کہ مصنف نے اپنے منہ میں تین حدیثیں روایت کیں اور ان سے یہ وقت ثابت کیا اور کہا کہ میں نے اور میرے سواد دوسروں نے جو میرے قول سے واقف ہوئے تجربہ کیا ہے کہ اس وقت میں دعا قبول ہوتی ہے پھر مصنف قول اول کے ترجیح کے لیے امام نووی کے قول کی تائید لایا اور کہا **وَقَالَ التَّنَوِيذِيُّ وَرَحِمَهُ اللَّهُ وَالصَّحِيحُ بِبَلِ الصَّوَابِ الَّذِي لَا يَجُوزُ مِنْ حَدِيثِهِ مَا قَامَتْ فِي كِتَابِهِ مِنْ حَدِيثِ أَبِي مَوْسَى** اور نووی نے شرح مسلم میں کہا کہ صحیح بلکہ بہتر اور انسب کہ سوا اُس کی دوسرا قول درست نہیں وہ یہی ہے جو صحیح مسلم میں بروایت ابوموسیٰ اشعری ثابت ہوا ہے **ف** یعنی ابوموسیٰ اشعری نے بغیر صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ ساعت جمعہ امام کے خطبہ کے لیے منبر پر بیٹھنے سے لیکر نماز کے آخر تک ہے اور صحیح یہاں ضعیف کے مقابل ہے اور صواب خطا کے مقابل کذا ذکر علی اور روز جمعہ کے یہ اعمال ہیں کہ اپنی بی بی سے ہم بستر ہوا اور پسین اور ناخن کتراوے اور نہاے اور خوشبو لگائے اور بالوں میں تیل ڈالے اور کبھی کرے اور جو کچھ میر ہولند کے اور دن ڈھلنے کے بعد اپنے لوگوں کی مجلس میں حاضر نہ ہو

وَعِنْدَ الْحَرَامِ الْحَرَبُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا ۝ اور رانی کرنے والوں کے ملنے کی حالت میں ایک دوسرے سے
نقل کیا اس کو ابو داؤد نے **ف** یعنی جب مسلمان کافرون پر حملہ کر کے لجائین اور زخم پر زخم لگنے لگیں فقیر کہتا ہے
کہ بعض مرفوع ہے اس لئے کہ فاعل مصدر الحرام کا ہے اور ہو سکتا ہے کہ مجبور ہو بوجہ بدل ہونے کے حرب لگانی اور
وَدُّوا الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَاتِ ۝ اور فرض نمازون کے پیچھے نقل کیا اس کو ترمذی نسائی نے **ف** کیونکہ
یہ وقت افضل ہے اُس میں دعا کے قبول ہونکی زیادہ امید ہے اور یہ وقت فرض سے متصل سلام کے بعد ہے اور
اگر معمولی سنتوں اور ذکر ماثور کے بعد مراد میں تب یہی ہی توقع ہے کہ یہی حکم ہر مخرج **وَفِي التَّحْوِيلِ مَرْدَسٌ**
اور سجدہ کی حالت میں نقل کیا اس کو مسلم ابو داؤد نسائی نے **ف** اس لئے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
سجدہ کی حالت میں بندہ اپنے پروردگار سے بہت نزدیک ہوتا ہے تو اس وقت میں بہت دعا کی **ف** فقیر کہتا ہے
کہ مراد سجدہ سے نماز کا سجدہ ہے نہ یہ کہ اکیلا سجدہ بدون نماز کے تقرب کے طور پر کیا جائے امام عظیم رحم کے نزدیک
اکیلا سجدہ بدون نماز کے تقرب نہیں جیسے قیام اور رکوع اکیلا تقرب نہیں ہوتا اور مسلمان اختلاف ہے کہ نہ سجدہ
کرنا بلا کراہت جائز ہے یا نہیں عزیمین میں اسکو بڑی بحث کے ساتھ لکھا ہے جسکو دیکھنا منظور ہو اُس میں دیکھ لے
وَحَقِيبٌ تِلَاوَةِ الْقُرْآنِ ۝ اور قرآن پڑھنے کے پیچھے نقل کیا اس کو ترمذی نے **وَلَا يَسْمَعُ الْخُتْبَةَ ط**
مَرْدَسٌ اور خاص ختم قرآن کے پیچھے یعنی اس وقت میں قبولیت کی بہت امید ہے نقل کیا اس کو طبرانی نے مرفوعاً اور
ابن ابی شیبہ نے موقوفاً **خُصُّوا مِنْ الْقَارِئِينَ ط** خاص کر پڑھنے والے کے طرف سے یعنی اُس کی
دعا بہت قبولیت رکھتی ہے نسبت سننے والے کے نقل کیا اسکو ترمذی طبرانی نے **وَعِنْدَ شَرْعِيٍّ مَرْدَسٌ**
اور چاہہ زمرہ کے پانی پینے کے حالت میں نقل کیا اسکو حاکم نے **وَالْحُضُوءُ عِنْدَ الْمَلِكِ ط** اور شخص توبہ اللہ کے یا
مردہ کے پاس حاضر ہونکی حالت میں نقل کیا اسکو مسلم نے اور چاروں نے **ف** اس لئے کہ ملائکہ میں کہتے ہیں اور لفظ حضور کو اگر
یش پڑھیں تو ترجمہ یہ ہوگا کہ جلا احوال اجابت سے حضور کی حالت ہے اور یہی روایت قوسی ہے لیکن اگر زیر سے پڑھیں تو یہ
معنی ہوئے کہ مردہ کے پاس حاضر ہونکے وقت **ع** اور اسی طرح اعواب اور معنی لفظ صیاح اور اجتماع کے ہیں **وَصِيحٌ الْمَلِكِ**
خُصْمِيَّتِ لَس اور مرغون کے آواز کے نزدیک نقل کیا بخاری مسلم ترمذی نسائی نے **ف** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ جب تم منور غ کی آواز تو اللہ تعالیٰ سے اُس کے کرم کی زیادتی مانگو کہ وہ مرغ دیکھتا ہے فرشتہ کو **ع** **وَأَجْمَعُ الْمُسْلِمِينَ**
ع۔ اور مسلمانوں کے جمع ہونکی حالت میں نقل کیا اسکو صحاح ستہ میں **ف** یعنی جہاں جماع زیادہ ہو مثلاً جماعہ عیدین
اور عرفات میں تو وہاں قبولیت کی امید زیادہ ہے **وَفِي حُجَّاتِ الْمَلِكِ ط** اور حاکم کی مجلس میں نقل کیا اس کو
بخاری مسلم ترمذی نے **ف** اس میں علم اور تلاوت قرآن کی مجلسیں ہی داخل ہیں **ع** **وَعِنْدَ قَوْلِ الْأَمَامِ وَلَا أَهْلَ الْإِيمَانِ**
مَرْدَسٌ ق ابو امام زمانہ کے لفظ ولا الضالین کہنے کی وقت یعنی ہوتی شہدائین کی مجلس میں نقل کیا اسکو مسلم ابو داؤد نسائی نے **وَعِنْدَ قَوْلِ**

دس قی اور میت کی آنکھ بند کر نیکی حالت میں یعنی جان بچانے کے بعد نقل کیا اسکو مسلم ابو داؤد نسائی ابن ماجہ نے
 وَعِنْدَ أَهْلِ الصَّلَاةِ طَهْرًا اور نماز کی تکبیر ہونیکے وقت نقل کیا اسکو طبرانی اور ابن مردویہ نے وَعِنْدَ زَوْجِ الْغَيْثِ
 ط صرح۔ اور مینہ برسنے کی حالت میں نقل کیا اسکو ابو داؤد طبرانی ابن مردویہ نے زَوَاةِ السَّكَاةِ فَعِنِّي فِي الْأَمْرِ سَلَا
 وَقَالَ قَدْ حَفِظْتُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ
 اور کہا کہ مین بہت سے علماء متقدمین سے یاد رکھتا ہوں مینہ برسنے کی حالت میں قبولیت کا پانا فقیر کہتا ہے مین
 کے اصطلاح میں ارسال اسکو کہتے ہیں کہ تابعی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث نقل کرے اور بیچ میں بیچا
 نام نہ لے قُلْتُ وَعِنْدَ رَجُلٍ مِنَ الْكُتُبِ ط مصنف رحمہ اللہ نے کہا کہ مین کہتا ہوں کہ کعبہ کے دیکھنے کی حالت
 دعا مقبول ہے نقل کیا اس کو طبرانی نے ف کعبہ کے نظر آنے پر جو دعا چاہے سو کرے اور بعضوں نے کہا
 کہ یہ آیت پڑھے رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ کہ یہ دعا جامع ہے ح وَيَكُنِ الْحَاجُّ أَمِينًا فِي
 الْأَعْمَامِ حَفِظْنَا ذَلِكَ فَحَرَّرْنَا عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ وَلَفَّضَ عَلَيْهِ الْحَافِظُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَوْ السَّعْدِيُّ
 فِي تَفْسِيرِهِ يَوْمَ عَيْدِ الشَّيْخِ الْعِمَادِ الْمُفِيدِ سِتِّے اور سورہ النعام میں دو لفظ مبارک اللہ کے چھپن
 ہم اسکو مجرب یاد رکھتے ہیں بہت علماء سے اور اس مضمون کو کہ دعا جلاتین میں مقبول ہوتی ہے حافظ عبد الرزاق سخی
 اپنے تفسیر میں شیخ عماد مقدسی سے مصرح بیان کیا ہے ف لفظ اللہ کا کمر سورہ النعام میں ایک جگہ آیا ہے اس
 آیت میں مثل ما دتی رسل اللہ العلم حيث یجمل رسالتہ ہیں سل اللہ کے بعد محل قبولیت ہے اور حافظ سے مروی حافظہ
 ہے اور اصطلاح میں حافظ حدیث وہ ہے جو لاکھ حدیثیں موعن و سند کے حاشا ہو فحاشا أَنَا كُنَّا إِجَابَةً فَكَانَا
 لِمَا أُجِيبَ الشَّيْخَ وَمَا كَيْفَ قَبُولِ هَوْنِكَ مَكَانَ بَرْكَ طہین ہیں یعنی مثل مساجد وغیرہ کے ف کات نکالوا مضع کا
 فائدہ ہے یعنی جن کلمات میں دعا کی قبولیت مروی ہے وہ بزرگ مکان ہیں تو مصنف کو چاہئے تھا یوں کہتا ہی الموضع
 ح قَالَ أَحْسَنُ الْبَصْرِ رَحْمَةً فِي رِسَالَتِهِ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُسْتَجَابُ هُنَا لِمَنْ
 خَسَّهَ قَشْرَةً مَوْضِعًا حسن بصری رہنے اپنے نامہ میں کہ مکہ والوں کو بھیجا تھا یہ کہہ کہ دعا اس جگہ پندرہ
 مکانوں میں قبول کی جاتی ہے ف جب حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے بصرہ کو جانے لگے تو اہل مکہ کو نامہ لکھا انہیں
 وہ حدیثیں لکھیں جنہیں وہاں کی اقامت کی فضیلت وار د ہے اور یہ بھی لکھا ان الدعاء خارج اور پندرہ پر حضرت نہیں کیا بلکہ خود
 ذکر کئے ہیں ان کے سوا اور بھی ہیں جیسے رکن یثربی کے پاس اور حجر اسود اور رکن یثربی کے درمیان اور سوا کے لئے
 ح فِي الصَّلَاةِ وَعِنْدَ الْمَلَأَرِمِ طواف کی جگہ میں یعنی جس کو مطاف کہتے ہیں طواف کے وقت وہاں مقبول ہوتی
 اور مزم کے پاس ف مزم اس جگہ کو کہتے ہیں کہ وادہ کعبہ او حجر اسود کے درمیان ہے لوگ وہاں تبرک کے لئے
 چمکتے ہیں اس وجہ سے مزم نام رکھا گیا اس کی مقدار اتنی ہے کہ اگر ایک یا تھو حجر اسود پر لکھیں تو دوسرا تھو پیدلا کر

کعبہ کے دروازہ پر پہنچے **فَحْزَنَ وَتَحْتَ الْمِزَابِ وَفِي الْيَتِيمِ وَعِنْدَ مَرْهَمٍ** ہر اور کعبہ کے پرنا لہ کے نیچے اور خلیفہ کے اندر اور چاہ زمزم کے پاس **ف** یعنی چاہ زمزم کے قریب جس وقت کھڑے ہو کر اُس کا پانی پوین **ع** **وَعَلَى الصَّفَا وَالمَرْوَةِ وَفِي الْمَكَّةِ وَخَلَفَ الْمُتَقَامَ وَفِي عَمْرَافٍ وَفِي الْمَرْوَةِ وَفِي دَمْنَةٍ** **ق** **عِنْدَ الْحِجَرَاتِ الثَّلَاثِ** اور صفا اور مروہ پر اور اُن دونوں کے پچھین دوڑنے کی جگہ اور مقام ابراہیم کے پیچھے یعنی دو گانہ طواف کے پڑھنے کے بعد اور عرفات میں یعنی عرفہ کے دن احرام کی حالت میں زوال کے بعد سے صبح تک اور مزدلفہ میں یعنی ذیجہ کے سوین شب میں طلوع آفتاب سے پہلے تک اور سننے میں اور تینوں حجرات کے پاس یعنی کنکرتین مارنے کے وقت **ف** ظاہر یہ ہے کہ تمام منے محل قبولیت کا ہے اس لئے کہ ہر حاجیوں کا مکان ہے خصوصاً سخیف میں عبادت کے وقت نا مقبول ہے اور مکرّم میں یوں دعا کرے کہ طواف کے بعد کعبہ کا خلاف پکڑے اور اپنا مونہہ اور خسارہ اُسپر رکھے اور تمام بدن اُس سے لگا دے اور یہ دعا پڑھے **اللّٰهُمَّ اِنِّیْ وَتَحْتَ تِلْکَ الْاُصْبَاتِ بِاعْتَابِکَ اَرْجُو جَزَاءَکَ اَشْفِیْ مِنْ عَذَابِکَ اَللّٰهُمَّ حَرِّمْ شَرِّیْ جَسَدِیْ عَلٰی النَّارِ وَوَقُلْتُ وَ اِنْ لَکَ تُجِیْبُ الدُّعَاءَ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْکَ وَوَسَلَّمَ فَقَدْ اِنِّیْ مَعِیْ ضَمِیْمٌ یُسْتَجَابُ عَلَیْکَ اَنَّا قَدْ دُرِیْنَا فِیْ اَسْتِجَابَةِ اللّٰهِ عِنْدَ فِی الْمَلَأَیْمِ حَلِیْمٌ مُّسَلِّمٌ مِّنْ طَرَفِ الْمَلِکَةِ** مصنف نے کہا کہ میں کہتا ہوں کہ اگر دعا قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے قبول کیجاوے تو پھر کس جگہ مقبول ہوگی یعنی اس لئے کہ قبر شریف زمین کی جگہوں میں فضیلت ہے ملا وہ ازین ہکو روایت کی گئی ہے مکرّم میں دعا کے مقبول ہونے کے باب میں ایک حدیث سلسلہ مکہ والوں کی روایت سے **ف** حدیث سلسلہ اُس حدیث کو کہتے ہیں کہ اُس کے راوی روایت کے وقت ایک حالت پر ہوں مثلاً روایت کے وقت سب نے قسم کہا تھی یا اسی طرح کوئی اور فعل کیا ہو کنا ذکر علی اور مضمون حدیث کا یہ ہے کہ اہل عیال نے کہا کہ میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ وہ فرماتے تھے کہ مکرّم ایسی جگہ ہے جس میں دعا مقبول ہوتی ہے کوئی بندہ اُس میں جو دعا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُسکی دعا قبول کرتا ہے اور اس حدیث کے ہر ایک راوی نے مصنف تک روایت کے وقت اس طرح کہا ہے کہ قسم ہے خدایا کہ میں نے کبھی اللہ تعالیٰ سے اس مقام پر ایسی دعا نہیں کی کہ اللہ تعالیٰ نے میری دعا قبول نہ کی ہو **فَحْزَنَ اَلِیْمٌ مِّنْ حِجَابِ دَعَائِهِمْ** یہ اُن لوگوں کا بیان ہے جنکی دعا مقبول ہوتی ہے یعنی اکثر مقبول ہی ہوتی ہے **لَکَ عِظَمُ خَمٍّ** کہ اُن میں سے ایک بیجان ہے نقل کیا اسکو بخاری سلم ابو داؤد نے **ف** مضطر غمزدہ اور حیرت رسیدہ کو کہتے ہیں جسکو کوئی وسیلہ اللہ تعالیٰ کے سوا نہیں شیخ داؤد بانی رحمہ اللہ کی عبادت کو گئے جسکو اپنی زندگی کی سطلق امید نہ تھی اُس نے کہا کہ شیخ میری شفا کے لئے دعا کر شیخ نے فرمایا کہ تو دعا کر کہ تو مضطر ہے اور مضطر کی دعا کے لئے قبولیت کے دروازہ کھلے ہیں کیونکہ اُس کی نیاز زیادہ ہے اور اللہ تعالیٰ پیاروں کی نیاز کو پسند فرماتا ہے **فَحْزَنَ الْمَطْلُومُ** اور ایک غم رسیدہ ہے نقل کیا اسکو صحاح ستہ میں **ف** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ تین آدمی ہیں جسکی دعا رد

یعنی اُن میں
دورانِ پیرا
ہو اور زمزم
آستانہ کو چھوٹا
تاری وقت کی رقم
کو تہن اور تہن
غلاب کو تہن
غلاب کو تہن
یاد اور جسم کی
آگے و دم کا

اُن لوگوں کا بیان جنکی دعا مقبول ہوتی ہے

انہیں ہوتی ان میں سے ایک تم رسیدہ ہے اللہ تعالیٰ اسکی دعا پر راجحاً ہے اور قبول کرتا ہے اور آسمان کے دروازے
 اسیکے لئے کھولے جاتے ہیں اور فرماتا ہے کہ قسم مجھے اپنی بزرگی کی کہ میں تیری مدد کروں گا اگرچہ ایک مدت کے بعد
 ہو شخص اور ابن عمر سے مروی ہے کہ تم مظلوم کی بددعا سے بچو کہ وہ آسمان کو شعلہ کی طرح چڑھتی ہے ع فقیر کہتا ہے
 کہ اسی مضمون کے قریب کسی نے یہ شعر کہا ہے شعر ترس انا مظلومان کہ ہنگام دعا گردن ہذا جابتا ندر حق بہر تقبال
 می آید ہذا اور مترجم نے ابو ہریرہ کی حدیث میں سے ایک شخص مستجاب الدعاء کو لکھا دو شخص روزہ دار ہے جو افطار کے
 وقت دعا کرے اور تیس شخص بادشاہ عدل گستر ہے **فَدْنِ كَاكَرًا حَرًّا مَصْدُورًا** اگرچہ تم رسیدہ گنہگار ہو یعنی تب
 بھی اسکی دعا مقبول ہے نقل کیا اسکو احمد بن حنبل ابی شیبہ نے **وَلَوْ كَاكَرًا حَرًّا** اگرچہ وہ مظلوم کا فرہ نقل کیا اسکو
 ابن حبان احمد نے **ف** علماء حنفیہ نے اختلاف کیا ہے کہ کافر کی دعا قبول ہوتی ہے یا نہیں فتویٰ اسپر ہے کہ قبول
 ہوتی ہے چنانچہ ربندی نے ذکر کیا ہے اور تحقیق یہ ہے کہ اضطراب کی حالت میں کفار کی دعا دنیا میں قبول ہوتی ہے
 اور اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد **وَمَا دَعَا الْكَافِرِينَ** الا فی ضلال آخرت کی دعا کا بیان ہے کہ وہاں بہت کچھ چلائیے کوئی نہیں
 سنے گا **ع وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُونَ** اور باپ کی دعا نقل کیا اسکو ابو داؤد و ترمذی ابن ماجہ نے **ف** بیٹے باپ اپنے بیٹے کے
 حق میں جو دعا کرے بڑی ہو یا چھٹی قبول ہوتی ہے اور ان کی دعا کا یہی حکم ہے ویسی نے مسند فردوس میں یہ
 حدیث روایت کی ہے کہ باپ کی دعا اپنے بیٹے کے لئے اسی ہے جیسے پیغمبر کی دعا اپنی امت کے لئے **لَقَدْ صَدَقَ**
 کے یہ ہیں دعا **اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ اَنْ تَجْعَلَ لِدَوْلَةِ اَمْرِ اِسْلَامِ** اور بادشاہ عادل کی دعا یعنی جو
 بادشاہ اللہ تعالیٰ اور بندہ کا حق ادا کرے نقل کیا اسکو ترمذی ابن ماجہ ابن حبان نے **وَالَّذِيْ جَعَلَ الصَّالِحِ سَمَیْمًا**
 اور مرد نیک نجات کی نقل کیا اسکو بخاری سلم ابن ماجہ نے **ف** بندہ صالح وہ ہے جو زندگی کا حق ایسا ادا کرے جیسا
 اسکو حکم ہوا ہے اور پیغمبر سے **فَخَرَّ وَكَلَّمَ الْمَلٰٓئِکَۃَ اَنْ یَّوْلٰی الدِّیْنَ** اور بیٹے کی دعا جو اپنے باپ سے سلوک کرے وہاں
 نقل کیا اس کو مسلم نے **ف** بر کے یہ معنی کہ ان سے سلوک کرے اور ان کا حق ادا کرے اور ان کی رضا کا طالب ہے
فَخَرَّ الْمَسَافِرُ دَمَرًا اور مسافر کی نقل کیا اس کو ابو داؤد و ابن ماجہ نے **ف** مسافر سے مراد اسکی راہ کا مسافر ہے
 مشائخ اور جہاد و طلب علم کا سفر کرنے والا اور یہ بھی احتمال ہے کہ مطلق مسافر مراد ہو **ع وَالصَّالِحُ جَانٍ یُّفْطِرُ**
قَاجِبًا اور روزہ دار کی دعا جب افطار کرے نقل کیا اسکو ترمذی ابن ماجہ ابن حبان نے **ف** یعنی افطار سے پہلے
 کہ تضرع اور انحرار کا وقت ہے اور اگر افطار کے بعد مراد ہیں تب بھی جائز ہے **ع وَالْمُسْلِمُ لَکَیْخِرَ یُظْهِرُ الْعِیْبَ مُمْ**
مُصْنً اور مسلمان کی دعا جو اپنے بھائی مسلمان کے لئے نکلی پیڑ پیچھے لگے نقل کیا اس کو مسلم ابو داؤد ابن ابی شیبہ
ف اسلئے کہ پیڑ پیچھے کی دعا یا سے خالص ہوتی ہے اور اگر اس کے سامنے بھی دعا کرے اس طرح کہ اس کو
 خبر نہ ہو غلبانہ میں داخل ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کی دعا اپنے بھائی کے لئے فائز ہے

ہوتی ہے دعا کرنے والے کے پاس ایک فرشتہ مقرر ہے کہ جب وہ اپنے بھائی کے لئے دعا خیر کرتا ہے تو
 فرشتہ آمین کہتا ہے اور دعا گو کے لئے کہتا ہے کہ تجھے بھی اسی کی مانند خیر ہو جی **فمن** فقیر کہتا ہے بظہر الغیب
 میں لفظ ظہر نام ہے مقصود بالغیب ہے **وَاللَّسْتُ لَكُمْ مَا الْكَرْبُ عِ بَطْلِيمِ اَوْ قَطِيعَةٍ دَجِو اَوْ يَقُولُ دَعَا**
فَلَمْ يَجِبْ مَضْ اور مسلمان کی دعا جب تک کہ کسی پر ارادہ ظلم کی دعا نہ کرے یا ناتے کے کاٹنے کی یا جب تک
 یون نہ کہے کہ میں نے دعا کی تو میری دعا پذیرانہ ہو سی نقل کیا اسکو ابن ابی شیبہ نے **ف** یعنی مسلمان کی دعا
 مقبول ہوتی ہے جب تک کہ ظلم کے لئے اور قطع رحم کے لئے دعا نہ کرے یا جب تک یون نہ کہے کہ میں نے
 دعا کی اور قبول نہ ہو سی جب یہ کہتا ہے تو قبول نہیں ہوتی **ع** **اِنَّ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ كَيْفًا فِي كُلِّ شَيْءٍ وَكَانَ**
لِكُلِّ شَيْءٍ مِّنْهُ دَعْوًا مَّسْتَجِبَةً **ا** اللہ غالب اور بزرگ کے کچھ بندہ آزادین یعنی دونوں کی آگ سے کہ ہر دن اور رات
 اُن میں سے ہر بندہ کی ایک دعا مقبول ہے نقل کیا اس کو احمد نے ایک نسخہ میں بعد لفظ استجابہ کے یہ عبارت زیادہ آتی
وَفِي جَامِعِ اَنْ مِّنْهُ دَعْوًا مَّسْتَجِبَةً **ا** یعنی جامع ابو منصور میں منقول ہے کہ صحیح دعا
 حاجی کی دعا ہے جب تک کہ حج سے مراجعت کرے صحیح مقبول دعا ہے **وَاسْتَعَاذَ اللّٰهُ تَعَالٰى الْاَعْظَمُ اللّٰهُ اِذَا**
دَعَا **يَهْ اَجَابَ وَلَٰذَا اسْعِلْ يَهْ اَعْطٰ** **ا** **اَلَا اَنْتَ بَيْنَ كَلَامَيْنِ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ** اور اللہ بزرگ بہت نام
 کہ جب اُس کے ذریعہ سے اُس سے دعا کی جائے تو قبول کرتا ہے یعنی اکثر مقبول ہوتی ہے یا جسوقت دعا کی شرطین
 پائی جائیں اور اگر اُس کے وسیلہ سے اُس سے کچھ مانگا جاوے تو عنایت فرماتا ہے وہ اسم اعظم اس آیت میں ہے
لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَلِیْمٌ یعنی کوئی محبوب نہیں سوا تیرے تیری پاکی بیان کرتا ہوں بے شک میں ہوں ظلم کرنے والا یون میں سے
 نقل کیا اسکو حاکم نے **ف** جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فضیلت اس آیہ کی بیان فرمائی تو یہی فرمایا کہ
 یونس علیہ السلام کی دعا ہی آیہ تھی ایک شخص نے عرض کیا کہ آیا یونس علیہ السلام ہی کے لئے خاص تھی یا سب مسلمانوں کے
 لئے آپ نے فرمایا کہ کیا تم نہیں سنتے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد **فَنَجَّیْنَاهُ مِنَ النِّعَمِ وَكَذٰلِكَ نَجِّی الْمُؤْمِنِیْنَ** یعنی ہم نے یونس کو نعم
 نجات دی اور اسی طرح نجات دینے میں اُن ہم مومنوں کو غرض کہ سب مسلمانوں کے لئے ہے اور ظاہر یہ ہے کہ اسم اعظم
 اسم ربی میں پوشیدہ ہے مثل شب قدر کی لیکن چہور کہتے ہیں کہ اسم اعظم اللہ ہے اور قطب ربانی سید عبدالقادر جیلانی رحمہ
 نے فرمایا ہے کہ یہ اسم ذات اس شرط سے اسم اعظم ہے کہ تو اللہ کہے اور تیرے دل میں اُس کے سوا کوئی نہ ہو اس
 صورت میں اُس کی تاثیر ہوگی اور حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے رب العزت سے سوال کیا کہ مجھ کو اسم اعظم تعلیم فرما
 تعالیٰ نے اُن کو خواب میں دکھایا کہ اسم اعظم یہ ہے **ہو اللہ الذی لا الہ الا ہو رب العرش العظیم** اور اسم اعظم کے باب میں
 اولیاء اللہ کے بہت سے قول وار د ہیں جلال الدین سیوطی نے ایک علیحدہ رسالہ اس کی تحقیق میں تصنیف کیا ہے
 کتاب کے بڑھ جانے کے خوف سے میں اس عبارت پر کفایت کرتا ہوں کہ بعض محققین نے کہا ہے کہ یہ دعا جامع

اسم اعظم کا بیان

تیسرے سوا نہیں تو ایک ہے کوئی تیسرا شریک نہیں تو مہربان ہے بہت دینے والا اسمانون اور زمین کا پیدا کرنے والا بے بزرگی
 اور بخشش والے نقل کیا اسکو چاروں نے اور ابن حبان حاکم احمد ابن ابی شیبہ نے اور احمد و ابن ابی شیبہ کی روایت میں لفظ
 الاعظم کا ہو۔ اور بلقیون کی روایت میں لفظ اعظم کا اور وحدک لاشریک لک فقط ابن ماجہ کی روایت میں آیا ہے اور لفظ الحنان کا
 ابن حبان کی روایت میں اسی لئے رمز ان کے اوپر لکھنے چاہئیں اور ایک روایت میں اس دعائیں یہ زیادہ آیا ہے
 يَا كُنْ يَا قُتُومُ حَبْصٌ اَسْءَدُ زَادَ لِي جَهَنَّمَ اَسْءَدُ زَادَ لِي جَهَنَّمَ اَسْءَدُ زَادَ لِي جَهَنَّمَ اَسْءَدُ زَادَ لِي جَهَنَّمَ
 حاکم احمد نے وَاَسْمَاءُ اللَّهِ تَعَالَى الْأَعْظَمُ فِي هَاتَيْنِ الْيَتِيمَيْنِ وَالْيَتِيمِ وَالْأَهْلِ وَالْأَهْلِ وَالْأَهْلِ وَالْأَهْلِ
 الْقَسِيمُ وَالْقَسِيمُ وَالْقَسِيمُ وَالْقَسِيمُ وَالْقَسِيمُ وَالْقَسِيمُ وَالْقَسِيمُ وَالْقَسِيمُ وَالْقَسِيمُ وَالْقَسِيمُ وَالْقَسِيمُ وَالْقَسِيمُ
 میں ہے اول والہکم واحد الایہ یعنی تہا را معبود ایک معبود ہے کوئی معبود نہیں اُس کے سوا وہ بخشنے والا ہے مہربان
 اور دوسری آیہ سورہ آل عمران کی ابتدا ہے الم اسم اعظم لہ الہ الا ہو یعنی کوئی معبود نہیں سوا اُس کے وہ زندہ ہے جہان کی خبر
 گیری کرنے والا نقل کیا اس کو ابو داؤد و ترمذی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ نے۔ وَاَسْمَاءُ اللَّهِ تَعَالَى الْأَعْظَمُ فِي تِلْكَ السُّورَةِ
 الْبَقَرَةِ وَالْعِمْرَانَ وَطِهٍ مَسُورِ اور اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم تین سورتوں میں ہے سورہ بقرہ اور آل عمران و طہ میں
 نقل کیا اس کو حاکم نے۔ قَالَ الْقَاسِمُ قَالَ قَسَمْتُهَا فَوَجَدْتُهَا فِي ثَلَاثَةِ الْقُرْآنِ قُلْتُ وَعِنْدِي مِنْ آيَةِ اللَّهِ
 لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ مَجْمَعًا بِكَيْنِ الْحَدِيثِ يُكَادُ قَاسِمُ اس حدیث کے راوی نے کہا کہ میں نے ان
 سورتوں کو دھونڈا تو پایا کہ ان سورتوں میں اسم اعظم الحی القیوم ہے مصنف نے کہا کہ میں کہتا ہوں کہ میرے نزدیک اسم اعظم
 اللہ اللہ الہ الا ہو الحی القیوم ہے واسطے مطابقت دونوں حدیثوں کے ف یعنی اسکی حدیث سے جو متن میں مذکور ہے
 معلوم ہوتا ہے کہ اسم اعظم اللہ اللہ الہ الا ہو اور اللہ اللہ الہ الا ہو الحی القیوم ہے اور دوسرے حدیث ابوامامہ کی دلالت کرتی ہے کہ
 اسم اعظم تین سورتوں یعنی بقرہ اور آل عمران اور طہ میں ہے اور ان سورتوں میں اللہ اللہ الہ الا ہو الحی القیوم آیا ہے بقدر اور
 آل عمران میں تو بعینہ اتنی تیب سے مذکور ہے لیکن سورہ طہ میں یہ سارا جملہ دو بار کر کے آیا ہے اول اللہ اللہ الہ الا ہو
 لہ الاسماء الحسنی ہے اور یہ رحمت اوجہ لہی القیوم مذکور ہے تو مصنف نے دونوں حدیثوں کی مطابقت کے لئے
 یہ نکالا کہ اسم اعظم اللہ اللہ الہ الا ہو الحی القیوم ہے فحس۔ وَلَمَّا دُرِيتَ فِي كَيْفِهَا لَدَا عَالَمِ لَوِ احْدَيْتِ عَنْ يَمِينِ يَمِينِ
 عَبْدُ الْأَعْلَى وَاللَّهُ تَعَالَى الْأَعْظَمُ اور میرے نزدیک اللہ اللہ الہ الا ہو الحی القیوم کا اسم اعظم ہونا اس حدیث کی رو سے بھی ہے جو
 کتاب الدعاء تصنیف واحدی میں یونس بن عبد الاعلی سے پہنچی اور اللہ تعالیٰ بہت جانتا ہے یعنی وہ حدیث بھی
 دلالت کرتی ہے کہ اسم اعظم اللہ اللہ الہ الا ہو الحی القیوم ہے وَالْقَاسِمُ هَذَا هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَنْصَارِيِّ الْقَائِمِ
 حَاجِبِ ابْنِ أُمَامَةَ صَدُوقٌ اور یہ قاسم جو مذکور ہوا عبد الرحمن کا بیٹا اور شام کا رہنے والا شاعر وادبائے
 باہلی صحابی کا سچا آدمی ہے وَاَسْمَاءُ اللَّهِ تَعَالَى الْحُسْنَى الَّتِي دُرِيتُ نَابِلًا لَدَا عَالَمِ تَسْعَةُ وَتِسْعُونَ

أَحْصَا مَا دَخَلَ الْجَنَّةَ مَخْرَجٌ مَسْجِدٌ لَا يَدْخُلُ إِلَّا بِالْحَبْلِ وَأَوَّلُ دَخَلِهِ النَّارُ
 تعالے کے پکارنیکا ہکو حکم ہے ننانوی نام دین جو کوئی اُن کو یاد کرے بہشت میں داخل ہو نقل کیا اس کو بخاری مسلم
 ترمذی نسائی ابن ماجہ حاکم ابن جہان نے اور بخاری نے اخیر جملہ اس طرح روایت کیا کہ کوئی اُن کو یاد نہ کرے گا کہ جنت میں
 داخل نہ ہو ف ہکو اُن سے پکارنیکا حکم ہوا یعنی اس آیہ میں وَلِلَّهِ اسْمَارُ اسْمَارُ فَادْعُوهُ بِهَا یعنی اللہ کے لئے یہ
 اچھے نام تو اُس کو اُن ناموں سے پکارو مصنف نے کہا کہ علماء نے احصا ہا کے معنوں میں اختلاف کیا ہے بخاری
 وغیرہ نے کہا وہ یہی قول صحیح ہے کہ اُس کے معنی ہیں اُن کو یاد کیا کیونکہ بعض روایت میں حفظہا آیا ہے اور بعض نے
 کہا ہے کہ یہ معنی ہیں کہ اُن کو پکارا یا ایمان لایا یا اُن کے معانی جانے اور اُن کے معانی پر عمل کیا اور بعض نے کہا کہ یہ
 سننے ہیں کہ قرآن یاد کیا اس لئے کہ قرآن میں یہ سب نام موجود ہیں اور اس حدیث میں اسماء حسنہ کا حصر ننانوی پر
 نہیں بلکہ یہ مقصود ہے کہ جو خاصیت ان کی مذکور ہوئی ہے وہ انہیں ناموں سے مخصوص ہے تو اسماء النجوم میں
 لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ایک ہزار نام ہیں کہ اُس کے سوا اُن کو کوئی نہیں جانتا اور ایک ہزار نام اور ہیں کہ اُن کو مشتق
 جانتے ہیں اُن کے سوا کوئی نہیں جانتا اور ایک ہزار نام مسلمانوں کی زبان پر جاری ہیں اُن میں سے تین سو توبہ
 میں اور تین سو نیک میں اور تین سو زبور میں اور سو کلام اللہ میں ہیں جن میں سے ننانوی لوگوں پر ظاہر ہیں اور ایک سو پچیس
 وہ اہم اعظم ہے اور ابو عبید اللہ سے منقول ہے کہ میں نے اسماء بارسی تعالیٰ کو قرآن میں ڈھونڈا تو ایک سو تیرہ پائے
 لیکن بعض مکر تھے مثلاً غافر وغفور اور غفار اور مانند ان کے تو مکر کے دور کرنے کے بعد ننانوی باقی رہے
 ع وَفِي جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَفِيهَا زَوْجَاتٌ مِمَّنْ زَكَرُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَعَلَى الْكُرْسِيِّ
 ذوات واجب الوجود کا کہ محبوب و برحق ہے اور یہ نام خدا تعالیٰ کے سوا دوسرے پر ہیں
 اور ورنہ پر ہوتے ہیں گو مجاز کے طور پر ہوں اس وجہ سے یہ نام سب ناموں سے بڑا ہوا اور بندہ لوچا
 ناموں کے معانی سے متصف ہو یعنی اپنے آپ میں خوبیتیں پیدا کرے ہم ناموں کی شرح میں اس بات کو حفظ
 بندہ سے تعبیر کریں گے اور لفظ اللہ تعالیٰ کے لئے ہے تخلیق یعنی خلق پکڑنے کے لئے اور بندہ کا نصیب اس نام
 یہ ہے کہ اُس سے لگاؤ کرے چنانچہ مان سے لگاؤ کرتا ہے یعنی اپنا دل اُس کی یاد میں مستغرق رکھے اور اُس کے
 سوا دوسرے کی طرف التفات کرے اور نہ اُس کے غیر سے کچھ امید رکھے نہ اُس کے غیر سے ڈرے خاصیت
 جو کوئی اس نام کو ہزار بار پڑھے یقین والا ہو اور اگر اس نام کو نماز کے بعد سو بار پڑھے تو اُس کا باطن کشادہ ہو
 اور کشف ہونے لگے الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ مَسْتَحْفَظٌ وَالْأَمْرُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَالْأَوَّلُ وَهُوَ الْخَلْقُ
 کہ خلق پر مہربان ہو اور سب کو نظر رحمت سے دیکھے اور اپنے سب کام خدا کو سونپے کہ نعمت دینے والا وہی ہے اور
 اُس کے غیر سے مدد نہ چاہے اور بری چیز کے دفع کرنے میں سہی کرے اور حتی المقدور محتاجوں کی حاجت کے غرضانہ

اور بدو ان عوض کے پوری کرے خاصیت جو کوئی نماز کے بعد الرحمن الرحیم کہے حق تعالیٰ اغفلت اور بھول اور سختی
اُس کے دل سے دور کرے اور جو کوئی ہر روز سو بار رحیم کہے تمام خلق اُس پر مہربان ہو اَلْمَلِکُ بادشاہ حقیقی کہ دو جہا
کا ملک اُنہی کے قبضہ قدرت میں ہے اور وہ سب سے بے نیاز اور سب اُس کے محتاج و فوج بندہ نے یہ
جان لیا تو اُنہی کی درگاہ کا غلام اور اُس کی گلی کا گدا بنے اور اُس کی خدمت اور اطاعت سے اپنی عزت کا طالب ہو اور
واجب ہے کہ اُس کی جناب قدرت اور تصرف سے جو نہ حاصل کرے اور سب سے بالکل بے نیاز ہو اور اُن سے
اپنی حاجت ظاہر نہ کرے اور نہ ہم درجہ رکھے اور اپنے دل اور قالب کی ملکیت میں اپنا تصرف کرے اور اپنے اعضا و
قوی کا مالک ہو کر اُن کو طاعت حق اور حکم شریع کے لئے مسخر کرے تاکہ اپنے عالم وجود کا بادشاہ ہو بعض مشائخ سے
کسی نے وصیت چاہی فرمایا کہ دنیا و آخرت کا بادشاہ ہو جائی یعنی اپنی حاجت اور خواہش کو دنیا سے قطع کر کیونکہ بادشاہی
اور ملک رانی آزادی اور بے نیازی کا نام ہے خاصیت جو کوئی اس نام کو القادوس کے ساتھ ملا کر ہمیشہ پڑھے
اگر صاحب ملک ہو حق تعالیٰ اُس کے ملک کو قائم و دائم رکھے اور اگر صاحب ملک نہ ہو تو اُس کا نفس اُکافر مان بردار ہو اور
اگر عزت و حرمت کے لئے پڑھے تو مجرب ہے اَلْقُدُّوس نہایت پاک اور سب نقصانوں سے منزہ و نصیب نہ
کا اس سے یہ ہے اپنے علم کو برے خیالوں سے اور اپنے ارادوں کو بشریت کی لذتوں سے پاک کرے خاصیت
جو کوئی زوال کے وقت اس نام کو پڑھے اُس کا دل صاف ہو اور جو کوئی جمعہ کی نماز کے بعد اس نام کو اسیوح کے ساتھ
ملا کر روٹی کے ٹکڑہ پر لکھ کر کہا دسے فرشتہ صفت ہو جاوے اور دشمنوں سے پناہ حاصل ہو نیگو بھاگے کے وقت جس قدر
پڑھے پڑھے اور اگر مسافر یا عین اس کی ملاومت کرے کبھی ماندہ اور عاجز نہ ہو اور اگر تین سو انویس یا بشیر بنی پر پڑھ کر
دشمن کو دے تو مہربان ہو جاوے اَلْسَّلَام سلامت اور بے عیب و بندہ کا نصیب اس میں یہ ہے کہ برے
اخلاق اور بیکار کاموں سے بے عیب ہو خاصیت جو کوئی اس اسم کو ایک سو پندرہ مرتبہ یا پڑھے حق تعالیٰ اُس کو
صحیح شفا عطا کرے اور اگر اس پر مداومت کرے خوف سے نڈر ہو اَلْمُعْتَمِدُ امن دینے والا خلق کو دنیا اور آخرت میں
آفتوں سے بے بندہ کا نصیب اس سے یہ ہے کہ خلق کو اپنی بُرائی اور غیر کی بُرائی سے مامون رکھے خاصیت جو کوئی
اس اسم کو پڑھے یا اپنے ساتھ رکھے حق تعالیٰ اُس کو شیطان کی شر سے محفوظ رکھے اور کوئی اُس پر قدرت نہ پاوے اور
اُس کا نظاہر و باطن حق تعالیٰ کی امان میں رہے اور جو کوئی اُس کو بہت پڑھے خلق اُس کی مطیع اور متقاد ہو اَلْمُعْتَمِدُ
ہر چیز کا اُجھان کمال قدرت کے ساتھ اور خلق کے زقون اور اجلوں سے واقف و بندہ کا نصیب یہ ہے کہ اپنے
دل کا مقرب اور محافظ بنے اور اُس کے احوال و اسرار پر مطلع ہو اور اپنے اوصاف پر غائب خاصیت جو کوئی غفل کے
اس اسم کو ایک سو پندرہ بار پڑھے تو باطنوں اور غیبوں پر مطلع ہو اور اگر اس کی مواظبت کرے تمام آفتوں سے پناہ پائے
اَلْعَزِیزُ غالب حکم میں اور سب سے بڑا کہ کوئی اُس پر غلبہ نہ پاوے و بندہ کا نصیب یہ ہے کہ اپنے نفس امارت کو افسان

اور شیطان پر غالب ہوا اور طبع اور سوال اور ذلت کے سبب سب اہل دنیا کے دروازہ پر اپنی آبر و ریزی نکرے اور اپنی حالت
سوا خدا تعالیٰ کے اور کسی سے ظاہر نہ کرے اور عظم اور غل اور عرفان میں بے مثل بنے خاصیت جو کوئی بعد از نوح کے
انکسبار اس اسم کو پس کسی کا محتاج نہ ہوا اور خود ہی کے بعد عزت والا ہوا اور اس اسم میں عجیب و غریب خاصیتیں لکھی ہیں
انکسبار کے جو کچھ ہوئے کاموں کا درست کرنے والا اور بزرگ کسی کا ادراک اس کی بزرگی کے گرد نہیں پہنچ سکتا
بندہ کا نصیب اس سے یہ ہے کہ اپنے نفس کے نقصانوں کو کمال و فضائل کے حاصل کرنے سے درست کرے اور
اپنے نفس سرکش پر غالب ہو کر لزوم تقویٰ اور دوام طاعت سے مرتبہ کمال کو پہنچے خاصیت جو کوئی بعد مبعثات
عشر کے انکسبار یہ ہم پر ہے ظالمون کی شر سے محفوظ رہے اور جو کوئی اسپر مداومت کرے خلق کی عیب جوئی اور
بدگوئی سے مامون ہوا اور دولت و سلطنت والا ہو جائے اور اگر انگوٹھی پر نقش کر کے پہنے تو اس کی ہیت و شوکت خلق
و ملین قائم ہو فقیر کہتا ہے کہ مبعثات عشر سے یہ دس چیزیں مراد ہیں جنکو معلسم اللہ سات و فطر پڑا کرتے ہیں
الحمد سورہ فلق سورہ ناس سورہ اخلاص سورہ کافرون آیت الکرسی کلمہ تجید درود شریف اور یہ دعا اللہم اغفر لی ولوالدی
وارحمہما کما ربانی صغیر اللہم اغفر لجمع المؤمنین والمؤمنات والمسلمات الاحیاء منہم والاموات انک مجیب الدعوات
یا قاضی الحاجات یا رافع الدرجات برحمتک یا ارحم الراحمین اور یہ دعا اللہم یا رب فہل لی وایم عاجلا و آجلا فی الدین والدنیا
والآخرة ما انت لہ اہل ولا تفضل بنا یا مولانا نحن لہ اہل انک غفور حلیم جو اوکرم و وف رحیم لکن کلمہ بزرگ اور خاص عام ہے
بے نیانا و اس سے بزرگ عقل و ہم اس کی قدر معلوم کرے ف بندہ کا نصیب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی جناب پر
میں پہنچنے کے سوا اور پہنچنے کے سامان کے سوا دنیا کی لذت کی تمام چیزوں کو بلکہ آخرت کی لذت چیزوں کو بھی حقیر
سمجھے اور دنیا اور اہل دنیا کی طبعی چیزوں اور لذتوں کی طرف مائل نہ ہو اور نہ ان کی قدر جانے اس وجہ سے کہ انسان کی شان
بڑی اور دین کا مرتبہ اونچا ہے نہ اس سبب سے کہ اپنے نفس کو بزرگ اور اپنی ذات کو بڑا جانے خاصیت اگر اس اسم کو
اپنی حلال منکوحہ سے صحبت کرے پہلے دس بار پڑھے حق تعالیٰ اسکو فرزند رشید اور پرہیزگار عطا فرماوے اور اگر
ہر کام کے ابتدا میں یہ کہے تو ہر کام کو پہنچے انکسبار نمازہ کرنے والا خلق کا اپنے شیت اور حرکت کے موافق -
انکسبار نے خلق کا پیدا کرنے والا مصلوق مخلوق کا صورت اور عیت دینے والا ف بندہ کا نصیب ان تین ناموں
بعض نے یہ کہا ہے کہ جب ادار وظائف سے فارغ ہو تو کبھی کام ایسا کرے کہ اس سے اپنی وجہ شیت پیدا ہو خصوصاً
کام کرے جس کا اثر اس کی موت کے بعد باقی رہے اور لوگوں کو اس سے فائدہ پہنچے مثلاً کلام مجید لکھ جاوے یا کوئی اور
دینی کتاب خاصیت جو کوئی اسم الخالق پر بلازمت کرے حق تعالیٰ ایک فرشتہ پیدا کرے کہ اس کے لیے قیامت تک
عبادت کرتا رہے اور اس کے چہرہ کو نور فرماتا ہے اور جو کوئی ہفتہ میں سو بار اسم الباری پڑھے خدا تعالیٰ اسکو قبرین
نہ چھوڑے بلکہ ریاض قدس کے طرف لے جاوے جس کی بی بی بی بی بی ہوسات روز و رات رہے اور افطار کے وقت شیش بار

اسم لمصور پڑھے اور پانی پر دم کر کے پلاوے تو بی بی اس کی حاملہ ہو اور فرزند نیک جسے انشاء اللہ تعالیٰ اَلْحَقُّ سَکَرُ
بندون کا گناہ بخشے والا اور اُن کے عیبوں کا چھپانے والا **ف** بندہ کا نصیب یہ ہے کہ لوگوں کے گناہ صاف کئے
اور اُن کے عیب چھپا دے خاصیت جو کوئی نماز عصر کے بعد سو بار کہے لیغفار لغفر لی توحی تعالیٰ اُسکو بخشے ہوئے
لوگوں کے زمرہ میں کر دیتا ہے اَلْحَقُّ کَظَالِمٌ کہ تمام عالم اُس کے قبضہ قدرت کے نیچے عاجز اور مغلوب ہیں **ف**
نصیب بندہ کا یہ ہے کہ اپنے بڑے شیمن پر کفر نفس و شیطان ہیں غالب ہو خاصیت جو کوئی اس اسم کو بہت پڑھتا ہے
حق تعالیٰ دنیا کی محبت اُسکے دل سے اُٹھا دیتا ہے اور اُس کا خاتمہ بخیر ہوتا ہے اور خدا کی محبت اور شوق اُسکے دل میں پیدا
ہو جاتا ہے اَلْوَهَّابُ بہت دینے والا بدون عوض کے **ف** نصیب بندہ کا یہ ہے کہ اپنے جان و مال کو اللہ کے
واسطے بے غرض اور بے عوض خرچ کرے خاصیت جس کسی کو فقر و فاقہ کا بیج ہو وہ اس اسم پر مداومت کرے حق
تعالیٰ اُسکو ایسی نجات دیتا ہے کہ وہ حیران رہتا ہے اور جو کوئی اُسکو لکھ کر اپنے پاس رکھے وہ بھی ویسا ہی ہوتا ہے اور اگر
چاشت کے نماز کے بعد کوئی آیت سجدہ کی پڑھ کر سجدہ کرے اور سجدہ میں سات بار اس اسم کو پڑھے تو خلقت سے بے پروا
ہو جاتا ہے اور اگر کوئی حاجت رکھتا ہو تو رات کے وقت گھر کے لیے سجدہ کے صحن میں تین بار سجدہ کر کے ہاتھ اُٹھاوے
اور سو بار اس اسم کو پڑھے تو اُس کی حاجت روا ہوتی ہے اَلْوَسْطَاءُ دُزئی کا پیدا کرنے والا اور مخلوقات کو اُس کا
پہنچانے والا **ف** بندہ کا نصیب یہ ہے کہ خلق کو روحانی اور جسمانی رزق و نفع پہنچا دے خاصیت جو کوئی
نماز فجر سے پہلے اور طلوع صبح صادق کے بعد اپنے گھر کے چاروں کونوں میں دس دس بار اس اسم کو کہے تو اُس گھر میں
ہرگز ضعف و مفلسی نہ ہو چاہیے کہ داغنے کو نئے سے شروع کرے اور مونہہ قبلہ کی طرف رکھے اَلْحَقُّ رِزْقٌ اور رحمت کے
دروازوں کا کھولنے والا **ف** نصیب بندہ کا یہ ہے کہ خلق کی مشکلات حل کرے خاصیت جو کوئی فجر کی نماز کے بعد
دفعون ہاتھ سینہ پر رکھے اور ستر بار یہ اسم پڑھے اُس کے دل سے زنگ جاتا رہے اور نور اور صفائی مرحمت ہو اَلْعَلِیُّ
پوشیدہ اور اُسکا راز کا جاننے والا **ف** نصیب بندہ کا یہ ہے کہ رب زدنی علما کی دعائیں شغول ہو کر کثرت علم کا راز و منہ
خاصیت جو کوئی اس اسم کو بہت کہے حق تعالیٰ اُس کو اپنی مغفرت عنایت فرماوے اور جو کوئی بعد ذکر کے سو بار کہے
یا عالم الغیب توحی تعالیٰ اُسکو کشف و لاوین کرے اَلْحَقُّ حُجْرَتٌ یعنی روزی یا اُن کا دل تنگ کرے والا اور اُن کی جو کجا
قبض کرنے والا **ف** خاصیت جو کوئی اسم القابض روز چار تقون پر لکھ کر کہا لے قبر کے عذاب اور بہرہ
سے محفوظ رہے اور خاصیت اسم الباسط کی جو آگے آتا ہے یہ ہے کہ جو کوئی سحر کے وقت ہاتھ اُٹھاوے اور دل میں یہ
پڑھے اور مونہہ پر ہاتھ پیر کے کیسی اس کا محتاج نہ ہو کسی سے کچھ چاہے۔ اَلْبَاسِطُ روزی یا بندہ کی دل کا فراخ
کرنے والا **ف** بندہ کا نصیب ان دونوں اسموں سے یہ ہے کہ بندہ کا دل خوف الہی سے تنگ کرے اور بیانِ حقیقت
رحمت و فضلِ تبارک ہی سے اُسکو فراخ کرے اَلْحَقُّ اَفْجَعُ کافرون کا بہت کرنے والا اپنے قرب سے اور مومنوں کا

بلند کرنے والا اپنے قریب انکی نیک نیتی کی وجہ سے **ف** بندہ کا نصیب یہ ہے کہ بلبل کو پست کرے اہل اہل کے ساتھ عداوت رکھنے سے اور حق کو بلند کرے اہل حق کے محبت رکھنے سے خاصیت جو کوئی تین روزے رکھے اور چوتھے روز ایک مجلس میں ستر بار الحمد للہ کہے دشمن پر فتح پاوے اور جو کوئی چودھویں رات کے آدھی رات میں تہنید سو بار الرفع کہے حق تعالیٰ اُس کو خلافت سے برگزیدہ اور توانگر اور بے احتیاج فرمائے۔ **المحذ المذی**۔ بندہ کا عزت دینے والا دونوں جہان میں اور اُن کا خوار کرنے والا **ف** نصیب بندہ کا یہ ہے کہ عزت کرسی اُن کی جھکو اللہ تعالیٰ نے علم اور معرفت کے سبب سے عزت دی اور خوار کرے اُن کو جھکو اللہ تعالیٰ نے کفر اور مگرابی کی وجہ سے خوار کیا خاصیت جو کوئی اہم العز کو دوشنبہ یا جمعہ کی رات میں بعد نماز مغرب کے ایک سو چالیس بار پڑھے خلق کے نظرمیں اُس کی ہیبت اور حرمت ظاہر ہوا اور کسی سے سوائے خدا کے نذرے اور جو کوئی کسی ظالم یا جاسد سے ڈرتا ہو تو چھتیر بار اہم المذل کو پڑھے اور سجدہ میں جا کر کہے کہ یا اللہ فلاں ظالم کی شر سے امن دے حق تعالیٰ اُس کی شر کو اُس کے سر سے دفع کرتا جو اللہ تعالیٰ نے سننے والا دیکھنے والا **ف** نصیب بندہ کا یہ ہے کہ خلاف شرع کے کہنے اور دیکھنے اور سننے سے احتراز کرے اور اللہ تعالیٰ کو اپنی حرکات اور سکناات پر حاضر ناظر جانے خاصیت جو کوئی اہم المسبح کو پچھنبہ کے دن نمازِ شامت کے بعد پانچ سو بار اور ایک قول کے موافق ہر روز سو بار پڑھے اور بات نکرے اور اُس کے بعد دعا کرے تو دعا اُس کی مقبول ہوا اور جو کوئی اہم بصیر کو پچھنبہ کے دن فجر کی سنتوں اور فرض کے درمیان درست اعتقاد سے سو بار پڑھے حق تعالیٰ اُس کو نظر خاص سے مخصوص ماوے الٰہی کو حکم کرنے والا **ف** نصیب بندہ کا یہ ہے کہ رفعِ خصوصت اور حکومت میں عدالت پر کا بند ہوا اور اپنے نفس میں منصف و حاکم رہے خاصیت جو کوئی جمعہ کی رات کو یہ اہم اتنا پڑھے کہ بے خود ہو جائے تو حق تعالیٰ اُس کے باطن کو اپنے ہیبت دہنگی کا بنناوے **العدل** انصاف کرنے والا **ف** نصیب بندہ کا یہ ہے کہ خلق اور حق سے معاملات میں عدالت کرے خاصیت جو کوئی اہم کو جمعہ کے دن میں لقون پر لکھ کر کہاوے حق تعالیٰ خلق کو اُس کا مصلح کرے **اللطیف** باریک بین کہ دور و نزدیک اُس کے سامنے برابر ہے اور بندوں پر نیکی اور نرمی کرنے والا **ف** نصیب بندہ کا یہ ہے کہ خلق کو خدا کی طرف لطف اور نرمی کے ساتھ بلاوے خاصیت جس کے باطن میں معیشت کا سامان نہ ہوا و فقر فاقہ میں رہتا ہو یا تنہائی میں کوئی مونس نہ ملے یا بیمار ہے کہ اُس کا غم خوار نہیں یا لڑکی رکھتا ہو کہ کوئی اُس کے نکاح کا پیغام نہیں کرتا تو وہ اپنی طرح سے وضو کرے اور دو گانہ تلا پڑ کر اس اہم کو اپنے مطلب کے نیت سے سو بار پڑھے تو حق تعالیٰ اُس کی ہمہ سر انجام کرے۔ **الخبیر** سب چیزوں سے آگاہ اور دل کی باتوں سے واقف **ف** نصیب بندہ کا یہ ہے کہ دین و دنیا کے کاموں میں خیر دار اور باریک بین ہووے خاصیت جو کوئی نفس کے باتوں میں گرفتار ہو اس اہم کو بہت پڑھے تاکہ اُس بند سے چھکارا پاوے **الخبیر** بروباری کرنے والا گناہوں کی معاف کرنے میں **ف** نصیب بندہ کا یہ ہے کہ بخیر توئی ایذا دینے پر تحمل کرے اور زیر دستوں کے تکلیف دینے میں بروباری کرے خاصیت جو کوئی

اس اسم ایک کاغذ پر لکھ کر دھو دے اور اس کا پانی اپنی کتبتی پر چھڑکے تو حق تعالیٰ اس کی کہنتی آفت سے محفوظ رکھے **الکلیف**
بزرگ اور برتر اپنی ذات صفات میں یعنی وہیوں کی حد سے برتر **ف** نصیب بندہ کا یہ ہے کہ اپنی ہمت بلند رکھے اور
دنیا کی طرف مائل نہ ہو اور کونین کی سلطنت کو اللہ تعالیٰ کی عظمت کے مقابلہ میں حقیر سمجھے اور ان کالات حاصل کرے جسے
اس کی قدر بڑے خاصیت جو کوئی اس نام کو بلانا فہم قدر ہو سکے لازم کر کے پڑے غلظ کے نظیر میں عزیز اور بزرگ
الکف منہ بہت بخشنے والا **ف** نصیب بندہ وہی ہے جو غفار کے بیان میں گذر خاصیت جس کسی کو کوئی
مرض ہو شلالتپ اور درد سر وغیرہ یا غم و اندوہ یا سپر غالب ہو تو اس اسم کو کاغذ پر لکھے اور اس کا نقش روٹی سے جذب کر کے
کہا لے حق تعالیٰ اس کو مرض سے شفا اور غم سے نجات بخشنے اور اگر اس کو بہت پڑے تو اس کے دل سے سیاہی دور ہو
اور حدیث صحیح میں آیا ہے کہ جو نبی سجدہ کرے اور سجدہ میں یارب اغفر لی تین بار کہے تو حق تعالیٰ اس کے گناہ پہلے اور تیسرے
کے معاف فرما دے **الکشف** قدر دان اور بڑا ثواب دینے والا **ف** نصیب بندہ کا یہ ہے کہ
واجب تعالیٰ کا شکر کرے اس طرح کہ سب نعمتوں کو اسی کی طرف سے بلکہ ہر عضو کو جو واسطے پیدا کیا ہے اس میں ہر صرفہ تک
خاصیت جس شخص کو معاش کی تنگی ہو یا اسکے دل میں کدورت پہونچے یا انگہ میں تاریکی آتی ہے اس اسم کو پانی پر لکھ لیس بار
پڑے اور یہ پانی اپنی انگہ پر ملے حق تعالیٰ اس کو شفا اور خلاصی بخشنے **الکحل** بلند مرتبہ **ف** نصیب بندہ کا یہ ہے کہ اپنی
طاقت علم و عمل حاصل کرنے کے لیے خرچ کرنے نہ کہ اپنے ہم جنس سے زائد ہو خاصیت جو کوئی اس اسم کو ہمیشہ پڑے یا
اپنے پاس رکھے اگر خوار و قدر ہو گا تو اللہ تعالیٰ اسکو بزرگی عنایت فرمایا گا اور اگر فقیر ہو گا تو کوثر کا اور اگر غریب ہو گا تو گداؤں کو
میں پہونچا دیگا **الکبیر** ایسا بزرگ اسیر کوئی بڑا متصور نہیں **ف** نصیب بندہ کا وہی ہے جو اعلیٰ میں گذر خاصیت
جو کوئی اس نام کو بہت پڑے بزرگ اور ہالی قدر ہو اور اگر حکام اور دایان ملک اس پر مداخلت کریں تو سب لوگ ان سے
شریں اور ان کی ہمیں بخوبی سر انجام کو پہونچیں **الکھف** عالم کا نگاہ رکھنے والا ضائع ہونے والا **ف** نصیب
بندہ کا یہ ہے کہ اپنے آپ کو ظاہر و باطن کی مہلکات سے گناہوں سے محفوظ رکھے خاصیت جسکو ڈوبنے یا جلنے یا شئی
ہونے کا خوف ہو یا پیرون کا وہم اور کہار و پست رکھتا ہو یا حرام نگاہ ہونے سے ڈرتا ہو تو اس اسم کو اپنے بازو پر باندھے حق تعالیٰ
اسکو ان چیزوں سے محفوظ رکھے **الکفی** غذا دینے والا **ف** نصیب بندہ کا یہ ہے کہ کو کو گناہ کو گناہ کا بلا دے
اور عافیت کو راہ بتا دے خاصیت اگر کسی کو غریب دیکھے یا خود اس کو غریب پیش آوے یا کو کو غریبی کرے یا بہت
رو دے تو سات بار خالی آنچور سے براں اسم کو پھر دم کرے پھر اس میں پانی ڈال کر خود پیوے یا دوسرے کو پلاوے
اپنے مقصود کو پہونچے اور اگر رونا و داکو معذ سے ہلاک ہونے کا ڈر ہو تو پھول پر دم کر کے پھونکے اس کو اتنی قوت
ہو جائیگی کہ رونا رکھے **الکحیف** کفایت کرنے والا ہر حال میں یا بندہ نے قیامت کے دن حساب لینے والا
ف نصیب بندہ کا یہ ہے کہ محتاجی کی حاجت کو پورا کرے اور اپنے نفس سے حساب لے خاصیت جو کوئی پڑے

ف نصیب بندہ کا یہ ہے کہ مردہ دون کو علم کے سہانے سے زندہ کرے کیونکہ علم حیات ابدی کا سبب ہے خاصیت جو کوئی چاہے کہ میرا دل زندہ ہو جاوے تو سونے کی وقت سینہ پر ہاتھ رکھ کر اس اسم کو ایک سو ایک بار کہے حق تعالیٰ اُس کے دل کو محل انوار بناوے اکثر ہیئت حاضر اور مطلع بندہ کے ظاہر و باطن پر ف نصیب بندہ کا اسم نمبر اوّلیم بین یا ہوا خاصیت جس کسی کا فرزند نافرمان ہو یا لڑکی نیک نہ تو صبح کے وقت ہاتھ اُس کے ماتھے پر رکھ کر مومنہ آسمان کو کرے اور کہیں یا بشیر کہے حق تعالیٰ اُس کو فرمان بردار اور نیک بخت کرے آنحضرت شہنشاہی پر ثابت اور غلّی کے لائق ف نصیب بندہ کا یہ ہے کہ ماسوے اللہ کو باطل جانے اور متابعت حق پر کہ شریعت نبوی ہے صلی اللہ علیہ وسلم ثابت رہے اور حقانیت کے وصف سے متصف ہو خاصیت جس کسی کا اسباب جبار ہوں کا غنہ کے چاروں کو نون پر اس نام کو لکھے اور آدھی رات کے وقت اُس کو اپنی ہتھیلی پر رکھ کر آسمان کی طرف نظر کرے اور اس نام کو شفیع لاوے تو وہ چیز یا اُس سے بہتر تجاگی اور لگ قیدی آدھی رات میں سر نہ گھاگرے ایک سو آٹھ بار کہے تو قید سے رہائی پاوے اَلوکیکلا و بندون کا کارنا ف نصیب بندہ کا یہ ہے کہ ضعیفون اور عاجزون کے کام میں کوشش کرے اور اُن کی حاجت روائی میں ایسی ہی کرے کہ گویا اُن کا وکیل ہے خاصیت اگر کھلی ہو یا پانی یا آگ سے خوف ہو تو اس نام کو اپنا وکیل کرے اُس سے مامون ہو اور اگر خوف کی جگہ میں بہت کہے تو مین ہو جاوے اَلْهَوٰی الْمَتَّيْنُ قوت والا سب امور میں استوار ف نصیب کا یہ ہے کہ خواہش نفسانی پر قوی اور غالب اور دین میں سخت اور چپ رہے اور احکام شرع کے جاری کرنے میں سستی کو راہ دے خاصیت جس کسی کا دشمن قوی ہو کہ اُس کے دفع کرنے سے عاجز ہو تو تھوڑا آنگونہ ہے اور اُس کی ایک ہزار گولین بناوے اور ایک ایک گولی اٹھا کر یا قوی کہے اور دشمن کے دفع ہونے کی نیت سے مرغ کے آگے ڈالے حق تعالیٰ اُس کے دشمن کو مغلوب اور پست کرے اور جس کسی کے دودھ پیتا بچہ ہو اور اُس کی مان کے دودھ نہ ہو تو اہم ترین کو لکھ کر پانی میں ڈالے اور وں پانی اُس کی مان کو پلاوے دودھ بہت ہو جاوے اَلْوَيْلُ مددگار اور دوست رکھنے والا مومنون کا ف نصیب بندہ کا یہ ہے کہ مسلمانوں سے دوستی کرے اور تائید دین میں کوشش اور خلق کی حاجت روائی میں سعی بجا لاوے خاصیت جو کوئی اس نام کو بہت پڑے خلقت کے ہمدون سے آگاہ ہو جاوے اور جو کوئی اپنی بی بی یا لونڈی کی خصلت سے ناخوش ہو تو جو وقت اُس کے سامنے جاوے اس نام کو بہت پڑے اللہ تعالیٰ اُس کو نیک خصلت کرے آنحضرت تعریف کرنے والا اپنی ذات و صفات کا یا تعریف کیا گیا ف نصیب بندہ کا یہ ہے کہ ہمیشہ حق کا تعریف کرنے والا اور کمال کی صفوں کے ساتھ متصف رہے یا خدا تعالیٰ اور بندوں کے نزدیک تعریف کیا گیا ہو خاصیت جو کوئی اس اسم کو بہت کہے نیکو کار ہو یعنی اُس سے لپچھے فعل صادر ہوں اور جس پر درباری اور خورش کہنا غالب ہو جاوے اور اُس سے بچ نہ سکے اس نام کو یا لبر لکھے اور ہمیشہ اُس پر یا لبر مین پانی بیا کرے خورش کہنے سے مامون ہو جاوے لکھا آنحضرت ہر چیز کو اُس کا علم گیرنے والا اگر سستی سب مخلوقات کی اُس کے نزدیک ظاہر ہے ف نصیب بندہ کا یہ ہے کہ اپنے اعمال کو شہاد

کرے اس سے پیشتر کہ ن گئے جاوین اور اپنے اعمال اور احوال باطن پر مطلع ہونے کے لئے کوشش کرے خاصیت
 جو کوئی جمعہ کی رات میں اس نام کو ایک ہزار بار کہے عذاب قبر اور حساب قیامت سے بے خوف ہو اور کہتے ہیں کہ جو کوئی
 اس اسم کی کثرت کرے ہرگز غلطی نہ کرے **اَلْمُبْدِیُّ الْمُبِیِّنُ** پھلی بار پیدا کرنے والا اور دوبار پیدا کرنے والا ف
 نصیب بندہ کا یہ ہے کہ نیکوں کے پیدا کرنے میں سعی کرے اور جو نیکی اُس سے رہ گئی ہو اور اُس میں قصور ہو ا ہو
 اُسکو دوبارہ اسے خاصیت جس کی بی بی کو حل ہو اور ذرے کنچہ نہ تمام گرجا لگا تو وہ اپنی انگشت شہادت اُس کے
 پیٹ پر پیرے اور نوے دفعہ کہے **اَلْمُبْدِیُّ** حق تعالیٰ اُس کے حل کو کرنے اور دیر تک رہنے سے محفوظ رکھے اور جس
 کسی کا کوئی شخص غائب ہو اور وہ چاہے کہ پھر آوے یا اُس کی خبر معلوم ہو جاوے تو جب گھر کے آدمی سب سو جاوے
 اسم المعید کو گھر کے چاروں کونوں میں ستر بار پڑھے اور اُس کے بعد کہے یا معید رُو علی فلان سات روز نگذریں گے کہ وہ غائب
 پھر آوے گا یا اُس کی کچھ خبر ملے گی **اَلْمُحِیُّ** دو دن کا زندہ کرنے والا تو راہمان سے اور مخلوقات کا حیات دینے والا بدنون میں
ف نصیب بندہ کا یہ ہے کہ خلق کو علم کا فائدہ دینے سے اور اپنے دل کو معرفت الہی سے زندہ کرے **اَلْمُحِیُّ**
 بدنون کو مارنے والا اور دل کو خواب غفلت اور نادانی سے مارنے والا **ف** نصیب بندہ کا یہ ہے کہ اپنی خواہشوں نفسانی
 اور ظرون شیطانی کو مارے خاصیت جس کسی کو درد اور رنج اور اپنے اعضا میں سے کسی عضو کے ضائع ہو چکا ہو تو
اَلْمُحِیُّ کو سات بار پڑھے ان چیزوں سے مامون ہو اور جو کوئی اپنے نفس پر قادر نہ ہو اور اس کا نفس فرمان برداری نہ کرے
 تو سو نیکے وقت سینہ پر ہاتھ رکھے اور اسم کمیت کو اٹار پڑھے کہ سو جاوے حق تعالیٰ اُس کے نفس کو اُس کا تابع کرے
اَلْمُحِیُّ زندہ سب سے پہلے اور سب کے بعد **ف** نصیب بندہ کا یہ ہے کہ پروردگار کی یاد سے زندہ ہو اور اپنی جان
 اُس کی راہ میں خرچ کرے تاکہ حیات ابدی پاوے خاصیت اگر کوئی آدمی بیمار ہو اس اسم کو بہت کہے صحت پادے یا بیکار
 دم کرے تو اُس کو صحت حاصل ہو **اَلْقِیُّمُ** قائم رہنے والا اپنی ذات و صفات میں اور مخلوقات کی خبر گیری کرنے والا **ف**
 نصیب بندہ کا یہ ہے کہ ماسوے اللہ سے بے پروا ہو اور اُس کے بندوں کے کام سنوارے خاصیت جو کوئی
اَلْقِیُّمُ کو سحر کے وقت بہت پڑھے خلق کے دلوں میں اُس کا تصرف زیادہ ہو اور جو کوئی خلوت میں بہت پڑھے تو اگر
 ہو جاوے اَلْوَا حِدُ غنی اور بے پروا کہ کسی چیز میں کسی کا محتاج نہیں **ف** نصیب بندہ کا یہ ہے کہ کمال خیر و بری کے
 حاصل کرنے میں بہت سعی کرے خاصیت جو کوئی اپنے کہانیکے وقت اس اسم کو کہے وہ کہانا اُس کے پیٹ میں نور ہو
اَلْوَا حِدُ بزرگ **ف** نصیب بندہ کا دومی ہے جو پیشتر گذرے عظیم میں خاصیت جو کوئی خلوت میں اس اسم کو اٹار پڑھے
 کہ خودی سے بے خود ہو جاوے تو اُس کے دل پر انوار ظاہر ہوں **اَلْوَا حِدُ** گناہی صفات و ذات میں **ف** نصیب
 بندہ کا یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی بندگی میں یگانہ ہو جیسے کہ وہ خدا فی میں یگانہ ہے اور فضائل کے سات ایسا موصوف ہو کہ اسکے
 ہم جنس جیسے نہ ہوں خاصیت جس کسی کا دل تنہائی سے ہر اسان ہو وہ ایک ہزار لکھا اس اسم کو پڑھے خوف اُس کے

دل سے جاتا رہے اور درگاہ حق کا مقرب ہوا اور طلبِ فرزندگی ہو تو اس اسم کو لکھ کر اپنے پاس رکھے خدا تعالیٰ فرزندِ عنایت سے
 الٰہی سے پھر وہ کسی کا محتاج نہیں اور سب اُس کے محتاج ہیں نصیب بندہ کا یہ ہے کہ خلق سے بے نیاز ہو اور
 نیاز مند و مکی کار سازی اور حاجت مند و مکی حاجت روائی میں سی کرے خاصیت جو کوئی کچھ رات رہے صبح کی وقت
 قریب یا آدمی رات کے وقت بعد میں سر رکھ کر ایک سو پندرہ بار اس اسم کو پڑھے حال اور قال میں سچا ہو اور کسی ظالم
 کے ہاتھ میں گرفتار نہ ہو اور اگر گرفتار ہے تو ہو گا نہ ہو اور وضو کی حالت میں کہے تو بے نیاز اور بے پروا ہو **اَلْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ**
 قدرت والا قدرت ظاہر کرنے والا **ف** نصیب بندہ کا یہ ہے کہ نفس کے باز رکھنے پر خواہشوں اور لذتوں سے قاصر ہو
 خاصیت اگر اعضا کے دہریے وقت ہر جوڑ پر اسم القادر کو پڑھے کسی ظالم کے ہاتھ میں گرفتار نہ ہو اور کوئی دشمن اس پر
 فتح نہ پاوے اور اگر کوئی کاٹھنکلی پیش آوے تو اکتالیس بار پڑھے وہ کام آسان ہو جائے گا اور اگر اسم المقدر کو پڑھ لے
 پڑھے اُس کی غفلت آگاہی سے بدل جائیگی اور جو کوئی سونے سے اٹھنے کے وقت المقدر کو پڑھے بار کہے اُس کے
 تمام کام حتمی ہوں **اَلْمُقَدِّمُ اَلْمُتَّخِذُ** دوستوں کو آگے کرنے والا قرب رحمت سے اور دشمنوں کو پیچھے ڈالنے والا
 اپنے الطاف سے **ف** نصیب بندہ کا دونوں اسم مقدس سے یہ ہے کہ نیکیوں کی طرف سبقت کرنے سے اپنے
 آپ کو مقدم کرے اور ان لوگوں کو کہ درگاہِ عزت کے مقرب ہیں پیش وابتلا سے اور اپنے نفس اور شیطان اور مرد و ان درگاہ
 کو پیچھے ڈالے خاصیت جو کوئی رزائی کے معرکہ میں اسم المقدم کو پڑھے یا اپنے پاس رکھے کوئی سختی اور رنج اس کو نہ
 پہنچے اور اگر اس کی کثرت کری تو اس کا نفس طاعت الہی میں فرماں بردار ہو اور جو کوئی اسم الموفق کو سو بار پڑھے تو اُس کا
 دل بد و ن حق کے آرام نہ پکڑے **اَلْاٰخِرُ سَبَّحَ سَبَّحَ سَبَّحَ** پہلے سب سے پیچھے **ف** نصیب بندہ کا یہ ہے
 کہ اللہ تعالیٰ کی طاعت میں اور شریعت کے اوامر و بحالانے میں جلدی کرے اور اللہ کے لئے جان و مال خرچ کرے تاکہ حیات
 ابدی پاوے خاصیت اگر کسی کے یہاں فرزند نہ ہو چالیس دن ہر روز چالیس بار اسم الاول کو پڑھے اُس کی مراد پوری
 ہو اور جس کسی کی عمر آخر ہو اور نیک اعمال نہ کہتا ہو تو اسم الاخر کو اپنا ورد اور وظیفہ کرے حق تعالیٰ اُس کی عاقبت بخیر کرے
اَلظَّاهِرُ الْبَاطِنُ آشکارا مصنوعات کے اعتبار سے جو دلائل کرتے ہیں اُس کے صفات کمال پر پوشیدہ وہم و
 خیال سے کہنہ ذات کے لحاظ سے **ف** نصیب بندہ کا یہ ہے کہ انسان بشریت کے لحاظ سے سب کی نظر میں ظاہر
 ہے اور چونکہ صفات ملائکہ سے متصف ہے اسوقت لوگوں کی نظر سے پوشیدہ خاصیت جو کوئی بعد نماز اشراق کے
 اسم الظاہر کو سو بار پڑھے حق تعالیٰ اُس کی آنکھ روشن کرے اور جو کوئی ہر روز تیس بار کہے یا باطن تو اسرار الہی کے
 جاننے والوں سے ہو جاوے **اَلْاٰیۃُ** کار ساز و مالک **ف** نصیب بندہ کا مثل نصیب کے ہے خاصیت
 جو کوئی چاہے کہ اُس کا گھریا دوسرے کا معمر و آباد ہو اور آدمی اور مینہ اور تمام آفتوں سے محفوظ رہے تو والی کو کوئے
 آجورے پر جس سے پانی نہ نکلا ہو کہے اور اُس آجورے میں پانی بھرے اور اُس سے دیوانوں پر پانی چھڑکے تو

گھر سب آفتون سے سلامت رہے اور اگر کسی کے تسخیر کے نیت سے پڑھے تو چاہیے کہ گمان بار پڑھے و شخص مطیع اور فرمان بردار ہو جائے گا **الْمُتَعَالَى** بہت بلند و نصیب بندہ کا وہ ہی ہے جو اعلیٰ میں گزرا خاصیت جو کوئی اس اسم کو بہت کہے اُس کی دشواریاں آسان ہوں بعض نے کہا کہ جو عورت اپنے حیض کے حالت میں المتعالیٰ کو بہت پڑھے اُس کی آفتون سے رہائی پاوے **الْبَهْیٰ** نیکی کرنے والا کہ نیکی اور حسان کا ہونا اسی کی ذات سے ہے **ف** نصیب بندہ کا یہ ہے کہ ماباپ اور اُستاد اور شاخ اور اقارب اور تمام حق والوں کے ساتھ نیکی کرے خاصیت جو کوئی ہوا و موس کی آفتون سے ڈرتا ہو وہ اس اسم کو پڑھے یمن ہو جائے گا اور جس کسی کے چھوٹا بچہ ہو اور وہ اس اسم کو سات بار پڑھے اُس کے کو حق تعالیٰ کے کرم کے سپرد کرے تو وقت بلوغ تک وہ لڑکا محفوظ رہے گا بعض نے کہا کہ کوئی شراب خوری اور زنا کاری میں مبتلا ہو ہر روز اُس کو سات بار پڑھے اُس کا دل ان باتوں سے سرد ہو جائیگا **التَّوَّابُ** توبہ قبول کرنے والا **ف** نصیب بندہ کا یہ ہے کہ خلق کا عذر قبول کرے اگرچہ کئی بار ہو خاصیت جو کوئی اس اسم کو چاشت کی نماز کے بعد تین سو ساٹھ بار پڑھے حق تعالیٰ اُس کو توبہ نصوح عنایت فرماوے اور جو کوئی سکی کثرت کرے اُسکے کام درست ہوں اور اُس کا نفس طاعت الہی میں آرام پڑے **الْمُنْتَقِمُ** کافروں اور سرکشوں سے بدلہ لینے والا ساتھ عذاب کے **ف** نصیب بندہ کا یہ ہے کہ اپنے بٹے شمنوں یعنی نفس اور شیطان سے بدلے خالصیت جو کوئی شبن کی سقا دست پر قادر نہ ہو اور اُن سے ظلم کا بدلہ نہ لے سکے تو تین جمعہ تک اس اسم کی کثرت کرے اُس کے شبن خوش ہو جائیں اور غریب و ہریرہ کی روایت میں المنعم ہی آیا ہے جو کوئی المنعم کی مداومت کرے تو کبھی کسی کا محتاج نہ ہو فقیر کہتا ہے کہ اسم المنعم اگرچہ بعض روایت میں آیا ہے مگر قرآن مجید میں وارد نہیں ہوا **الْمُغْنِی** گناہوں اور تقصیرات سے درگزر کرنے والا **ف** نصیب بندہ کا وہ ہی ہے جو غفورین گزرا خاصیت جس کسی کے گناہ بہت ہو وین **ف** اس اسم کو بلانا غم پڑھے حق تعالیٰ اُسکے تمام گناہ بخشدے **الرَّحْمٰنُ** مہربان **ف** نصیب بندہ کا مثل نصیب الرحیم کے ہے خاصیت جو کوئی چاہے کہ کسی مظلوم کو کسی ظالم کے پہنڈے سے چھوڑا دے اس اسم کو دس بار پڑھے وہ ظالم اُس کی سفارش قبول کرے گا اور جو کوئی اُسکو ہمیشہ پڑھتا رہے تو اُس کا دل مہربان ہو جائے اور تمام آدمی اُس پر مہربان ہوں **کَالِیَ الْمَلٰٓئِکَۃِ** خداوندیہان کا **ف** نصیب بندہ کا اسم الملك میں گذرا **ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ** بزرگی اور بخشش والا **ف** نصیب بندہ کا یہ ہے کہ اپنے نفس کے لئے بزرگی حاصل کرے اور بندگان خدا کا اکرام جیسا چاہیے ویسا کرے خاصیت جو کوئی اس نام کو یعنی مالک الملك کو ہمیشہ پڑھتا رہے تو انگر ہو جائے اور کوئی حاجت اور مشکل کو کوئی طرف نہ رہے اور یہی خاصیت ذوالجلال والا اکرام کی ہے **الْمُقْسِطُ** عدل کرنے والا **ف** نصیب بندہ کا اسم العادل میں گذرا خاصیت جو کوئی اس اسم کو سو بار پڑھے شیطان کی بدی اور اُسکے وسوسہ سے نامون رہے اور اگر سات سو بار پڑھے جو مقصود کرہتا ہو وہ حاصل ہو **نَجَّاحُ** معج کو لگا جہم کرنے والا قیامت میں **ف** نصیب بندہ کا یہ ہے کہ علم کو عمل کے ساتھ اور

الکمال جسمانی کو نفسانی کے ساتھ اور وظائف عبادت کو اور اعداد و کار کے ساتھ چمک کرے اور فکر اور تسکین میں جمعیت مع
 کے جمع کرنے میں بھی کرے شعر جمیعت کوش تاہم ذات شومی بندہ ترسم کہ پرگندہ شومی مات شومی پخصیبت
 جس کسی کے اہل و اقارب متفرق ہو گئے ہوں وہ چاشت کے وقت غسل کرے اور آسمان کے طرف مونہہ کر کے اس
 اسم کو دس بار پڑھے اور ایک انگلی بند کر لے پھر اپنے ہاتھ مونہہ پر ملے تھوڑے ہی عرصہ میں اُن کے درمیان اجتماع
 ہو جاوے **الْغَيْثُ الْمَغْنَمُ** ہر چیز سے بے پروا اور بے نیاز کرنے والا جسکو چاہے **ف** نصیب بندہ کا یہ ہے کہ
 ماسوے اللہ سے بے نیازی حاصل کرے خاصیت جو کوئی طمع کی بلا میں گرفتار ہو اپنے بدن کے ہر جوڑ پر یعنی مونہہ
 اور انگہ اور کان اور ناک اور ہاتھ پاؤں وغیرہ پر ہاتھ رکھ کر انہی کو پڑھے پھر ہاتھ اتارے حق تعالیٰ اُسکی بلا دفع کرے
 اور جو کوئی ہر روز ستر بار پڑھے اُسکے مال میں برکت ہو اور کیسوف محتاج نہ ہو اور جو کوئی اسلم انہی کو دس جمعہ بلا ناغہ ہمیشہ
 پڑھے ہر جمعہ کو ہزار دفعہ کہے خلق سے بے پروا ہو فقیر کہتا ہے کہ حضرت شیخ اشدن نج شاہ ولی اللہ صاحب رنج اپنی
 بعض تصانیف میں لکھا ہے کہ گیارہ بار درود شریف اول و آخر اور یا مغبہ بقدر تعداد اعداد و صرف یعنی گیارہ سو
 گیارہ مرتبہ ہر روز وظیفہ کرنا غنا ظاہر و باطن کے لئے نہایت مفید ہے **الْمَالِکُ** باز رکھنے والا ہلاک و نقصان کا دین
 دنیا میں بندوں سے **ف** نصیب بندہ کا یہ ہے کہ اپنے نفس و طبیعت کو نفسانی خواہشوں سے باز رکھے خاصیت
 جب میان بی بی کے درمیان خفگی اور جھگڑا واقع ہو تو جو وقت اپنے بچھونے پر جاوے اس اسم کو بیس مرتبہ پڑھے متعلق
 اس شخص کو دفع کرے اور بعض روایتوں میں لکھی یہی آیا ہے جو کوئی یہی جلی السالین بہت پڑھے کسی سوال کا محتاج نہ ہو
 فقیر کہتا ہے کہ لکھی بھی قرآن مجید میں نہیں آیا **الضَّارُّ الْغَافِرُ** مضر پہونچانے والا جسکو چاہے اور فائدہ پہونچانے والا
 جسکو چاہے **ف** نصیب بندہ کا یہ ہے کہ کسی مسلمان کو اپنے ہاتھ اور زبان سے ضرر نہ پہونچاوے اور ہر ہاتھ
 ہو سکے مخلوق کو فائدہ پہونچاوے خاصیت جو کوئی کسی حال اور مقام عرفان پر پہونچ جاوے اور جمعہ کی راتوں میں
 اسم الضار کو سو بار پڑھے تو حق تعالیٰ اُس کو اس مقام میں ثابت قدمی عنایت فرماوے اور انجام کو اہل قرب کے
 مرتبہ پہونچے اور جو کوئی شقی میں سوار ہو اور ہر روز **الضَّارُّ الْغَافِرُ** کو پڑھتا رہے کوئی آفت اُسکو نہ پہونچے اور ہر کام کے شروع
 میں اگر اکتالیس **الضَّارُّ الْغَافِرُ** کہہ لیا کرے تو سب کام اُسکے خاطر خواہ سر انجام ہوں **الْكَوْنُ** روشن کرنے والا زمین اور
 آسمان کا ستاروں سے اور مومنوں کے دل کا نور معرفت اور طاعت سے **ف** نصیب بندہ کا یہ ہے کہ اپنے
 دل کو نور ایمان اور عرفان سے منور کرے خاصیت جو کوئی جمعہ کی رات میں سات دفعہ سورہ نور اور ایک ہزار ایک
 بار اس اسم کو پڑھے اُس کا دل منور ہو اور اگر صبح کیوقت اُسکا پڑھنا لازم کرے تو اُس کا دل ہمیشہ روشن رہے
اَلْهَادِی راہ دکھانے والا **ف** نصیب بندہ کا یہ ہے کہ بندگان خدا کو اُسکی راہ دکھاوے خاصیت جو کوئی
 ہاتھ اٹھاوے اور آسمان کے طرف مونہہ کر کے اس اسم کو بہت کہے اور بعد کو ہاتھ چمکے پر ملے معرفت **الْوَن** کا

مرتبہ پاوے اَلْبَدِیْنُجْ عالم کا پیدا کرنے والا بدون مثال کے ف نصیب بندہ کا اہم الباری مین بیان ہو چکا
خاصیت جس کسی کو کوئی غم یا ہمیشہ آوے اور ستر بار اور ایک روایت مین ہزار بار یا بدیع السموات والارض کے تودہ
مہم کفایت کو پہونچے اور اگر وضو سے استعد پڑھے کہ سو جاوے تو جو کچھ چاہے خواب مین معلوم ہو جاوے اَلْبَاقِیْ
ہمیشہ رہنے والا خاصیت جو کوئی جمعہ کی رات مین سو بار پڑھے اُسکے تمام عمل قبول ہوں اور سی سے اُسکو نیک سخی
نہ پہونچے اور شہن کے دفع کر نیکو اور دیکھ اور پنج بیماریوں کے دور ہو نیکو اُس کی کثرت کرے اَلْوَارِثُ باقی بعد فنا
موجودات کے اور مالک تمام مخلوقات کا ف نصیب بندہ کا دونوں اسم سے یہ ہے کہ جو اعمال باقیات صالحات
سے ہوں اُن مین کوشش کرنے جیسے پڑھنا اور صدقہ جاریہ اور دوسری چیز مین خاصیت جو کوئی ہر روز آفتاب
کے طلوع ہونے کے وقت اس اہم کو سو بار پڑھے کوئی رنج سختی اُسکو نہ پہونچے اور جب وفات پاوے تو حق سبحانہ و تعالیٰ
اُس کی مغفرت فرماوے اور کہتے ہیں کہ جو کوئی اُسکی کثرت کرے اپنے زمانہ کے لوگوں سے فائق ہو اَلْكَافِرُ عالم کا کفار
ف نصیب بندہ کا وہی ہے جو ہا دے مین گذرا خاصیت جو کوئی اپنے کام کی تدبیر نہ جانے اس اہم کو مغرب و عشاء
نماز کے درمیان ہزار بار پڑھے جو کچھ عذاب اور پتھر ہو گا اُس پر ظاہر ہو جاوے گا اور اگر اسپر مدامت کرے تو اُس کی بہمت
اور کار و بار بد دن اسکی سچی بن جاوین اَلصَّبُورُ ف نصیب بندہ کا اہم اُسکی کثرت کرے عذاب کرنے مین شتائی نہیں
سرتا نقل کیا اُسکو ترمذی ابن ماجہ حاکم ابن حبان نے ف نصیب بندہ کا اہم اہل علم مین گذرا خاصیت جس کی کوئی رنج یاد و
یا مشقت پیش آوے اس اہم کو ایک ہزار اسی بار پڑھے اطمینان باطن کا حاصل ہو اور اگر خوف ہو جاوے اور اگر ہر روز پڑھا
کرے تو تاسد و ان اور شہن کی زبان بند ہو جاوے اور بادشاہ کا غصہ دفع ہو و الداعلم بالصواب الحمد لہ کہ بیان اسما مین کا
شیخ عبدالحی اور شیخ فخر الدین رحمہما اللہ کی شرحون سے تمام ہوا اہی تو ہم سب کو اسپر عمل نصیب کر فقیر کہتا ہے کہ شروع حدیث
مین گنتی اسماء حسنی کی تانویسی لکھی ہے اور اسم الصبور تک پورے سونام ہوے اسکی وجہ یہ ہے کہ اسم الواحد اور اللاحق
سے بعض روایتون مین الواحد آیا ہے اور بعض مین الاحد تو یہ دونوں شمار مین ایک تصور کرنے چاہئین و سَمِعَ رَجُلًا
وَهُوَ یَقُولُ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِکْرَامِ فَقَالَ قَدْ اسْتَجَبَ لَكَ فَسَلِّتْ اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے
ایک شخص کو سنا کہ وہ کہہ رہا ہے یا ذوالجلال والاکرام تو آپ نے فرمایا کہ تیرے لئے قبولیت ہوئی یعنی تودعا کے قبول
ہو نیکا سخی ہوا تو مانگ جو چاہے نقل کیا اس کو ترمذی نے اِنَّ اللّٰهَ مَلَكًا مَّوَدَّیْ یَقُولُ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ
فَمَنْ قَالَ لَهَا ثَلَاثًا قَالَ لَهُ الْمَلٰٓئِکَةُ اِنَّ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ قَدْ اُجِبَ عَلَیْکَ فَسَلِّتْ مَسْرُود - اسد کا ایک فرشتہ اُن شخص کے
پاس معین رہتا ہے جو اسم الرحمن کہے تو جو کوئی اس کلمہ کو تین بار کہتا ہے تو وہ فرشتہ اُس سے کہتا ہے کہ ارحم الراحمین
تیری طرف متوجہ ہو و اتواب مانگ جو چاہے یعنی دعا کے قبول کرنے اور نظر عنایت فرما نیکو تجھ پر متوجہ ہو نقل کیا اُسکو
حاکم نے وَمَنْ یَرِجُلٌ وَهُوَ یَقُولُ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ فَقَالَ لَہُ سَلِّ فَقَدْ نَظَرَ اللّٰهُ اِلَیْکَ مَسْرُود

او پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص پر گزری کہ وہ کہہ رہا تھا یا رحم الرحمن آپ نے اسکو فرمایا کہ سوال کرو اللہ تعالیٰ نے
 تیری طرف رحمت و عنایت کے نظر سے دیکھا نقل کیا اسکو حاکم نے وَمَنْ سَأَلَ اللَّهَ الْجَنَّةَ فَلَهُ الْجَنَّةُ
 اللَّهُمَّ ادْخُلْهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ اسْتَسْقَى مِنَ النَّارِ فَلَهُ النَّارُ فَكَأَلَتْ النَّارُ اللَّهُمَّ أَجْزُهُ مِنَ النَّارِ رَبِّ سَبِّحْ
 قِ حَبِ مُسَبِّحِ جو کوئی اللہ تعالیٰ سے تین بار پشت مانگے تو پشت کہتی ہے کہ اُہی اسکو پشت میں داخل کر اور
 جو کوئی تین بار دروغ کی آگ سے پناہ مانگے تو آگ کہتی ہے کہ اُہی اسکو آگ سے بچا نقل کیا اس کو ترمذی نسائی ابن ماجہ
 ابن حبان حاکم نے مَرْغَبًا مَرْغَبًا الْكَلِمَاتُ الْخَمْسُ لَعَنَ بَيْنَاكَ اللَّهُ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ مَا أَلَا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ
 لَهُ كَلَامُ الْمَلِكِ وَلَهُ الْحُكْمُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ
 ط ط ط - ترجمہ جو کوئی دعا کرے اور یاد کرے اللہ کو ان پانچ کلموں سے تو کوئی چیز
 اللہ سے مانگے گا کہ وہ اسکو عنایت فرماوے ان پانچ کلمہ یہ ہیں لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ یعنی کوئی معبود حق نہیں سوا اللہ کے کہ وہ اکیلا
 ہے کوئی اس کا شریک نہیں نہ الملک الخ یعنی اُسکے لئے ہے بادشاہت اُسکے لئے ہے سب تعریف و شہادت اُن
 یعنی وہ ہر چیز پر قادر ہے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کوئی معبود نہیں سوا خدا کے وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ یعنی نہیں ہے پھر مانگنا ہوں سے اور نہ
 قوت عبادت پر مگر اللہ کے مدد سے نقل کیا اسکو طبرانی نے کبیر میں اور اوسط میں و دوسرا کلمہ صنف نے نہ الملک لکھا
 اور ملا علی قاری نے ولہ الحمد کو دوسرا کہنا بہتر کہا ہے الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَىٰ أَجَابَةِ الدُّعَاءِ وعاقلوں ہونے پر الحمد لکھنے
 کا بیان مایع أحک کذا عرفت أَلْجَابَةُ مِنْ نَفْسِهِ فَشَفِيهِ مِنْ مَرَضٍ أَوْ قَدِيمٍ مِنْ سَقَرٍ أَنْ يَقُولَ الْحَمْدُ
 لِلَّهِ الَّذِي بَعَثَنِي فِي هَذِهِ الْأَجَلِ تَنْتِهِ الصَّلَاتِ مُسَبِّحِ کون چیز روکتی ہے تم میں سے کسی کو اس بات کے کہ جب
 وہ بوجہ اپنے دعا کا قبول ہوتا یعنی مثلاً بیمار کی شفا کے لئے یا سفر سے کسی کے آنیکے لئے یا اپنے واپس آنیکو دعا کرتا تھا
 تو شفا دیا جاوے یا بیماری سے یا آجاوے سفر سے کہ وہ یوں کہے الحمد للہ الذی آخر تک یعنی سب تعریف اُس خدا کے لئے
 ہے جسکے غلبہ اور بزرگی کے سبب سے سب اچھے کام پورے ہوتے ہیں یعنی ابھی حاجتیں برآتی ہیں نقل کیا اسکو حاکم
 ابن حنی نے و مقصود یہ ہے کہ جس کی سیکی مراد دعا کرنے کے بعد پوری ہو وہ ان کلمات کو کہنا چھوڑے وَالَّذِي
 يَقَالَ فِي صَبْرٍ كُلِّ يَوْمٍ وَمَسَاءً يَهْدِيَانِ هُنَّ دَعَاؤُكَ مَا كَمْ هِرْ وَنِي صَبْرٍ وَشَامٍ مِنْ يَتَنِي جَائِنِ بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي كَلَّمَكَ
 مَعَ اسْمِهِ سُبْحَانَ الْأَرْضِ وَكَافِي السَّمَاوَاتِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ حَلَّ حَبِ مُسَبِّحِ صَبْرٍ يَشَامُ کی ہننے اُس خدا
 کے نام پر کرائس کے نام ذکر کرنے کوئی چیز خواہ کہانیکے قسم ہو یا دشمن وغیرہ ضرر نہیں کرتی زمین میں نہ آسمان میں اور
 وہ سننے والا اور جاننے والا ہے ہر چیز کا اسکو تین بار پڑھے نقل کیا اسکو چارون نے اور ابن حبان حاکم ابن ابی شیبہ
 و صبح کے وظیفہ میں بسم اللہ کے پہلے لفظ اَجْنَا مقدر ہو گا یعنی ہننے صبح کے اور شام کے وظیفہ میں لفظ اَسْبَا یعنی
 ہننے شام کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی صبح اور شام کو تین تین بار یہ دعا پڑھے تو اُس دن

بیان و شام کے وظیفہ کا

مزل جو

اُسکے لئے ہے بادشاہت اور اُسکے لئے ہے سب تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اُسکے پروردگار میں تجھے مانگتا ہوں بھلائی اُس چیز کی کہ اُس دن میں ہے یعنی جو مقدر ہے کہ اس دن میں واقع ہوا اور مانگتا ہوں بھلائی اُس چیز کی کہ اس دن کے بعد ہے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں اُس چیز کی برائی سے کہ اس دن میں ہے اور اُس چیز کی برائی سے کہ اُسکے پیچھے ہے اے میرے پروردگار میں تیری پناہ مانگتا ہوں کاہلی سے یعنی جو تیری طاعت میں ہوا اور بڑھاپے کی برائی سے اے میرے پروردگار میں تیری پناہ مانگتا ہوں اُس عذاب سے کہ آگ میں ہوا اور اُس عذاب سے کہ قبر میں ہو نقل کیا اسکو مسلم ابو داؤد و ترمذی نسائی ابن ابی شیبہ نے **ف** الفاظ اچھنا اور صبح اور ہذا الیوم اور بعدہ پر الفاظ باریک سینا اور سی اور ہذا الیلیلۃ اور بعدہ لکھا ہوا ہے اُسے یہ غرض ہے کہ وہ الفاظ رات کے وظیفہ میں ہیں یعنی صبح کے وظیفہ میں ہیں اچھا و صبح الملک پڑھیں اور شام کے وظیفہ میں امینا و سی الملک اور دن کے وظیفہ میں ہذا الیوم و رات کے وظیفہ میں ہذا الیلیلۃ اور دن کو بعد اور رات کو بعد پڑھیں اور رات دن کی برائی اور اُن کے بعد کی برائی سے وہ چیز مراد ہے کہ دین و دنیا میں ضرر کرے اور مولیٰ کے خدمت سے روکے اور بڑھاپے کی برائی یہ ہے کہ اُسکی وجہ سے عمل جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی بندگی بھی طرح نہ ہو سکے اسلئے بڑھاپے کی برائی سے پناہ مانگی ورنہ خود بڑھاپے کی فضیلت آئی ہے کہ خوش حال ہے و شخص جبکی عمر طویل ہو اور اُسکے عمل اچھے ہوں **ع** اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الرَّکْلِ وَ النَّهْلِ وَ مِنَ السَّقَمِ الْکَبْرِ وَ فِتْنَةِ الدِّیْنِ وَ عَنِ الْبَقْرِ کُمْ یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں کاہلی سے اور بہت بوڑھا ہونے سے بعض اعضا کام سے باز رہیں اور بڑھاپے کی برائی سے اور دنیا کے فتنے سے یعنی دنیا کی محبت کے سبب سے فتنہ میں پڑنے سے یا اُس فتنے سے کہ دنیا میں ہو اور عقبے اور مولیٰ سے باز رکھے اور پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے نقل کیا اسکو مسلم نے **اَصْبَحْ اَلْمَلِکُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ خَیْرَ هٰذَا الْیَوْمِ فَخَیْرَکَ وَ نَصْرَکَ وَ وَدَّہَکَ وَ بَرَکَتَکَ وَ هَذَا** **ع** اَعُوْذُ بِکَ مِنْ قَسْرِ مَا فِیْہِ وَ شَرِّ مَا بَعْدَہُ **د** کہنے اور ملک نے صبح کی اللہ کے واسطے کہ سارے جہانوں کا پروردگار ہے یا اللہ میں تجھے مانگتا ہوں اس دن کی بھلائی یعنی اُسکی فتح اور مدد یعنی دشمن ظاہری اور باطنی کے دفع کرنے پر تو اس دن میں مدد کر اور مانگتا ہوں اُسکی روشنی اور برکت یعنی طاعت کی مدد اور اُس کی ہدایت اور تیری پناہ مانگتا ہوں اُس چیز کی برائی سے جو اس میں ہے اور اُس چیز کی برائی سے کہ اُس کے پیچھے ہے نقل کیا اسکو ابو داؤد نے **ف** رات دن کی فتح یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بندہ کی مراد رات دن میں اُسکے خاطر خواہ ہو کرے اور نور سی مقصود اللہ تعالیٰ کا بندہ کو آگاہ کرنا ہے جس سے راہ حق دیکھے اور ہدایت سے مراد ہمیشہ کو راہ استقامت دکھلانا ہے یہاں تک کہ خاتمہ بخیر ہو **ع** فیر کہتا ہے کہ اس دعا میں بھی اوپر کے الفاظ رات کے وظیفہ میں اور دن کے الفاظ دن کے وظیفہ میں پڑھنے چاہیں **اَللّٰهُمَّ بِکَ اَصْبَحْنَا وَ بِکَ اَمْسَیْنَا وَ بِکَ نَحْیُ وَ بِکَ نَمُوتُ وَ بِکَ النُّشُورُ** **ع** **حَبِّ اَعُوْ** یا اللہ تیری قدرت کے سبب سے ہنسنے صبح کی اور تیری کرم سے

کندھے کے پچھلے دو ہزار برس کی راہ کا فائدہ ہے اور ایک روایت میں سات ہزار برس کی راہ کا اور جو کوئی اس دعا کو پڑھے
 اللہ تعالیٰ اس کے رات دن کے گناہ بخشتی ہے **ع** اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُكَ وَ اَسْتَغْفِرُكَ وَ اَسْتَغْفِرُكَ وَ اَسْتَغْفِرُكَ وَ اَسْتَغْفِرُكَ
 مَلٰئِکَتُکَ وَ جَمِیعِ خَلْقِکَ اَنْتَ اَللّٰہُ اِلَّا اَنْتَ لَکَ لَا شَرِکَ لَکَ وَ لَکَ تَحْتَدُّ الْعِبَادُ وَ رَسُوْلُکَ اَنْتَ
 مَرَاتِبُ دَرَجَاتِکَ یَا اَلدِّیْنِیْنَ صبح کی اس حال میں کہ تجھ کو گواہ کرتا ہوں اور تیرے عرش اٹھانے والوں کو گواہ کرتا ہوں اور
 تیرے فرشتوں اور تیری تمام مخلوق کو اس بات پر کہ بیشک تو معبود ہے کوئی معبود تیرے سوا نہیں تو اکیلا ہے کوئی تیرے
 نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بندہ اور رسول ہیں یہ دعا چار بار پڑھے نقل کیا اسکو ابو داؤد و ترمذی نسائی نے **ف**
 حدیث شریف میں آیا ہے کہ جس نے یہ دعا ایک بار پڑھی تو اللہ تعالیٰ ان کی چوتھائی اک سے آزاد کرتا ہے اور جس نے دو بار
 پڑھی اسکا آدھا اک سے آزاد کرتا ہے اور جس نے تین بار پڑھی تو تین چوتھائی اور جس نے چار بار پڑھی تو ساکے اک سے آزاد فرماتا
 ہے اور کیا اس کو میرے نے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ الْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ الْعَفْوَ وَ الْعَافِیَۃَ فِی
 دِیْنِیْ وَ دُنْیَایِ وَ اٰخِرَتِیْ اَللّٰهُمَّ اسْتَرْحَمْنِیْ وَ اَمْرِؤْیَ عَلَیْکَ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِیْ مِنْ بَیْنِ یَدَیْ
 وَ مِنْ خَلْفِیْ وَ عَنْ یَمَیْنِیْ وَ عَنْ شَمَالِیْ وَ مِنْ فَوْقِیْ وَ اَعُوْذُ بِعِظَمَتِکَ اَنْ اُفْتَکَلَ مِنْ تَحْتِیْ دَقِ سَحْبِ
 مِصْرُیْ یَا اَلدِّیْنِیْنَ مانگتا ہوں تجھے یا اللہ میں نے سب آفات اور بلیات ظاہر و باطن سے دنیا و آخرت میں یعنی اُن کے
 امور میں یا اللہ میں تجھے مانگتا ہوں گناہوں کا سواغ ہونا اور سلامتی اپنے دین اور دنیا میں اور اپنے اہل بیٹھہ اہارب اور اولاد میں
 اور اپنے مال میں یا اللہ تو میرے عیب و ذلت اور میرے خوف کو امین کر یعنی خوف کی چیزوں سے مجھ کو مومن رکھے یا اللہ تو میری
 محافظت کر میری آگے اور پیچھے اور دھنے اور بائیں اور اوپر سے اور میں تیری بزرگی کی پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ
 دنیا یا جاؤں اپنے بچے کے جانب سے یعنی زمین میں نقل کیا اسکو ابو داؤد ابن ماجہ نسائی ابن حبان حاکم ابن ابی شیبہ نے
ف پہلی عافیت سے مراد عذاب کا نہونا ہے اور دوسری سے مقصود عیبوں سے خلاص ہونا تصنیف نے کہا کہ عافیت کے
 سمجھنے سلامت رہنے کے ہیں تو دین میں سلامتی سے یہ غرض ہے کہ کبھی سے بچا رہے اور دنیا میں سلامتی سے یہ مقصود ہے
 کہ بیاریوں اور بلاؤں سے محفوظ رہے اور عورت اسکو کہتے ہیں کہ چمکے ظاہر ہونے سے آدمی شرم کرے اور چمک جائے اور
 ان طرفوں کو اسلئے بیان کیا کہ جہاں آتی ہے انھیں جہتوں سے آتی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صبح و شام میں ان کلمات
 کے پڑھنے کو کہی نہ چھوڑتے تھے **ع** لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ حَسْبُکَ لَا شَرِکَ لَکَ اَللّٰہُ الْمَلٰئِکَ وَ الْمَلَائِکَ وَ الْمَلَائِکَ
 وَ الْمَلَائِکَ وَ الْمَلَائِکَ وَ الْمَلَائِکَ وَ الْمَلَائِکَ وَ الْمَلَائِکَ وَ الْمَلَائِکَ وَ الْمَلَائِکَ وَ الْمَلَائِکَ وَ الْمَلَائِکَ وَ الْمَلَائِکَ
 کوئی اسکا شریک نہیں اُسکے لئے ہے سلطنت اور اُسکے لئے ہے تعریف زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور دن ایسا زندہ ہے
 کہ نہیں مرنے والا اور ہر چیز پر قادر ہے نقل کیا اسکو ابو داؤد و نسائی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ ابن سنی نے اور لفظ سبحی لا یوت تک فقط
 ابن سنی نے روایت کیا ہے **ف** اس دعا کے پڑھنے کی فضیلت حدیث شریف میں یہ آئی ہے کہ جس نے اسکو صبح کو پڑھا تو

یانا ہے اُس غلام کے آنا کہ نیکے برابر جو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ہو اور دس نیکیاں اُس کے نامہ اعمال میں لکھی جاتی ہیں اور اُس کے دس درجہ بلند ہوتے ہیں اور رات تک شیطان سے محفوظ رہتا ہے اور جو شام کو پڑھے تو یہی ثواب پاتا ہے اور صبح تک شیطان سے محفوظ رہتا ہے روایت کیا اس حدیث کو ابن عباس نے اور ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خواب میں دیکھ کر پوچھا رسول اللہ ابن عباس آپ سے یہ روایت کہتا ہے آپ نے فرمایا کہ ابن عباس یہ کہتا ہے مشکوٰۃ۔ رَضِیْنَا بِاللّٰهِ دُبَّارًا وَبِالْاِسْلَامِ دِينًا وَبِالْحَقِّ حَقًّا وَبِاللّٰهِ مَعْلَمًا وَبِالسَّلَامِ نَبِيًّا وَبِالْحَقِّ حَقًّا وَبِالسَّلَامِ نَبِيًّا

ہم راضی ہوئے اللہ سے اُس کے رب ہونے پر یعنی بننے اللہ کے رب ہونے کی خوب تصدیق کی اور راضی ہوئے اسلام سے اُس کے دین ہونے پر اور راضی ہوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اُن کے رسولانے بننے پر یعنی بننے اُن کی رسالت پر پھر یہی کی خوب تصدیق کی نقل کیا اسکو چاروں نے اور حاکم احمد طبرانی نے ف اکثر نسخوں میں بعد لفظ رسولا کے لفظ نبیا کا یہی ساتھ درج احمد اور طبرانی کے ہے اسلئے مستحب ہے کہ دونوں کو جمع کر لے لفظ اقا لفظ النودوی فقیر کہتا ہے کہ مترجم سے اس فائدہ میں تسلیح ہوا اصل یہ ہے کہ بعض معتقد نسخوں میں رسولا سے پہلے لفظ نبیا ط کے ساتھ اس غرض سے آیا ہے کہ احمد اور طبرانی نے بنیاد روایت کیا ہے اور باقی نے رسولاد ایک نسخہ میں رفر ترمذی بھی اٹ کے ساتھ مذکور ہے اور نودوی کا قول اذکار میں اسی کاموند ہے کہ یون کہتا ہے کہ ابو داؤد وغیرہ کی روایت میں بعد رسولاد واقع ہے اور ترمذی کی روایت میں بنیاد اسلئے دونوں کا جمع کرنا مستحب ہے یعنی کہ بنیاد رسولاد ایک پر اکتفا کرے تو حدیث کا عامل اس صورت میں ہی ہوگا انتہی اور نبیا کو مقدم اسلئے کیا کہ نبوت کا وجود رسالت کے تحقق پر مقدم ہے کذا فی التوضیح

رَضِیْنَا بِاللّٰهِ دُبَّارًا وَبِالْاِسْلَامِ دِينًا وَبِالْحَقِّ حَقًّا وَبِاللّٰهِ مَعْلَمًا وَبِالسَّلَامِ نَبِيًّا وَبِالْحَقِّ حَقًّا وَبِالسَّلَامِ نَبِيًّا

رب ہونے پر اور اسلام سے اُس کے دین ہونے پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اُن کے نبی ہونے پر یہ دعائیں بار پڑ ہے نقل کیا اسکو ابن ابی شیبہ ابن سنی نے ف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی صبح وشام کو تین تین بار یہ دعا پڑھے تو اللہ تعالیٰ پر حق ہوگا کہ اُس کو قیامت کے دن راضی کرے مشکوٰۃ۔ اَللّٰهُمَّ اَجِبْنِیْ مِنْ تَعْلَمُ اَوْ بِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِکَ فَخَدَّکَ کَاَشَدَّ نَبِیِّکَ لَکَ فَلَکَ الْحَمْدُ وَلَکَ الشُّکْرُ دَس حَبَّ

یا اللہ جو کوئی نعمت جسکو مجھ پر ہوئی یا تیری مخلوق میں سے کسی پر تو وہ تیری ہی طرف سے ہے یعنی جو دین دنیا کی نعمت مجھے ہوئی یا کسی اور مخلوق کو وہ خاص تیری ہی عنایت سے ہے تو لگانا ہے تیرا کوئی شریک نہیں تو تیرے ہی لئے تعریف ہے اور تیرے ہی لئے شکر ہے یعنی اُس نعمت کے مقابل ہمیشہ شکر لازم ہے زبان اور دل اور اعضا سے نقل کیا اسکو ابو داؤد نسائی ابن حبان ابن سنی نے ف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے صبح کو یہ دعا پڑھی اُس دن کا شکر ادا کیا اور جس نے شام کو پڑھی اُس رات کا شکر ادا کیا کذا فی مشکوٰۃ اور بعض روایات میں آیا ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے کہا کہ خداوند تیری نعمتیں ہمیشہ بہت ہوئیں ہیں اُنکا شکر کرو مگر ادا کر دن حکم ہوا کہ اے داؤد جب تو نے یہ معلوم کر لیا کہ جو

میرے پاس ہے وہ میری ہی طرف سے ہے تب تو نے اس کا شکر ادا کر لیا **اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي بَكَائِي اللَّهُمَّ**
عَافِنِي فِي سَمْعِي اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي بَصَرِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ ثَلَاثُ مَرَّاتٍ اللَّهُمَّ ارْزُقْ عَقْلِيكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ اللَّهُمَّ ارْزُقْ
عَقْلِيكَ مِنَ عَذَابِ الْكِبَرِ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ ثَلَاثُ مَرَّاتٍ حَسْبُكَ یا اللہ مجھ کو سلامتی دے میرے بدن میں یعنی میرے تمام
 اعضا سے کوئی گناہ کی چیز نہ ہو یا اللہ مجھ کو سلامتی دے میرے سنے میں یعنی بھرانہ ہو جاؤں یا ایسی چیز کے سننے سے جس کا
 سننا درست نہ ہو مثل غیبت اور جھوٹ اور گانے بجانیکے باز رہوں یا اللہ مجھ کو سلامتی دے میری بینائی میں کوئی معبود نہیں سوا
 تیرے یعنی تجھی سے عافیت مانگتے ہیں نہ تیرے سوا دوسرے سے اس دعا کو تین بار پڑھے یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں کفر
 اور محتاجی سے یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے کوئی معبود نہیں سوا تیرے یعنی اسی لئے تجھی سے پناہ مانگی جاتی
 ہے اس دعا کو تین بار پڑھے نقل کیا اسکو ابو داؤد نسائی ابن سنی نے ف بینائی کی سلامتی سے یہ مقصود ہے کہ اندھا ہونے
 سے محفوظ رہے یا قدرت کی نشانیان نہ دیکھنے یا حرام چیزوں کی طرف نظر کرنے مثلاً جنبی عورت اور مرد کی طرف نظر ڈالنے اور
 میلون تماشوں کے دیکھنے سے بچا رہے اور کفر سے مقصود یا کفر مشہور ہے یا کفر ان نعمت اور محتاجی سے مراد دل کا محتاج ہونا
 کہ آدمی بے صبر ہو کر تقدیر اور خدا تعالیٰ کا شاکی ہو یا خلق کی طرف محتاج ہونا یا مال کا کم ہونا اسی طرح کہ قناعت اور صبر نہ ہو اور جس
 بہت کرے **عَبَّحَ اللَّهُ وَجَّحَ اللَّهُ لَاقِيَهُ الْآيَاتُ مَا شَاءَ اللَّهُ كَانَ وَمَا لَهُ بِشَأْنٍ لَوْ يَكُنْ أَغْلَوْنَا اللَّهُ عَلَى كُلِّ**
شَيْءٍ قَدِيرٌ وَاللَّهُ فَكَاحَاظُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ اَدَسْ مَعِي میں پاکی بیان کرتا ہوں اللہ کی وابستہ انکی تعریف سے
 بندہ کو قوت نہیں حرکت اور سکون پر اگر اللہ کے قدرت دینے سے جو اللہ نے چاہا وہ ہوا اور جو اسے نپا یا وہ نہ ہوا میں جانتا ہوں کہ
 اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور اللہ نے ہر چیز کو گہرا ہے اپنے علم میں یعنی وہ ہر چیز کو جانتا ہے نقل کیا اسکو ابو داؤد نسائی ابن سنی نے
ف جو اس نے چاہا وہ ہوا اور جو نہ چاہا وہ نہ ہوا یعنی برابر ہی کہ بندہ چاہے یا نپا ہے اور یہی معنی ہیں اس آیت کے **وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا**
أَن يَشَاءَ اللَّهُ یعنی تم نہیں چاہتے ہو مگر اس صورت میں کہ خدا چاہے اور حدیث قدسی میں ہے کہ تریہ وارید ولا یکن الا ما یریدن
 رضی ظہر الرضا عن سخطہ لفظہ لفظہ فعل اللہ ما یشاء وکل ما یرید یعنی اسے بندہ تو ایک کام کا ارادہ کرتا ہے اور میں ہی ارادہ کرتا ہوں
 اور ہوتا وہی ہے جو میں چاہتا ہوں تو جو شخص رضی ہوا یعنی میرے ارادہ پر تو اس کے لئے میری خوشنودی ہے اور جو خفا ہوا میرے
 ارادہ سے اس کے لئے میری تنگی ہے اور اللہ کرتا ہے جو چاہتا ہے اور حکم کرتا ہے جو ارادہ کرتا ہے اور حدیث شریف میں ہے
 کہ جس نے یہہ دماغ کو پڑھی شام تک محفوظ رہا اور جس نے شام کو پڑھی صبح تک محفوظ رہا **عَصَبْنَا عَلَى فِطْرَةِ الْإِسْلَامِ**
وَكَلِمَةِ الْإِخْلَاصِ عَلَى دِينِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى مِلَّةِ آبَائِنَا الْأَوَّلِينَ حَتَّى نَمُوتَ أَوْ نَكُونُ
مِنَ الْمَشْكُورِينَ أَطْفِئِ الصَّبَاحَ وَالْمَسَاءَ فِي الصَّبَاحِ فَقَطِّعْ صَبْحَ غِي سَلَامٍ كِي مِلْ بِدَائِشِ اور کلمہ
 اخلاص یعنی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر اور اپنے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر اور اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کے ملت سے
 کہ وہ توحید کرنے والے تابعدار تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے نقل کیا اسکو احمد طبرانی نے صبح اور شام کے وظیفہ میں اور

نسائی نے نقل کیا فقط صحیح کے وظیفہ میں ف یعنی دعا ہے بخدا علی فطرۃ الاسلام آخر تک کو احمد اور طبرانی نے صحیح و شام میں
 پڑھنا نقل کیا ہے اور نسائی نے فقط صحیح میں اور یاحی یا قیوم جو آگے آتا ہے جدا گانہ عبارت ہے اس دعا سے کچھ علامت ہو
 نہیں ایسا ہی مصنف نے کہا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا پڑھی تاکہ لوگ شکر سیکھیں اور ظاہر تر یہ ہے کہ آنحضرت
 کو ہی اپنے آپ پر ایمان لانے کا حکم تھا چنانچہ اذان کے جواب میں آیا ہے کہ جب موزن الشہدان لا الہ الا اللہ الشہدان محمد رسول
 اللہ کرتا تھا تو آپ فرماتے انا انابنی میں ہی گواہی دیتا ہوں عیاک حیا قیقو کم برحمتک استغنیث اصبیح لی شاکنی
 کلہ ولا حکلتی دالی فیسی طرفۃ عکبر میں رازمہ اسے جوشہ رستہ والے میں تیری رحمت سے فریاد کرتا ہوں
 اور ہر چیز میں مدد چاہتا ہوں میرے لئے میرا تمام حال درست کرو اور مجھ کو میرے نفس کے حوالہ ایک پلک مارتے مت کر یعنی
 نعمت امداد سے مجھ کو محروم مت کر نقل کیا اسکو نسائی حاکم بزار نے ف حضرت علی مرتضیٰ شریعتی روایت کرتے ہیں کہ میں جنات
 میں کفار سے لڑا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا تو میں نے دیکھا کہ آپ سجدہ میں یاحی یا قیوم پڑھ رہے ہیں
 پھر میں پہلا گیا اور کفار سے لڑا پھر آکر دیکھا تو آپ بدستور سجدہ میں یاحی یا قیوم پڑھ رہے ہیں اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اُن کو فتح
 عنایت فرمائی ع اللہم انت ربی لا الہ الا انت خلقتنی وانا عبدک وانا علی عہدک ووعدک
 کما استطعت ابوء بنبیتک علی و ابوء بربوبتک فاعف عنی لا یعف الذنوب الا
 انت اعوذ بک من فترت کما صنعت مع کس یا اللہ تو میرا رب ہے کوئی معبود نہیں سوا تیرے تو نے مجھے پیدا کیا اور
 میں تیرا بندہ ہوں اور میں تیرے عہد اور وعدہ پر ہوں یعنی تجھ پر ایمان لانے کا اور خالص عبادت کرنے کا جو عہد اور وعدہ
 کر تجھے بیشاق کے دن کیا ہے مستقیم ہوں بقدر اپنی طاقت کے اس سے غرض اپنی عاجزی کا اقرار ہے کہ جس طرح چاہ
 ہے ویسا ادا نہیں ہوتا میں اقرار کرتا ہوں تیرے لئے تیری اُس نعمت کا کہ مجھ پر ہے اور معترف ہوں اپنے گناہ کا پس تو
 مجھ کو بخش دے کیونکہ گناہوں کو سوا تیرے کوئی نہیں بخشتا میں تیری پناہ مانگتا ہوں اپنے کردار کی برائی سے یعنی اپنے
 بد اعمال سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ اُن کو معاف فرمائے نقل کیا اسکو بخاری نسائی نے اللہم انت ربی لا الہ
 الا انت خلقتنی وانا عبدک وانا علی عہدک ووعدک کما استطعت اعوذ بک من فترت کما صنعت مع کس
 یا اللہ تو میرا رب ہے کوئی معبود نہیں سوا تیرے نہیں تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ
 ہوں اور میں تیرے عہد اور تیرے وعدہ پر اپنے طاقت بھر ہوں میں تیری پناہ مانگتا ہوں اپنے کردار کی برائی سے اقرار
 کرتا ہوں تیری نعمت کا کہ مجھ پر ہے اور معترف ہوں اپنے گناہ کا تو بخش دے مجھ کو کہ گناہوں کو سوا تیرے کوئی نہیں بخشتا نقل کیا
 اسکو ابو داؤد و ابن سنی نے فقیر کہتا ہے کہ بھلی دعا اور یہ دعا سید الاستغفار کہلاتی ہے اور بیان استغفار میں مترجم خطیب نے
 اُشان کرے گا اللہم انت احق من ذکر و احق من عبد و انصر من ابغی و اراف من مملک و اجو

مَنْ سَأَلَ وَأَوْسَعَ مَنْ أَعْطَى أَنْتَ الْمَلِكُ لَا شَيْءَ لَكَ إِلَّا الْفَرْدُ لَا تَدْرُكُ كُلَّ شَيْءٍ هَالِكٍ إِلَّا
 وَجْهَكَ لَا تَطْلُعُ إِلَّا بِإِذْنِكَ وَلَنْ تَعْصِيَ إِلَّا بِعِلْمِكَ تَطَالِعُ فَتَشْكُرُ وَتَعْصِي فَتَغْفِرُ أَقْرَبَ شَيْءٍ
 وَأَدْنَى حَفِيفٍ حُلَّتْ دُونَ التَّغْفِيرِ وَخَلَّتْ بِالتَّقَاصِي وَكَتَبْتَ الْأَنْوَارَ وَسَخَّيْتَ الْأَجَالَ وَالْفُلُوكَ
 لَكَ مُفَضِّلَةٌ قُلْتُ لَيْسَ بِكَ عَلَانِيَةً إِلَّا لِحَالٍ مَا أَخْلَلَتْ وَأَكْرَامٌ مَا حَرَمْتَ وَاللَّيْلُ مَا شَرَعْتَ
 وَالْأَمْرُ مَا قَضَيْتَ وَالْخَلْقُ خَلْقَكَ وَالْعِبَادُ عِبَادُكَ وَأَنْتَ اللَّهُ السَّمُوعُ الرَّحِيمُ اسْتَغْلِقْ بَنُورَ
 وَجْهِكَ الَّذِي أَشْرَقَتْ لَهُ السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ وَكُلُّ حَقٍّ هُوَ لَكَ وَبِحُجُوتِ النَّاسِ عَلَيْكَ أَنْ تُفْلِكَ
 فِي هَذِهِ الْعَدْوِ وَتَوَاقُ فِي هَذِهِ الْعَشِيَّةِ وَأَنْ تُجِدِّي فِي مِنَ السَّارِبَةِ رَيْفَةً رَيْكَ طَاطِبُ
 ترجمہ: یا اسد تو ذکر کا سخی تر ہے اُن سے کہ جنگا ذکر کیا جاوے یعنی تیرا ذکر ہر مذکور سے زیادہ لایق ہے اور تو
 لایق تر عبادت کا ہے اُن سے جبکی عبادت کجاوے یعنی تیری عبادت کے سوا سب کی عبادت بطل ہے اور تو بہت
 مدد کرنے والا ہے اُن سے جبکی مدد و ہونڈی جاوے اور تو بہت مہربان ہے اُن سے جو مالک ہوں یعنی مجازی مالکوں
 تو زیادہ مہربان ہے اور تو زیادہ سخی ہے اُن سے جسے سوال کیا جاوے اور تو عطا میں فراخ تر ہے اُن سے جو عطا کرتے
 ہیں تو بادشاہ ہے کوئی تیرا شریک نہیں اور تو بیکتا ہے کوئی تیرا ہمسر نہیں ہر چیز ہلاک ہونوالی ہے تیری ذات کے سوا تو ہرگز
 عبادت نہیں کیا جاتا مگر اپنی توفیق دینے سے اور تیری نافرمانی کہی نہیں ہوتی مگر تیرے علم سے تیری اطاعت کرتے ہیں
 تو ثواب عنایت فرماتا ہے اور نافرمانی کرتے ہیں تو گناہ بخشتا ہے تو بہت قریب ہے ہر حاضر یعنی اس میں اشان ہے
 سخن اقرب الیہ من جبل الوریذ کے طرف اور تو زیادہ نزدیک ہے ہر نگہبان سے تو حائل ہوا نفسوں کے پاس اور تو نے کپٹے
 پیشانیوں کے بال یعنی سب تیرے قبضہ قدرت میں ہیں اور تو نے مخلوق کو لکھا یعنی لوح محفوظ میں اور تو نے علمین لکھیں محفوظ
 میں دل تیری تجلیات کی گنجائش رکھتے ہیں اور پوشیدہ بات تیرے نزدیک ظاہر ہے حلال وہ چیز ہے جسکو تو نے حلال کیا
 اور حرام وہ چیز ہے جسکو تو نے حرام کیا اور دین و ہے جسکو تو نے مقرر کیا اور معاملہ و ہے جسکو تو نے حکم کیا یعنی تمام امور
 کہ دنیا میں ہوتے ہیں تیرے ہی حکم اور ارادہ سے ہوتے ہیں اور سب مخلوق تیری پیدائی ہوئی ہے اور سب بندہ تیرے
 بندہ ہیں اور تو ہے معبود بہت مہربان بخشنے والا میں تجھے مانگتا ہوں بوسیہ تیری ذات کے اُس نور سے جسکے سبب
 آسمان و زمین روشن ہیں اور مانگتا ہوں بوسیہ تیرے حق کے یعنی جو مخلوق پر ہے مثل اطاعت عبادت وغیرہ کے اور
 بوسیہ ساکون کے حق کے جو تجھ پر ہے یعنی تیرے کرم اور وعدہ کے سبب سے وہ تجھ پر حق رکھتے ہیں ورنہ تجھ پر کسی کا حق
 نہیں یہ مانگتا ہوں کہ تو مجھ کو اس دن میں یا اس رات میں معاف کرے یعنی صبح کے وظیفہ میں فی ہذہ العشاء کہے اور شام کے
 وظیفہ میں فی ہذہ العشیۃ اور یہ مانگتا ہوں کہ تو مجھ کو اُن دے آگ سے اپنی قدرت سے نقل کیا اسکو طہرائی کے کپڑوں اور کتا لے
 میں و حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی یہ دعا پڑھے اُس کے لئے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دس بُرائیاں دور

کیجاتی ہیں اور دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کو شیطاں سے بچا دیتا ہے کذا ذکر علی آدر یہ
جو کہا کہ نافرمانی نہیں کیا جاتا مگر اپنے علم سے اس میں اشارہ ہے اس بات کا کہ طاعت خدا تعالیٰ کے ارادہ اور امر کے
سبب ہوتی ہے اور مصیبت ارادہ کے سبب ہے نامر کے سبب اور تو حائل ہو انفسوں کے پاس اس سے یہ مراد ہے
کہ لوگوں کے اور اُن کی خواہشوں نفسانی کے درمیان تو حائل ہے اسکے وہ یہ طاقت نہیں رکھتے کہ ایمان لاوین یا کفر
کرین مگر اس صورت میں کہ تو ارادہ کرے حاصل یہ ہے کہ تو لوگوں کا مالک ہے اُن کو جبر چاہتا ہے بہر دیتا ہے مخیر
حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ بمعمرات کی کفایت ہے مجھ کو اللہ کوئی
معبود نہیں اُسکے سوا کسی پر میں نے بھروسہ کیا یعنی نہ اُسکے غیر پر غرض کہ کسی سے سوائے اُسکے نہ امید رکھتا ہوں نہ ڈر
اور وہ بڑے عرش کا پروردگار ہے اس دعا کو سات بار پڑھے نقل کیا اسکو ابن سنی نے ف حدیث شریف میں
آیا ہے کہ جو کوئی صبح شام یہ آیت سات بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ اُسکے دنیا و آخرت کے غم کو کفایت کرتا ہے اور بعض مشائخ
شاذلیہ نے کہا ہے کہ اگر کسی شخص کا ورد سوائے اسکے اور کچھ نہ ہو تو اسکو یہی بس ہے اور اللہ تعالیٰ نے بھی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکے پڑھنے کا ارشاد فرمایا اس آیت میں خان تو نقل حبیبی اللہ الایع وخضر لا اله الا الله وحده
لَا تُشْرِكُ لَهُ لَّهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْإِمْنَانُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ عشر مرات جب اُٹھی کوئی جو زمین و آسمان کے وہ
اکلا ہے کوئی اسکا شریک نہیں اُسکے لئے بادشاہت ہے اور اُسکے لئے سب تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اس کو
دس بار پڑھے نقل کیا اسکو نسائی ابن جبان احمد طبرانی ابن سنی نے **سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَيَحْمَدُهُ مَا عَزَمَكَ**
بِتِلْكَ حَسْبُ عَوْزِي بیان کرتا ہوں اللہ بزرگ کی اور پاکی اتنا ہوں اُسکے تعریف سے لگی ہوئی اس کو
سو بار پڑھے نقل کیا اسکو مسلم ابو داؤد ترمذی نسائی حاکم ابن جبان ابوعوانہ نے ف حدیث شریف میں آیا ہے کہ
جس نے صبح کو سبحان اللہ و الحمد سو سو بار پڑھا تو قیامت کو اسکے عمل سے بہتر دو شخص کوئی عمل نہ لایگا لیکن وہ شخص کہ
مثل اُسکے پڑھے یعنی اس صورت میں دونوں کے عمل برابر ہونگے یا اس سے زیادہ پڑھے یعنی اس صورت میں
زیادہ پڑھنے والا اس سے فضیل ہوگا انتہی اور اگر ان تسبیحات وغیرہ کو شمار مذکور سے زیادہ ہی پڑھے گا تو یہی ثواب
پاویگا اور زیادتی کا جدا ثواب پاویگا تو شمار اس جس کے نہیں کہ اُس سے زیادہ پڑھنا منع ہو جیسے طہارت کی زیادتی
کمترین بار سے زیادہ اعضا کو دھونا منع ہے کذا قال علی اور سیطر شرح شیخ فرالدین نے بِسْمِ اللّٰهِ الذی لا یضرب بیان مصنف
کا قول نقل کیا ہے اور بعض علماء اسکے برعکس کہتے ہیں واللہ اعلم **سُبْحَانَ اللَّهِ عَزَمَهُ مَا عَزَمَكَ** عشرًا **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ**
وَاللهُ أَكْبَرُ عشرًا **مَا عَزَمَكَ** عشرًا **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** عشرًا **وَاللهُ أَكْبَرُ** عشرًا **مَا عَزَمَكَ** عشرًا **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** عشرًا
ف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی صبح شام سو سو بار سبحان اللہ پڑھے اسکو ثواب ستارہ ملے گی
ہوگا اور صبح شام کو الحمد سو سو بار پڑھے اُس شخص کو ثواب اُس آدمی کی برابر ہوگا کہ سو گھوڑی جہاد کے لئے دے یا یہ

فرمایا کہ سوچا دکنے اور جو کوئی لا الہ الا اللہ صبح شام سو سو بار پڑھے تو اسکو ثواب سو غلام آزاد کرنے والی کی برابر ہوگا
ایسے غلام کہ اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے ہوں اور جو اللہ اکبر صبح شام کو سو سو بار پڑھے اس دن میں اس سے بہتر کوئی
عمل والا نہ ہوگا بجز اس شخص کے کہ ایسی برابر پڑھے یعنی وہ ثواب میں برابر ہو گیا اس سے زیادہ پڑھے یعنی وہ ثواب
میں زیادہ ہوگا مشکوٰۃ و یصنیۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم و غیرہ اسی طرح اور پھر صلی اللہ علیہ وسلم پر دس بار
درود بھیجے نقل کیا اسکو طبرانی نے **ف** انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی صبح شام کو دس دس بار مجھ پر درود
بھیجے اسکو قیامت کے دن میری شفاعت ملیگی اور فرمایا جو کوئی مجھ صبح کی نماز کے بعد بات کرنے پہلے درود بھیجے اللہ
تعالیٰ اسکی سو حاجتیں پوری کرتا ہے سو میں سے تیس کو جلد عنایت فرماتا ہے اور ستر کو تاخیر سے دیتا ہے اور بعد نماز
مغرب کے بھی ایسا ہی ثواب پاتا ہے کذا ذکر المصنف فی النہیہ اور اس مقام کے مناسب ایک درود لکھا جاتا ہے کہ اگر
اسکو پڑھے تو بہت مناسب ہے **و** آخری نے افراد میں اور ابن بخار نے اپنی تاریخ میں حضرت ابو بکرؓ سے روایت کیا ہے
کہ انہوں نے کہا کہ میں انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک شخص حاضر ہوا اور سلام کیا آپ نے اسکو جواب دیا
اور خوش ہو کر اپنے پہلو میں بیٹھا لیا جب وہ شخص اپنی حاجت عرض کر کے اٹھا تو انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے
ابو بکر یہ وہ شخص ہے کہ اس کے لئے عمل سب روئے زمین والوں کے عمل کی برابر بلند کئے جاتے ہیں میں نے عرض کیا کہ
اسکا کیا سبب ہے آپ نے فرمایا کہ یہ شخص حب صبح ہوتی ہے مجھ پر ایک درود بھیجتا ہے جو سب خلق کے درود کی برابر
ہوتا ہے میں نے پوچھا وہ درود کونسا ہے آپ نے فرمایا کہ وہ یہ ہے **اللهم صل علی محمد بنی علی من خلقک**
صل علی محمد بنی کما نبی لنا ان نصلی علیہ صل علی محمد بنی کما امرنا ان نصلی علیہ یعنی یا اللہ رحمت خاصہ نوح اور جناب محمد
کی پیغمبر بن بقدر شمار ان لوگوں کی جو تیری مخلوق میں سے ہیں درود بھیجتے ہیں اور رحمت خاصہ نوح محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیغمبر
جیسے کہ ہکو اہل حق ہے انہر درود بھیجن اور رحمت خاصہ نوح محمد پیغمبر جیسے تو نے ہکو حکم کیا کہ انہر درود بھیجن کذا فی اللہ مشکوٰۃ
و ابن ابی شیبہ اوردین فلیقل اللهم انی اعوذ بک من الهم والحزن والکسل والعجز والکفر والافسوس
بلحزن والهم والحزن والکسل والعجز والکفر والافسوس اور کوئی شخص غم میں یا قرض میں مبتلا ہو تو وہ لوگ کہ اللہ فی اعوذ بک
یعنی یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں فکر سے اور غم سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں عاجزی سے یعنی کمال کے حاصل کرنے میں
اور کاہلی سے یعنی اعمال میں اور تیری پناہ مانگتا ہوں نامردی سے یعنی دشمن کے ڈر سے جو چہاد سے باز رکھے اور جنگ
اور تیری پناہ مانگتا ہوں قرض کے بوجھ سے اور آدمیوں کے قہر سے یعنی بادشاہوں کے قہر اور ظالموں کے غلبہ اور
بدعتوں کی جفاکاری سے نقل کیا اسکو ابوداؤد نے **ف** حدیث شریف میں آتا ہے کہ ایک شخص نے سرور عالم صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ مجھ کو بہت سے غم اور قرض لاحق ہوئے آپ نے فرمایا کہ یا میں تجھ کو نہ سکھا دوں یہی دعا
کہ جب تو اسکو پڑھے تو اللہ تعالیٰ تیرا غم دور کرے اور تیرا قرض مجھ پر سے ادا کرے اسنے عرض کیا کہ فرماتے آپ نے فرمایا

کہ ہر صبح شام کو یہ دعا پڑھا کر وہ شخص کہتا ہے کہ میں نے یہ دعا پڑھی تو اللہ تعالیٰ نے میرا غم دور کیا اور میرا قرض ادا کیا
 حدیث تمام ہوئی مصنف نے کہا کہ بعض چیز کا ترک کرنا ہے جس کا کرنا اچھا ہو اور قرض کے غلبہ سے پناہ اس لئے مانگی کہ دوسرے
 حدیث میں آیا ہے الدین شین الدین یعنی قرض دین کا عیب ہے اور فرمایا لا اہم الاہم الدین ولا وجع الا وجع العین یعنی
 قرض کے سوا کوئی غم نہیں اور آنکھ کے درد کے سوا کوئی درد نہیں پہلی حدیث کا علاقہ تمام ہوا اور ایک روایت میں آیا ہے
 کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی جمعہ کے دن ستر بار پڑھے اللہم منی بھلا اللہ عن حرامک وبغضک عنک وال
 تو اس پر دو حجہ نذرینے کہ اللہ تعالیٰ اس کو غنی فرماوے کذا ذکر علی عن الفردوس الیٰ ہذا یقال فی الصبا کما یستأجر
 جہنم لکن یقال فی المساء میکان اصبح آمین و میکان ہذا اللہم هذه الذیۃ و میکان التذکرۃ لکثیر التائبین
 و میکان الشؤر المصیر کے ما کہتبتاۃ بالحجرۃ فکت کُل کلمۃ یہاں تک
 پڑھا جائے صبح و شام دونوں کے وظیفہ میں لیکن شام کے وظیفہ میں صبح کی جگہ اسی اور صبح کے جگہ بیت اور صبح
 کی جگہ امینا اور ہذا الیوم کی جگہ ہذا الیلۃ اور مذکر کی جگہ مونث یعنی وہی جگہ ہا اور شور کے جگہ صیر بنا پنچہ ہفتہ شام
 الفاظ کو سرخی سے ہر جگہ کے اوپر لکھ دیا ہے ویزاد فی المساء فقط آمیننا و آمین الملک للہ والحمد
 للہ اعوذ باللہ الذی یترک الیقین ان تقع علی الارض ضلالتاۃ و فی شہر ملک خلق و ذرا و بس
 ط۔ اور فقط شام کے وظیفہ میں زیادہ کیا جاوے یعنی صبح میں نہ پڑھے جاوے یہ دعا امینا و اسی الملک الخ
 یعنی ہفتے اور ملک نے شام کی البدر کے لئے اور ب تعریف البدر کے لئے ہے اور یہ پناہ مانگتا ہوں اس کی جتنی تمام
 کہہا ہے آسمان کو اس بات سے کہ زمین پر گر پڑے گر کے حکم ہے جس کی پہلی سے پناہ مانگتا ہوں جس کو اس نے اذہد کیا
 اور پہلایا اور یہ کیا نقل کیا اس کو طرانی نے فقیر کتاب سے کہ خلق سے مراد یہ ہے کہ تقدیر کے موافق ایجاد کیا اس میں سب
 موجودات آگئے اور نہ تخصیص بعد تعمیم کے ہے یعنی پہلا ناسل کی پیدائش سے مخصوص ہے مقصود یہ کہ نقلین کی
 نقل کو پہلایا کہ فی الخرز ویزاد فی الصبح فقط اصبح الملک للہ والکبریاۃ والعلوۃ والخلق
 والاکرام واللیل والنهار وما یضئ فیہما للہ وحدہ لا الہ الاہم اجعل اول ہذا النہار صلاکھا و اول سائرہ
 فلاکھا و اخرہ نجاکھا اسانک خیر الذنیۃ والاخیر و یا ارحم الراحمین مصر و
 اور فقط صبح میں نہ شام میں یہ دعا زیادہ کی جائے صبح و شام الملک الخ یعنی ہفتے اور ملک نے صبح کی اسد کے واسطے
 اور ذات کی بزرگی اور صفات کی بزرگی اور پیدا کرنا اور حکم کرنا اور رات اور دن اور جو چیز کہ رات دن میں ظاہر ہوتی ہے
 سب البدر ہی کے واسطے ہے جو بقیہ ہے یا اللہ اس دن کے اول کہ نیکی کا سبب کرے تاکہ اس کو طاعت میں بہر کرین اور
 اس دن کے درمیان کو کامیابی کا سبب فرماوے اس کے آخر کو آفتون سے نجات کا باعث کر میں نیچے مانگتا ہوں دنیا
 اور آخرت کی پہلانی اسے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان نقل کیا اس کو ابن ابی شیبہ نے لبتیک اللہم لبتیک

لَيْتِكَ وَمَعْدَنِيكَ وَالْحَيِزُ فِي يَدَيْكَ وَمِنْكَ وَالْبَيْتُ اللَّهُمَّ مَا قُلْتَ مِنْ قَوْلٍ أَوْ خَلَقْتَ مِنْ جَلْفٍ
أَوْ كُنْ مِنْ تَدْرِ قَسِيَّتِكَ بَيْنَ يَدَيْكَ ذَلِكَ كُلُّهُ مَا شِئْتَ كَانَ وَمَا كُنْتَ تَشَاءُ لَا يَكُونُ وَلَا يَحُولُ وَلَا
تَقْوَى إِلَّا بِكَ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ مَا مَلَيْتُكَ مِنْ صُلُوقٍ فَعَلْتُ مَصْلِيَّتَكَ وَمَا لَعَنْتُ مِنْ دَعْوَةٍ
فَعَلْتُ لَعْنَتَكَ أَنْتَ وَلِيٌّ لِلدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ تَوْفِيقِي مُسْلِمًا وَأَرْحَمِيهِ بِالصَّالِحِينَ يَ مَسْ أَط

میں حاضر ہوں تیری خدمت میں یا اللہ میں حاضر ہوں تیری خدمت میں پھر حاضر ہوں اور تیری طاعت میں مستعد ہوں
اور بھلائی تیری ہا توں میں یعنی تیری تصرف اور قدرت میں ہے اور بھلائی تجھے عیب ہو نچنے والی ہے اور تیری
ہی طرف ہمارا حال اور مال رجوع کرنے والا ہے یا اللہ جو کچھ میں نے بات کہی یا قسم کہای یا نذر مانی تو ان سب سے
پہلے تیری خواہش ہے جو تو نے چاہا وہ ہوا اور جو تو نچا ہے گا نہ ہوگا اور پہر ناگنا ہوں سے اور قوت عبادت پر نہیں ہے
بجز تیری مدد کے تو ہر چیز پر قادر ہے یا اللہ جو کچھ میں نے دعا کی تو اسکے حق میں ہو جسکے لئے تو نے دعا کی اور اس کو
دعا کے لائق کیا اور جو کچھ میں نے لعنت کی تو یہ اس پر کہ جسکو تو نے لعنت کی تو میرا مالک ہے دنیا اور آخرت میں بحکومت
دے اسلام پر اور بحکومت ملائکہ سمجھتوں سے یعنی بنیوں اور رسولوں سے نقل کیا اسکو ابن نبی حاکم احمد طبرانی نے ف
مروی ہے کہ مرتے دم اخیر کلام حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا یہ تھا رب توفی مسلما و اھتفی بالصالحین عَاللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ
الرِّضَا بَعْدَ الْقَضَاءِ وَرَبِّدْ اَعْمَیْشَ بَعْدَ الْمَوْتِ وَلَدَاةَ النِّظَرِ اِلَیَّ وَنُجْھَا وَشَوْقًا اِلَیَّ لِقَائِكَ
فِی عَنَدِ رَحْمَتِکَ الْمُضْمِنَةِ وَلَا فِتْنَةٍ مُّضْمِنَةٍ اَللّٰہِ یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھے اپنا رشتہ رہنا تقدیر
کے بعد یعنی جو تقدیر مصیبت و بلا کی مجھ پر جاری ہو اس پر رضی رہوں اور مانگتا ہوں عیش کی ٹھنڈک مرنے کے بعد اور تیری
فات دیکھنے کا مزہ اور ترے ملنے کا شوق کہ سختی کی حالت میں نہ ہو جو نقصان پہنچانے والی ہو اور بد دون فتنہ گمراہ کرنے
والیکے ف عیش کے معنی زندگی کے ہیں تو مرنیکے بعد عیش کے ٹھنڈک سے یہ مراد ہے کہ بعد مرنیکے اچھی زندگانی
کیہ بہان کی زندگانی فانی ہے اور وہان کی باقی تو اصل وہان ہی کا آرام و چین ہے اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
وہان کا آرام مانگا۔ اور مراد اس عبارت سے کہ سختی کی حالت میں نہ ہو جو نقصان پہنچانے والی ہو یہ ہے کہ ایسا شوق
مانگتا ہوں جو میرے سلوک میں نقصان نہ کرے اور نہ میری استقامت میں ادب اور احکام کی راہ پر کیونکہ شوق میں کہیں
سکر کی حالت نہ ہو کہ راتیں خلاف ادب ہو جاتی ہیں اور یہی مراد ہے الفاظ لافت نہ مضلہ سے یعنی کوئی ایسی مصیبت و بلا
لاحق نہ ہو کہ میری گمراہی یا دوسرے کی گمراہی کا سبب ہو ع وَاعُوْذُ بِكَ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اُعْتَبَ اَوْ اُتَعَبَ اَوْ اُقْعَدَ
عَلٰی اَوْ اُكْسِبَ خَطِيئَةً اَوْ ذَنْبًا لَا تُغْفَرُ اَللّٰهُمَّ قَاطِرَ السَّقَطَاتِ وَالْأَرْضِضِ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالْغَرَّاءِ قَا
اَحْبَلَالِ وَالْاَلَامِ قَاتِنِ اَعْصِمْنَا اَلْبَلَاءَ فِيْ هَذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَآخِرَتِهَا وَكَفِّ اِلَيْكَ شَهِيدَ الرَّبِّ اَشْهَدُ
اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ الْمُلْكُ وَلَكَ الْحَمْدُ وَانْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَآشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا

یہاں تک کہ

عَبْدَانِكَ رَزَقَهُ مَوْلَانَا وَكَانَ هَذَا آتٍ وَوَعَدَ لَكَ حَقُّ لِقَائِكَ حَقُّ السَّاعَةِ أَمِيَّةٌ لَا رَيْبَ فِيهَا وَأَنْتَ تَبْعَتْ
 مَرْجٍ فِي الْقَبْرِ بِوَأَنْتَ إِنْ تَكُنْ إِلَى نَفْسِي تَكُنْ إِلَى صَنْعِي وَعَوْدِي وَذَنْبِي وَخَطِيئَتِي وَإِنْ لَا أَشْرَكَ
 بِرَحْمَتِكَ فَكَيْفَ تَزُوْنُ كُلَّهَا إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ إِلَّا تَوْبَةً أَمَّا وَتَوْبَتِي عَلَيْكَ أَنْتَ التَّوَابُ الْحَنِيمُ **أَط** اور میں نے
 کہ میں نے ظلم کروں کسی پر یا کوئی مجھ پر ظلم کرے یا تمہاری گردن لینے اپنے نفس پر یا غیر پر زیادتی کروں یا مجھ پر کوئی زیادتی کرے
 یا میں کوئی گناہ چھوڑا کروں یا قصد ایسا کئے کروں کہ تو اسکو نہ بخشے یعنی شرک یا اللہ پیدا کرنے والے آسمان
 زمین کے لئے جاننے والے پوشیدہ اور ظاہر چیز کے لئے بزرگی اور بخشش والے میں ہمد کرتا ہوں ترے سامنے
 اس دنیا کی زندگی میں اور میں تجھ کو گواہ کرتا ہوں اور تو ہی گواہ کافی ہے وہ عہد یہ ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی
 کہ کوئی عیب و انہیں سوا تیرے تو ایسا ہے تیرا کوئی شریک نہیں تیرے ہی لئے بادشاہت ہے اور تیرے ہی لئے سب
 تعریف اور تو ہر چیز پر قادر ہے اور میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بندہ اور رسول ہیں
 اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تیرا وعدہ حق ہے اور تیرا ملنا یعنی تیرے سامنے حاضر ہونا یا تجھ کو دیکھنا حق ہے
 اور قیامت آنے والی ہے اُس میں شک نہیں اور تو اٹھائے گا ان لوگوں کو جو قبروں میں ہیں اور میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ
 تو اگر مجھ کو میرے نفس کے سپرد کرے گا تو تجھ کو تا تو انی اور شب اور قصد الٹا ہے کہ اور خطا کے حوالہ کرے گا اور میں گواہی
 دیتا ہوں کہ میں اعتماد نہیں کرتا سوا تیرے تیری رحمت یعنی انعام و احسان کے پس تو میرے لئے میرے گناہ بخش دے
 کہ تیرے سوا گناہوں کو کوئی نہیں بخشتا اور تو میری توبہ قبول کر یا مجھ کو توبہ کی توفیق عنایت کر تو البتہ توبہ قبول کرنے والا
 مہربان ہے نقل کیا اسکو حاکم احمد طبرانی نے **ف** زید بن ثابت سے روایت ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکو
 بلا کر یہ دعا تعلیم فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ اسکو ہمیشہ پڑھا کرو اور نفس کے حوالہ کر نیسے یہاں یہ غرض ہے کہ نظر عنایت
 رب کی بندہ پر نہ ہے غرض کہ بالکل سوچنا مراد نہیں کیونکہ اگر بندہ کے سب عمل اُسکے نفس کے حوالہ ہوں تو سب تباہ
 اور موجود سے معدوم ہو جائیں **وَإِذَا أَطْلَقَ الشَّخْصُ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَقَامَنَا بِحَمْدِهِ هَذَا وَكَرَّمَ جَلْدَنَا**
بِذُنُوبِنَا مَوْمُ جب آفتاب نکلے تو یہ دعا پڑھے الحمد للہ الذی الخ یعنی سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے
 ہمارے گناہ ہمارے اسدن میں معاف کئے اور ہمارے گناہوں کے سبب سے ہلاک نہ کیا نقل کیا اسکو موقوف
 مسلم نے فقیر کرتا ہے کہ کم ہی لکھا علت ہے پہلے جملہ کی یعنی چونکہ ہمارے گناہوں کے باعث سرزندگی اسلئے معلوم ہوا
 کہ ہمارے گناہ معاف فرمائے **الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَهَبَنَا هَذَا الْيَوْمَ وَأَقَامَنَا فِيهِ عَشْرًا تَبَارَكًا وَتَعَالَى**
بِالْبَسَاءِ مَوْطَا سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے ہمارے گناہوں کو بخشا اور اُس میں ہمارے گناہوں
 سے بچا اور برائی معاف کی اور ہمارے گناہوں سے عذاب نہ کیا اسکو موقوف طبرانی ابن سنی نے فقیر کرتا ہے کہ کم ہی لکھا
 ہے یہ مراد ہے کہ دنیا میں اُن لغزشوں کے باعث ہمارے گناہوں سے بچا اور اُس میں ہمارے گناہوں سے بچا اور اُس میں ہمارے گناہوں سے بچا

اور ان کے گناہوں کی دعا

سے ہموایا نہ دے کذا فی الخرز ثم یصلی رکعتین تکلیف پھر دو رکعت نماز پڑھتا ہے نقل کیا اسکو ترمذی طبرانی نے
صحیح کی نماز پڑھ کر طلوع آفتاب تک ذکر میں مشغول رہے پھر دو رکعت پڑھ کر اٹھے اس نماز کو اشراق کہتے ہیں جو کوئی
اس طرح نماز پڑھے حج کا اور پوری عمر کا ثواب پاوے گا یہ مضمون ایک حدیث کا ہے جو مشکوٰۃ میں ہے عن عبد اللہ بن مسعود
یا ابن آدم ان رکع فی أربع رکعات اقل لک انک تارک لک ایضا حدیث دوسری بھی ہے عن عبد اللہ بن مسعود نے
خدا تعالیٰ کی طرف سے حدیث قدسی بیان فرمائی کہ اے آدم کے بیٹے میرے لئے چار رکعتیں دن کے اول میں پڑھو
میں تجھ کو کفایت کر دوں گا اُس دن کے آخر تک نقل کیا اسکو ترمذی ابوداؤد نسائی نے وف مقصود کفایت کر دوں گا
یہ ہے کہ تیری سبب جنتیں برلاؤں لگا اور تیرا دل نچت گرد لگا اس لئے کہ جو کوئی اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُس پر نعام
فرماتا ہے اور اس حدیث میں اشان اس بات کا ہے کہ جس نے اپنی جوانی اللہ کی بندگی میں صرف کی اللہ تعالیٰ اُسکی جنتیں
ضعیفی اور آخر عمر میں رد کرے گا اور اسبابی جو شخص اُس کے بندگی میں دنیا کی زندگی میں قائم رہے گا اللہ تعالیٰ اُسکی مہمات کو
عقبہ میں کفایت کرے گا اور یہ چار رکعتیں بھی اشراق کی نماز ہے یا چاشت کی کذا ذکر علی اور وارد ہوا ہے کہ ان رکعتوں میں
سورۃ س اور الفیضہ اور آیت الکرسی اور سون اخلاص پڑھے کذا فی وظائف نسبی مافی الہام بیان اُن دعاؤں کا
جو دن میں پڑھی جائیں یعنی صبح کی قیام نہیں سارے دن میں جب چاہے پڑھے لا الہ الا اللہ وحده لا شریک لہ
لہ الا اللہ لا الہ الا اللہ وحده لا شریک لہ لا الہ الا اللہ وحده لا شریک لہ لا الہ الا اللہ وحده لا شریک لہ لا الہ الا اللہ وحده لا شریک لہ
اللہ کے وہ اکیلا ہے کوئی اُسکا شریک نہیں اُسکے لئے ہے بادشاہت اور اُسکے لئے ہے تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر
ہے اسکو سو بار پڑھے نقل کیا اسکو بخاری مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ نے اپنے سو بار پڑھنا اور احمد نے اُسکا
دو بار پڑھنا روایت کیا ہے ف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکا حاصل یہ ہے کہ جو کوئی دن کو یہ کلمات
سو بار پڑھے اُسکو دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ہوتا ہے اور سونیکان اُسکے لئے لکھی جاتی ہیں اور اُسکے سو گناہ دور
کیے جاتے ہیں اور تمام دن تک شیطان سے محفوظ رہتا ہے اور قیامت کو کوئی عمل بہتر اس سے کوئی شخص نہ لایا گیا
مگر وہ شخص کہ اس سے زیادہ پڑھے کذا فی مشکوٰۃ بینہ ان اللہ یحب من یحبہ و یحب من یتقہ و یتقہ من یتقہ و یتقہ من یتقہ
پڑھے سو بار یعنی میں پاکی بیان کرتا ہوں اللہ کی وہبتہ اُسکی تعریف سے نقل کیا اسکو مسلم ترمذی نسائی ابن ابی شیبہ
مَنْ اسْتَعَاذَ بِاللّٰهِ فِي الْيَوْمِ عَشْرٍ مِنَ الشَّيْطَانِ وَ كَلَّمَ اللّٰهَ يَوْمَ تَكْلِفُ مَلَكًا يُّرْوِي عَنْهُ الشَّيْطَانُ طِينًا
صح جو کوئی دن میں دس بار اللہ کی پناہ مانگے شیطان سے اللہ تعالیٰ اُسکے ساتھ ایک فرشتہ مقرر کرتا ہے جو رد
کرتا ہے اُس سے شیطانوں کو یعنی شیطانوں کے دوسرے کو قتل کیا اسکو ابو یعلیٰ نے وف اللہ کی پناہ مانگنے سے
یہ مراد ہے کہ اعوذ باللہ من الشیطان کہ یہ اعوذ باللہ کے جگہ یہ تعین باللہ یا تعین باللہ بھی اے اللہ یا اللہ یا اللہ کہ سب کے
معنی یہی ہیں کہ میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی مگر اعوذ باللہ افضل ہے اور کلام اللہ کے پڑھنے سے پہلے اعوذ کے لفظ میں

قل ہوا لہ احد یعنی سون اخلاص کا پڑھنا ہے نقل کیا اسکو بخاری مسلم نسائی نے و قرآن جامعۃ آیۃ مفسر
 و سورۃ عَشْرَ آیات مفسر اور پڑھنا سو کہ تو کما نقل کیا حاکم نے اور پڑھنا دس آیتوں کا ہی نقل کیا حاکم نے ف
 حدیث شریف میں آیا ہے کہ جس نے سو آیتیں رات میں پڑھیں وہ غافلوں میں نہ لکھا جائیگا اور یہی ثواب دس آیتوں کا
 حاکم کی روایت میں آیا ہے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ جس نے سو آیتیں رات میں پڑھیں اس کے لئے ثواب بن و ابکا
 لکھا جائے گا ع وَ قُرْآنَ عَشْرَ آیاتِ اَرْبَعِ مِائَاتِ اَلْبَقَرَةِ وَ آيَةِ الْكُرْسِيِّ وَ آيَةِ الْيَقِيْنِ وَ خَوَاتِمُهَا مَوْطِئُ
 اور پڑھنا دس آیتوں کا کہ چار آیتیں شروع سورۃ بقرہ سے یعنی غفلوں تک اور ایک آیت الکرسی اور دو آیتیں آیت الکرسی کے
 بعد یعنی خالہ دن تک اور تین آیتیں سون بقرہ کے آخر کی یعنی لہدانی السموات سے آخر سورۃ تک نقل کیا اسکو موقوفہ
 طبرانی نے ف طبرانی کی حدیث کا ضمون ابن سعد و غے یہ ہے کہ جس نے دس آیتیں پڑھیں شیطان اُس کے
 گھر میں صبح تک داخل نہ ہو گا ع وَ قُرْآنَ عَشْرَ آیاتِ حَبِيبِ اور سون بیس کا پڑھنا نقل کیا اسکو ابن حبان نے ف
 جو کوئی سورہ کہف کی آخر کی آیتیں یعنی اِنَّ الدِّينَ اَمْسَاوْا عَلَی الصَّالِحَاتِ سے لیکر آخر سورہ تک سوتے وقت پڑھے
 تو جو وقت چاہے گا اسی وقت جاگے گا کہ اِنِّی الْجَامِعُ الصَّغِيرُ مَا یَقَالُ فِی اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ هَیْجًا سَیِّدُ الرَّسْتِغْفَارِ اللَّهُمَّ
 اَنْتَ دَیْنُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنی وَ اَنَا عَبْدُکَ وَ اَنَا عَلٰی عَهْدِکَ وَ وَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِکَ
 مِنْ مِرَرٍ مَصْنَعَتْ اَبُوْءَکَ مِنْ مِجْنَاتِکَ عَلٰی وَ اَبُوْءَ بَدَنِیْ فَاسْتَغْفِرْ لِّیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذَّنْبَ اِلَّا اَنْتَ مَوْفِقُ الْاَمْرِ
 مِنَ التَّوْبَةِ مَوْفِقًا هَآکُنَّ اَهْلُ الْجَنَّةِ وَ مَنْ قَالَ کَاَمِنْ اللَّیْلِ وَ هُوَ مُوَدِّعٌ ہَاکُنَّ اَهْلُ الْجَنَّةِ خ نہیں
 وہ دعائیں کہ رات دن دونوں میں پڑھی جائیں اُن میں سے ایک یہ دعا استغفار ہے وہ اللہ عزوجل ربی سے دوسرے
 الا انت تک ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ اے نبی تو میرا پروردگار ہے کوئی معبود سوا تیرے نہیں تو نے مجھے پیدا کیا اور
 میں تیرا بند ہوں اور میں تیرے عہد اور وعدہ پر اپنی طاقت بھر میں تیری پناہ مانگتا ہوں اپنے کرتوت کی برائی
 سے میں اقرار کرتا ہوں تیرے لئے اُس تیری نعمت کا کہ مجھ پر ہے اور معترفت ہوں اپنے گناہوں کا تو میرے گناہوں کی
 مغفرت کر کیونکہ گناہوں کو سوا تیرے اور کوئی نہیں بخشا جو شخص اس دعا استغفار کو دن میں پڑھے اور یقین کرتا ہو
 اس کے مضمون پر پھر میرے لئے تو وہ اہل جنت سے ہو گا اور جو کوئی اسکورات میں پڑھے اور اُس کے مضمون کا یقین کرتا ہو
 یہ پھر میرے لئے تو وہ اہل بہشت سے ہو گا نقل کیا اسکو بخاری نسائی نے ف لفظ موقوفہ میں اشارہ اس بات کا ہے
 کہ مدار اس ثواب کا معانی کے سمجھنے اور یقین کرنے پر ہے اگرچہ محقق ہی ثواب سے خالی نہیں مفسرین نے فرمایا کہ
 اَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَہٗ الْمُلْکُ وَلَہٗ الْحَمْدُ
 لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فِی یَوْمِ اَنْ فِی لَیْلَہٗ اَنْ فِی شَہْرِہٖ مَا فِی ذٰلِکَ الْیَوْمِ
 اَوْ فِی ذٰلِکَ الْاَمْرِ فَاِنَّ ذٰلِکَ الشَّہْرَ غُفْرَہٗ ذَنْبُہٗ مَغْفِرٌ

رات میں یا مہینہ میں پھر اس دن یا اس رات یا اس مہینہ میں مر جائے تو اسے گناہ بخشہ جائیگا۔ ترجمہ دعا کا یہ ہے کہ کوئی معبود نہیں سوا اللہ کے اور اللہ بہت بڑا ہے کوئی معبود نہیں سوا خدا کے وہ یگانہ ہے کوئی معبود نہیں سوا اللہ کے اور کوئی اس کا شریک نہیں کوئی معبود نہیں سوا خدا کے اُسکے لئے بادشاہت ہے اور اُسکے لئے تعریف کوئی معبود نہیں سوا اللہ کے اور نہیں پھر مانگا ہوں سے اور نہ قوت عبادت پر مگر اللہ کی مدد سے نقل کیا ہو بخاری نہ مائی نے دعا ہے اللہ علیہ وسلم سَلَامَانَ فَقَالَ إِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ يُرِيدُ أَنْ يَمْنَحَكَ كَلِمَاتٍ مِنَ الْجَنِّ تَرْجِعُ إِلَيْكَ فَهَيِّئْ وَتَدْعُوهُمْ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ صِدْقَةً فِي إِيْمَانٍ وَإِيْمَانًا فِي حَسَنِ خَلْقٍ وَخَيْرًا فِي بَرِّهَا خَالِدًا وَرَحْمَةً مِنْكَ وَعَافِيَةً وَمَغْفِرَةً مِنْكَ وَخَيْرًا أَتَاكَ اللَّهُ بِغَيْرِ حَرْفٍ صَلَّيْ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے سلمانؓ کی دعائی کو بولایا اور فرمایا کہ اللہ کا پیغمبر یہ چاہتا ہے کہ تجھ کو عنایت کرے یعنی سبھاوے چند کلمہ کہ خدا کی طرف سے اترے ہیں تاکہ تو غرت نہ کرے اللہ کی طرف ان کی مواظبت میں یعنی اگر تو ان کلمات پر مداومت کرے گا تو اللہ تعالیٰ کی محبت اور شوق تیرے دل میں پیدا ہوگا اور تاکہ تو دعا کرے ان سے رات اور دن میں وہ کلمات یہ ہیں اللہم انی اسألك ان تجب علیہ یا اللہ میں تجھے مانگتا ہوں صحت ایمان میں یعنی ایمان کامل اور تصدیق کہ جس میں شبہ نہ ہو اور مانگتا ہوں ایمان اچھی عادت میں یعنی ایسا کامل ایمان کہ حسن خلق کے ساتھ ملا ہو اور مانگتا ہوں خلاصی دنیا میں جسکے پیچھے کیا بیانی آوے یعنی عقبے میں چھٹکارا ہو اور مانگتا ہوں تیری رحمت اور سلامتی یعنی دنیا اور آخرت کی آفتوں سے اور مانگتا ہوں تیری بخشش اور تیری رضا مندی یعنی طاعت کے سبب سے نقل کیا اسکو طبرانی نے اوسطین و واسطیہ میں نے نقل کیا ہے کہ حسن خلق یہ ہے کہ خلق سے خصوصیت نہ کرے اور محنت اور راحت میں ان کو مرضی رکھے **فَخَيْرُ مَا إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ الْمَوْجِبِ وَخَيْرَ الْمُنْجِبِ بِسْمِ اللَّهِ وَبِحَبْلِ اللَّهِ خَرَجْتُ عَلَى اللَّهِ وَبِنَا تَوْكَلْنَا ثُمَّ لَيْسَ لَكَ عَلَيْنَا حَوْلٌ** اور جب اپنے گھر میں آوے تو چاہیے کہ یہ دعا اللہ سے توکلنا تک جسکے یہ معنی ہیں کہ اُبی میں تجھے مانگتا ہوں گھر میں آئیگی بھلائی اور گھر سے نکلنے کی بھلائی یعنی ذیل ہونا اور نکلنا دونوں اچھے اور بھلائی کے سبب ہوں اللہ کے نام سے ہم داخل ہوئے اور اللہ کے نام سے ہم نکلے اور اللہ ہی پر کہ ہمارا پروردگار ہے سنبھے بہرہ رسد کیا یعنی آنے اور نکلنے اور سب معاملوں میں پھر اپنے گھر والوں پر سلام کہے نقل کیا اس کو ابو داؤد نے **فَإِذَا بَقِيَ فِي الْبَيْتِ أَمَّا الْبُكْرَى فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ الْمَوْجِبِ وَخَيْرَ الْمُنْجِبِ بِسْمِ اللَّهِ وَبِحَبْلِ اللَّهِ خَرَجْتُ عَلَى اللَّهِ وَبِنَا تَوْكَلْنَا ثُمَّ لَيْسَ لَكَ عَلَيْنَا حَوْلٌ** اور اگر گھر میں کوئی نہ ہو تو لفظ سلام اس طرح کہے **اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ** اور فرشتہ کی نیت کرے کذا ذکر علی اور سہل ابن سعد سے روایت ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اگر شکوہ اپنی محتاجی اور تنگدستی کا کیا اپنے اسکو فرمایا کہ جب تو اپنے گھر میں داخل ہو سلام علیک کر گھر میں کوئی ہو یا نہ ہو بعد اسکے چہر پر سلام بچ اور ایک بار قل ہو اللہ

سورۃ بقرہ ۱۱۰

گھر میں چاہیگی دعا میں

اس شخص نے ایسا ہی کیا اللہ تعالیٰ نے اسکو بہت رزق دیا یہاں تک کہ اسنے اپنے ہمایون اور اقارب کے تقسیم کیا
 کذا ذکر المصنف فی المنہیہ واذا دخل الرجل بیتہ فذكر الله عند دخوله وعند طعامه قال الشيطان لا مبيت
 لكم ولا عشاء فاذا دخل فكمين كذا ذكر المصنف قال الشيطان اذكر لكم المبيت واذا اكلتم قال الشيطان لا عشاء فكمين
 طعامه قال الشيطان اذكر لكم المبيت والعشاء ثم دس قسے اور جب آدمی اپنے
 گہر میں آدمی یعنی سکونت کی جگہ میں خواہ صلی گہر ہو یا عارضی اور گہر میں نخل ہو یا کیو وقت اور اپنا کہا نا کہا نیکی وقت اللہ کو یاد کرے تو شیطان
 کہتا ہے یعنی اپنے تابعین کے تم کو نہ راستے پہنچنے کی جگہ ہر رات کا کہا نا یعنی تمہارا صلہ گہر والوں کے یہاں کہ نہیں اور اگر گہر میں نخل ہو اور
 گہر میں نیکی وقت خدا کو یاد کرے تو شیطان کہتا ہے کہ تم نے رات کے رتنے کی جگہ پائی اور جب اپنا کہا نا کہا نیکی کے وقت ہی خدا کو یاد کرے
 تو شیطان کہتا ہے کہ تم نے رات کے رتنے کی جگہ اور رات کا کہا نا پایا یعنی اس گہر سے جدا نہ ہونا اور گہر میں
 اور کہا نے بین گہر والوں کے شریک ہو نیکی امیدوار رحنا نقل کیا اسکو مسلم ابو داؤد و نسائی ابن ماجہ ابن سنی نے اذا
 كان جمع الليل فلكفوا صديبا لكم فان الشيطان يثني من حينئذ واذا ذهب سائتة من العشاء فقلتم
 واغلو نايك واذا ذكر اسم الله فاصحاحك واذا ذكر اسم الله واذا ذكر اسم الله واذا ذكر اسم الله واذا ذكر اسم الله
 واذا ذكر اسم الله ولو كان تفرص عليك شيئا - ع - جب سر شام ہو تو تم اپنے اڑکون کو باہر نکلنے اپنے
 گہر سے باہر جانے اور کہ چہن میں پہرے سے منع کرو کیونکہ اس وقت میں شیطان پہلے بین اور جب رات کی ایک
 ساعت گھر سے توان کو تھوڑا اور اپنا دروازہ بند کر اور خدا کا نام یاد کر لینے بند کر نیکی وقت بسم اللہ کہے اور اپنا چراغ
 بجھا اور اللہ کا نام یاد کر اور اپنی مشک کا مونہہ باندھ اور خدا کا نام یاد کر اور اپنا برتن ڈھا لگے اور اللہ کا نام یاد کر اگر چہ برتن پر
 کچھ چوڑا وہی میں رکھ دے یعنی اگر سر پوش نہ ہو تو برتن کے مونہہ پر کوئی لکڑی وغیرہ رکھ دے نقل کیا اسکو صحاح ستہ میں
ف ایک روایت میں آیا ہے کہ شیطان بند دروازہ کو نہیں کہوتا اور اسی پر اوپر چیزوں کو قیاس کرنا چاہئے اور چراغ
 بجھانا اس غرض سے کہ نیند آوے اور اسراف نہ ہو اور نیز اس سے احتیاط ہے کہ چوہا جلتی ہی لیا جو سے اور گہر چلائے
ع دفع عنك التلويح ان دعا فكابيان كسويك وقت پڑھی جائیں اذالتن ولشاه وهو طاهر جب کوئی اپنے
 بستر پر آنے کا ارادہ کرے اس حال میں کہ وہ پاک ہو تو دعا ذیل پڑھے نقل کیا اسکو ابو داؤد نے **ف** یہ جملہ حدیث
 کا تکرار ہے باقی حدیث جس میں دعا تہی رہی مصنف کی غرض اتنا جملہ لکھنے سے ہمارت کا ثابت کرنا ہے اور ایک بہت
 میں لفظ فرشتہ کے بعد یوں آیا ہے اذ قاتلتهم طس یا چاہئے کہ پاک ہو نقل کیا اسکو طبرانی نے اوسط میں اذ قاتلتهم طس
ع یا چاہئے کہ وضو کر کے اپنے وضو کے نماز کے لئے یعنی وضو کا ل نہیں روایت صحاح ستہ میں ہے **ع** حدیث شریف میں آیا
 کہ جو شخص رات کو اپنے بدن کی ہمارت کرنا ہے تو اس کے ساتھ رات ہر فرشتہ رہتا ہے جب یہ کر دے تو اسے تو فرشتہ کہتا ہے
 اللهم اغفر لہ یعنی خدا یا اسکو بخشد اور ایک روایت میں آیا ہے کہ جو کوئی ہمارت سے سو گیا اور اس رات میں وفات پاتا ہے تو شہید مرقا ہے

اور لفظ مصنف کے کلام سے ہے تو بیچ کے لئے لینے بعض روایت میں یوں آیا ہے اور بعض میں یوں
 ثُمَّ يَأْتِي إِلَى فَرَاشِهِ فَيَنْقَضُ بِهِ بِصَفَتِهِ ثَوْبَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ لَيَقُولُ يَا حَمَلِكُ دَرَقِي وَصَدَعْتُ جَنْبِي وَبَكَتُ
 إِنْ أَمْسَكَتَ نَفْسِي فَأَغْفِرْ لَهَا وَلَنْ أَرْضَى لَهَا خَطْرًا بِمَا أَخْطَرْتُهَا عِبَادُ الصَّالِحِينَ ع **مُصْ** پر اپنے بستر پر آئے اور
 اُسکو تین بار اپنے کپڑے کے پلے سے جھاڑے پھر یہ دعا پڑھے یا مگر ربی اے جسکے یہ سنے ہیں کہ اے میرے
 پروردگار میں نے تیرے نام سے اپنا پہلو رکھا اور تیری ہی مدد سے اُسکو اٹھاؤ لگائے بستر پر سے اگر تو میری جان
 بند کرے لینے روح کو قبض فرماوے تو اُسکو بخش دے اور اگر اُسکو چھوڑے تو اُسکی حفاظت کر لی بات سے جس
 تو حفاظت کرتا ہے اپنے نیک بندوں کی نقل کیا اُسکو صحاح ستہ میں اور ابن ابی شیبہ نے **ف** لینے جیسے تو نیک
 بندوں کو لگنا سے محفوظ رکھتا ہے اور مدد کرتا ہے اور توفیق دیتا ہے ویسے ہی میرے نفس کو محفوظ رکھ اور اُسکے
 مدد کر اور اچھی توفیق دے اور یہ جو فرمایا کہ پھر یہ دعا پڑھے لینے پہلو رکھنے کے بعد یا پہلو رکھنے سے پہلے اس
 صورت میں وضعت جنبی کے یہ سنے ہو گئے کہ میں نے پہلو رکھنے کا ارادہ کیا **وَلْيَضَعْ يَدَهُ عَلَى شِقِّهِ**
الْأَيْمَنِ مَرَّعٍ اور چاہئے کہ اپنی دھنی کر دے پر بیٹھ نقل کیا اُسکو مسلم نے اور صحاح ستہ میں **ف** نیند
 موت کی ہیں ہے تو اس طرح کے لینے سے موت کا وقت یاد آتا ہے **وَيَتَوَسَّطُ بَيْنَهُمَا دَاوُدُ عَلَيْهِ السَّلَامُ**
خَلَّدَ دَسَ اور تیکہ کرے اپنے دھنے ہاتھ سے نقل کیا اُسکو ابو داؤد نے لینے ہاتھ کو اپنے گال کے نیچے
 نقل کیا اُسکو ابو داؤد و ترمذی نسائی نے **ثُمَّ يَقُولُ بِسْمِ اللَّهِ وَصَدَعْتُ جَنْبِي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي وَاحْشَا**
شَيْطَانِي وَفَاتِ رِيحَانِي وَكُلِّ مِزَانِي وَاجْعَلْ لِي مِنَ الدُّنْيَا الْآخِلَةَ مَسْ پھر کہے لینے بعد لینے کے بسم اللہ
 وضعت الی آخر لینے میں نے اللہ کے نام سے اپنا پہلو رکھا یا اللہ تو میرے گناہ بخش اور میرے شیطان کو دو کہہ
 اور میری گردن کو چھوڑا اور میرے علون کی ترانو بھاری کر اور مجھ کو بلند مجلس میں کر یعنی مقرب فرشتوں اور انبیاء
 کی مجلس میں نقل کیا اُسکو ابو داؤد حاکم نے **ف** گردن سے مراد آدمی کا نفس ہے جو عمل کے عوض گروہ سے
 یہ ہیں کہ میرے نفس کو اپنے حق اور بندوں کے حق اور گناہوں سے رہائی دے **اللَّهُمَّ عَنِّي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ**
عِبَادَكَ وَمُصْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ دَسَ یا اللہ مجھ کو اپنے عذاب سے بچا اللہ کہ تو اپنے بندوں کو
 اٹھا کر نقل کیا اُسکو بزار اور ابن ابی شیبہ نے یہ دعائیں بار پڑھے نقل کیا اُسکو ابو داؤد و نسائی ترمذی نے یا مگر
 دَرَقِي فَأَغْفِرْ لَهَا ذَنْبِي اے میرے پروردگار میں نے تیرے نام سے لینے پہلو رکھا تو میرے لئے میرے گناہ بخشے
 نقل کیا اُسکو احمد نے یا مگر **وَصَدَعْتُ جَنْبِي فَأَغْفِرْ لِي مَرَّعٍ** تیرے نام سے میں نے اپنا پہلو رکھا تو تو مجھ کو بخشے
 نقل کیا ابن ابی شیبہ نے **اللَّهُمَّ يَا حَمَلِكُ أَمْحُوتُ وَأَجْجِي مَرَّعٍ** یا اللہ میں تیرے نام کے ساتھ مراہون
 اور جیتا ہوں لینے سوتا ہوں اور جاگتا ہوں نقل کیا اُسکو بخاری اور مسلم ابو داؤد و ترمذی نسائی نے **سُبْحَانَ اللَّهِ**

ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَاللَّهُ أَكْبَرُ أَلَا تَذَكَّرُونَ دُنِيسَ حَبِّ سَبْحَانَ اللَّهِ تِسْعِينَ بَارًا وَلَمْ يَلْمِزْهُنَّ
 اور ابراہیم چوتیس بار پڑھے نقل کیا اسکو بخاری سلم ابو داؤد و ترمذی نسائی ابن حبان نے **ف** کتاب ابو داؤد میں لکھا ہے
 کہ حضرت علی مرتضیٰ نے ابن اعبد سے فرمایا کہ میں تیرے روبرو ایک بات اپنی اور فاطمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی کی
 بیان کرتا ہوں اور فاطمہ حضرت کو سب گہرا لون میں سے بہت پیاری تھیں اور میرے نکاح میں تھیں چکی یہاں تک کہ پتہ میں
 کہ انکے ہاتھوں میں گئے پڑ گئے تھے اور شک میں پانی لائیں یہاں تک کہ انکے سینہ میں نشان ہو گیا اور گہرے جھاڑو میں
 یہاں تک کہ کپڑے خاک آلودہ ہوتے اور ہانڈی پکاتیں یہاں تک کہ انکے کپڑے سیلے ہو گئے تھے اور ان چیزوں کے سبب
 ان کو بہت مشقت اور محنت تھی میں نے سنا کہ کسی جہاد میں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لونڈی غلام آئے ہیں میں نے
 فاطمہ زہرا سے کہا کہ تم اپنے باپ کے پاس جاؤ اور ان سے ایک خادم مانگو جو تم کو ان کا منوں سے راحت دے فاطمہ زہرا حضرت
 کے پاس آئیں اور آپ کے پاس چند نوجوانوں کو بیٹھے پایا تو حیا کے مارے واپس آئیں لیکن حضرت عائشہ نے یہ قصہ آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کے خدمت میں بیان کیا آپ یہ قصہ سنا کہ حضرت فاطمہ کے گھر تشریف لائے حضرت علی مرتضیٰ کہتے ہیں
 کہ جب آپ ہمارے پاس آئے تو ہم اپنے بستر پر کپڑے اوڑھے بیٹھے ہوئے تھے ہم نے ارادہ کیا کہ کہہ کرے ہوں آپ نے فرمایا
 کہ سید طرح لیٹے نہ ہو غمکہ آپ تشریف لا کر میرے اور فاطمہ کے بیچ میں بیٹھ گئے یہاں تک کہ میں نے آپ کے دونوں قدم
 مبارک کی ٹھنڈک اپنے سینہ میں پائی پھر آپ نے فاطمہ سے فرمایا کہ تم ہمارے پاس کیا حاجت لائیں تھیں چکی ہو رہیں
 دوبار مارے جا کے کہہ نہ کہہ سکیں حضرت علی مرتضیٰ نے کہا کہ قسم ہے خدا کی میں آپ کے سامنے ان کی حاجت بیان کروں گا
 یا رسول اللہ یہ میرے پاس چکی پستی ہیں کہ انکے ہاتھوں میں گئے پڑ گئے اور بانی کی مشکیں ڈھوئی ہیں کہ انکے سینہ میں نشان
 ہو گیا اور گہرے جھاڑو میں ہیں کہ ان کے کپڑے خالی ہو جاتے ہیں اور کھانا پکاتی ہیں کہ ان کے کپڑے سیلے ہو جاتے ہیں
 اور کھجور لی تھی کہ آپ کے پاس لونڈی غلام آئے ہیں اسلئے میں نے ان سے کہا تھا کہ تم ایک خادم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 سے مانگو آپ نے فرمایا کہ میں تمکو تمہاری مانگی چیز سے بہتر بتاؤں دیتا ہوں وہ یہ ہے کہ جب سوئیا کا ارادہ کرو اور اپنے بستر میں
 لیٹو تو تیس بار سبحان اللہ اور تیس بار الحمد للہ اور چوتیس بار اللہ اکبر کہو یہ کہنا تمہارے لئے خادم سے بہتر ہے دوسرے روایت
 میں آیا ہے کہ حضرت فاطمہ زہرا اور حضرت علی مرتضیٰ کبھی اسکو نہ چھوڑتے تھے تمام ہوسنی حدیث اور ایک روایت میں آیا ہے
 کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو خصلتیں ایسی ہیں کہ جو کوئی آپر محافظت کرے جنت میں داخل ہو ایک یہ ہے کہ
 دس دس بار سبحان اللہ الحمد للہ اللہ اکبر ہر نماز کے پیچھے پڑھے تو سارے کلمات پانچون نمازوں کے ذریعہ سو ہو گئے اور ہر نماز میں
 قریر ہزار نیکیاں ان کے عوض ملتی اور دوسری خصلت یہ ہے کہ سو نیکی وقت سبحان اللہ تیس بار اور الحمد للہ تیس بار اور
 اللہ اکبر چوتیس بار پڑھے یہ سب ملکر سو ہوئے اور یہ ان میں ہزار ہوں گے شکوہ و شکوہ کفایت تیرے بھائی فقیر
 قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْهَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ هُوَ كَمَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدٍ يَبْدَأُ يَكْمَلُ

عَلَىٰ أَرْسِهِ وَوَضَعَهَا وَمَا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدٍ يَفْعَلُ ذَلِكَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ خَعَةً اور اپنی دونوں ہتھیلیاں
 جمع کرے یعنی جب پچھونے پر جگہ لے پھر ہتھیلیوں میں دم کرے قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب
 پڑے پھر دونوں ہاتھوں کو جہان تک ہو سکے اپنے بدن پر یہ پیر لے یعنی جہان تک ہاتھ پہنچے ہاتھوں کا پیر نا اپنے
 سر اور مونہہ اور بدن کی اگلی جانب سے شروع کرے یعنی پھر پیچھے کی جانب پر پیر کر غسل سنون کی طرح تمام کمرے
 ان سب امور کو لینے ہاتھوں کے جمع کرنے اور دم کرنے اور ہاتھ پیر نے کو تین بار کرے نقل کیا اسکو بخاری اور
 چارون نے ف پھلے دم کرنا پھر پٹینا سلتے ہے کہ ساحرون کے ساتھ مشابہت نہو یا بیہوشی ہیں کہ دونوں ہتھیلیوں کو
 جمع کرے پھر دم کرنے کا ارادہ کرے پھر ٹھکڑا کرے اس صورت میں دم کرنا پڑھنے کے بعد ہو گا کافیر کہتا ہے
 کہ عمارت سے پھلے دم کرنے کا کوئی قائل نہیں تو سنے شریف کے یہی ہیں کہ دم کرنے کے ارادہ سے بہت تینوں صورتیں
 پڑھکر دم کرے کذا فی الحزرو فقیراً اَیْہُ الْکُفْرِ سِتِّیْ خَسْ مَعْدُ اور آیت الکرسی پڑھے نقل کیا اسکو بخاری نسائی
 ابن ابی شیبہ نے ف حدیث شریف میں آیا ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ جس نے سوتے وقت آیت الکرسی پڑھی
 اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک فرشتہ اُس کا محافظ رہتا ہے اور صبح تک شیطان اُس کے پاس نہیں آتا اور جو کوئی اُسکو
 بستر پر جگہ لیکر پڑھے اللہ تعالیٰ اُس کے گہرو اور اُس کے ہمسایہ کے گہرو اور اُس کے گرد کے چند گہروں کو محفوظ رکھتا ہے
 یسکوۃ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَلَوَّانَا فَاَنْتَ الَّذِیْ لَا تُغْنٰی عَنْکَ شَیْءٌ مِنْ شَیْءٍ وَتَعْرِیْفُ
 خدا کے لئے ہے جسے ہلکو کہا نا کہلایا اور پانی پلایا اور ہمارے سب ہمت کو کفایت کیا اور برائی اور نقصان سے محفوظ
 رکھا اور ہلکو جگہ دی بہت ایسے لوگ ہیں کہ نہ کوئی انکا کافی ہے اور نہ جگہ دینے والا نقل کیا اسکو مسلم ابو داؤد ترمذی
 نسائی نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَفَّلَنَا وَاَوْلٰی وَاَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَالَّذِیْ اَعْطٰنَا فَاَنْتَ الَّذِیْ لَا تُغْنٰی عَنْکَ شَیْءٌ مِنْ شَیْءٍ
 اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ اَللّٰہُمَّ رَبِّ کُلِّ شَیْءٍ وَمَلِیْئَہُ وَوَالِہُ کُلِّ شَیْءٍ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ النَّارِ دِتْ سَرِیْحِ
 مَسْ عَفْ سب تعریف خدا کے لئے ہے جو مجھ کو کافی ہوا اور جس نے مجھ کو جگہ دی اور جس نے مجھ کو کھلایا اور پلایا اور
 جس نے مجھ پر احسان کیا یعنی اُن چیزوں کے دینے سے خلی حاجت تھی اور زیادہ دیا یعنی حاجت سے اور جس نے
 مجھ کو عطا کیا اور بہت دیا شکر اللہ ہی کے لئے ہے بہر حال یا اللہ ہر چیز کے پروردگار اور مالک اور ہر چیز کے محبوب و دین تیری
 پناہ مانگتا ہوں دوزخ کی آگ سے نقل کیا اسکو ابو داؤد ترمذی نسائی ابن جہان حاکم ابو حاتم نے فقیر کہتا ہے کہ بعض
 روایات میں اس دعا میں اتنا اور زیادہ کیا ہے وَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ حَالِ اَهْلِ النَّارِ کَذَا فِی الْحَزْرِ اَللّٰہُمَّ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
 عَالِمِ الْغَیْبِ وَالشَّہَادَةِ اَنْتَ رَبِّ کُلِّ شَیْءٍ اَشْہَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ وَ اَشْہَدُ اَنَّکَ اَنْتَ
 عَبْدُکَ وَرَسُولُکَ وَالْمَلٰئِکَۃُ یَشْہَدُوْنَ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الشَّیْطٰنِ وَشَرِّکَہُ وَاَعُوْذُ بِکَ اَنْ اَقْرَبَ عَلٰی قَسْبِ
 سَمُوْءٍ اَوْ اَجْرَہُ اِلٰی مَسْ لَیْسَ۔ ا۔ ط یا اللہ آسمانوں اور زمین کے پروردگار اور اسے جاننے والے

نہایت بہتر کرنا مانتے ہیں دو چیزوں کے حال سے ۱۲

پوشیدہ اور ظاہر کے تو ہر چیز کا پروردگار ہے میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ کوئی معبود نہیں سوا تیرے تو کیا ہے
کوئی تیرے شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بندہ اور رسول ہیں اور فرشتہ بھی گواہی
دیتے ہیں یعنی ان باتوں کی جو اوپر گزریں میں پناہ پکڑتا ہوں تیری شیطان سے یعنی اُسکے وسوسوں سے اور اُس کے
شرک سے یعنی شرک میں ڈالنے سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ اپنے نفس پر برائی کا وٹن یا برائی کو کسی
مسلمان کی طرف لگاؤں یعنی کسی پر ظلم یا ہتھان کر دوں نقل کیا اسکو احمد طبرانی نے **اللَّهُمَّ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ خُضِّ**
عَالِي الْغَيْبِ الشَّكَاةُ رَبِّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِكُ السُّعُودِ يَا مَنْ قَسَمْتَ نَفْسِي وَشَرَّ الشَّيْطَانِ وَشَرَّ كَيْدٍ
سَرَّحْتَ مُسْخَرًا اے اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے اے پوشیدہ اور ظاہر کے جاننے والے
اے ہر چیز کے پروردگار اور مالک میں تیری پناہ مانگتا ہوں اپنے نفس کی برائی سے یعنی اس سے کہ اُس کے مقابلے میں
عاجز ہوں اور میں پناہ مانگتا ہوں شیطان کی برائی اور اُس کے شرک سے نقل کیا اسکو ابو داؤد و ترمذی نسائی ابن حبان
حاکم ابن ابی شیبہ نے **اللَّهُمَّ أَنْتَ خَلَقْتَ نَفْسِي وَأَنْتَ تَوْفَّيْهَا لَكَ مَسَاقُهَا وَفِيهَا هَارِ إِذَا حَيَّتْهَا فَاحْظَهَا**
وَأِنْ أَمَتَهَا فَاعْفُ رَحْمَةً لَكَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ كُلَّهَا یا اللہ تو نے میری جان
پیدا کیا اور تو ہی اسکو مارے گا اُس کی موت اور زندگی تیرے ہی ہاتھ ہے اگر تو اسکو جلاوے یعنی جگائے تو بلیا سے
اُس کی حفاظت کر اور برائیوں میں مبتلا ہوئیے مامون رکھہ اور اگر تو اسکو مارے تو اسکو شہیدے یا اللہ میں مانگتا ہوں
تجھے سلامتی یعنی دنیا اور آخرت میں سوتے اور جاگتے نقل کیا اسکو سلم نسائی نے فربا تھا و مجاہد اشارہ ہے
اس آیت کی طرف مجاہدی و ماتی لدر رب العالمین یا یہ معنی ہیں کہ اس کا مارنا اور جلانا تیرے ہی ہاتھ ہے یعنی تیری قدرت
میں نہ تیرے سوا دوسرے کی قدرت میں **اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ هَاطِكِ الْكَرِيمِ وَكَلِمَاتِكَ الْغَائِبَةِ مِنْ مَوْجِدِكَ**
فَا أَنْتَ أَخَذَ بِنَاصِيَةِ اللَّهِ أَنْتَ تَكْشِفُ الْعَرَمَ وَلَمَّا نَزَلَ اللَّهُمَّ لَا يَهْرُ مُرْجَبُكَ وَلَا يَخْلَفُ مَوْجِدُكَ
وَلَا يَقْضِيكَ ذَا الْجَنَّةِ مِنْكَ الْجَنَّةُ يَخْلُقُكَ وَيَجْعَلُكَ دَسْ مَحْضِي یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری ذات کریم کی اور تیری
پورے کلموں کی یعنی تیری کتابوں اور اس کی اُس چیز کی برائی جسے کبھی پیشانی کے بال تو پکڑنے والا ہے یعنی جو تیرے
قبضہ قدرت میں ہے یا اللہ تو دور کرتا ہے قرض اور گناہ کو آہی نہیں نکست دیا جاتا تیرا شکر اور نہیں خلافت ہوتا تیرا وعدہ
اور نفع نہیں دیتی دولت مند کو تیرے عذاب سے اس کی دولت مندی میں تیری پاکی بیان کرتا ہوں وابستہ تیری تعزیر
سے نقل کیا اسکو ابو داؤد و نسائی ابن ابی شیبہ نے **أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ**
ثَلَاثَ مَرَّاتٍ میں بخشش مانگتا ہوں اُس اللہ سے کہ کوئی معبود نہیں سوا اُسکے کہ زندہ ہے ہمہ گیر کرنے والا
اور میں اُس کی طرف رجوع کرتا ہوں بہر استغفار تین بار پڑھے نقل کیا اسکو ترمذی نے فربا حدیث شریف میں آیا ہے
کہ جو کوئی اس استغفار کو تین بار پڑھوے پر جگہ لینے کے وقت پڑھتا ہے اُسکے گناہ بخشے جاتے ہیں اگرچہ دریا کے جھاگ

شرح شیخ عبدالحق مین مذکور ہے کہ دون یہاں فوق کے ضد ہے **عَلَيْهِ** اس خدا کے نام سے مین لیٹا ہوں نقل کیا
اسکو نسائی نے **ف** یعنی نسائی کی روایت مین ذیل کی دعا بسم اللہ کے ساتھ ہے اور اور دن کی روایت مین **اللہم**
سے شروع ہوتی ہے **اللہم اسئلک ونجی الیک وقوتک افری الیک والنجاة ظہرک الیک رعبہ ورجبہ**
الیک لا یلجاء ولا یجئ الیک امنت بکثرتک الذی اذنک ونبیتک الذی اذنتک
ولیتجہنک اخر ما یتک کلمہ **ع** یا اللہ مین نے اپنی ذات کو متقا کیا تیری طرف یعنی تیرے حکم کا مطیع
اور تیری تعظیم رضی اور تیری تقدیر پر قانع اور مین نے اپنے دین و دنیا کا کام سب تجھے سونپا اور مین نے تجھ پر ہر وہ کیا تیرے
ثواب کی خواہش اور تیرے عذاب کے ڈر سے کوئی پناہ اور نجات تیرے عذاب سے نہیں سولے تیرے مین ایمان لایا تیری
کتاب پر جو تو نے اقامی اور تیرے نبی پر جو کہ تو نے بھیجا اور چاہے کہ ان کلمات کو آخر اپنی ساری کلمات کا کرے یعنی اس
دعا کے بعد کوئی کلام نہ کرے نقل کیا اسکو صحاح ستہ مین **ف** یعنی سب دعاؤں کے پیچھے اس دعا کو پڑھے اور بعد اسکا اور
کلام دنیاوی نہ کرے لیکن اگر کوئی آیت قرآنی مثل سون کافرون وغیرہ کے پڑھے تو کچھ مضائقہ نہیں کہذا قال الفخر اور حدیث شریف
مین آیا ہے کہ جب نوبت پڑا تو وضو نماز کی طرح وضو کر پھر دھنی کروٹ پر لیٹ پھر یہ دعا پڑھ **اللہم سلمت** سے ارسلت
تک تو اگر اس رات مین مرے گا تو دین اسلام پر مرے گا اور اگر صبح کو گا تو بھلائی کو پہونچے گا مشکوۃ۔ **ولیکر اقل یا لکھ الکفر**
اور چاہئے کہ سورہ کافرون پڑھے یعنی سونیکے ارادہ کے وقت نقل کیا اسکو طبرانی نے **تحریرتک علی خاتمہ تیرہ کا دست**
سبح پڑھ چاہئے کہ سو دے سون کافرون کے ختم پر نقل کیا اسکو ابو داؤد و ترمذی نسائی ابن حبان حاکم ابن ابی
ف حدیث شریف مین یہ مضمون آیا ہے کہ آدمی اسکے پڑھنے سے شرم سے پاک ہوتا ہے مشکوۃ۔ **وکان النبی صلی**
اللہ علیہ وآلہ وسلم یقر البسجات قبل ان یرقد ویقول ان فیہن ایتہ خیر من الف ایتہ
دیت سن اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ سجات پڑھتے تھے یعنی جن سورتوں کے سرے پر **بسم**
یا **بسم** آیا ہے سونے سے پہلے پڑھتے اور فرماتے کہ ان مین ایک آیت ہے ہزار آیتوں سے بہتر نقل کیا اسکو ابو داؤد و ترمذی
نے **ف** وہ آیت لیلۃ القدر کے اور ساعت جمعہ کی مانند معلوم نہیں جب سب سورتیں پڑھے تو اسکا ثواب یلک کا کذا ذکر العل
وهن الحدید والحصر والصف والجمعة والتغابن والاعلیٰ موس اور وہ سجات سورہ حدید اور سورہ
اور سورہ صفت اور سورہ جمعہ اور سورہ تغابن اور سورہ سجہ ام ربکا لاسلی مین نقل کیا اسکو موقوفہ نسائی نے فقیر کہتا ہے کہ
سجات سات سو تین مین چھ یہاں مذکور مین اور ساتویں **جان الذی اسری** اور تین کا قول موتوف ہے معاویہ بن حاکم پر
کہ راویان حدیث مین سے ہے تو شاید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انھیں چہون پر اکتفا کرتے ہونگے کہذا فی المقات **فی**
الکثر الشجۃ ونباتہ الذی سئل اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نہ سوتے یہاں تک کہ سورہ المجددہ
اور سورہ ملک کو نہ پڑھیں نقل کیا اسکو نسائی ترمذی ابن ابی شیبہ حاکم نے **ف** غالباً جنیہ صحابی سے روایت ہے کہ تم سورہات

وینے والیکوڑ ہو یعنی جو عذاب دینا اور آخرت سے بچا دے وہ سورہ الم نشرہ میں ہے۔ میں نے سنا ہے کہ ایک شخص نے
اُسکو اپنا اور دیکھا تھا اُسکے سوا دوسرا دروہین پڑھتا تھا اور وہ شخص نہایت گتھگرتھا جیسہ وہ دروہین اس سورہ نے اُس کو
اپنی پناہ میں کر لیا اور جناب باری میں عرض کیا کہ اے میرے رب اس شخص کو بخش دے کہ یہ مجھے بہت پڑا کرتا تھا اللہ تعالیٰ
نے اُسکی شفاعت قبول کی اور فرشتوں کو فرمایا کہ اُسکے ہر گناہ کے عوض ایک نیکی لکھو اور اُسکا درجہ بلند کرو اور خالق نے یہ
بہی کہا کہ یہ سورہ اپنے پڑھنے والے کے لئے قبر میں جگہ کرتی ہے عرض کرتی ہے کہ خدا اگر میں تیری کتاب سے ہوں
تو میری شفاعت اُسکے حق میں قبول فرما اور اگر تیری کتاب میں سے نہیں ہوں مجھ کو کتاب میں سے مٹا دال اور یہ سورہ
پڑھنے والے پر پڑھنے والے پر اپنے باز و پھیلاتی ہے اور اُسکی شفاعت کرتی ہے اور اُسکو عذاب قبر سے بچاتی ہے اور سولہ
کی بھی یہی فضیلت بیان کی اور خالق نے خود نہ سوتے جب تک کہ ان دونوں کو نہ پڑھ لیتے اور طوالت میں نے کہا ہے کہ یہ
دونوں سورتیں سب سورتوں پر فضیلت دی گئی ہیں ساتھ نیکوئی شکوہ کہنے پر بھی اسرار میں والذمرت میں
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ سوتے یہاں تک کہ سون ہی اسرائیل اور سون زمرہ پڑھ لیتے نقل کیا اسکو ترمذی نسائی
حاکم نے ماکنت اری احد یعقیل یتاکم قبل ان یقرأ الا یثلاث الا و اخر من یقر فی البقرۃ مکی صحیحہ
حضرت علی مرتضیٰ فرماتے ہیں کہ میں کسی عاقل کو نہیں دیکھتا تھا کہ سو جاوے پہلے اس سے کہ تین آیتیں آخر سورہ بقرہ کی پڑھ
لیئے لہذا فی السموات سے آخر سون تک یہ حدیث موقوف اور صحیح ہے و آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین
آخر سورہ بقرہ کی مجھ کو عرش کے خزانہ سے ملی ہیں یعنی اسن رسول سے آخر تک تو تم ان کو سیکھو اور اپنی عورتوں کو سکھاؤ کہ ان
بخشش کی طلب ہے اور اللہ کا تقرب اور دعا اور کسی نبی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا یہ آیتیں نہیں ہیں جو کوئی ان میں
دعا کی آیتیں پڑھتا ہے مقبول ہوتی ہیں لہذا فی المشکوہ فقیر کہتا ہے کہ مصنف نے یہاں اپنے وعدہ کے خلاف کیا دیا چہ
میں اُسے وعدہ کیا تھا کہ حدیث موقوف کے بعد اُس کی رمز لکھو لگا جس نے اُسکو موقوفہ روایت کیا ہو یہاں رمز موقوف
قطب صحیح لکھا اور یہ نہ لکھا کہ کس کتاب میں کس صحابی پر موقوف ہے بلکہ یہ لکھا کہ اسکی اسناد صحیح ہے امام نووی رحمہ نے
ادکار میں اس مقدمہ کو حل کیا کہ بیان کیا کہ امام حافظ ابوبکر بن ابی داؤد نے اپنی اسناد سے حضرت علی مرتضیٰ سے روایت
کی ہے ماکنت اری الخ لہذا فی الخبر چنانچہ مترجم نے شروع مجھے پر لکھ دیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اذا وضعت جنبتک
علی الفیث و قرأت فاتحۃ الکتاب و قل ہو اللہ احد فقد نامنت من کل شیء الا المیت و آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
جب تو اپنا پہلو چھوئے پر رکھے اور سون فاتحہ اور سون اخلاص پڑھے تو تو مامون ہو اور ہر چیز یعنی ہر بلا سے سوامت کے
نقل کیا اسکو بزار نے ماہرین رجل یاوی الی قریشہ فقیر عہدہ من کتب اللہ الا کتب اللہ الیہ ملک کا
یخضع من کل شیء یؤذیہ کتب من نویدہ صحت ہبت ۱۔ جہاد می کہ اپنے بچہ نے پچھلے پڑے
اور کوئی سورہ کلام اللہ کی پڑھے تو اللہ تعالیٰ اُسکے پاس ایک فرشتہ بھیجتا ہے جو اُسکی حفاظت کرتا رہتا ہے ہر چیز سے کہ اُس کو

یعنی بڑے اعمال اور اُس چیز کی بُرائی سے جو اللہ تعالیٰ نے زمین میں پیدا کی اور اُس چیز کی بُرائی سے جو زمین سے نکلتی ہے اور رات کے فتنوں کی بُرائی اور دن کے فتنوں کی بُرائی سے اور رات اور دن کے حادثوں کی بُرائی سے مگر جو حادثہ کہ پہلائی کے ساتھ آوے یا رحمن نقل کیا اسکو طبرانی نے ق آیا ہے کہ جنات سے محارِب کی رات میں ایک شیطان نے اگل کا شعلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لا کر آپ کو ضرر پہونچانا چاہا اُسوقت حضرت جبریلؑ نے اگر یہ دعا آپ کو پڑھائی اسکے پڑھنے سے وہ شعلہ بجھ گیا اور سب شیاطین بہاگ گئے صحیفہ کرتا ہے کہ قاموس میں ہے کہ فتنہ بالکسبیت معنی میں آتا ہے تخریر ہونا اور اگر کسی اور گناہ اور کفر اور رسوائی اور عذاب اور دیوانگی اور محنت اور آزمائش اور بہان سب سے ہو سکتے ہیں ع وَفِي الزَّكَاةِ وَاللَّهِمَّ رَبِّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَفَا ظَلَمْتَ وَرَبِّ الْأَرْضَيْنِ وَفَا أَقَلَمْتَ وَرَبِّ الشَّيْطَانِ وَفَا أَهْلَكَ كُنْتُ لِي جَارًا مِنْكُمْ كَثِيرٌ خَلَقْتَ أَجْعِدُنِي أَنْ يَفْرَمَ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ أَوْ أَنْ يُطْعَمَ عَنْ جَارِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ طَسُ

مَصُ اوزید اور پختنے میں یہ دعا پڑھے اللہ رب السموات الی آخرہ یعنی اسے اللہ ساتوں آسمان کے پروردگار اور اُن چیزوں کے چہر آسمانوں نے سایہ ڈالا ہے اور اسے زمینوں کے پروردگار اور اُن چیزوں کے چنگوزمینوں نے اٹھایا ہے یعنی مخلوقات کے اور اسے شیطانوں کے پروردگار اور اُن لوگوں کے چنگو شیاطین نے بہکایا تو میرے لئے محافظ ہو اپنے سب مخلوقات کی بُرائی سے اُن میں سے کوئی مجھ پر غالب ہو یا یہ کہ حد سے تجاوز کرے تیری پناہ چاہئے والا غالب ہوتا اور تیرا نام بابرکت ہے نقل کیا اسکو طبرانی نے اوسطین اور ابن ابی شیبہ نے اللہم غَارِبِ النُّجُومَ وَهَذَا زِيَادَةُ الْغَيْثِ وَانْتَ حَيُّ قَيُّوْمٌ لَا تَاْخُذُكَ مِيتَةٌ وَلَا نَوْمٌ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اِهْدِ اِيْلَيْ وَاَنْوِ عَيْنِي يَا اَسَدَ سَائِرِ حَيِّ

یعنی آفتاب اور انکھوں نے آرام کیا اور توندہ نمبر کرنے والا ہے کہ جگہ جگہ اور نہ نیند اسے زندہ لے تدبیر کرنے والے میری رات کو آرام دے یعنی جگہ نیند آنے کے سبب سے رات کو آرام دے اور ملا میری آنکھ کو نقل کیا اسکو ابن سنی نے وَ اِذَا اَنْتَبَهَيْتَ مِنَ النَّوْمِ فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي رَحِمَ نَفْسِيْ وَلَوْ كُنْتُ فِيْهَا فَا مِنْ اَمَّا مَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي يَسْتَلِ السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضَ اِنْ تَزُولَا وَكُنْ رَاٰتَا اِنْ اَمْسَكْتُمَا مِنْ اَحَدٍ مِنْ بَعْدِ اِنَّهُ كَانَ جَلِيْلًا غَفُوْرًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي يُسَوِّدُ الشَّجَرَةَ تَقَعُّ عَلَى الْاَرْضِ اِنْ اِيَّاكَ اِنَّ اِلَهًا اَلَا تَاْمُرُكَ فَوْفَ نَجْمٍ سَرَّحَ مَشْرِصٍ اَوْ جَنَاحٍ مِنْ جَوْهَرٍ عَرَّحَ شَدَّ اِلَى الْاَرْضِ

یعنی سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے میری جان کو میری طرف ہٹایا اور اسکو سونے میں نہا راسب تعریف اللہ کے لئے جس نے تہام رکھا ہے آسمانوں اور زمین کو اس سے کہ اپنی جگہ سے اُل جاوین اور گروہ اُل جاوین تو کوئی اٹھاتا ہے والا اسکے سوا نہیں بیشک وہ بر وبارہ بخشنے والا ہے سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے آسمان کو تہام رکھا ہے اس کے زمین پر گرا سکے ارادہ سے البتہ اللہ لوگوں پر مہربان ہے ہم کرنے والا ہے نقل کیا اسکو نسائی ابن حبان حاکم ابویعلیٰ نے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي يُخَيِّمُ الْمَوْتَى وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ مَشْرِصٍ سب تعریف اللہ کو سب جو مردوں کو زندہ کرتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے نقل کیا اسکو حاکم نے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اَنْجَا نَا مِنْ اَمَانَا وَ اَلِيْمًا الشَّيْءُ مِنْ مَصْرُ

چاہے لے لے ایسے ہی یہ دعا ہے کہ اجابت اُسکے لئے قریب اور مہیا ہے **فَمَنْ قَالَ حِينَ يَخْرُجُ مِنَ الْمِيلِ بِسْمِ اللَّهِ عَشْرَ مَرَّاتٍ وَتَحَنَّنَ اللَّهُ عَشْرًا وَأَمَّنَ بِاللَّهِ وَكَهَرَبَاتٍ لَطَاعَتِ عَشْرًا وَاقَى كُلَّ شَيْءٍ يَنْفَعُهُ وَلَا يَنْفَعُ لِدَانِئٍ كَيْدُ رَكَّةٍ أَوْ مِثْلِهَا طَسَّ** جو کوئی رات کو کر دے بیسے کیسے دس بار بسم اور سب جان اللہ ہو ورس یا یہ الفاظ کہ امت باسد و کفرت بالطاغوت یعنی میں ایمان لایا اللہ پر اور منکر ہوا باطل معبود و محلات ہوں یا شیطان تو وہ شخص محفوظ رہے گا ہر چیز سے جس سے وہ ڈرتا ہے اور کسی گناہ کو لاحق نہیں کہ اس شخص سے لاحق ہو یا اُسکو ہلاک کرے اس سماعت جیسے وقت تک جس میں اُس نے حرکت کر کے یہ کلمات پڑھے غرض یہ کہ رات دن ایذا دینے والی چیزوں اور گناہ سے محفوظ رہے گا نقل کیا اسکو طبرانی نے اوسطین و اذا اقام من الليل عشر فاشهد الله عاذا اليه فليكن فضله بصرفه ازاره تلك مرات وقائمه لا يدري من خلفه عليه فاذا اتم صلاته فليقل يا سمك اللهم وضعت بي وبنيك اذ فقه ان امسكت نفسي فاذا فقهها وان رددتها فاحفظها ما يحفظ به عبادك الصالحين

ت مے اور جب کوئی رات کو اپنے بچوں سے اٹھے اور پھر دوبارہ بستر پر جاوے تو چاہے کہ اُسکے پاس لکھی ہوئی کلمہ سے تین بار چاروے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ کون چیز اسکے بچے بستر پر آوی یعنی شاید کوئی کلمہ وغیرہ اُس پر نازل ہوا اور جب لیٹے تو یہ دعا پڑھے یا سمک اللهم رخ یعنی یا اللہ میں نے اپنا پہلو تیرے نام سے رکھا اور تیرے ہی نام سے اُسکو اٹھاؤ گا جو میری جان روک رکھے یعنی روح کو قرض کر لے تو اُس پر رحم کرنا اور جو تو اُسکو پیرے یعنی جگاوے تو اُسکی حفاظت کر اسی باتوں سے جسے تو حفاظت کرتا ہے اپنے نیک بندوں کی نقل کیا اسکو ترمذی ابن سنی نے و اذا اقام لیتهد فان كحل الخلاء فليقل بسم الله مص مے اور جب اٹھے اس غرض سے کہ تہجد پڑھے تو اگر پاخانہ میں جاوے یعنی دخل ہو گیا ارادہ کرے تو بسم اللہ کہے نقل کیا اسکو ابن ابی شیبہ ابن سنی نے ف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بسم اللہ کرنے سے پردہ ہو جاتا ہے میری امت کی برنگی اور جنات کی آنکھوں کے درمیان میں علی اللہم اری اعوذ بان من الجن والنجائش مع مص - یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں ناپاک جنوں اور ناپاک جنیوں سے نقل کیا اسکو صحیح ابن سنی اور ابن ابی شیبہ نے فقیر کہتا ہے کہ خبث بضم تین جمع خبیث کی یعنی مذکر لایا و ہندہ جنات اور شیاطین میں سے اور جنات جمع خبیث کی یعنی مؤنث اور پاخانہ کے لئے یہ دعا اسلئے مخصوص ہوئی کہ وہاں شیطان آتے ہیں کیونکہ اُن مقامات میں ذکر اللہ متروک رہتا ہے اور بعض علماء کہتے ہیں کہ خبث بسکون موحہ یعنی کفر و شرک اور طلق بری چیز کے ہے اور جنات سے مراد افعال ذمیہ و عقائد باطلہ میں کلامی اللغات فاذا اخبر عفر انک جب عہ مصد اور جب پاخانہ سے نکلے کہے کہ میں مانگتا ہوں تیری بخشش نقل کیا اسکو ابن جان اور چارون اور ابن ابی شیبہ نے ف پاخانہ میں جاوے تو پناہ چاہے اسلئے کہ وہ شیاطین کے حاضر ہونے کی جگہ ہے چنانچہ یہ مضمون زید بن ارقم نے صریح حدیث میں روایت کیا ہے اور شیخ ابن حجر نے کہا ہے کہ جو لوگ ایسے وقت میں ذکر کرنا کر دجانتے ہیں جیسے کہ عہو کا مذہب ہے وہ تفصیل کرتے ہیں

لگا کر ایسا مکان ہو کہ پاخانہ ہی کے لئے بنا ہو تو ان کلمات کو دخل نہ دیتے پہلے کہے اور اگر ایسا مکان نہ ہو بلکہ بچل وغیرہ ہو
 تو شروع کے وقت کہے اور اگر پہل جاسے اور عین حالت پاخانہ پہرنے میں یا دوسے تو زبان سے کہے بلکہ دل سے
 کہے اور نکلنے کے وقت بخشش چاہنے کے دو سبب ہیں ایک یہ کہ ذکر زبانی جو اس وقت میں نہیں ہو سکا اس بخشش
 مقصد سے یہ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ذکر زبانی ترک نہیں فرماتے تھے مگر حاجت کے وقت تو گو یا آپ نے اسکو
 تقصیر جا کر اسکا تدارک استغفار سے کیا اور دوسرا سبب یہ کہ ایسا بیکار ہونا اور اذہندہ فساد کا نکلنا ایک
 نعمت الہی ہے جسکے شکوہ بجالانے میں تقصیر ہوتی ہے اس لئے اس بخشش چاہے لفظاً اور سبب سے کہ پاخانہ یا عین ہی
 چیز نہ بچائے کہ جس میں خدا اور رسول کا نام ہو جیسے نہر اور دریا اور پروردہ میں بیٹھنا اور جنگل میں دور جاوے کہ کوئی اس کو
 نہ دیکھے اور چادر سے اپنا سر ڈھانکے اور کپڑا برہنگی سے نہ ڈھنڈا دے جب تک کہ زمین کے قریب نہ ہو چاہے اور اگر سہارا
 لینا منظور ہو تو بائیں ہاتھ سے سہارا لے اور قبلہ اور بیت المقدس اور سورج اور ہوا کی طرف نہ بیٹھ اور مونہ نہ نکرے اور تین
 ڈھیلوں سے استنجہ کرے اور ہڈی اور کونڈہ اور گوبر سے استنجہ نہ کرے اور گرمی کے موسم میں اول ڈھیلہ پیچھے کو بچائے اور
 دوسرا آگے کو اور تیسرا پیچھے کو اور چارے میں اسکا عکس کرے اور عورت ہر موسم میں اول ڈھیلہ آگے ہی کو لٹا دے
 اور اللہ تعالیٰ کا نام نہ لے اور پاخانہ میں گلی نہ کرے مگر جب ایسی ہی ضرورت ہو اور نہ کھنکارے نہ تھوکے نہ ناک سنکے
 نہ چھینکے کا جواب دے نہ سلام کا جواب دے نہ وزن کا جواب دے نہ ان چیزوں کا جواب دل سے دے اور
 نہ ہاتھ شرم گاہ کو نہ لگا دے اور گہاٹ پر اور شرک پر اور درخت وغیرہ کے سایہ میں جہاں لوگ آرام پاتے ہوں پاخانہ
 نہ پھرے پھر ہاتھ دھو دے اور بائیں ہاتھ سے ڈھیلے اعضا کر کے پانی سے استنجہ کرے مگر جب رون سے نہ تو احتیاج
 سے کرے اور پانی سے استنجہ کرنے میں اول پنج کی انگلی پتی کر کے مقعد کو گروے پھر چوٹکیا کی پاس کے انگلی سے پھر
 چوٹکیا سے پھر شہادت کی انگلی سے یہاں تک کہ خوب خاطر جمع کرے پھر رستے سے خارج ہو سیکے بعد ہاتھ دھو دے
 اور بسم کہے اول ہی اور بعد ہی اور جب پاخانہ سے نکلے دھنپا پاؤں کا لگد مار نہ کر و پڑے اور دخل ہونے کے وقت پہلے
 بائیں پاؤں رکھے اور اسی طرح پیشاب کرنے میں قبلہ وغیرہ کی طرف پشت اور مونہ نہ نکرے اور ہوا کے سن سے بچی تاکہ چھینٹیں
 نہ پڑیں اور نرم زمین پر پیشاب کرے پھر پاؤں جاری اور تھڑے پانی میں نکرے نہ مونہ دار درخت کے نیچے نہ بہتی نہر کے
 کنارہ اور نہ نہانے کے جگہ نہ کھرے ہو کر نہ زوالہ کے نیچے نہ نجاست کے کہنہ پر کرے اور پیشاب برتن میں جمع نہ کرے
 اور کلام نہ کرے بعدہ ڈھیلے سے خشک کرے اور چھل قدمی کر کے کھنکار پانی سے دھو دے کہ قطرہ کی بند ہو سکے لئے
 دماغ دینے کی برابر ہے لکن فی وظائف نسبی اللہ تعالیٰ اذہب عني الذی وعاکفانی سے موصوف
 سب تعریف اللہ کو ہے جس نے مجھے لیا دینے والی چیز دے دی اور مجھ کو چین دی نقل کیا اسکو نسائی ابن سنی نے اور
 مرقا بن ابی شیبہ نے وَاذْ اَوْضَا فليَسْمِ اللہ کتبت اور جب وضو کرے تو چاہئے کہ بسم اللہ کہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لازم کر داپنے اوپر سواک کرنا کیونکہ اس میں دس خصلتیں ہیں سو نہ کو پاک کرتی ہے رب
راضی ہوتا ہے شیطان ناخوش ہوتا ہے ملائکہ اعمال لکھنے والے اسکو دوست رکھتے ہیں مسودہ مضبوط ہوتے ہیں ملائم لکھا
سو نہ میں خوشبو آتی ہے شپ کو دور کرتی ہے بینائی کو روشن کرتی ہے اور دانتوں کے مرض کو دور کرتی ہے اور دہشت
بھی ہے پہر آپ نے فرمایا کہ سواک والی نماز ستر درجہ افضل ہے اس نماز سے جس میں سواک نہ ہو کفائی المنہیات اور جو کوئی
وضو پر وضو کرتا ہے اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور وضو کے لئے قبلہ رخ اونچی جگہ پر بیٹھے اور کوئی شخص وضو کرے
گر عذر کے ساتھ دوسرے سے وضو کرنا مضائقہ نہیں اور بے ضرورت بات نہ کرے اور نماز کے وقت کے آئیے پہلے وضو
کرے اور آداب وضو کے بہت ہیں فقہ کی کتابوں میں دیکھئے چاہیں اور بعض فقہانے پڑھنا ان دعاؤں کا جو گلے علمائے مقبول
ہیں وضو میں مستحسن لکھا ہے یعنی بعد بسم اللہ اور نیت کی یہ دعا پڑھے اللھم اللہ الذی جعل الماء طهورا وادغی کے وقت یہ دعا
اللھم اتقنی من حوض نیک صلی اللہ علیہ وسلم کا سال الا تطابعدہ ابداللھم یعنی علی تلاوۃ القرآن و ذکرک و شکرک حسن عبادتک اور
تاک میں پانی دینے کے وقت یہ کہے اللھم لا تخرجنی راحۃ نعیمک و تباہک اور سو نہ دہوتے وقت اللھم وضو جی تو میض جو
ولا تسود وجہی یوم تسود وجوہ اور دہنے یا تھ پر پانی ڈالنے کے وقت اللھم عطنی کتابی بینی و صابنی بایسیر اور بائین یا تھ پانی
ڈالنے کے وقت اللھم لا تعطنی کتابی بشالی و لاسن و ہا نہری اور سر کے مسح کے وقت اللھم حرم شعری و بشری علی النار و ظلی تحت
موشک یوم لا ظل الاظلمک اور کافون کے مسح کے وقت اللھم عطنی من یذین یسمعون القول فیتبعون حسنا و اگر دن کے
مسح کے وقت اللھم اتق قیتی من النار اور دہنے پاؤں دھونیکے وقت اللھم ثبت قدمی علی الصراط یوم تنزل الاقدام اور
بائیں پاؤں دھونے پر اللھم اتق ذنبی مغفورا و سبی مشکورا و تجارتی لن تبورا و ترہض و دھونیکے وقت سبیر صلی اللہ علیہ وسلم
درود بھیجے اور بعد وضو کے کنگھے کرنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہوئی بلکہ فرمایا ہے کہ ایک دن پیچ
کنگھی کیا کہ وہ دو گانہ تھوڑا وضو ادا کرے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا ہے کہ جب جب پیر علیہ السلام سخت
پراول وحی لائے تو آپ کو وضو سکھایا اور بعد اس کے دو گانہ ادا کرنا حکم کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو نماز
وضو کرے اور وضو کو اچھی طرح کرے یعنی سنت کی رعایت کے ساتھ پھر کھڑا ہو کر دو گانہ وضو دل سے اخلاص کے ساتھ

سے
میں اسکو
جس نے
کے لکھا
نماز
کی تو
پہلے
صلی اللہ
سکھ
فی
یہا
سے
دن
اور
بائیں
پاؤں
دھونے
پر
دو
گانہ
وضو
دینا
چاہیے

۱۵ آہی تو کچھ عزم مت کر اپنے نعت اور جنتوں کی خوشیوں سے ۱۶ آہی تو میرا چہرہ روشن کر جس روز کہ موندہ روشن ہوں گے اور میرا چہرہ
سیاہ مت کر جس روز کہ موندہ سیاہ ہوں گے ۱۷ آہی تو میرا نامہ اعمال میرے دہنے ہاتھ میں عطا کرادے جسے آسان حساب لے ۱۸ آہی تو میرا
نامہ اعمال میرے بائیں ہاتھ میں مت دینا اور میرے چہرے پر ۱۹ آہی میرے بال اور میری کھال الگ چر
موش کے نیچے سایہ دے اس روز میں کہ کوئی سایہ میرے عرش کے سایہ کے نہوگا ۲۰ آہی بھارن لوگوں
اور اس میں سے اچھے کے پیروی کریں ۲۱ آہی میرا دم پل عطا کرنا ثابت ہے جس روز کہ تم پہلے ۲۲ آہی
بخشا ہوا کہ میری سی کو سہیل اور میری تجلیت کو یابی کر کہ مراد نہو ۱۴

بدون ریا کے پڑھے تو اسکے لئے جنت واجب ہوتی ہے اور تحجب ہے کہ اس دو گانہ کے اول کعبت میں بعد الحمد کے یہ کہتے ہیں
والذین اذا فعلوا فاحشۃ سبّو ونعم اجر العالمین تک اور دوسرے میں یہ کہتے ہیں ولولہم اذ ظلموا انفسہم سے تو اباحیہ تک
کذا فی وظائف نسبی القجد نماز تہجد کا بیان افضل الصلوٰۃ بعد المکث بآیۃ الصلوٰۃ فی خوف اللہ
نماز فرض کے سوا سب نمازوں سے ثواب میں بہتر نماز پڑھنا رات کے درمیان ہے نقل کیا اسکو مسلم نے ف آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان تم میں سے کیسے سر کی گدی پر جھوٹ دے دوتا ہے تین گره لگاتا ہے ہر گره میں اس مضمون کو
باندھتا ہے کہ رات بہت ہے سو نہ پس اگر وہ جاگا اور اللہ تعالیٰ کو یاد کیا تو ایک گره کھل جاتی ہے اور اگر اٹھ کر وضو کیا تو دوسری
گرہ کھلتی ہے پھر اگر نماز پڑھی تو تیسری گره کھلتی ہے اور صبح کو شادان اور خوشدل اُٹھتا ہے اور اگر یہ باتین نہ ہوتیں تو بد دل اور
کابل اُٹھتا ہے اور نیز فرمایا کہ اپنے اوپر رات کو نماز تہجد پڑھنا لازم کرو کیونکہ یہ اسچہ کو گناہ طریقہ سے جو تھے پہلے تھے اور سب کا
تمہاری نزدیک کا تہا رہے پروردگار سے اور گناہوں کے دور ہو نیکا موجب اور گناہ سے باز رہنے کا باعث ہے اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کو اٹھا قیام کیا کہ آپ کے پاسے مبارک سوچ گئے لوگوں نے عرض کیا کہ آپ ایسا کیوں کرتے ہیں
اللہ تعالیٰ نے تو آپ کے انگلی پر پھلے گناہ معاف کر دئے ہیں آپ نے فرمایا کہ کیا میں بندہ شکر گزار نہ ہوں اور آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص کا ذکر ہوا کہ تمام رات سوتا رہتا ہے نماز تہجد کے لئے صبح تک نہیں اُٹھتا آپ نے فرمایا کہ
شیطان اُسکے کانوں میں پیشاب کر جاتا ہے اور نیز فرمایا کہ تین لوگ ہیں جن سے اللہ رضی ہوتا ہے ایک وہ شخص کہ رات کو نماز
لئے قیام کرے اور ایک وہ لوگ کہ نماز جماعت میں صفت باندھیں اور ایک وہ لوگ کہ جہاں میں صفت باندھیں اور فرمایا کہ اللہ
رحم کرے اُس شخص پر جو رات کو اُٹھے اور خود نماز پڑھے اور اپنی بی بی کو جگا دے اور وہ بھی نماز پڑھے اور اگر بی بی اٹھا کرے
تو خدا اُسکے مونہ پر پانی چھڑکے اور خدا اُس عورت پر رحم کرے جو رات کو اُٹھ کر نماز پڑھے اور اپنے شوہر کو جگا دے اور
وہ بھی نماز پڑھے اور اگر شوہر اٹھا کرے تو وہ عورت اُسکے مونہ پر پانی چھڑکے اور فرمایا کہ جنت میں ایسے بالا خانہ ہیں کہ
اُن کے باہر کاغذ اندر سے اور اندر کا باہر سے معلوم ہوتا ہے یعنی نہایت صاف و لطیف ہیں اللہ تعالیٰ نے انکو ان لوگوں کے
لئے بنایا ہے جو کلام نرم کرتے ہیں اور کہا ناگو کو نکو کہلاتے ہیں اور روزی و کثرت سے پیارے رکھتے ہیں اور رات کو نماز پڑھتے
ہیں جو وقت کہ لوگ سوتے ہوں اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہر شب آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے یعنی ٹہکی رحمت خاص رات کو نازل
ہوتی ہے جو وقت کہ آخر کی تہائی رات رہتی ہے اور فرماتا ہے کہ کون ہے جو مجھے دعا کرے اور میں قبول کروں کون ہے
کہ مجھے سوال کرے اور میں اُسکو دوں کون ہے کہ مجھے گناہوں کی بخشش چاہے اور میں اُنکو معاف کروں پھر اللہ تعالیٰ
اپنے قدرت کو پہلانا ہے اور فرماتا ہے کہ کون ہے کہ اُس ذات کو قرض دے جو غفلت ہے غفلت اس سے اپنی ذات
مبارک کو مراد رکھتا ہے اور قرض یہ ہے کہ میری عبادت کرے میں اُسکا بدلہ دوں گا ضائع نہیں کروں گا صبح تک یوں ہی فرماتا ہے
رہتا ہے اور فرمایا کہ جب آدمی اپنی بی بی کو جگا دے اور دونوں اٹھ کر نماز پڑھیں تو ذکرین اور ذکرات میں لکھے جاتے ہیں

یعنی خدا کے یاد کرنے والوں میں جنکے حق میں بڑی بزرگی وارد ہوئی ہے اور فرمایا کہ میری امت کے اشرف قرآن کے حامل ہیں یعنی وہ لوگ جو قرآن یاد کریں اور اس پر عامل ہوں اور رات والے لوگ ہیں یعنی تہجد گزار اور فرمایا کہ قیامت کے دن لوگ ایک زمین پر اٹھیں گے اور ایک پکارنے والا یہ کہے گا کہ وہ لوگ کہاں ہیں جنکے پہلو بسترون سے ملکہ رہتے تھے تہجد گزار اٹھیں گے اور بہت تہوڑے ہونگے اور جنت میں بجا بجا جائیں گے پہرہ پائی لوگوں کو حساب کا حکم ہو گا کذا فی مشکوٰۃ اور کسی شخص نے حضرت جنید بغدادی رحمہ کو استقال کے بعد خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ کہو اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا انہوں نے فرمایا کہ میں جو حقائق اور معارف کی باتیں کیا کرتا تھا سب بیکار گئیں کچھ کام نہ آئیں البتہ چہرہ خفیف تہجد کی رحمتیں جو آدھی رات کو پڑھتا تھا وہ ابی کام آئیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس پر عمل نصیب کرے آمین آمین آمین ع افضل الصلوٰۃ صلوٰۃ المکرّمۃ فیہ فیہ الا لک توبۃ کخ مہر بہترین نماز سوائے فرض کے آدمی کا اپنے گہر میں نماز پڑھنا ہے نقل کیا اسکو بخاری مسلم نے ف یعنی نماز فرض مسجد ہی میں افضل ہے اور نفل گہر میں اور ستین مکرہ فرض کے حکم میں دخل ہیں ہمارے زمانہ میں یعنی اُن کو ہی مسجد ہی میں پڑھے تاکہ فرضی ہونے کی تہمت نہ لگے ع صلوٰۃ الیل کخ مہر واللتھار امنتہ مثنیٰ مـ ۱۔ رات کی نماز بروایت بخاری مسلم اور دن کی نماز بروایت احمد دو دو رکعت میں نقل کیا اسکو بخاری مسلم احمد نے ف امام شافعی اور امام مالک اور امام احمد کے نزدیک نماز نفل رات اور دن دونوں میں دو دو رکعت پڑھنی افضل ہیں اور امام عظیم کے نزدیک چار چار افضل ہیں اور صاحبین کے نزدیک رات کو دو دو پڑھنے افضل ہیں اور دن میں چار چار اور ہر ایک کے سنن حدیث سے ہے کذا ذکر العلّی وکان اذا قام من الیل تہجد قال اللّٰہم لک الحمد انت قیم السموات والارض ومن فیہن واک الحمد انت ملک السموات والارض ومن فیہن واک الحمد انت نور السموات والارض ومن فیہن واک الحمد انت الحق ودعدک الحق ولقاءک حق وقولک حق والجنۃ حق والنار حق والنعیم حق وفجد الحق والساعۃ حق اللّٰہم لک اسلمت ویک امنت وعلیک توکلت وایک انکت ویک خاصکت وایک حاکمت عقی انت ربنا وایک المصیر فاعف عنی ما قدرمت وما اشررت وما اعلست و ما احدثت اعلم عیبہ متبہ انت للمفید مہر و انت المؤمن خیر انت الہی لا الہ الا انت ع عقی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کے تہجد پڑھتے اُسے توبہ دعا پڑھتے الہم محمد یعنی اللہ تیرے ہی لئے سب تعریف ہے تو ہی قائم رکھنے والا آسمان اور زمین اور اُن کے درمیان کی چیز و کلمہ ہے اور تجھی کو سب تعریف ہے تو ہی آسمانوں اور زمین کا بادشاہ اور اُن کے درمیان کی چیز و کلمہ ہے اور تیرے ہی لئے سب تعریف ہے تو ہی آسمانوں اور زمین کا اور اُن کے درمیان کی چیز و کلمہ روشن کو نور والا ہے یعنی تجھی سے سب ہدایت پاتے ہیں اور تجھی کو سب تعریف ہے تو ہی ثابت و موجود ہے یعنی تیرے سوا سب کو قاتل ہے اور تیرا وعدہ سچا ہے اور تیرا وعدہ حق ہے اور تیرا کلام سچا ہے اور جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے اور سب پیغمبر حق ہیں اور

محمد صلی اللہ علیہ وسلم حق بہن اور قیامت حق ہے یا اللہ میں تیرا فرمانبردار ہوا اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھی پر بھروسہ کیا اور تیری ہی طرف میں نے رجوع کیا اور تیری ہی مدد سے میں نے جھگڑا کیا یعنی دین کے دشمنوں سے اور تیری ہی طرف میں فریاد لایا تو ہمارا رب ہے اور تیری ہی طرف پھرنا ہے تو تو میرے وہ گناہ معاف کر جو میں نے پہلے کئے اور جو پیچھے کئے اور جو پوشیدہ کئے اور جو ظاہر کئے اور وہ گناہ جسکو تو میری نسبت زیادہ جانتا ہے تو ہی آگے بڑھانے والا ہے یعنی جسکو چاہے اور دن سے پہلے بخشدے یا شفاعت پہلے قبول فرمائے اور تو ہی نیچے رکھنے والا ہے تو ہی میرا معبود ہے کوئی معبود بحق نہیں سوا تیرے۔ نقل کیا اسکو صحیح سنہ میں اور ابو عوانہ نے۔ اور ایک روایت میں پہلی دعا کے ساتھ زیادہ آیا ہے وَلَا تَحْوِلْ وَلَا تَقُوتْ إِلَّا بِاللَّهِ خ اور نہیں ہے پھر ناگناہوں سے اور نہ قوت عبادت کی مگر اللہ کی مدد سے۔ نقل کیا اسکو بخاری نے **ف** فتح الباری میں لکھا ہے کہ بعض حدیثوں سے سمجھا جاتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس دعا کو نماز میں بعد تکبیر تحریر کے پڑھتے تھے ساؤت کر ارحمہ اسلئے ہے کہ جن امور کے شروع پر جدائی ہے وہ حد کے باعث بہن اور انت ربنا والیک المصیر فقط ابو عوانہ نے زیادہ کیا ہے اور الیک حاکمت سے یہ مراد ہے کہ جو کوئی حق کا انکار کرے اسکی فریاد فیصلہ کے لئے تیرے ہی پاس لایا نہ تیرے سوا کا بہن وغیرہ کے پاس اور جملہ انت الہی فقط سلم نے زیادہ کیا ہے **ف** خرع فقیر کہتا ہے کہ حرمین میں ہے کہ جملہ وائت اعلم منی فقط بخاری نے زیادہ کیا ہے سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ **ف** اسے تعالیٰ نے قبول فرمائی اس شخص کی تعریف جسے خدا کی تعریف کی سب تعریف خدا ہی کو ہے جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے۔ نقل کیا اسکو ترمذی نے۔ یعنی بعض روایت میں یہ دعا بھی پڑھنی آئی ہے سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ **ک** سس پاکی ہے اللہ کو جو سب عالموں کا پروردگار ہے۔ پاکی بیان کرتا ہوں اللہ کی وابستہ اسکی تعریف سے۔ نقل کیا اسکو ابو داؤد نسائی نے وَقَعَدَ الثَّلَاثُ الْأَخِيرَ مِنَ اللَّيْلِ فَظَرَّ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَخَلْقِ الْإِنْسَانِ فِي الْثَلَاثِ الْأُولَى الْأَكْبَابِ الْعَشْرُ الْأَوَّلَى مِنْ آلِ عِمْرَانَ حَتَّى تَحْمَمًا ثُمَّ قَامَ فَتَوَضَّأَ وَأَسْتَنْشَأَ فَصَلَّى رَاحِدَتِي عَشْرَةَ رُكْعَةً ثُمَّ أَدْنَى بِلَالٍ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ حَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ مَرَّةً **ق** اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پچھلی تہائی رات میں اٹھ بیٹھے اور آسمان کی طرف دیکھا اور یہ آیتیں ان فی خلق السموات سے لیکر سورہ آل عمران کے آخر کی دس آیتیں اُسکے ختم ہونے تک پڑھیں جنہیں سے پہلی آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے اور رات اور دن کے اختلاف آنے جانے میں نشانیاں بہن عقل والوں کو پھر سب پڑھ کر آپ کھڑے ہوئے اور وضو کیا اور سواک کچھ یعنی سوتے سے اٹھنے کے بعد یا وضو میں کلی کے وقت یا نماز میں کھڑے ہونے کے وقت پھر آپ نے گیارہ رکعتیں پڑھیں یعنی آٹھ تہجد کی اور تین وتر کی پھر بلال نے صبح کی اذان دی اسوقت آپ نے دو رکعتیں پڑھیں یعنی صبح کی سنتین پھر سجدہ کیلئے اور صبح کی نماز پڑھی۔ نقل کیا اسکو بخاری سلم ابو داؤد نسائی ابن ماجہ نے **ف** رات اور دن کا اختلاف یہ ہے کہ دن سے رات ہوتی ہے رات سے دن کبھی آجلا ہوتا ہے کبھی اندھیرا کبھی گرمی

کبھی جاڑا اور بعد لاوی اللباب کے باقی آتین یوں ہیں الذین یزکون السدیقا و قعوداً و عسلے جنوہم و یفکرون
 فی خلق السموات و الارض ربنا ما خلقت هذا باطلا سجدتک فقنا عذاب النار۔ ربنا انک من تدخل النار
 فقد اخزیتہ و اللفظ المین من انفسار ربنا انما سمعنا منا و یا ینادی للایمان ان اسنوا برکم فامنا
 ربنا فاغفر لنا ذنوبنا و کفر عن سیماتنا و تو فنامح الابرار ربنا و اتنا ما وعدتنا علی رسلک و لا تخزنا یوم القیامۃ
 انک لا تخلف العہد فاستجاب لہم ربہم انی لا اضع عمل حال منکم من ذکر او انشی بعضکم من بعض فالذین
 باجرہ و ادخروا من دیارہم و اودوا فی سبیلی و قاتلوا و قتلوا الا کفر من عنہم سیماتہم و لا دخلنہم جنات
 تجری من تحتہا الا نہار ثواباً من عند اللہ و اللہ عندہ حسن الثواب۔ لا یغیرک قلب الدین کفرہ و
 فی البلاء و متاع قلیل ثم ما وہم جنہم و بس المہاد لکن الذین اتقوا ربہم لہم جنات تجری من تحتہا الا نہار
 خالدین فیہا تزلزل من عند اللہ و ما عند اللہ خیر للابرار و ان من اہل الکتاب لمن یؤمن باللہ و ما انزل
 الیکم و ما انزل الیہم فاشعین لئلا یشترون بایات اللہ ثمناً قلیلاً اولئک لہم اجرہم عند ربہم ان اللہ
 سریع الحساب۔ یا ایہا الذین آمنوا اصبروا و صابروا و اطعوا اللہ لعلکم تفلحون۔ اور شرح ہوتا
 میں ابن ہمام نے لکھا ہے کہ شبی نے کہا کہ میں نے عبد اللہ بن عمرؓ اور عبد اللہ بن عباسؓ سے
 سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز تہجد کی رکعتیں پوچھیں وہ دونوں نے کہا آپ تیرہ رکعت پڑھتے تھے آٹھ تہجد کی اور
 تین وتر کی اور دو فجر کی سنتین ع و کان یصلی من اللیل ثلاث عشرۃ رکعۃ یعنی تیرہ رکعتیں
 لا یجلس فی شیء الا فی اخرہن سخ ثم اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم رات میں تیرہ رکعت نماز پڑھتے یعنی کبھی
 پڑھتے آٹھ رکعتوں سے پانچ رکعتوں سے وتر کرتے کسی رکعت میں سوائے رکعت آخر کے نہ بیٹھتے یعنی بقصد سلام۔ نقل کیا
 اسکو بخاری مسلم نے ف حنفی اسکے یہ معنی کہتے ہیں کہ وتر کی رکعتیں آٹھ سے تین ہی ہوتی ہیں اگر دو رکعتیں تہجد کی
 کہ وتر کی رکعتوں سے ملی ہوتی تھیں اور کبھی شمار کر کے وتر کی پانچ کہیں و اللہ اعلم ع۔ فقیر کہتا ہے کہ ابن مالک نے
 کہا ہے کہ ان رکعتوں میں سے آٹھ دو سلاموں سے پڑھتے تھے اور ابن حجر نے شرح شامل میں کہا ہے کہ آٹھ کو چاروں
 سے پڑھتے اور ہر سکتا ہے کہ اپنے چار ایک سلام سے پڑھی ہوں اور چار دو سلاموں سے تاکہ دونوں قول مطابق ہو جائیں
 کذا فی المرات۔ و کان یصلی من اللیل احدی عشرۃ رکعۃ یعنی تیرہ رکعتیں و آخر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 رات میں نماز پڑھتے یعنی کبھی کبھی گیارہ رکعتیں وتر کرتے ایک رکعت سے نقل کیا اسکو بخاری مسلم نے ف یعنی پانچ دو گانہ
 پڑھتے آخر دو گانہ میں ایک رکعت اور ملا کر وتر کرتے تو جو دو گانہ اس رکعت سے پہلے ہوتا وہ اس کے ساتھ ملا کر وتر ہو جاتا تو وتر
 واقع میں تین رکعتیں ہوتیں مگر چونکہ طاق آخری رکعت سے ہوتا اسلئے وتر بعد نہ کہا ع و اذا قاء رسول اللہ فی اللیل کتب
 عشرۃ و حید عشرۃ او سبعم عشرۃ او تسع عشرۃ رکعات و کس فی مضحبت اور جب کوئی رات کو نماز
 یعنی تہجد کے لئے اٹھے تو دس بار اللہ اکبر اور دس بار الحمد للہ اور دس بار سبحان اللہ اور دس بار استغفار پڑھی نقل کیا اسکو

ابوداؤد نسائی ابن ابی شیبہ ابن جان نے **ذَكَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي وَعَافِنِي كَسَقِ**
مُصْ عَشْرًا حَبِّ اور یہ دعا پڑھی اللہم اغفر لی اے اسد تو مجھ کو بخش اور مجھ کو دین کی راہ دکھا اور مجھ کو روزی
دے اور مجھ کو عافیت دے یعنی دنیا کی بلاؤں سے جو آخرت کی نعمتوں سے باز رکھے نقل کیا اسکو ابوداؤد نسائی ابن ماجہ ابن
ابی شیبہ نے اس دعا کا دس بار پڑھنا نقل کیا ہے ابن جان نے **وَيَعْقُوذُ بِاللَّهِ مِنْ صَنِيقِ الْمَقَامِ لَيْلِي هَلْ لَقِيَ كَامَةً**
كَسَقِ مُصْ عَشْرًا حَبِّ اور اس کی پناہ مانگے مکان کی تنگی سے قیامت کے دن۔ نقل کیا اسکو ابوداؤد
نسائی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ نے اور ابن جان نے اس کا دس بار پڑھنا روایت کیا ہے **ه** یعنی احموز یا بعد من صَنِيقِ الْمَقَامِ
یوم القيامة اور لکھا ہے کہ محشر کا میدان لوگوں پر ایسا تنگ ہو گا کہ اُسکی سختی اور بول سے دوزخ میں جانکی آرزو کرینگے کذا ذکر المغز
اور شریف ہوزنی کہتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُس نے یہ حال پوچھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
سلم جب رات کو جاگتے تو پہلے کیا چیز کرتے انہوں نے کہا کہ تو نے مجھے ایسی بات پوچھی کہ تجھ سے پہلے کسی نے نہیں
پوچھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ سلم رات کو جاگتے تو دس بار اللہ اکبر اور دس بار بھروسہ اور دس بار سبحان اللہ و بھروسہ اور دس
بار سبحان الملک القدوس اور دس بار استغفار اور دس بار لا الہ الا اللہ اور دس بار اللہم انی اعوذ بک من ضیق الدنیا و ضیق
یوم القیمۃ پڑھتے پھر نماز تہجد ادا کرتے کذا فی مشکوٰۃ غرض کہ یہ عشرات سبعہ میں بمقابلہ سبعت عشر کے یعنی جیسے صوفیہ
کرام کے نزدیک دس چیزیں سات سات مارٹھی جاتی ہیں جو مشہور ہیں ویسے ہی یہ سات چیزیں دس دس بار پڑھی
جاتی ہیں **وَإِذَا قُضِيَتْ صَلَوةُ اللَّيْلِ قَالَ اللَّهُمَّ رَبِّ جِبْرِئِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ**
عَالِمُ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فَيُحْجَبُ عَنْكَ الْغَوْرُ فَخُذْ عَلَيْنَا أَوْدَانًا مِنْ أَوْدَانِكَ
أَنْتَ تَهْدِي مَنْ تَشَاءُ عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ه اور جب تہجد کی نماز شروع کرے
تو یہ دعا پڑھے **اللہم رب جبرئیل اے اللہ جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل کے پروردگار اے آسمانوں اور زمین کے**
پیدا کرنے والے اے پوشیدہ اور ظاہر کے جاننے والے تو حکم کر لگا اپنے بندوں میں یعنی قیامت کو اُس امر میں کہ وہ
اختلاف کرتے ہیں تو مجھ کو راہ حق دکھا اُس امر میں جس میں خلاف کیا گیا ہے اپنی توفیق اور حکم سے بیشک تو راہ
دکھا ہے جسکو چاہے سیدھی راہ کی طرف۔ نقل کیا اسکو مسلم اور چارون اور ابن جان نے **ف** اُس امر میں جس میں
اختلاف کرتے ہیں یعنی دین حق میں جو لوگ اختلاف کر رہے ہیں تو اُنکے باب میں حکم فرما لگا کہ حق والوں کو نجات دے لگا
اور باطل والوں کو عذاب اور لفظ من الحق موصولہ کا بیان ہے یعنی جو امر کہ حق ہو مجھ کو اُسکی راہ بتا اور اس پر ثابت رکھ
وَفِي هَاشِرٍ وَإِذَا صَلَّى الْوُتْرَ ثَلَاثًا يَقْرَأُ فِي الْأَوَّلَى سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ وَفِي الثَّانِيَةِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَفِي
الثَّالِثَةِ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ذَاتُ سِتِّ أَسْمَاءٍ حَبِّ كَيٍّ وَالْمَعْوِدُ تَكُنْ ذَاتُ قِتِّ حَبِّ
اور جب وتر کی تین رکعتیں پڑھے تو پہلی میں سب اسم ربک الاعلیٰ اور دوسری میں قل یا ایہا الکفر ون اور تیسری میں قل
ہو اللہ احد پڑھے یعنی بعد فاتحہ کے۔ نقل کیا اسکو ابوداؤد ترمذی نسائی احمد ابن ماجہ ابن جان ابن سنی نے اور قل اعوذ

برب الخلق اور قل اعوذ برب الناس کا پڑھنا نقل کیا ابو داؤد احمد ابن ماجہ ترمذی ابن جان نے یحییٰ ان کتابوں میں
میسری رکعت میں تینوں سو مرتب پڑھنی آئی ہیں وَ يَقْضِي بَيْنَ الشَّعْرِ وَالْوَتْرِ بِتَسْلِيمَةٍ لِيُجْمَعَا اور ترکے میں
کے دو گانہ اور نماز ترکے در میان سلام پھیرنے سے جہانی کرے ایسی طرح کہ لوگوں کو سنا دے نقل کیا اسکو احمد نے فقیر
کتاب ہے کہ مختصر الدرر میں ہے کہ اس جملہ کے یہ معنی ہیں کہ تہجد پڑھو بیکار کے سلام پھیرے پھر وتر کی تین رکعتیں پڑھے اذ
لَا يَسْلُمُ إِلَّا فِي آخِرِ هَذِهِ سُنَّةٍ یا سلام نہ پھیرے یعنی نماز وتر کی تین رکعتوں کے آخر میں۔ نقل کیا اسکو نسائی ابن
سنی نے ف ملا علی قاری رح نے لکھا ہے۔ لا یسلم واو سے روایت اور روایت کے موافق ہے اور جس صورت میں او
ہو تو روایت کی تنویر کے لئے ہوگا یعنی بعضی روایت میں یون بھی آیا ہے اذ یوترکوا احدی عشر حر او یجئس انا
بِسُنَّةٍ قُطِّ سُنَّةٍ اَوْ بِتِسْعٍ اَوْ اِحْدَى عَشْرَةَ رُكْعَةً اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ سُنَّةٍ یا وتر پڑھے ایک رکعت سے
یعنی ایک دو گانہ ملا کر نقل کیا اسکو بخاری مسلم نے یا وتر پڑھے پانچ رکعتوں یا سات سے نقل کیا اسکو دارقطنی بھیجی نے یا وتر
پڑھے نو رکعتوں یا گیارہ یا اس سے زیادہ یعنی تیرہ رکعتوں سے نقل کیا اسکو بھیجی نے ف یعنی تین رکعتیں انہیں سے
وتر کی ہوں اور باقی تہجد کی اور چونکہ تہجد کی نماز ترکے ساتھ ملی ہوئی ہوتی ہے اسلئے کسی راوی نے ساری نماز کو ذکر شمار کیا
ہے حالانکہ تہجد کی نماز تیرہ رکعتوں سے زیادہ ثابت نہیں ہوئی اور اس میں بھی اختلاف واقع ہوا ہے بعضوں نے کہا ہے کہ
وتر اور فجر کی سنتوں کے ساتھ تیرہ ہوتے تھے اور بعضوں نے فجر کی سنتوں کے ساتھ تیرہ کہے ہیں اور صحیح یہ ہے کہ سنت
فجر کے سوا ترسمیت تیرہ ہوتے تھے۔ علی و شیخ عبدالحق رح وَ يَهْتُمُّ فِي الْاَخْيَرَةِ اِذَا رَفَعَهُ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ
مُسْنً اور وتر کی آخر رکعت میں دعا و قنوت پڑھے جب رکوع سے اپنا سر اٹھاوے نقل کیا اسکو حاکم نے ف یہ
حدیث امام شافعی رح کے مذہب کے موافق ہے اور امام اعظم رح نے دوسری اہم حدیثوں کے رکوع سے پہلے دعا و قنوت پڑھنا
ثابت کیا ہے چنانچہ شرحوں میں وہ حدیثیں مذکور ہیں ع فقیر کتاب ہے نخلہ ان حدیثوں کے وہ حدیث ہے کہ ابن
ماجر اور نسائی وغیرہ نے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر میں رکوع سے پہلے قنوت پڑھا کہ انی
المرات يَقُولُ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِيْ فِيمَنْ تَوَكَّلْتُ وَبَارِكْ لِيْ فِيمَا اَعْطَيْتَ وَفِيْهِ
شَرٌّ مَا قَضَيْتَ اِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ وَاِنَّهُ لَا يَدُلُّ مِنْ وَاَلَيْتَ وَلَا يَعْزِمُ مِنْ عَادَيْتَ
بِمَا رَكِبْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ سَتَغْفِرُكَ وَتَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ عَلَيْهِ حَبْ مُسْنً وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى
النَّبِيِّ س اور دعاے قنوت اس طرح پڑھے اللھم ابدنی فین ہریت الخ یعنی یا اللہ تو مجھ کو راہ دکھا ان لوگوں میں جنکو تو نے
راہ دکھائی یعنی مجھ کو ہدایت یافتہ لوگوں میں سے کہ اور مجھ کو عافیت دے ان لوگوں میں جنکو تو نے عافیت دی اور مجھ کو دست
رکھ ان لوگوں میں جنکو تو نے دست رکھا اور میرے لئے برکت دے اس چیز میں کہ تو نے مجھ کو عافیت کی اور مجھ کو بچا
اس چیز کی بُرائی سے جسکو تو نے قدر کیا تو حکم کرتا ہے جو چاہتا ہے اور تجھ پر حکم نہیں کیا جاتا اور وہ شخص ذلیل نہیں
ہوتا جسکو تو نے دست رکھا اور نہ وہ شخص عزیز ہو جسکو تو نے دشمن رکھا تو برکت والا ہے اے ہمارے پروردگار اور

تو برتر ہم تجھ سے بخشش مانگتے ہیں اور تیرے ہی طرف رجوع کرتے ہیں۔ نقل کیا اسکو چاروں نے اور ابن جابر اور حاکم اور ابن ابی شیبہ نے اور نسائی کی روایت میں وصلیٰ علی النبی بھی آیا ہے یعنی اللہ رحمت خاص بھیجے پیغمبر ﷺ اللہ علیہ وسلم پر **ف** یعنی نسائی کی روایت میں بعد عاقبت کے درود پڑھنا بھی آیا ہے اور سیوطی نے کتاب علی الیوم واللیلہ میں بعد قنوت کے یہ درود روایت کیا ہے صلی اللہ علی النبی محمد وآلہ وسلم اور نووی نے لکھا ہے کہ قنوت کے بعد اسی درود کا پڑھنا مستحب ہے۔ اور تقدیر کی بُرائی سے یہ مراد ہے کہ تقدیر پر راضی نہ ہو اور پیغمبر کی اور خیر فزع کرے اور نووی نے لکھا ہے کہ اگر قنوت پڑھنے والا امام ہو تو جمع کی ضمیر میں کہے مثلاً اہنی کی جگہ اہنا اسطرح وقتانک اور اگر مفرد ضمیر میں پڑھے تب بھی جائز ہے کراہت کے ساتھ کیونکہ امام کو فقط اپنے نفس کے لئے دعا کرنی چاہئے اور مستحب ہے کہ اللہم انا نستعینک کے ساتھ اس قنوت کو بھی ملا لے اور پہلے اسکو پڑھے جیسے کہ ہمارے بعض علما نے تصریح کی ہے لیکن ابن ہمام نے لکھا ہے کہ اس قنوت کو نیچے پڑھے کیونکہ صحابہ کرام نے اتفاق کیا ہے اللہم انا نستعینک کے پڑھنے پر اور اگر کبھی یہ قنوت پڑھے اور کبھی وہ تو بھی جائز ہے **فخر و علی** اور بعض روایت میں یہ دعا قنوت الی ہے **اللَّهُمَّ اَعِزَّنَا وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْأَيُّمِ الْبَائِسِ تَوَلَّوْهُمْ وَأَصْلَحْ ذَاتَ بَيْنِهِمْ وَأَنْصُرْهُمْ عَلَى عَدُوِّكَ وَعَدُوِّهِمْ اللَّهُمَّ الْعَنِ الْكَفَرَةَ الَّذِينَ يَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِكَ وَكَيِّدُوا بُونَ رُسُلِكَ وَيَقْتُلُونَ أَوْلِيَاءَكَ اللَّهُمَّ خَالَفْ بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ وَزَلْزِلْ أَقْدَامَهُمْ وَأَنْزِلْ بِهِمْ بَأْسَكَ الَّذِينَ لَا تُرَدُّهُ عَنِ الْقَعْرِ مَا لُجُ مِائِنَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ اللَّهُمَّ انا نستعینک وَتَسْتَغْفِرُکَ وَنُثْنِیْ عَلَیْکَ الْحَمْدَ وَلَا نَکْفُرُکَ نَخْلَعُ وَنَذَرُکَ مَنْ یَفْجُرُکَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ اللَّهُمَّ بَاکَ نَعْبُدُ وَآلَکَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَآلِیکَ نَسْتَعِیْ وَنُحْجِدُ وَنُحْشِیْ عَدَا بَکَ الْاِحْدَادَ وَنُحْجُوا رَحْمَتَکَ اِنَّ عَدَا بَکَ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ مَّقْصُصٌ سُنِّیْ** بالحدیث بخش ہو اور رؤس مردوں اور عورتوں اور مسلمان مردوں اور عورتوں کو اور انکے دونوں میں الفت ڈال اور انکے درمیان اصلاح کر یعنی انکے دین کے امور اور دنیا کی حالتوں کو جو آپر میں واقع ہیں درست کر دے تاکہ وہ خطا سے بچیں اور مبذون اور شہرہوں میں فساد کریں اور انکو مدد دے اور انکے دشمنوں پر یعنی شیطان اور کافروں پر اسے اللہ کافروں کو رحمت سے دور کر جو لوگوں کو تیری راہ سے روکتے ہیں اور تیرے رسولوں کو جھٹلاتے ہیں اور تیرے دوستوں سے لڑتے ہیں اہی انکی باتوں میں خلاف ڈال یعنی تاکہ آپس میں ایک دوسرے کی مخالف ہو کر اتفاق ٹوٹ جاوے اور انکے قدم ڈگالیں یعنی لڑائی میں ثابت قدم نہ بنیں اور اپنا اپنا عذاب اُتار جسکو لو کافروں پر سے نہیں دوکتا۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ہم تجھ سے مدد چاہتے ہیں تجھ سے بخشش مانگتے ہیں اور تیری تعریف کرتے ہیں **اللہم** سے اور تیری نعمت کی ناشکری نہیں کرتے ہم دل سے بیزار ہوتے ہیں اور چھوڑتے ہیں اپنی ظاہر میں ایسے شخص کو جو تیری نافرمانی کرتا ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم یا اللہ ہم تجھ کو عبادت کرتے ہیں اور تیرے ہی لئے غار پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری ہی عبادت کی طرف کوشش کرتے ہیں اور خدمت کی طرف دوڑتے ہیں اور ہم تیرے عذاب سے ڈرتے

ڈرتے ہیں جو حق ہے اور تیری رحمت کی امید رکھتے ہیں تیرا عذاب جو حق ہے کافروں کو سننے والا ہے مفلح کیا اسکو
 موقوفہ ابن ابی شیبہ اور بیہقی نے **ف** بسم اللہ دونوں اللہم کے پیشتر خاص بہقی کی روایت میں آئی ہے اور بعض
 روایت میں آیا ہے کہ یہ دونوں قرآن کی سورتیں ہیں جنکی تلاوت منسوخ ہوگئی ہے اور مدد مانگتے ہیں سے یہ مراد
 ہے کہ طاعت کے کرنے اور گناہ کے چھوڑنے پر اور نفس اور شیطان اور تمام کافروں پر غالب ہونیکے لئے مدد چاہتے
 ہیں کذا ذکر الفخر واذا سئلوا عنہ قال سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقَلْبِ وَسُبْحَانَ مَرَاتٍ يُمَدُّ صَوْنَهُ فِي الثَّانِيَةِ
 وَيَنْفَعُ مَنْ دَمَصَ **قَط** رَبِّ الْمَلَائِكَةِ وَالشَّوْجِ **قَط** اور جب وتر کا سلام پھیرے تو تین بار سبحان
 الملك القدوس کہے یعنی پاکی بیان کرتا ہوں بادشاہ نہایت پاک کی اور تیسری دفعہ میں اپنی آواز کو کھینچے اور بلند کرے
 نقل کیا اسکو نسائی ابو داؤد ابن ابی شیبہ دارقطنی نے اور دارقطنی کی روایت میں رب الملائکۃ والروح بھی آیا ہے یعنی
 فرشتوں اور جبریل کا پروردگار **ف** یعنی دارقطنی کی روایت میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رب الملائکۃ
 والروح کو سبحان الملك القدوس کے ساتھ ملا کر کہتے۔ کذا ذکر علی اور یہ دعا بھی بعد وتر کے پڑھے **اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ
 بِكَ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَا فَاتِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُخْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ
 أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ عَهْ طَسْ مُصْ** یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری تیری خوشنودی کے
 ساتھ تیرے غضب سے یعنی یہ مانگتا ہوں کہ تو راضی ہو غصہ نہ کرے اور پناہ مانگتا ہوں تیری عافیت کی تیرے عذاب سے
 اور پناہ مانگتا ہوں تیری رحمت کی تیرے عذاب سے میں تیری تعریف نہیں گن سکتا تو ویسا ہی ہے جیسے تو نے اپنے نفس
 کی تعریف کی۔ نقل کیا اسکو چارون نے اور طبرانی نے اوسط میں اور ابن ابی شیبہ نے **ف** یعنی میں ہلاکت نہیں
 رکھتا کہ تیری تعریف تیرے لائق تفصل ادا کروں لیکن مجھ کہتا ہوں کہ تو ویسا ہے جیسا تو نے اپنی تعریف کی فخر
 فقیر کہتا ہے کہ مرقات میں اعوذ بک منک کہی معنی لکھے ہیں کہ پناہ مانگتا ہوں تیری ذات کی تیرے آثار صفات سے
 اور حسین اشارہ ہے آیہ و یحذركم الله نفسه انتہی اور حاصل یہ ہے کہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری صفات جمالی کی تیری
 صفات جلالی سے واللہ اعلم واذا صلى سر کعتی الفجر یقرب فی الاولی قل یا ایہا الکفر فون
وَفِي الثَّانِيَةِ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ مُرْجِبٌ اور جب دو رکعتیں سنت فجر کی پڑھے تو پہلی رکعت میں
 قل یا اور دوسری میں قل هو اللہ احد پڑھے نقل کیا اسکو مسلم بن حبان نے او فی الاولی قُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ
الْآيَةِ وَفِي الثَّانِيَةِ قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى هُدًى يَهْدِيهِ رَبُّنَا إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ
 آیت اور دوسری میں قل یا اہل الکتاب تعالوا ساری آیت پڑھے نقل کیا اسکو مسلم نے **ف** پہلی آیت
 پوری یون ہے قُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنْزِلَ إِلَى الْبَرِّهِمْ وَالْمَلْعِلِّ وَاسْمُحْ وَيَقُوبُ وَالْإِسْبَاطُ وَمَا وَتِي
 موسیٰ ویمسیٰ والنبیون من ربهم لا نفسق من احد منهم ونحن له مسلمون۔ اور دوسری ساری آیت یون
 ہے قل یا اہل الکتاب تعالوا لی کلمۃ سواہ بیننا و بینکم ان لا نعبد الا اللہ ولا نشرب بہ شیئا ولا یجد بعضنا

حلی سنن ابی یوسف

بعضاً رباً آمن دون الله فان تولوا فقلوا اشهدوا بانا مسلمون وَيَقُولُ وَهِيَ جَالِيَةُ الْهَرَمِ رَبِّ جَبْرِئِيلَ
وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ لَنْتَ مَرَاتٍ
مُسَىٰ اور فجر کی سنت کے سلام کے بعد بیٹھا ہوا یہ دعا پڑھے اللھم رب جبرئیل سے من الزنا تک تین بار یعنی یا اسید
رب جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پروردگار میں تیری پناہ مانگتا ہوں و فرخ کی آگ سے نقل کیا حاکم
ابن ہنی نے ثَمَرٌ لِيُضَيِّحَ عَلَى شِقَّةِ الْإِيمَانِ دَلِيلٌ پھر سنت فجر کے بعد چاہئے کہ اپنے دامن پہلو پر لیٹ جا کر نقل کیا کہ
ابوداؤد ترمذی نے ف یہ لیٹنا آرام کے لئے ہے تاکہ قیام شب آرام پا کر فرض نہ نشاط ادا کرے اور یہ لیٹنا مستحب ہے و فخر و ادا
حَدَّثَنَا عَنْ بَنِيهِ قَالَ سَمِعْتُ اللَّهَ تَعَالَى كَلَّمَ عَلَى اللَّهِ دَسَقِي مَسْأَلَهُ أَتَاكَ غُفْرَانٌ مِنْ أَنْ تَزِلَّ أَوْ تَزَلَّ أَوْ
فُضِّلَ أَوْ نَظِمَ أَوْ تَجَلَّ أَوْ تَجَلَّ عَلَيْنَا عَ مَسْأَلِي اور جب اپنے گھر سے نکلے تو یہ دعا پڑھے بسم اللہ تو کلت
علی اللہ یعنی میں اللہ کے نام سے نکلتا ہوں میں نے خدا پر بھروسہ کیا اسکو ابوداؤد نسائی ابن ماجہ حاکم نے۔
اللھم انا نفوذ بک انہ یعنی یا اللہ ہم پناہ مانگتے ہیں تیری اس نعمت پرش کرین یعنی بدو ن قصد کے گناہ کرین یا پھسلا دین یعنی
دوسرے کو گناہ میں ڈال دین یا ہم گمراہ کرین یا ہم ظلم کرین یا ہم کسی پر جہالت کرین یعنی ظالموں کی طرح کسی کو ایذا پہنچائیں
یا ہم پر جہالت کی جائے یعنی لوگ ہم سے جاہلوں کا معاملہ کرین۔ نقل کیا اسکو چارون نے اور حاکم ابن سنی نے سنہ
اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ الشکون علی اللہ مَسْأَلِي میں اللہ کے نام سے نکلتا ہوں انہیں ہے
پھر مانگنا ہوں سے اور نہ قوت عبادت کی مگر اللہ کی مدد سے توکل خدا پر ہے۔ نقل کیا اسکو حاکم ابن سنی نے سنہ
تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ دَلِيلٌ سَجَبٌ لِي میں خدا کے نام سے نکلتا ہوں میں نے
خدا پر بھروسہ کیا انہیں ہے پھر مانگنا ہوں سے اور نہ قوت عبادت کی مگر اللہ کی مدد سے۔ نقل کیا اسکو ابوداؤد ترمذی نسائی
ابن حبان ابن سنی نے ف حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی گھر سے نکلنے کے وقت یہ کلمات پڑھتا ہے اسکو کہا
جاتا ہے کہ تو نے راہ راست پائی اور تیرے سب کام میں بڑے اور توبہ برائیوں سے محفوظ رہا پس شیطان اس سے
علحدہ ہو جاتا ہے اور اُس کے بہکانے اور گمراہ کرنے اور ایذا دینے سے باز رہتا ہے اور دوسرا شیطان کی تسلی کے لئے کہتا
ہے کہ تجھ کو تسلط اور تعرض ایسے شخص پر کس طرح ممیس ہوگا جو کفایت اور ہدایت کیا گیا اور سب برائیوں سے محفوظ ہو گیا اور
اسی کی مثل ترمذی نے روایت کیا ہے کہ جب بندہ اللہ سے مدد مانگتا ہے بذریعہ اُن ناموں مبارک کے تو اللہ اسکو
ہدایت کرتا ہے اور راہ نیک دکھاتا ہے اور اُس کے امور دینی و دنیوی میں اُسکی مدد کرتا ہے اور جب بندہ توکل کرتا ہے اور
اپنا کام اللہ کو سونپتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسکو کفایت کرتا ہے اور اُسکا کارساز ہو جاتا ہے کیونکہ خود فرماتا ہے ومن یتوکل علی
اللہ فوجہ سبہ یعنی جو کوئی اللہ پر بھروسہ کرتا ہے تو وہ اسکو کافی ہے اور جو شخص لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہتا ہے تو اللہ
تعالیٰ اُسکو شیطان کی راہی سے جاتا ہے اور شیطان کو اُس پر تسلط نہیں کرتا ع مَا خَرَجَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنْ بَيْتِهِ قَطُّ إِلَّا دَرَقَهُ فَهَ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَخْضِلُ أَوْ أُضِلُّ أَوْ أَزِلُّ أَوْ

نقل کرتے ہیں کہ آپؐ فرمایا کہ جب تم میں سے کسی پر دروزی تنگ ہو تو اسکو کیا چیز مانع ہے کہ اپنے گھر سے نکلے وقت اس دعا کو پڑھے بِسْمِ اللہِ عَلٰی نَفْسِیْ مَا لَی رُوْحِیْ اِلَّھُمَّ رَضِّنِیْ بِقَضَائِکَ وَبَارِکْ لِی فِیْهَا قُدْرَتُ لَی حَتّٰی لَا احِبُّ تَعَجُّلًا مَا اخَّرْتَ وَلَا مَخِرًا عَجَلْتُ یہ روایت امام نووی کی کتاب الاذکار میں ہے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی گھر سے نماز کے لئے نکلے اور یہ دعا پڑھے اللھم انی اسالک بحق السائلین علیاک داسالک بحق مشائی ہذا فان لی لم اخرج اشترا ولا بطر ولا رایاء ولا سمعة وخرجت اتقا وخطاک وابتغوا مرضاتک فاسالک ان تعین ذی من النار وان تقصر فی نوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ تو اللہ تعالیٰ اسکی طرف بذات خود متوجہ ہوتا ہے اور اس کے لئے ستر ہزار فرشتے استغفار کرتے ہیں۔ یہ روایت ابن ماجہ میں ہے وَعِنْدَ دُخُولِ الْمَسْجِدِ اَعْوِذُ بِاللّٰهِ الْعَظِیْمِ وَبِحُجَّتِهِ الْکُبْرِیِّ وَسَلَطَانِهِ الْقَدِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ اور مسجد میں داخل ہونیکے ارادہ کے وقت یہ دعا پڑھے اعوذ باللہ العظیم الخ یعنی میں پناہ مانگتا ہوں بڑے اللہ کی اسکی بزرگ ذات کی اور اسکی قدیم بادشاہت کی شیطان مردود سے نقل کیا اسکو ابو داؤد نے **ف** حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب کوئی مسجد میں جائیکہ وقت یہ دعا پڑھتا ہے تو شیطان کہتا ہے کہ یہ شخص مجھے تمام دن محفوظ رکھا کذا فی مشکوٰۃ۔ اور مسجد میں داخل ہونے کے آداب یہ ہیں کہ پہلے دیباں پاؤں رکھے اور بایاں پیچھے اور نکلنے کے وقت، پہلے بایاں پاؤں نکالے اور پیچھے دامنہ۔ منقول ہے کہ ایک دفعہ حاتم رحمہ نے مسجد میں جانے کے وقت پہلے بایاں پاؤں رکھا اسیوقت اُنکا رنگ بدل گیا اور گمبر اگر نکلے اور دامنہ پاؤں رکھا لوگوں نے اسکا سبب پوچھا فرمایا کہ میں نے مسجد کے آداب میں سے ایک ادب چھوڑ دیا تھا تو یہ خوف ہوا کہ مبادا اللہ تعالیٰ ولایت وفضل کی نعمت مجھ سے چھین نہ لے۔ اور شہور ہے کہ سفیان ثوری رحمہ نے مسجد میں پہلے بایاں پاؤں رکھا تھا اُنکے استاد نے اُنکو تنبیہاً ٹوک رہا یعنی مل ہے کہ مسجد کا ادب نہیں جانتا جسے سفیان ثوری شہور ہوئے پس اولیاء اللہ کا حال اتباع شرع شریف میں یہ تھا کہ مستحب کے چھوڑنے سے خود ڈرتے تھے اور دوسرے کو ملامت کرتے تھے نہ یہ کہ فقیری کا نام رکھکر بالکل شریعت کو ترک کریں۔ اور ایک مسجد کا ادب یہ ہے کہ دنیا کا کلام بمیزورت نہ کرے۔ اشتباہ و نظائر میں لکھا ہے کہ مسجد میں کلام دنیوی کرنا علموں کو ایسا کھوتا ہے جیسے لکڑیوں کو آگ جلاتی ہے بلکہ چاہئے کہ چٹپکا اللہ کی طرف متوجہ رہے۔ کذا ذکر علی۔ اور یہ امر مسنون ہے کہ نماز کے لئے اچھی صورت بناوے اور زینت کرے اور چلتے میں قدم پا سن اس وقار سے رکے دوڑے نہیں اور نظر نیچی رکھے اور آواز پست کرے۔ راستہ کی طرف متوجہ رہے اور کھیلے نہیں اور محکم کلام نہ کرے اور نہ کسی پر نظر بد ڈالے اور باتوں کی انگلیوں کو ایک دوسرے میں نہ ڈالے غرض کہ حتی المقدور اُن چیزوں سے پرہیز کرے جن سے نمازی پرہیز کرتا ہے کیونکہ جب سے نماز کا ارادہ کیا ہے گو یا ناز ہی میں ہے اور جب سے میں داخل ہونے لگے دامنہ پاؤں رکھ کر دعا مانگ کر پڑھے اور مسجد کے اندر ذکر الہی اور نماز اور تلاوت قرآن اور علوم دینی اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں مصروف رہے کذا فی وظائف النبی واذا دخل خلعه فلیسکلو علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم سکرو دسک وحب ممشحی اور جب مسجد میں داخل ہو تو چاہئے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم

وسلم پر سلام بھیجے نقل کیا اسکو ابو داؤد و نسائی ابن ماجہ بن حبان حاکم ابن ہنری فقیر کہتا ہے کہ سلام بھیجے یعنی یون کہے اسلام
 علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یا یون کہے اسلام علی رسول اللہ یا کوئی اور صیغہ اسطرح کا کہے کذا فی مختصر الدرر۔
 وَلَيَقُلُّ اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ هُرْ كَسْ قَ حَبْ مُسْ قِ اور چاہئے کہ کہے اللہم
 افتح الخ یعنی یا اللہ میرے لئے اپنی رحمت کے دروازہ کھول۔ نقل کیا اسکو مسلم ابو داؤد و نسائی ابن ماجہ بن حبان حاکم
 ابن ہنری اور ایک روایت میں یون دعا آئی ہے اللَّهُمَّ افْتَحْ لَنَا أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَسَقِّلْ لَنَا أَبْوَابَ ذِقَانِ
 قِ عَقْوِ یا اللہ ہمارے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول یعنی نماز کی توفیق ہو یا نماز میں اس کے خاتمی کھلیں اور ہمارے
 لئے اپنے ذوق کے دروازے آسان کر یعنی رزق کے اقسام بے مشقت بے طلب حاصل ہوں نقل کیا اسکو ابن ماجہ ابو
 عوانہ نے اَوْ يَقُولُ بِسْمِ اللَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ وَعَلَى سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ قَ تِ مَضْ مَہ
 یا یون کہے یعنی بجائے سلام کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر بسم اللہ یا علی نبی اللہ یعنی خدا کے نام سے میں داخل ہوتا ہوں اور سلام ہو
 رسول خدا پر اور داخل ہوتا ہوں رسول خدا کے طریقہ پر نقل کیا اسکو ابن ماجہ ترمذی ابن ابی شیبہ ابن خزمیہ نے اور حلیہ
 علی سنتہ رسول اللہ فقط ابن ابی شیبہ کی روایت میں ہے اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ مَہ یا اللہ رحمت
 خاص بھیج حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حضرت محمد کے تابعداروں پر نقل کیا اسکو ابن خزمیہ نے ف یہ درود بجائے
 پہلے سلام کے پڑھے یا وہ بھی پڑھے اور یہ بھی کذا ذکر الفخر اور ایک روایت میں ہے کہ درود کے بعد یہ دعا پڑھے اللَّهُمَّ اغْفِرْ
 لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ قَ تِ مَضْ مَہ یا اللہ تو بخش میرے گناہ اور میرے لئے اپنے رحمت
 کے دروازے کھول یعنی اپنی طاعت کے جو رحمت کا سبب ہے نقل کیا اسکو ابن ماجہ ترمذی ابن ابی شیبہ ابن خزمیہ نے وَتَبَدَّلْ
 دُخُولَهُ السَّلَامَ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ مَہُ مَسْ اور مسجد میں داخل ہونے کے چھ بیرون کہے اسلام
 علینا یعنی سلام ہو ہم پر یعنی حاضرین پر اور آمد کے نیک بندوں پر یعنی خواہ حاضر ہوں یا غائب نقل کیا اسکو تواتر حاکم
 نے فَادْخُلْ جَنَّاتِهِ فَلَيْسَ لَكَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيَقُلُّ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي الشَّيْطَانِ مَسْ
 حَبْ مُسْ قِ النِّجْمِ قِ اور جب مسجد سے نکلے تو چاہئے کہ سلام بھیج پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر اور یون کہے اللہم
 اغفر لی یعنی یا اللہ مجھ کو شیطان سے نقل کیا اسکو نسائی ابن ماجہ بن حبان حاکم ابن ہنری ابن ابی شیبہ ابن خزمیہ نے اور ابن ماجہ نے الزم
 بھی بعد شیطان کے روایت کیا ہے اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ هُرْ كَسْ قِ یا اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں
 تیرا فضل نقل کیا اسکو مسلم ابو داؤد و نسائی نے ف احتمال ہے کہ فضل سے مراد رزق حلال ہو جسکی طلب کو مسجد سے
 نکلنے کے بعد جاوے یا مسجد میں پھر آنا مقصود ہو فخرًا أُوْنِمْ اللَّهُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ مَضْ مَہ تِ
 قَ مَہ یا یہ الفاظ کہے کہ میں نکلتا ہوں اللہ کے نام سے اور سلام ہو رسول خدا پر نقل کیا اسکو ابن ابی شیبہ ترمذی
 ابن ماجہ ابن خزمیہ نے اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ مَہ یہ درود پڑھے یا اللہ رحمت خاص بھیج حضرت
 محمد اور تابعان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نقل کیا اسکو ابن خزمیہ نے اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ

باب
 فی بیان

فَضْلِكَ مُصْطَقًا مَهْ اور یوں کہے یا اللہ تو بخش میرے لئے میرے گناہ اور میرے لئے اپنے برکت کے دروازے کھول نقل کیا اسکو ابن ابی شیبہ ترمذی ابن ماجہ ابن خزمیہ نے وَلَا يَجْلِسُ حَتَّى يَصْلِيَ رُكْعَتَيْنِ خ مَرُ اور نہ بیٹھے مسجد میں جا کر یہاں تک کہ دو رکعتیں پڑھے نقل کیا اسکو بخاری مسلم نے ف اس دوگنا کو تحیۃ المسجد کہتے ہیں اور اسی حدیث سے امام شافعیؒ نے اس دوگنا کا واجب ہونا ثابت کیا اور ہمارے نزدیک یہ دوگنا مستحب ہے۔ اور علماء نے لکھا کہ اگر مسجد میں اگر قضا نماز پڑھے یا سنتیں یا اور کوئی نماز تب بھی تحیۃ المسجد کا ثواب حاصل ہو جائیگا اور اگر نقل نماز کے کروہ ہو نیکا وقت ہو تو قضا نماز پڑھے اگر اسکے ذمہ ہو ورنہ یہ کلمات پڑھے سبحان اللہ و الحمد للہ و لا اِلهَ اِلاَّ اللہ واللہ اکبر اور اولیٰ یہ ہے کہ جب مسجد میں آوے اعتکاف کی نیت کرے کہ میں اعتکاف کرتا ہوں جب تک مسجد میں رہوں اور مسجد حرام میں کعبہ کا طواف قائم مقام تحیۃ المسجد کے ہو جاتا ہے فَخَرَّوْ عَلٰی وَاَنْ سَمِعَ مَنْ يَلِيْهِمْ ضَمًّا لَّهٖ فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ لَا رَدَّهَا اللّٰهُ عَلَيْكَ فَاِنَّ الْمَسَاجِدَ لَنُؤْتِيَنَّ لَهَا اَمْرًا دَقَّ اور اگر مسجد میں ایسے شخص کی آواز نہ ہو جو کہ ہمیں پیر کوڑھونڈتا ہے تو چاہئے کہ یوں کہے کہ اللہ اسکو تحفہ نہ بھیرے یعنی خدا کرے کہ وہ چیز تجھے نہ ملے کیونکہ مسجد میں اس کام کے لئے نہیں بنائی گئیں نقل کیا اسکو مسلم ابو داؤد ابن ماجہ نے ف ظاہر یہ ہے کہ دعا کے ساتھ اخیر جملہ کو بھی ملائے اور اسکی تنبیہ کے لئے زبان سے دعا کرے نہ تہ دل سے تاکہ پھر ایسی حرکت مسجد میں نہ کرے اور اگر دل سے بھی اس غرض سے کرے کہ یہ شخص اپنی حرکت کی سزا کو پہونچے تو کچھ بعید نہیں واللہ اعلم اور اس حکم میں ایسی سب چیزیں داخل ہیں جنکے لئے مسجد نہیں بنائی گئی مثلاً خرید و فروخت اور دنیا کا کلام اور سینا اور اجرت پر لکھنا اور لڑکوں کو پڑھانا اور جن چیزوں سے نماز پڑھنے والی کا دھیان بٹے یہاں تک کہ ہمارے بعض علمائے کہا ہے کہ مسجد میں آواز بلند کرنا اگرچہ ذکر سے ہو حرام ہے اور اسی وجہ سے بعض گلے عالم صدقہ دینا ایسے سائل کو کہ مسجد میں بکا کر اور گڑا کر مانگے منع اور حرام کہتے تھے حَلٰی وَفَخَرَّوْ عَلٰی وَاِنْ رَاٰی مَنْ يَلْبِغُ اَوْ يَتَّبِعُ فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ لَا رَدَّهَا اللّٰهُ عَلَيْكَ تَسْ تَسْ مَسْ حَبَّ اور اگر کسی کو دیکھے کہ مسجد میں بیٹھا ہے یا خرید کر رہا ہے تو اسکو یوں کہے کہ اللہ تیری سوداگری میں فائدہ نہ دے۔ نقل کیا اسکو ترمذی نسائی حاکم ابن جابر نے وَالْاَذَانَ شَعْرَ عَشْرٍ مَّكَتًا مَّعْرُوفًا اَمَةً اور اذان انیس کلمے مشہور ہیں نقل کیا اسکو چارون نے اور احمد اور ابن خزمیہ نے ف انیس کلمے امام شافعی رحمہ اللہ امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک ہیں اس لئے کہ وہ شہادتین کو دود و بار تہستہ کہہ کر پھر دود و بار پکار کر کہتے ہیں اسکا نام ترجیع ہے اور امام اعظم رحمہ اللہ کے نزدیک اذان کے پندرہ کلمے ہیں اور شہور اور قوی حدیثوں سے اکتون ثابت کیا ہے اور اذان سنت مؤکدہ ہے چنانکہ نمازوں اور جمعہ کے لئے فَخَرَّوْ عَلٰی وَاِنْ رَاٰی مَنْ يَلْبِغُ اَوْ يَتَّبِعُ فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ لَا رَدَّهَا اللّٰهُ عَلَيْكَ تَسْ تَسْ مَسْ حَبَّ اور صبح کی اذان میں دوبارہ جملہ زیادہ کیا جاوے الصلوٰۃ خیر من النعم یعنی نماز بہتر ہے نیند سے۔ نقل کیا اسکو ابو داؤد دارقطنی ابن خزمیہ نے وَارْكَدَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ فَلْيَقُلْ كَمَا يَقُولُ عَمٰی اور جب کوئی مؤذن سے سنے یعنی اسکی اذان تو چاہئے کہ خود کہے جیسے مؤذن کہتا ہے نقل کیا اسکو صحاح ستہ میں اور

مسجد میں کھڑے ہو کر دعا پڑھنا

مسجد میں کھڑے ہو کر دعا پڑھنا

مسجد میں کھڑے ہو کر دعا پڑھنا

ابن سنی نے **ف** یعنی جو کہ کہ مؤذن کہہ سننے والا بھی سنیہ اسکے بعد کہ مؤذن کا جواب ہر سننے والے پر واجب ہے اگرچہ حالت جنابت میں ہو اور اگر کوئی مؤذن اذان کہیں تو اول ہی کا جواب دینا ضرور ہے اور جو سننے والا مسجد میں ہو اس پر جواب افان واجب نہیں کذا فی فتاویٰ قاضی خان اور اگر تلاوت قرآن کرتا ہو تو اسکے جواب دینے میں دو قول ہیں مختار یہ ہے کہ وہ جواب دے کہ ذکر الغفرہ اور اگر زبان سے جواب دے اور بلا تدریج میں حاضر نہ ہو تو جواب ادا نہ ہو گا چاہئے کہ زبان سے جواب دے اور یا دل سے حاضر ہو اُصوفت جواب دے اور یا ہو گا کذا فی وظائف النبی و بعد الحکمة لا حول ولا قوۃ الا باللہ **خ** اور حی علی الصلوۃ اور حی علی الفلاح کے بعد جواب میں کہے لا حول ولا قوۃ الا باللہ نقل کیا اسکو بخاری مسلم ابوداؤد نسائی نے **ف** جمہور علمائین شہر یہی ہے کہ بعد جہلتین کے لا حول پڑھے اور پہلی حدیث سے مسلم ہوتا ہے کہ یہاں بھی مؤذن کے کہنے کے موافق حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح کہے تو ہو سکتا ہے کبھی اس طرح جواب دے کبھی اس طرح اور برجندی میں جو بعد جہلتین کے اُشارۃ المدکان و اُلم یثا اُلم یکن کہنا لگتا ہے صحیح حدیثوں سے اسکی کچھ اصل نہیں پائی جاتی مگر فتاویٰ عالمگیری میں غرائب سے نقل کیا ہے ہو المعجم والحدیث کذا قال الغفرہ اور جب مؤذن الصلوۃ خیر من النوم کہے تو جواب میں یون کہے صدقت و بَرَزْتُ وَاِتْحَى نَقَطَتْ صدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلوۃ خیر من النوم۔ اللہم یتیمی من نوم الغفلة او تکیسیر میں قد قامت الصلوۃ کے کہنے کے وقت یون کہے اقامۃ و ادا مہا کذا فی وظائف النبی + اِذَا قَالَ ذَلِكَ مِنْ قَلْبِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ **م** کس جب کہیگا اسکو یعنی اذان کے جواب کو اپنے دل سے یعنی اعتقاد اور خلاص سے تو بہشت میں داخل ہو گا نقل کیا اسکو مسلم ابوداؤد نسائی نے مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ اَسْمَعُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَرَحِمًا رَسُوْلًا وَ بِالْاِسْلَامِ دِيْنًا غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ **م** رَعَى جُو کوئی کہے جب سے مؤذن سے یعنی اوائل اذان میں شروع کے وقت یا اذان سے فراغت کے بعد یہ دعا پڑھے شہدان لا اِلهَ اِلَّا اللَّهُ سے دینا کہ معنی میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں ہوا اللہ کے دواکیلا ہے کوئی اسکا شریک نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں میں راضی ہوا اللہ سے اس کے رب ہونے پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے رسول ہونے پر اور اسلام سے اس کے دین ہونے پر قاضی شخص کے لئے اس کے گناہ بخشے جاتے ہیں۔ نقل کیا اسکو مسلم نے اور چاروں نے اور ابن سنی نے مَنْ قَالَ مِثْلَ مَقَالِهِ يَعْنِي الْمُؤَذِّنَ وَ شَهِدَ مِثْلَ شَهَادَتِهِ فَلَهُ الْجَنَّةُ **م** جو کوئی کہے اس کے کہنے کے موافق مقصود پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا مقالہ کی ضمیر سے مؤذن ہے اور گواہی سے یعنی شہادتین کے جواب میں وحدانیت اور رسالت پر گواہی دے مؤذن کی گواہی کی طرح تو اسکے لئے بہشت ہے۔ نقل کیا اسکو ابوعبلی نے وَ كَانَ اِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ يَكْتَسِبُ قَالَ وَ اَنَا وَ اَنَا **ج** **م** اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ جب مؤذن کو سننے کہ شہادتین کہتا ہے تو فرماتے میں بھی گواہی دیتا ہوں میں بھی گواہی دیتا ہوں۔ نقل کیا اسکو ابوداؤد ابن جان حاکم نے **ف** انا کہہ کرانا شہادتین کے جواب کے لئے ہے یعنی جب مؤذن شہدان لا اِلهَ اِلَّا اللَّهُ اور شہدان محمد رسول اللہ

یعنی تو نے سچ کہا اور
پچھلے کام پر اوردی
تو بلا حول و قوۃ
صلی اللہ علیہ وسلم نے
سچ فرمایا کہ غفر لہ
میں ہر گناہ کو
نقل کیا اسکو بخاری
مسلم ابوداؤد

۵۰
ماہرین کا ترجمہ
اور تفسیر

[illegible]

تیسرا
چوتھا
پنجم

آدمی اُس سے بچتا ہے ہر حال اُس سے مقصود کلمہ شہادت کا ہے کذا ذکر علی والدہ عائشہ بن الاذان والاقامة لا
یُرَدُّ ذَاتُ سِجِّ حَبِّ ص نَادَعُوا ص فَاَسْتَلَمُوا اللَّهَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ص
اور اذان اور تکبیر کے سچ میں دعا رد نہیں ہوتی نقل کیا اسکو ابو داود و ترمذی نسائی ابن حبان ابو یعلیٰ نے اور ابو یعلیٰ کی روایت
میں اسکے بعد یہ بھی منقول ہے کہ دعا کرو اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت میں عافیت کا سوال کرو۔ نقل کیا اسکو ترمذی نے
یعنی بجائے فادعو کے ترمذی نے فاستلموا الصلح روایت کیا ہے ف ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ
دعا اذان اور تکبیر کے درمیان مقبول ہوتی ہے خواہ اذان کے متصل ہو یا فرق سے مگر متصل اولیٰ ہے تاکہ حدیث الدعاء
ستجاب عند النداء کے مطابق پڑے یعنی دعا مقبول ہوتی ہے اذان کے وقت واللہ علم کذا ذکر علی والاقامة اللہ
اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ
فَدَقَّ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ اَدَقَّ مَهْ د
اور تکبیر کے الفاظ یہ ہیں اللہ اکبر دو بار شہادتین ایک ایک بار جملتین ایک ایک بار قدامت الصلوٰۃ دو بار اللہ اکبر دو بار
اور لا اِلٰہ الا اللہ یکبار اور معنی سب الفاظ کے پیشتر گزر چکے نقل کیا اسکو احمد ابو داود ابن ماجہ ابن خزمیہ ترمذی نے
یہ صورت تکبیر کی مذہب شافعی کے موافق ہے اور امام اعظم کے مذہب میں سب کلمات اذان کی طرح دو بار میں جیسے
ما بعد سے ثابت ہوتا ہے اور امام طحاوی نے کہا کہ متواتر اُتار سے ثابت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کلمات تکبیر کو مرتے دم تک دو
دو بار کہتے تھے اور یہ حدیث اگر صحیح ہے تو آئندہ کی حدیث سے منسوخ ہے اَوْحٰی کَا اَذَانَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ خَیْرٌ وَرَیَا کَا
قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ اَحْمَدُ مَرَّةً یکبیر اذان ہی کی مانند ہے مگر ترجیح میں اور دو بار قدامت
الصلوٰۃ کی زیادتی میں نقل کیا اسکو احمد اور چارون نے اور ابن خزمیہ نے ف یعنی تکبیر میں ترجیح نہیں یعنی شہادتین مکرر
نہیں کہی جاتی اذان میں مکرر ہوتی ہیں اور تکبیر میں قدامت الصلوٰۃ دو بار زیادہ ہے پس امام شافعی کے نزدیک ترجیح
کے ساتھ اذان کے اُنیس کلمے ہیں اور تکبیر کے گیارہ اور مذہب حنفی میں اذان کے پندرہ اور تکبیر کے سترہ کلمے ہیں ح-
وَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ حَبِّ ت قَالَ مَرَّةً حَبِّ بَعْدَ التَّكْبِيرِ مَرَّةً وَنَحْنُ
وَحَجُّ لِلَّهِ فُطْرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ حَنِيفًا وَمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ اِنْ صَلَوَاتِي وَنَسُكِي وَحَيَايَ وَفَنَائِي
لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ لَا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ
اَنْتَ رَبِّيْ وَ اَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَ اَعْلَنْتُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ جَمِيعًا اِنَّكَ لَا تَغْفِرُ الذُّنُوْبَ
اِلَّا اَنْتَ وَ اَهْدِنِيْ لِحَسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا يَهْدِيْ لِحَسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ وَ اَصْرِفْ عَنِّيْ سَيِّئَاتِيْ اِلَّا اَنْتَ لَبِيْكَ
وَسَعْدَايْكَ وَ اَخْبِرْ كُلَّهُ فِيْ يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ اِلَيْكَ اَنَا يَا اِيَّتِكَ تَبَادَرْتُ وَتَعَالَيْتَ اَسْتَغْفِرُكَ
وَ اَتُوْبُ اِلَيْكَ مَرَّةً حَبِّ ط اور جب کہی کھڑا ہونا فرض کے لئے نقل کیا اسکو ابن حبان بخاری نے
کہے نقل کیا اسکو مسلم اور چارون نے اور ابن حبان نے بتدکبیر خرمیہ کے نقل کیا اسکو مسلم ترمذی نے یعنی پڑھنا دعا کا بعض

جہان

الکتاب

الکتاب

پہلے تکبیر ترمیم سے روایت کیا اور بعض نے تکبیر ترمیم کے بعد غرض کے لئے اور نماز فرض کے وقت یہ دعا پڑھنے سے وجہ ہے۔
 التوبہ ایک نمک نقل کیا اسکو مسلم اور چارون نے اور ابی حبان طبرانی نے داؤد بن حمزہ دعا کا یہ ہے کہ میں نے اپنا ہتھ اُس
 ذات کی طرف متوجہ کیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا میں توحید کو نہ الاہوان اور مشرکوں میں سے نہیں میری نماز اور
 میری عبادت اور میرا زندہ رہنا اور میرا مرنا خاص اللہ عالموں کے پروردگار کے لئے ہے یعنی طاعت اور ایمان جس پر کہ میں
 زندگی کی حالت میں ہوں اور حسیں میں مرونگا سب خالص خدا کے لئے ہے کوئی انکا شریک نہیں اور ہی توحید اور
 اخلاص کا مجھ کو حکم ہوا ہے اور میں مسلمانوں میں سے ہوں یا اللہ تو بادشاہ ہے کوئی معبود تیرے سوا نہیں تو میرا پروردگار ہے
 اور میں تیرا بندہ ہوں میں نے اپنی جان پر ظلم یعنی ہنگامی اور طاعت میں قصور کرنے کی وجہ سے اور میں نے اپنے گناہوں
 کا اقرار کیا یعنی امید مغفرت پر کہ تو نے فرمایا ہے کہ جو کوئی گناہوں کا مغفرت ہو کر میری درگاہ میں آتا ہے میں اس کے صدق کے
 سبب سے بخش دیتا ہوں پس تو بخش دے میرے لئے میرے سب گناہ یعنی صغیر و عظیم ہوں یا کبیرہ چوک سے ہوں یا دانستہ
 کیونکہ گناہوں کو کوئی نہیں بخشا تو تیرے اور مجھ کو اچھی عادتوں کی راہ دکھا کر اچھی عادتوں کی راہ کوئی نہیں دکھانا سوا
 تیرے اور مجھ سے بری عادتوں دو کر مجھ سے بری عادتوں کو کوئی دہر نہیں کرنا تو تیرے میں حاضر ہوں تیری خدمت
 اور تیرے حکم کے بجالانے میں اور تمام بھلائیاں تیرے ہاتھ میں ہیں یعنی قبضہ قدرت میں ہیں اور ربانی تیری طرف نہیں
 لگائی جاتی میں تیرے ہی سبب سے موجود ہوں اور میں تیرے ہی طرف رجوع کرتا ہوں تو بارگاہ ہے اور تو بلند ہے
 میں تجھ سے بخشش چاہتا ہوں اور تیرے سامنے توبہ کرتا ہوں واسطی رحمت لکھا ہے کہ ادنی مرتبہ حسن خلق کا یہ
 ہے کہ خلق سے جھگڑنا ترک کرے اور بیخ و راحت میں انکو راضی رکھے اور پہل تیری رحمت لکھا ہے کہ ادنی مرتبہ حسن خلق
 کا یہ ہے کہ خلق سے جھگڑنے اور بدلانے اور ظالم پر رحمت اور شفقت کرے اور اسکی مغفرت چاہے اور یہ جو کہا کہ ربانی تیری
 طرف نہیں لگائی اس سے یہ غرض ہے کہ اگرچہ شرک خالق بھی اللہ ہی ہے لیکن بیاس ادب اللہ کو خالق البشر
 نہیں کہتے جیسے خالق الکلاب یعنی گتوں کا پیدا کرنے والا نہیں بولتے یا یہ مسمیٰ میں کہ تیری درگاہ میں شرم قبول نہیں اور
 اس سے تقرب حاصل نہیں کر سکتے بلکہ تو اچھی بات کو قبول کرتا ہے چنانچہ خود فرماتا ہے الیہ یصعد الکلم الطیب یعنی اچھی
 طرف چڑھتی ہیں اچھی باتیں اور تکبیر کے بعد دعا پڑھتے ہیں اسکو دعا قبول کرتے ہیں اور وہ صحیح سندوں سے کئی طرح
 پر مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت میں تعلق پڑھتے تھے کبھی کوئی کبھی کوئی نہ یہ کہ سب کو ہمیشہ پڑھتے ہوں
 اور اگر کوئی سب کو ایک ساتھ پڑھے تو جائز ہے اور بعض مشائخ نے جو یہ اختیار کیا ہے کہ دہشت و جہمی کو نیت کے شروع
 کرنے سے پہلے پڑھتے ہیں وہ خلاف ثابت و ثابت ہے اور اس سے امانت کے بعد جماعت قائم ہونے کے وقت تکبیر
 تحریمہ میں دیر لازم آتی ہے۔ **ع** وَفِي الْهَمِّ بَاعِدُ بَيْنِي وَبَيْنَ حَتَايَايَ كَمَا بَاعَدَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ
اللَّهُمَّ اغْسِلْ حَتَايَايَ بِالْمَاءِ وَالتَّلْبِغِ وَالدُّخَانِ **و** ایک دعا استقبال یہ ہے **اللهم**
 بعد از یعنی یا اللہ مجھ میں اور میرے گناہوں میں ایسی دھری ڈال جیسے تو نے دھری ڈالی مشرق اور مغرب میں یا اے

میرے گناہ دھوپانی اور برکت اور اولین سے نقل کیا اسکو بخاری مسلم ابوداؤد نسائی ابن ماجہ نے **ف** دونوں صورتوں میں مبالغہ مقصود ہے گناہوں کے محو ہونیکے لئے کیونکہ مشرق اور مغرب میں بڑا فرق ہے اسطرح گناہ دور ہوں اور جو کچھ تین چیزوں سے کئی بار دھویا جاتا ہے نہایت صاف ہو جاتا ہے اسطرح مجھ کو پاک کر اور طرح طرح کی بخششیں نازل کر یہ طریق تشیل کے فرمایا ہے اسکی حقیقت مقصود نہیں ع۔ فقیر کہتا ہے تو رشتی نے بیان کیا ہے کہ پاک کرنوالی چیزوں کے اقسام اسوجہ سے ذکر کئے کہ انواع مغفرت کا بیان ہو مقصود یہ ہے کہ جیسے طہارت کا ملہ بدون اقسام ان مطہرات میں سے نہیں ہوتی اسطرح خطاؤں کا دور ہونا بدون تیری مغفرت کے اقسام کے نہیں ہو سکتا اور خصوصیت ان آسمانی پانیوں کی اسلئے ہے کہ یہ اپنی اصل خلقت پر ہوتے ہیں نہ آدمی کا ہاتھ پاؤں نہیں لگا ہوتا ہے نہ جانور کا بخلاف حوضوں اور نہروں کے پانی کے کہ دست مال اور پال رہتا ہے **سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ كَذَلِكَ مَسْطُورٌ** ہر ایک دعا و استغاثہ یہ ہے سبحانک للہم بخیر میں پاکی بیان کرنا ہوں تیری یا اللہ و ابستہ تیری تعریف سے اور بابرکت ہے تیرا نام اور بلند ہے تیری بزرگی اور کوئی معبود سوا تیرے نہیں۔ نقل کیا اسکو ابوداؤد ترمذی ابن ماجہ حاکم طبرانی نے اور مؤلفا مسلم نے **ف** امام اعظم اور محدث کا مذہب اور ظاہر مذہب امام مالک اور امام احمد رحمہما کا یہ ہے کہ بعد تکبیر تحریر کے سبحانک للہم کے آخر تک پڑھے اور وجہ توجہی آخر تک نہ پڑھے اور امام ابو یوسف کے نزدیک دونوں پڑھے اور طحاوی ح کا مختار بھی یہی ہے مگر پہلے سبحانک للہم پڑھنا اولیٰ ہے اور ہر ایک کی سند حدیث سے ہے کسی پر طعن نہ کرنا چاہئے اور اس مقام کو شرح میں دیکھنا چاہئے کہ ذکر الفخر للہ و **اَللّٰهُمَّ کُنْ لِّیْ اَوْ اَتَّخِذْ لِّیْ کَثِیْرًا وَ سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ بَکْرًا وَ اَصِیْلًا** ہر ایک دعا و استغاثہ یہ ہے اللہ اکبر کبریا رخ یعنی اللہ بہت بڑا ہے اور تعریف بہت خاص خدا کے لئے ہے اور پاکی سے یاد کرنا ہوں اللہ کو صبح اور شام نقل کیا اسکو مسلم ترمذی نسائی نے **اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا اَکْثَرُ مِنْ اَمَّا بَارکًا** ہر ایک دعا و استغاثہ یہ ہے اللہ اکبر کبریا رخ یعنی تعریف اللہ کے لئے ہے بہت سی تعریف پاک آمیزش ریا سے برکت والی نقل کیا اسکو مسلم ابوداؤد نسائی نے اور ایک روایت میں ابوداؤد نسائی نے لفظ فیہ کا بھی زیادہ کیا ہے یعنی جس تعریف میں برکت دی گئی ہو پہلی روایت میں فیہ مقدر ہے اور دوسری میں **مَنْ کَوَّرَ اللّٰهُمَّ بِاَعْدَائِیْ وَ بَيْنَیْ وَ بَيْنَ کُلِّ بَا عَدَدٍ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ وَ لَقِیْنِیْ مِنْ خَطِیْئَتِیْ کَمَا نَقِیْتَ الثَّوْبَ مِنَ الدَّنَسِ** ط اور ایک صیغہ تھا کہ یہ ہے اللہم باعد الخ یعنی یا اللہ مجھ میں اور میرے گناہوں میں دوری ڈال جیسے تو نے دوری ڈالی مشرق و مغرب میں اور مجھ میرے گناہوں میں ہے پاک کر جیسے تو نے کپڑے کو پاک کیا میل سے نقل کیا اسکو طبرانی نے **وَفِیْ صَلَوةِ التَّطَوُّعِ کَلَامُ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ کُنْ لِّیْ اَوْ اَتَّخِذْ لِّیْ کَثِیْرًا وَ سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ بَکْرًا وَ اَصِیْلًا** ثلثا ثلثا اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ **بِشَیْءٍ مِنْ نَفْخِهِ وَ نَفْثِهِ وَ هَمَزِهِ دَقَّ حَبْ مَصْ مَصْ سُبْحٰنُ** اور نماز نفل میں پڑھے نقل کیا اسکو ابوداؤد نے یعنی اس دعا کا نفل میں خاص ہونا نقطہ ابوداؤد کی روایت میں آیا ہے دعا یہ ہے اللہ اکبر کبریا تین بار بعد کثیرات میں پڑھنا

سبحان السدکبرۃ واصلاتین بار اعوذ بالسدر الخ کیا را د پر کے تین کلمات کے معنی گذر چکے اور آخود عاکے یہ معنی ہیں کہ میں بناؤ
مانگتا ہوں شیطان مردود سے اُسکے نگہ اور اُسکے سحر اور اُسکے وسوسہ سے نقل کیا اسکو ابوداؤد ابن ماجہ ابن حبان حاکم بن
ابی شیبہ بیہقی نے **ف** تعلق کا استعمال اکثر غیر مقررۃ سنتوں میں آتا ہے اور لفظ الرحیم کا لفظ ابن ماجہ اور بیہقی نے نقل
کیا ہے اسی لئے رزا پر لکھنا چاہئے اور نفع سے مراد شیطان کا نگہ اور خود پسندی ہے وہ آدمی کو بھی ایسا ہی بنا دیتا
ہے کہ اپنے آپکو دوسروں سے بڑا جانے اور دوسرے کو حقیر تصور کرے اور نفٹ سے مراد حشر ہے کہ شیطان آدمی پر سحر کرے
اننا تا بعد کر لیتا ہے یا سحر کا باعث ہوتا ہے کہ لوگوں سے سحر کرتا ہے **ع** و فخر سبحان ذی الملکوت والجلال و
والکبریا و العظمة طس اور ایک صیغہ یہ ہے سبحان ذی الملکوت الخ یعنی پاک ہے بادشاہت اور غلبہ والا
اور بزرگوار سی اور بزرگی والا نقل کیا اسکو طبرانی نے اوسط میں **ف** جبروت مبالغہ ہے جبر میں جبکہ معنی قہر کے ہیں اور
کبر یا ذات کی بزرگی اور عظمت صفت کی بزرگی کذا ذکر علی فقیر کہتا ہے ملکوت یعنی تختیں یعنی ملک کے ہے تا فوقانی ہیں
میں مبالغہ اور کثرت کے لئے اور جب ملک اور ملکوت دونوں بولتے ہیں تو اول سے ملکیا ہر اور دوسرے سے ملک باطن
مراد لیتے ہیں یا اول سے عالم سفلی اور دوسرے سے عالم علوی اور اس جگہ ملکوت ان دونوں معنی سے عام ہے جیسا کہ اس
آیہ میں - وَكَذَلِكَ نَبِّئُ اِبْرَاهِيْمَ مَلَكُوتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ كَذٰلِكَ نَضَعُ الْاَشْيَا فَاِذَا قَالُوكُمْ مَّا مَرُّ غَيْرِ الْمَعْضُوبِ عَلَيْهِمْ
وَلَا الضَّالِّينَ فَمَلِكُوتُ الْمَآثُورِ مَرَامِيْنٌ يَّجِبُهُ اللّٰهُ مَرْدُ سَقِ اور جب امام خیر المعضوب علیہم والاضل علیہم
پڑے تو مقتدی کو چاہئے کہ آمین کہے اسد تعالیٰ اسکی دعا قبول کرے گا - نقل کیا اسکو مسلم ابوداؤد نسائی ابن ماجہ نے وَاِذَا
اٰمَنَ الْاِمَامُ فَمَلِكُوتُ الْمَآثُورِ مَرَامِيْنٌ يَّجِبُهُ اللّٰهُ مَرْدُ سَقِ اَمِنْ الْمَلِكِ تَلْكَ غُفْرًا لَّهٗ مَا تَقْدَرُ مِنْ ذَنْبِهٖ
خ اور جب امام آمین کہے تو مقتدی بھی آمین کہے کیونکہ جبکہ آمین کہنا فرشتوں کے آمین کہنے سے مطابق پڑتا
ہے تو اُسکے گناہ جو پیشتر گذر چکے ہوں بخشے جاتے ہیں نقل کیا اسکو بخاری مسلم نے یعنی جب امام آمین کہتا ہے تو فرشتے
بھی آمین کہتے ہیں اسی لئے اُسوقت مقتدیوں کو انکی سوا فقت کرنی چاہئے کہ گناہوں کی بخشش کا سبب ہے **ع**
وَمَا قَالِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ اَمِيْنٌ مَدَّ بِهَا صَوْتُہٗ اَدَّتْ مُصْ رَفَعَهَا صَوْتُہٗ د اور جب
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم آمین کہتے تو اپنی آواز کو اس لفظ پر بھاتے نقل کیا اسکو احمد ابوداؤد ترمذی ابن ابی شیبہ نے بلند
کرتے تھے آمین کے کہنے میں اپنی آواز کو نقل کیا اسکو ابوداؤد نے **ف** امام اعظم رحمہ کا مذہب یہ ہے کہ آمین آہستہ
کہے مقتدی ہو خواہ امام بڑی نماز ہو خواہ جہری اور انکی سند یہ ہے کہ حضرت عمر فاروق اور حضرت عبداللہ بن مسعود
اللہ عنہما فرماتے تھے کہ چار چیزیں ہیں جنہیں امام اخفا کرے بسم اللہ اور اعوذ اور آمین اور شہد اور ایک روایت میں
آیا ہے کہ حضرت عمر فاروق رحمہ اور حضرت علی مرتضیٰ رحمہ بسم اللہ اور اعوذ اور آمین جہر سے نہ کہتے تھے اور احمد اور ابو جلی
اور طبرانی اور دارقطنی اور حاکم نے طبقہ سے اور طبقہ نے دلیل سے روایت کیا ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے پیچھے نماز پڑھی جب آپ نے ولا الضالین کہا آمین چپکے سے کہی - اور ایک دلیل انکی یہ ہے کہ آمین دعا ہے جبکہ معنی

ہیں کہ الہی قبول کر اور دعا آہستہ کرنی اولیٰ ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور عمار بن یاسرؓ نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب کو عاجزی اور
پوشیدگی سے پکارا اور شیخ الاسلام نے مبسوط میں لکھا ہے کہ ہمارا مذہب علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور عمر فاروقؓ
اور عبداللہ بن مسعودؓ کا مذہب ہے اور ابن مسعودؓ نے فرمایا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پکارا آمین کہنا۔
اس لئے موقوف کیا ہے کہ وہ جانتے تھے کہ جبر سے آمین کہنا منسوخ ہو گیا اور جبر کی حدیثیں بہت اور صحیح ہیں اور امام شافعی
اور احمدؓ کا مذہب بھی یہی ہے تو ہو سکتا ہے کہ اول اسلام میں جبر صحابہ کی تعلیم کے لئے ہو جیسے اور دعاؤں میں تھا جب
صحابہ سیکھ چکے تو اسکا اٹھا کیا غرض کہ اس طرح جبر اور انفرادیوں ثابت ہوئے واللہ اعلم فخر و کان اذا قال آمین تسبیح
مَنْ يَلِيهِ مِنَ الصَّافِّ الْأَوَّلِ دَقِّ فَيَنْجِي بِهَا السَّيِّدَ ق اور بغیر صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ جب
آمین کہتے تو وہ شخص جو آپ کے قریب صفا دل میں ہوتا تھا وہ اسکو سناتا تھا۔ نقل کیا اسکو ابو داؤد ابن ماجہ نے اور گو نجی تھی
اُس آواز سے مسجد نقل کیا اسکو ابن ماجہ نے و قَالَ آمِينَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ط اور آپ تین بار آمین کہے یعنی کبھی نقل
کیا اسکو طبرانی نے وَحِينَ قَالَ وَلَا الضَّالِّينَ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي آمِينَ ط اور جب بغیر صلی اللہ علیہ وسلم ولا
الضالین پڑھتے تو بعض اوقات یہ فرماتے رب اغفر لی آمین یعنی اسے رب مجھکو بخش میری دعا قبول کر نقل کیا اسکو
طبرانی نے وَادَّارَكُمْ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ مَرَّةً حَب مَسْ ثَلَاثًا وَذَلِكَ اَدَّكَاهُ ط اور جب
رکوع کرے تو سبحان ربی العظیم کہے یعنی پاک ہے میرا بڑا پروردگار نقل کیا اسکو مسلم اور چارون نے اور ابن حبان حاکم زہار
نے اور ایک روایت میں زہار نے اسکا تین بار پڑھنا نقل کیا ہے اور تین بار کہنا ادنیٰ درجہ ہے نقل کیا اسکو ابو داؤد نے
ف یعنی ادنیٰ درجہ کمال سنت کا ہے نہ جواز کا ادنیٰ درجہ کیونکہ جواز کا ادنیٰ درجہ ایک بار ہے اور تین بار کہنا کمال میں
داخل ہے لیکن کمال کا ادنیٰ ہے اور افضل پانچ بار یا سات بار ہے اور کمال کے اعلیٰ درجہ کی کچھ حد نہیں بعضوں نے دس
تک کہا ہے اور بعضوں نے قیام کے مقدار کے قریب ہے اور منظر نے کہا کمال کی نہایت سات بار ہے اور یہ سب اہل بیت
تہائی میں ہیں اور امام مقدیوں کے حال کی رعایت کرے۔ سفیان ثوریؓ نے کہا ہے کہ امام رکوع اور سجدہ کی تسبیحیں
پانچ بار کہے و فخر اور ایک روایت میں رکوع کی یہ تسبیح آئی ہے سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ط
مَرْدَس ق پاکی ہے مجھکو یا اللہ اے ہمارے پروردگار وابستہ تیری تعریف سے الہی تو مجھکو بخش نقل کیا اسکو
بخاری مسلم ابو داؤد نسائی ابن ماجہ نے سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ط ایک تسبیح رکوع کی یہ ہے کہ تین
بار سبحان اللہ و سجدہ کہے یعنی میں پاکی بیان کرتا ہوں اللہ کی وابستہ اسکی حمد سے نقل کیا اسکو احمد طبرانی نے اور ایک
تسبیح یہ ہے اللَّهُمَّ لَكَ رُكْعَتِي وَبِكَ اَمْسَنْتُ وَلَكَ اَسَلْتُ خَشَعْتُ لَكَ سَمِعْتُ وَبَصَرِي وَفِيَّ وَغَضَبِي وَ
عَصِيَّتِي مَرْدَس یعنی یا اللہ میں نے تیرے ہی لئے رکوع کیا اور تجھی پر ایمان لایا اور تیرے ہی لئے مسلمان ہوا
تیرے واسطے فروتنی کی میری سماعت نے اور میری بینائی نے اور میرے مغز نے اور میری ہڈی نے اور میرے پٹھے نے
نقل کیا اسکو مسلم ابو داؤد نسائی نے ف یہ کہنا یہ ہے کمال شروع مضموع سے کہ تمام اعضا اللہ کے لئے فروتنی کریں فخر

سُبْحَانَكَ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَاللَّيْلِ وَالنَّجْمِ سُبْحَانَكَ رَبِّ الْعَالَمِينَ اور ایک تسبیح یہ ہے سبح اربع یعنی تو پاک ہے نہایت پاک و الا فرشتوں اور جبریل کا پروردگار نقل کیا اسکو مسلم ابوداؤد نسائی نے۔ اور ایک تسبیح یہ ہے رَكَعَ لَكَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ وَآمَنْ بِكَ فَقَدْ آدَى أَبَوِيَّ مِنْ عَمَّتِكَ عَلَى هَذِهِ يَدَايِ وَمَا حَسِبْتُ عَلَى نَفْسِي رَكَعًا يَتْرَعُ لِي رَكَعٌ كَمَا مِيرَے ظاہر اور میرے باطن نے اور ایمان لایا تجھ پر اول اقرار کرتا ہوں تیری نعمت کا جو تجھ پر ہے یہ میرے ہاتھ میں جو کچھ میں نے اپنی جان پر گناہ کیا نقل کیا اسکو بنار نے **ف** یعنی میرے پاس گناہ بہت موجود ہیں اور میں انکا معترف ہوں اور اس سے مقصود اپنی عاجزی کا ظاہر کرنا اور طاعات میں قصور کرنے اور اومار و نواہی کے بجا نہ لانے کا اقرار کرنا ہے **ع** اور ایک تسبیح یہ ہے سُبْحَانَكَ ذِي الْجَبَلِ وَتِ وَأَمَّا لَكَ تِ وَالْكَبِيرِ يَاءُ وَالْعَظِيمِ دَكْس یعنی پاک ہے غلبہ اور بادشاہت والا اور بلند ذی ذات اور بلند صفات والا نقل کیا اسکو ابوداؤد نسائی نے **وَإِذَا قَامَ مِنَ الشُّكُوعِ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لَكَ حَمْدًا مَرَّةً ط** اور جب رکوع سے کھڑا ہو تو کہے سمع اللہ میں حمد یعنی اللہ نے قبول کیا اس کا قول جسے اسکی تعریف کی نقل کیا اسکو مسلم ابوداؤد نسائی نے **اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ خ مَرَّتِ س دَرَبْنَا وَلَكَ الْحَمْدُ خ مَرَّتِ س دَرَبْنَا وَلَكَ الْحَمْدُ خ دَرَبْنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَبِيبًا مَبْدًا كَا فِينَا خ دَكْس** اور یہ کہے اللہ ربنا لک الحمد یعنی یا اللہ ہمارے پروردگار تیرے ہی لئے تعریف نقل کیا اسکو بخاری مسلم ترمذی نسائی ابوداؤد نے اور بخاری سلم نے ربنا لک الحمد بھی نقل کیا ہے اور فقط بخاری نے ربنا لک الحمد ہوں اور کہے۔ اور ایک روایت میں ربنا لک الحمد کثیر الخ ہے یعنی اسے ہمارے پروردگار تیرے ہی لئے بہت سی تعریف ہے جو یا اور شکر ہے پاک اور حضور کی زیادتی کے ساتھ ہو نقل کیا اسکو بخاری ابوداؤد نسائی نے **ف** شیخ فخر الدین نقل کیا ہے کہ بغیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ سمع اللہ میں حمد کہے تو تم ربنا لک الحمد کہو کہ جس کی نقل ملائکہ کے قول سے مطابق ہے **طَبِيبًا مَبْدًا كَا فِينَا خ** شیعہ کے گناہ ہے جائیگے۔ امام عظیم کے مذہب میں جب اللہ سمع اللہ میں حمد کہے اور مقتدی بنا لک الحمد اور اگر کسی نماز پڑھتا ہو تو دونوں کہے اور صا جب تک نزدیکی امام بھی دونوں کہے چنانچہ امام طحاوی بھی اختیار کیا ہے لیکن بنا کو چیکے سے کہے کہ ان فی الہدایہ و شروہ اور وظائف البنی میں بھی لکھا ہے کہ امام دونوں کہے۔ اور یہی صحیح ہے **اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ مِلًّا السَّمَاءِ وَمِلًّا الْأَرْضِ وَمِلًّا مَا بَيْنَهُمَا مِنْ شَيْءٍ يُبَدِّلُ اللَّهُ طَعْنًا فِي بِالشَّلْبِ وَالْبَرْدِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ وَالْحَمْدُ طَعْنًا فِي مِنَ الدُّنْيَا وَالْخَطَا يَا كَمَا يَنْفِي الشُّبَّ الْكَامِ مِنْ الْوَسْخِ مَرَّتِ ق** اور ایک صیغہ قورہ میں تسبیح کا یہ ہے اللہ لک الحمد یعنی یا اللہ تیرے لئے سب تعریف ہے آسمانوں اور زمین بھر اور اس چیز کے بھرنے کی مقدار جسکو تو آسمان و زمین کے سوا چاہے یا اللہ مجھکو پاک کر برف اور آہ لے اور ٹھنڈے پانی سے یا اللہ تجھکو گناہوں اور خطاؤں سے پاک کر جیسے سفید کپڑا میل سے پاک کیا جاتا ہے نقل کیا اسکو مسلم ابوداؤد ترمذی ابن ماجہ نے **ف** جسکو تو آسمان اور زمین کے سوا چاہے یعنی جیسے عرش اور اس کے اوپر اور تخت، انری اور تیشیل ہے اور حمد کی کثرت مقصود ہے غرض کہ اگر حمد کا جسم فرما کیا جائے تو اسقدر کہ یہ چیزیں بھر جائیں **ع اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلًّا السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَمِلًّا مَا بَيْنَهُمَا وَمِلًّا**

مَا شِئْتُ مِنْ شَيْءٍ بَعْدَ أَهْلِ الشَّعَاءِ وَالْحُجَلِ أَحَقَّ مَا قَالُ الْعَبْدُ وَكَلَّمَا عَبْدٌ لَدَا مَا نَعَرِمَا أَعْطَيْتُ وَلَا مَنَعْتُ
لَا مَنَعْتُ وَلَا يَنْفَعُكَ الْحُجَلُ مِنْكَ الْحُجَلُ هَرَكَسُ اور ایک صفہ یہ ہے اللہم بنا لک الحمد یعنی یا اللہ ہمارے پروردگار
تیرے ہی لئے تعریف ہے آسمانوں اور زمین بھر اور بقدر بھر نے اُنکے درمیان کی چیزوں کے اور بقدر بھر نے اُسچیز کے جس چیز کو اُنکے ہوا
چاہے لے تعریف بزرگی پہ تو زیادہ تھی اُس تعریف کے جسکو بند کہے اور ہم سب تیرے بند ہیں جس چیز کو تو عنایت کر سکا کوئی روک نہ
سکے نہ میں اور جس چیز کو تو روکے اُسکا کوئی دینے والا نہیں اور دو تہند کو تیرے عذاب سے اُسکی دو تہندی مفید نہیں نقل کیا
اُسکو مسلم ابو داؤد و نسائی نے اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحُجَلُ مِلَادُ السَّمَوَاتِ وَمِلَادُ الْأَرْضِ وَمِلَادُ مَا بَيْنَهُمَا وَمِلَادُ مَا
شِئْتُ بَعْدَ أَهْلِ الشَّعَاءِ وَأَهْلِ الْكِبَرِيَاءِ وَالْحُجَلِ لَا مَا نَعَرِمَا أَعْطَيْتُ وَلَا يَنْفَعُكَ الْحُجَلُ مِنْكَ الْحُجَلُ ط

اور کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قومہ میں پہلی دعا کو اس طرح پڑھتے تھے اللہم بنا لک الحمد الخ یعنی اس میں احق ما قال العبد
وکلنا لک عبد ولا مصلی لما مصلی نہیں آیا ہے اور باقی الفاظ سب پہلی دعا کی طرح ہیں جسکا ترجمہ گذر چکا اسکو طبرانی نے نقل
کیا ہے وَإِذَا سَجَدَ سَجْدًا رَبِّي الْأَعْلَى هَهُ عَهْ كَحَبْ مَسْنُ ثَلَاثًا وَذَلِكَ أَذْكَاءُ كَ اور جب سجدہ
کرے سجان ربی الاعلیٰ کہے یعنی پاک ہے میرا پروردگار بہت بڑا نقل کیا اسکو مسلم اور چارون نے اور بزار بن جابر نے
اور بزار کی ایک روایت میں اسکا تین بار پڑھنا منقول ہے اور تین بار کہنا اسکا ادنیٰ درجہ ہے نقل کیا اسکو ابو داؤد نے +
اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِعَمَّا قَاتِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أَحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ
أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ هَرَعَهُ اور کبھی سجدہ میں آپ فرماتے اللہم اتی اعوذ بک یعنی یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں
تیری خوشنودی کی تیرے غضب سے اور پناہ تیری عافیت کی یعنی تیرے نجات دینے کی تیرے عذاب سے اور پناہ
مانگتا ہوں تیرے صفات جلالی کی تیری صفات جلالی سے میں نہیں گن سکتا تجھ تیری تعریف کو تو ویسا ہی ہے جیسا
تو نے تعریف کی اپنے نفس کی نقل کیا اسکو مسلم اور چارون نے اللَّهُمَّ لَكَ سَجْدَتٌ وَبِكَ أَمْنٌ وَلَكَ اسْتِغْنَاءٌ
سَجْدَتٌ وَجَحِيٍّ لِلدَّيْنِ خَلْقُهُ وَصَوْرَتُهُ فَاحْسَنُ سَمْعُهُ وَبَصَرُهُ تَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ هَرَكَسُ
اور دعا سجدہ میں یہ بھی مروی ہے اللہم لک سجدت الخ یا اللہ میں نے تیرے لئے سجدہ کیا اور تجھی پر میں ایمان لایا اور میں
تیرے ہی واسطے مسلمان ہوا یعنی ظاہر میں اطاعت کی میرے مونہ نے یعنی میری ذات نے سجدہ کیا اُس ذات
کے لئے جس نے اُسکو پیدا کیا اور اُسکی صورت بنائی پھر اُسکی اچھی صورتیں بنائیں اور جس نے اُسکے کان کھولے
اور اُسکی آنکھیں کھولیں اور وہ اللہ بہت برکت والا ہے سب پیدا کرنے والوں سے بہتر نقل کیا اسکو مسلم ابو داؤد و نسائی نے
فَاحْسَنُ صَوْرَتُهُ فَقَدْ بَوَّاهُ وَادَّارَسَانِي نَعَرِمَا لَدَا مَا نَعَرِمَا أَعْطَيْتُ وَلَا يَنْفَعُكَ الْحُجَلُ مِنْكَ الْحُجَلُ ط
کے ساتھ مخصوص کیا مثلاً قد سیدھا بنایا اور خوبصورتی عنایت کی مزاج کا معتدل کیا وغیرہ اور پیدا کرنے والوں میں سے
بہتر اس سے مقصود ہے کہ حقیقت میں پیدا کرنے والا اللہ ہی ہے مگر ظاہر کے اعتبار سے جو مانا خالقین فرمایا اگرچہ خالقین کے
سنی مضافین کے میں ع وَفَضْلُ خَسَعِ مَنَعِي وَبَصَرِي وَكَرْهِي وَكَرْهِي وَكَرْهِي وَكَرْهِي وَمَا اسْتَقَلْتُ بِهِ قَدَرِي

بِاللهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ **مَسْ حَسْبُ** اور دعا سجدہ ایک یہ ہے شیخ سمعی نخ یعنی میرے کان نے عاجزی کی اور میری آنکھوں نے اور میرے خون اور گوشت اور ہڈی اور پٹھے نے اور اُن چیزوں نے جنکو میرے پاؤں نے اٹھا رکھا ہے یعنی میرے تمام اعضاء نے خدا عالموں کے پروردگار کے لئے فروتنی کی نقل کیا اسکو نساہی ابن جہان نے **ف** سد کا لام متعلق شیخ سے ہے یعنی ان سب چیزوں نے اللہ تعالیٰ کے لئے فروتنی کی **ع** اور ایک صیغہ سجدہ میں یون آیا ہے **سُبُّوْهُ قُلُوْا وَسُ وُجُوْا لِلَّهِ** **وَالْوُجُوْا** **مَرْدَسْ** یعنی تو پاک ہے نہایت پاکیزہ فرشتوں اور جبریل کا پروردگار نقل کیا اسکو مسلم ابوداؤد نساہی نے **سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ** **مَرْدَسْ ق** ایک صیغہ دعا سجدہ کا یہ ہے سبحانک اللهم ربیع یعنی میں پاکی بیان کرنا ہوں تیری اے اللہ ہمارے پروردگار وابستہ تیری تعریف سے نقل کیا اسکو بخاری مسلم ابوداؤد نساہی ابن ماجہ نے۔ اور ایک صیغہ یہ ہے **اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ كُلَّهُ دِقَّةً وَجَلَّةً وَأَوَّلَةً وَأَحْسَنَ** **وَعَلَا يَنْتَهَكَ وَسِرَّةً** **مَرْدَسْ** یعنی یا اللہ میرے لئے بخش میرے سب گناہ چھوٹے اور بڑے اور اگلے اور پچھلے یعنی جو کر چکا ہوں اور جو آئندہ کو مقدر ہیں اور ظاہر اور پوشیدہ نقل کیا اسکو مسلم ابوداؤد نے **ف** جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم گناہوں سے پاک تھے کیونکہ انکے اگلے پچھلے گناہ معاف ہو چکے تھے لیکن یہ دعا فقط اسلئے کرتے تھے کہ اللہ کی بندگی ظاہر کریں اور اسکی طرف حاجت باوجود اس رتبہ کے ثابت ہو اور نصرت مغفرت گناہوں کا شکر ادا ہو یا امت کی تعلیم کے لئے یہ دعا فرماتے تھے **فحسب** اور ایک صیغہ یہ ہے **اللَّهُمَّ سُبْحَانَكَ سُبْحَانِيْ وَبِحَمْدِكَ** **أَمِنْ فَوَادِيْ أَبْوَابِ نِعْمَتِكَ عَلَى كَوْنِ هَذَا مَا جَعَلْتُمْ عَلَى نَفْسِيْ** **يَا عَظِيمُ اغْفِرْ لِيْ كَرَامَةً لَا يَغْفِرُهَا إِلَّا أَنْتَ يَا عَظِيمُ** **إِنَّكَ أَنْتَ اللَّهُمَّ الْعَظِيمُ** **هَسْ** یعنی یا اللہ تیرے لئے سجدہ کیا میرے ظاہر اور باطن نے اور تجھ پر ایمان لایا میرا دل میں اقرار کرتا ہوں تیری اس نعمت کا کہ مجھ پر ہے اور یہ کہ جو کچھ میں نے گناہ کیا اپنی جان پر یعنی میرے گناہ پاس موجود ہیں اور میں انکا معترف ہوں اے بزرگ اے عظیم تو مجھکو بخش کیونکہ بڑے گناہوں کو کوئی نہیں بخشتا سوا اے بڑے پروردگار کے نقل کیا اسکو حاکم نے **سُبْحَانَكَ ذِي الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوتِ سُبْحَانَكَ ذِي الْعِزَّةِ وَالْجَبَرُوتِ سُبْحَانَكَ الْمَلِكِ الْحَيُّ الَّذِي لَا يَمُوتُ** **أَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَأَعُوْذُ بِرَحْمَتِكَ مِنْ سَخَطِكَ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ جَلَّ وَجْهَكَ** **هَسْ** اور ایک صیغہ یہ ہے سبحان ذی الملک والکبریا یعنی پاک ہے سلطنت ظاہر اور باطن والا پاک ہے عزت اور قہر والا پاک ہے وہ زندہ کہ نہ مرے گا میں پناہ مانگتا ہوں تیرے معاف کرنیکی تیرے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری خوشنودی کی تیرے غضب سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری صفت جلالی کی تیری صفت جلالی سے بزرگ ہے تیری ذات نقل کیا اسکو حاکم نے اور ایک صیغہ یہ ہے **رَبِّ اعْظِمْ نَفْسِيْ تَقُوْ لَهَا وَرَافِعْهَا أَنْتَ خَيْرُ مَنْ رَفَعَهَا أَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْئِلُهَا** **م** یعنی اے میرے پروردگار میرے نفس کو اُسکا تقویٰ عنایت کر اُسکو پاک کر یعنی ظاہر اور باطن کی برائیوں سے تو بہترین مان شخصہ نکا ہے جو نفس کو گناہوں سے پاک کرنے میں تو نفس کا کار ساز اور مالک ہے نقل کیا اسکو احمد نے **ف** تقویٰ یعنی نیک کاری اور حرام چیزوں سے پرہیز کرنا اور زیادتی حرص و ہوا سے احتراز کرنا اور معصیت لکھنے میں کہ نفس کا پاک کرنا دلکی صفائی کا سبب ہوتا ہے جب نفس بگڑا اور پاکیزگی سے صاف ہو جاتا ہے تو

ہیں سلام ہو پیرائے پیغمبر اور خدا کی رحمت اور اسکی برکتیں ہوں سلام ہو ہم موجود مسلمانوں پر اور خدا کے نیکیخت بندوں
 پر میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ کوئی معبود سوا اللہ کے نہیں ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے
 بندے اور رسول ہیں نقل کیا اسکو صحاح ستہ میں اور بیہقی نے **ف** حنفی مذہب میں یہی تشہد پڑھتے ہیں یہ ابن مسعود
 سے مروی ہے اور خدا کے نیکیخت بندے سب مراد ہیں حاضر ہوں یا غائب اور بندہ صالح وہ ہے کہ بندگی کا حق یا ایسا ادا
 کرے جیسا اسکو حکم ہوا ہے اور اس پر مستقیم ہے کہ کوئی ظلم اور فساد اس کے ظاہر اور باطن میں نہ پائے اور حضرت غوث
 الثقلین نے لکھا ہے کہ صلاح اس حالت کو کہتے ہیں جس میں اپنے راہ کا زوال اور فساد ہو اور حق کی مراد پر قائم ہو کنا ذکر الفخر
الْحَيَاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ اَللّٰهُمَّ
 عَلَيْنَا وَعَلَىٰ عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُكَ اللَّهُ **مُرَّعَهُ**
حَبِّ ایک صیغہ التجات کا یہ ہے التجات المبارکات الخ یعنی زبان کی عبادتیں بابرکت بدن کی عبادتیں اور مالی عبادتیں
 سب اللہ کے لئے ہیں سلام ہو پیر اور خدا کی رحمتیں اور اسکی برکتیں سے پیغمبر سلام ہو پیر اور خدا کے نیکیخت بندوں پر میں
 گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود سوا اللہ کے نہیں ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ نقل
 کیا اسکو مسلم اور چارون اور ابن حبان نے **ف** اکثر شافعیہ کا مختار یہی تشہد فخر فقیر کہتا ہے کہ اس تشہد کو تشہد
 ابن عباسؓ کہتے ہیں جیسے کہ پہلا تشہد ابن مسعودؓ کا تشہد کہلاتا ہے **الْحَيَاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلَّهِ السَّلَامُ**
عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ اَللّٰهُمَّ عَلَيْنَا وَعَلَىٰ عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ
 اِلَّا اللَّهُ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ **مُرَّسٌ ق** ایک صیغہ یہ ہے التجات
 الطیبات الخ امین اور تشہد ابن مسعودؓ میں اتنا فرق ہے کہ وہ ان اللہ پہلے تھا اور الصلوات والطیبات واو کے ساتھ تھا
 اور یہ ان سب الفاظ کی تقدیم تاخیر ہو گئی التجات الطیبات اس کے بعد الصلوات دونوں دونوں واو کے اور سب کے چھپے
 اللہ آیا ہے اور ایک فرق یہ ہے کہ امین لا الہ الا اللہ کے بعد وحدہ لا شریک کہ ہے اور ابن مسعودؓ کے تشہد میں یہ نہ تھا باقی
 الفاظ اور معانی ایک ہیں نقل کیا اس تشہد کو مسلم ابو داؤد نسائی ابن ماجہ نے **الْحَيَاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ وَالْمَلَائِكَةُ**
لِلَّهِ اور ایک صیغہ ابوداؤد نے نقل کیا ہے التجات الطیبات الخ یعنی ربانی عبادتیں مالی عبادتیں اور بدنی عبادتیں اور باو
 سب خدا کے لئے ہیں بِسْمِ اللَّهِ وَيَا لِلَّهِ الْحَيَاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ
 اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ اَللّٰهُمَّ عَلَيْنَا وَعَلَىٰ عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ
 وَرَسُوْلُكَ **نَسْ ق** اور ایک صیغہ یہ ہے بسم اللہ معنی شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے اور اللہ کی توفیق
 سے باقی الفاظ کے وہی معنی ہیں جو تشہد ابن مسعودؓ میں گذرے نقل کیا اسکو نسائی ابن ماجہ حاکم نے **ف** نووی کے
 اوکار میں ہے کہ نسائی ناہنجاری نے کہا ہے کہ بسم اللہ کی زیادتی تشہد کے شروع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پایہ صحت
 کو نہیں پہنچی اور کسی محدث نے یہ تشہد اختیار بھی نہیں کیا **فَخَرَّ الْحَيَاتُ اَلْاَكْبَارُ لِلَّهِ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ**

بِاللهِ الْمُسْلِمُ عَلَيْكَ اِيْهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَحَلِي عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ
 لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَاشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ **ط** اور ایک صیغہ یہ ہے التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ الرَّحْمٰنِ
 الرَّحِيْمِ لِنَبِيِّنَا عِبَادَتِيْنَ خُدا کے لئے مین اعمالِ صالحہ خُدا کے لئے مین مالی عبادتیں مین عبادتیں خُدا کے لئے مین باقی وہی انفاق
 کے معانی مین جو شہداء مین سعد ورم مین گدڑ سے اس مین الزاکیات مین لڑنا لڑا ہے اور الطبیات الصلوات دونوں بدوں واکو
 مین اور ان کے بعد سزا لڑا ہے نقل کیا اس شہد کو وقتاً حاکم وراکات نے **ف** یہ شہد نام مالک حسن اختیار کیا ہے فخر
 اور مختصر در مین ہے کہ زاکیات کے معنی کامل اور پاک معنی ریاسے اور ارفا سے اعمال نیک مین انتہی بسم الله و بآلله
 خَيْرُ لَاسْمَاءُ التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلَّهِ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاشْهَدُ
 اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ اَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَنَذِيْرًا وَانَّ السَّاعَةَ اَتَتْهُ لَا رَيْبَ فِيْهَا السَّلَامُ عَلَيْكَ
 اِيْهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَحَلِي عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِيْنَ اَللَّهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَاهْلِيْ
ط ط ط + اور ایک صیغہ یہ ہے مین شروع کرنا مین خُدا کے نام سے اور خُدا کی توفیق سے کہ سب ناموں سے بہتر
 ہے زبان کی عبادتیں اور مال کی اور بدن کی عبادتیں خُدا کے لئے مین گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں سوا خُدا کے وہ
 اکیلا ہے کوئی اسکا شریک نہیں اور مین گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول مین جنکو اُس نے دین
 حق کے ساتھ بھیجا اُس حال مین کہ وہ خوشخبری دینے والے مین یعنی ایمانداروں کو بہشت کی اور ڈرانے والے مین نبی کافروں
 کو دوزخ سے اور مین گواہی دیتا ہوں کہ قیامت آتیوالی ہے اُن مین کچھ شک نہیں سلام ہو تم پر اور اللہ کی رحمت اور اُس کی
 برکتیں اسے پیغمبر سلام ہو تم پر اور خُدا کے نیکی و نیکو بندوں پر یا اللہ تو بخش مجھ کو اور دین کی راہ دکھا نقل کیا اسکو طبرانی نے کبیر
 اور اوسط مین **ف** چونکہ اس لئے کہ تصحیح کے مزارع مین انگلی اٹھانے سے انحراف واقع ہوا ہے بلکہ بعض ناچار ہونے اور
 حرام ہونے کا فتویٰ دیا ہے اسلئے ضرور ہوا کہ بھائی مسلمانوں کی خیر خواہی کے لئے چند روایتیں حدیث اور فقہ کی جو اس امر کے
 مسنون ہونے مین واقع مین بیان کی جائیں تاکہ لوگ راہِ راست پر آجائیں شیخ عبد الدین فیروز آبادی مصنف قاسوس جو
 محدثین کے سردار مین اپنی کتاب سفر السعاده مین جس مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ عبادتیں اور عبادتیں جو صحیح حدیث
 سے ثابت مین فقہاء کے مذاہب سے قطع نظر کے بیان کی مین لکھا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم التَّحِيَّاتُ مین بیٹھتے
 دھارنا ہاتھ دہنی ران پر رکھتے اور زمین کی گنتی کے طور پر تین انگلیاں بند کرتے اور شہادت کی انگلی کو کھڑا شہدان لاکہ لا
 اللہ پر اٹھانے اور ہلاتے انتہی اور اس کتاب کے شرح شیخ عبدالحق رحم فرماتے مین کہ دہنی ہاتھ کی انگلیوں کا بند کرنا صورت
 مذکورہ بالا پر اور انگشت شہادت سے اشارہ کرنا صحیح حدیثوں مین واقع ہوا ہے اور جامع الاصول مین صحاح ستہ سے اس
 باب مین حدیثین وارد ہوئی مین اور ائمہ حدیث اور فقہاء مجتہدین اور بہت سے صحابہ و تابعین کا مذہب بھی ہے اور حق یہ
 ہے کہ امام اعظم رحم اور صاحبین ح کا مذہب بھی یہی ہے متقدمین علماء و حنفیہ نے اسکی تصریح کی ہے مگر متاخرین مین کچھ خلاف
 واقع ہوا ہے شیخ کا کلام تمام ہوا۔ اور امام محمد نے نو طامین اور کتاب شیخت مین اشارہ انگشت شہادت کا صریح بیان کیا

کے ساتھ ملا یوں کہنا اللہ صلی علیہ وسلم علی آل محمد واصحاب محمد درست ہے اور صحاح میں لکھا ہے کہ لعنت میں آل سے مراد اہل اور عیال اور تابعین ہوتے ہیں اور ظاہر یہ ہے کہ حدیث میں تابعین مراد ہوں اور بعض علما نے آل کی تفسیر اہل بیت سے کی ہے اہل بیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بنی ہاشم میں جنہ صدفہ حرام ہے اور فخر رازی نے کہا ہے اولی یہ ہے کہ آپ کے اہل بیت اولاد اور ازواج ہوں صلی اللہ علیہ وسلم اور برکت آثار سے یہ عرض ہے کہ اپنی خیر اور نعمت زیادہ کر کہ برکت کے سنی زیادتی کے ہیں اور بعضوں نے اس کے منی ہیشگی اور زوم کے لکھے ہیں اور اس حدود کے ذکر کرنے سے ایشان ہے کہ یہ درود سب مسنون سے صحیح تر ہے تو طالب کو چاہئے کہ اس پر محافظت اور مداومت کر کے انوار اور اسرار حاصل کرے

فَخَرَّ اللَّهُ صَلَّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ خ مَرَس اور ایک صیغہ یہ ہے اللہ صلی علیہ وسلم یا اللہ رحمت خاص بھیج محمد اور تابعین محمد پر جیسے تو نے رحمت بھیجی ابراہیم پر تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے یا اللہ بکرت آثار محمد اور تابعین محمد پر جیسے تو نے بکرت آثاری ابراہیم پر تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے نقل کیا اسکو بخاری مسلم نسائی نے اس میں دونوں جگہ علی آل ابراہیم نہیں ہے اور ایک صیغہ یہ ہے اللَّهُمَّ صَلَّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ خ مَرَس یا اللہ رحمت خاص بھیج حضرت محمد اور ان کے تابعین پر جیسے تو نے رحمت بھیجی ابراہیم پر تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے یا اللہ بکرت آثار حضرت محمد اور تابعین محمد پر جیسے تو نے بکرت آثاری تابعین ابراہیم پر تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے نقل کیا اسکو بخاری نسائی نے ف آل ابراہیم میں لفظ آل کا زائد ہے یہ تصحیف حضرت ابراہیم علیہ السلام میں یا آل ابراہیم سے مراد انکی ذات اور ان کے تابعین میں جیسے کہ یہ و جنانکم من آل فرعون و انفرنا آل فرعون میں خود فرعون اور ان کے تابع مراد ہیں فخر اور ایک صیغہ یہ ہے اللَّهُمَّ صَلَّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ عَلَى آذِ وَاجِهِ وَ ذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ عَلَى آذِ وَاجِهِ وَ ذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ خ مَرَس ق حَب إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ خ یا اللہ رحمت خاص بھیج حضرت محمد اور انکی بیویوں اور انکی اولاد پر جیسے تو نے رحمت بھیجی ذات ابراہیم پر اور بکرت آثار حضرت محمد اور انکی بیویوں اور انکی اولاد پر جیسے تو نے بکرت آثاری ذات ابراہیم پر نقل کیا اسکو بخاری مسلم ابو داؤد نسائی ابن ماجہ ابن جبان نے اور مسلم کی ایک روایت میں انک حمید مجید بھی زیادہ آیا ہے اور ایک صیغہ یہ ہے اللَّهُمَّ صَلَّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ ذُرِّيَّتِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ خ مَرَس ق یا اللہ رحمت خاص بھیج حضرت محمد پر کہ تیرے بندے اور تیرے رسول میں جیسے تو نے رحمت بھیجی خود ابراہیم پر اور بکرت آثار محمد اور تابعین محمد پر جیسے تو نے بکرت آثاری خود ابراہیم پر نقل کیا اسکو بخاری نسائی ابن ماجہ نے اور ایک صیغہ یہ ہے اللَّهُمَّ صَلَّ عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ خ یا اللہ رحمت خاص بھیج حضرت محمد

پر جیسے تو نے رحمت بھیجی حضرت ابراہیم پر اور برکت اتار محمد اور تابعین محمد پر جیسے تو نے برکت اتاری ابراہیم اور تابعین
 ابراہیم پر نقل کیا اسکو بخاری نے۔ اور ایک صیغہ یہ ہے **اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى
 إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ فِي الْعَالَمِينَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ**
مَرَدَّتْ یا اللہ رحمت خاص بھیج محمد پر اور تابعین محمد پر جیسے تو نے رحمت بھیجی ابراہیم پر اور برکت اتار محمد پر
 اور تابعین محمد پر جیسے تو نے برکت اتاری ابراہیم پر جو پیغمبر ہیں عالموں میں تو تعریف کیا گیا ہے بزرگ نقل کیا اسکو مسلم
 ابو داؤد ترمذی نسائی نے فقیر کہتا ہے کہ لفظ فی العالمین متعلق اظہر صیغہ امر مذکور کا ہے جس پر مضمون عبارت دلالت
 کرتا ہے یعنی یہ ہیں کہ صلوة و برکت محمد اور انکی آل پر عالموں میں ظاہر فرما جیسے یہ دونوں چیزیں تو نے ابراہیم اور انکے تابعین
 پر عالموں میں ظاہر کیں کذا فی المرقاة **اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ** ایک صیغہ
 یہ ہے یا اللہ رحمت خاص بھیج محمد پر جو پیغمبر ہیں اور تابعین محمد پر نقل کیا اسکو ابو داؤد نسائی نے اور ایک روایت میں
 نسائی نے یہ بھی ابراہیم زیادہ کیا ہے **كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَبَارَكْتَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ
 عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ** مس یعنی جیسے تو نے رحمت بھیجی ابراہیم پر اور برکت اتار محمد بنی امی پر جیسے تو نے
 برکت اتاری ابراہیم پر تو تعریف کیا گیا ہے بزرگ نقل کیا اسکو نسائی نے ف اسی اسکو کہتے ہیں جو کلمہ پڑھ جائے۔ یہ
 لقب خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے جو توحید اور انجیل اور تمام کتب الہی میں مذکور ہوا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی
 فضیلت ہے کہ بدون کلمے پڑھے علم اولین و آخرین عنایت کئے گئے فخر **اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ
 وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ** ایک صیغہ یہ ہے یا اللہ رحمت خاص بھیج محمد
 پر اور برکت اتار محمد پر اور تابعین محمد پر جیسے تو نے رحمت بھیجی اور برکت اتاری ابراہیم پر تو تعریف کیا گیا ہے بزرگ نقل کیا اسکو
 ہارنے آقبل رجل حتی جلس بین یدئہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسبح بحمدہ عنہما فقال یا رسول
 اللہ امّا السلام علیک فقد خرمناہ فکیف نصلی علیک اذا اخرجنا صلیبت علیک فی صلواتنا صلی اللہ
 علیک قال ضمت حتی اجبت ان الرجل لو یسألہ ثم قال اذا صلیت علیہم فقلوا **اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ
 مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَبَارَكْتَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ** ایک آدمی آیا یہاں تک کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم کے سامنے بیٹھا اور ہم گروہ صحابہ کی خدمت میں موجود تھے اُس نے عرض کیا کہ اے رسول خدا کے آپ پر سلام بھیجنا تو مجھے
 جان لیا یعنی سلام کی کیفیت اور اس کے الفاظ اب کی تعلیم کی وجہ سے امتیازات میں بہکوا معلوم میں لیکن آپ پر درود کس طرح بھیجیں
 جب آپ پر درود بھیجنے کا ارادہ کریں اپنی نماز میں خدا کی رحمت ہو آپ پر ابو سعید خدری اس حدیث کے کہتے ہیں کہ آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم چپ رہے یعنی وحی کے انتظار میں یہاں تک کہ ہکویہ اچھا معلوم ہوا کہ کاش یہ آدمی آپ سے کچھ نہ پوچھتا۔
 پھر آپ نے فرمایا کہ جب تم مجھ پر درود بھیجو یعنی خواہ نماز میں ہو یا غیر نماز میں تو یوں کہہ کر اللہ ہم صلی علی محمد و آلہ صلی علیہ وسلم

محمد بنی اُن پُر تھرا اور تابعین محمد پر جیسے تو نے برکت اتاری ابراہیم اور تابعمان ابراہیم پر کہ تو تعریف کیا گیا ہے بزرگ نقل کیا اسکو ابن جہان حاکم احمد نے **ف** یعنی کلام السدرین جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے یا ایہا الذین آمنوا اسلوا علیہ وسلموا تسلیا یعنی اسے ایمان طالع محمد پر درود بھیجو اور سلام بھیجو تو اس آیت پر عمل کرنا ضرور ہے اور سلام کی کیفیت تو ہیکو معلوم ہے کہ انتہات میں اپنے سکھایا کہ یوں کہا کرو السلام علیک ایہا النبی مگر وہ کس طرح بھیجا کریں جسکا ہیکو حکم ہے وہ آپ تعلیم فرمائیے اور یہ جو راوی نے کہا کہ ہیکو اچھا معلوم ہوا الخ یعنی اسلئے کہ ہیکو خوف ہوا کہ شاید اس شخص کا سوال آپ کو ناخوش

معلوم ہوا کہ اپنے سکوت کیا تھا **مَنْ سَأَلَكَ بِإِيمَانٍ أَنْ تَكُنْ لَهُ كَمَا كُنْتَ لِي إِذَا صَلَّيْتُ عَلَيْهِمْ أَهْلَ الْبَيْتِ فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّتِهِمْ وَأَهْلِ بَيْتِهِمْ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ** کہ جسکو یہ اچھا معلوم ہو کہ ثواب کو پورے پیمانہ سے ماپنے یعنی جسکو ثواب کامل لینا منظور ہو تو جب ہم پر کہ اہل بیت نبوت میں درود بھیجے تو چاہئے کہ یہ درود پڑھے اللہم صل علی محمد والنبی

الامی الخ یعنی یا اللہ رحمت خاص بھیج محمد بنی امی پر اور انکی بیویوں پر کما بمان والوں کی مائیں میں اور انکی آل اور انکی اولاد اور انکے اہل بیت پر جیسے تو نے رحمت بھیجی خود ابراہیم پر کہ تو تعریف کیا گیا ہے بزرگ نقل کیا اسکو ابوداؤد نے **ف**

مائیں میں یعنی جیسے ماؤں کی بزرگی اور عزت کرنی لازم ہے اور اُسے نکاح حرام ہے ویسی ہی آپ کی بیویوں کی توقیر اور عزت کرنی لازم تھی اور اُسے نکاح کرنا حرام تھا اور لفظ اہل بیت خاص کے بعد عام ہے کہ غلام لونڈی تک اس میں دخل

ہیں **ع مَنْ صَلَّيْتُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَقَالَ اللَّهُمَّ أَنْزِلْهُ الْمُقْعَكَ الْمُقْرَبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِي** کہ جسکو یہ درود بھیجے محمد پر اور بعد درود کے یہ دعا پڑھے اللہم انزلہ سے یوم القیمۃ تک تو اُسکے لئے

میری شفاعت واجب ہوگی۔ یعنی دعا کے یہ ہیں یا اللہ اُنکو اُس مقام میں کہ تیرے نزدیک مقرب ہے یعنی مقام محمود میں قیامت کے دن نقل کیا اسکو بزار نے اور طبرانی نے کبیر اور اوسط میں **ثُمَّ لِيُخَيَّرَ مِنَ الدَّعَاةِ أَحَبُّ إِلَيْهِ**

فَيَدْعُوهُ پھر نمازی کو چاہئے کہ جو دعا سکونیا وہ اچھی معلوم ہو اسکو اختیار کرے اور اُنسی سے دعا مانگے نقل کیا اسکو بخاری نے **ف** یعنی نماز کے قعدہ اخیر میں درود کے بعد جو دعا اچھی معلوم ہو پڑھے مگر لوگوں کے کلام سے مشابہ نہ ہو

اس سے یہ غرض کہ ایسی دعا نہ ہو جو کوئی آدمی دوسرے سے مانگ لیتا ہو مثلاً یون کہینا اللہم اتنی مالاً وخبیرا یعنی یا اللہ مجھکو مال یا روٹی دے ایسی دعا سے امام عظیم کے مذہب میں نماز فاسد ہو جاتی ہے بلکہ بہتر یہ ہے کہ وہ دعا پڑھے

جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہو **فَوَيْلٌ لِلْمُصَلِّينَ الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ وَلِيَسْتَعِذَّ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ عَذَابٍ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْحَيَاةِ وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ وَمِنْ عَذَابِ جَب**

اور چاہئے کہ پناہ مانگے یعنی اس طرح کہے اللہم انی اعوذ بک الخ یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور زندگانی اور موت کے فتنے سے اور کانے دجال کے فتنے کی بربائی سے نقل کیا اسکو مسلم اور چاروں نے اور ابن جہان نے **ف** زندگی کا فتنہ راہ حق سے پھرنا اور صبر کا نہونا اور راضی برضا نہونا اور دنیا کی آفتوں

یہ دعا ہے کہ جسکو اللہ تعالیٰ پسند فرمائے

کہ میں اپنی غلامی پر معاف کروں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی دعا سکھائی اللہم انی ظلمت نفسی اسخ اللہم انی اسألك
 یا اللہ الاحد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفو احد ان تغفر لی ذنوبی انک انت الغفور
 الرحیم کہ جس شخص ایک دعا پڑھ لے یہ دعا اس کے دل میں سے سوال کرتا ہوں اے خدا، یہ دعا
 بے نیاز جس نے کسی کو خدا اور نہ کسی سے پیدا ہوا اور نہیں ہے اس کے جڑ کا کوئی یہ اگلتا ہوں کہ تو میرے لئے گناہ بخشے کہ تو
 بخشنے والا مہربان ہے نقل کیا اسکو ابو داؤد نسائی حاکم نے اللہم احسبنی حساباً یسیراً اھسن ایک مسند یہ
 ہے اللہم احسبنی اسخ یعنی یا اللہ تو مجھے حساب لینا آسان حساب یعنی قیامت کو نقل کیا اسکو حاکم نے ف حدیث شریف
 میں آیا ہے کہ آسان حساب یہ ہے کہ بندہ کو نامہ اعمال دکھائیں گے تاکہ اپنے عمل دیکھ کر اپنے مجرم ہونیکا یقین کرے پھر اسد
 تعالیٰ اُس سے درگزر کرے اور مواخذہ نہ کرے اور یگانہ ذکر الفخر اللہم انی اعوذ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَأَعُوذُ بِكَ
 مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ وَالْفِتْنَةِ الدَّجَالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ
 یہ مسند اسناد ذہاب ہے کچھ تقدیم تاخیر کے ساتھ پیش کر چکا اور اس کے معنی بھی بیان ہو چکے اسکو مسلم نے نقل کیا ہے و
 لَيَقُولُ اللَّهُمَّ انی اسألك مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ مَا عَرَفْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ اللَّهُمَّ انی اسألك مِنَ خَيْرِ
 مَا سَأَلَكَ بِهِ عِبَادُكَ الصَّالِحُونَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا آكَأَذْ مِنْهُ عِبَادُكَ الصَّالِحُونَ رَبَّنَا آتِنَا
 فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ رَبَّنَا وَآتِنَا مَا وَعَدْتَنَا عَلَى رُسُلِكَ وَلَا
 تُخِنْ نَايُكَ مَا الْقِيَمَةَ إِنَّكَ لَا تَخْلِفُ الْمِيعَادَ مَوْصُص اور چاہئے کہ یہ دعا پڑھے اللہم انی اسألك اسخ یا اللہ
 میں تجھ سے وہ ساری بھلائی مانگتا ہوں جنکو میں جانتا ہوں اور جس قدر میں نہیں جانتا یا اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں
 اُس چیز کی بھلائی کہ تجھ سے تیرے نیک بخت بندوں نے یعنی انبیاء اور اولیاء مانگی ہو اور تیری پناہ مانگتا ہوں اسخیز کی
 بھلائی سے جس سے تیرے اچھے بندوں نے پناہ مانگی ہو اے ہمارے پروردگار ہم ایمان لائے تو ہمارے لئے ہمارے
 گناہ بخش دے اور ہمکو آتش و دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھ اے ہمارے پروردگار اور ہمکو وہ چیز عنایت کر جسکا تو نے وعدہ
 اپنے پیغمبروں کی زبان سے کیا ہے اور ہمکو قیامت کے دن رسواست کر تو اپنے وعدہ کو خلاف نہیں کرتا نقل کیا اسکو
 موقوفاً ابن ابی شیبہ نے یعنی یہ قول حضرت ابن مسعود کا ہے ف دنیا کی بھلائی یہ چیزیں ہیں طاعت اور عبادت کی
 توفیق اور اُس پرستقیم رہنا اور چین اور قسوتی اور آخرت کی بھلائی یہ باتیں ہیں ثواب کا ملنا اللہ تعالیٰ کا راضی ہونا حساب
 کی آسانی جنت میں جانا خدا کا دیدار ہونا اس آیت کی تفسیر میں تین سو قول علماء کے ہیں اختصار کے لئے اسقدر پر کفایت
 کیا اور آتش و دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھ یعنی ایسے گناہوں سے کہ دوزخ میں جانیکے سبب ہوں بچاؤے۔ یہ دعا یعنی
 پہلا ربنا سبب میں دوزخ کے مطالب کا جامع ہے اکثر اوقات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا بھی آیت تھی اور حضرت
 انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ کسی نے اسے دعا کا سوال کیا اسہوں نے یہی آیت پڑھی پھر دعا کی طلب میں لوگوں نے
 مبالغہ کیا تو آپ نے کہا اور کیا چاہتے ہو دنیا اور آخرت کی بھلائی تو مانگ چکا اور یہ چوکھا کہ ہمکو رسواست کر یعنی بموجب

لا حول ولا قوة الا بحیثی گناہوں نے پھرا اور قوت عبادت کی نہیں مگر اللہ کی مدد سے کوئی معبود نہیں سوا اللہ کے اور ہم کیسی عبادت نہیں کرتے سوائے اسیکی لئے ہے انعام یعنی نعمت دینا اور احسان کرنا اسیکے دو گاہ سے ہے اور اسیکے لئے ہے فضل یعنی احسان کی زیادتی نعمت کے عطا کرنے میں اسیکو لائق ہے اور اسیکے لئے ہے اچھی تعریف ہم یہ کہتے ہیں کہ کوئی معبود نہیں سوا اللہ کے اس حالت میں کہ ہم اسیکے لئے دین کو خالص کر لے دے عین اپنی طاعت کو شرک و ریا سے پاک کر نیوالے ہیں اگرچہ بڑا جائین کافر یعنی ہمارا خلاص کے دیکھنے کو نقل کیا اسکو مسلم ابو داؤد نسائی ابن ابی شیبہ نے مستغفر اللہ ثلاث مراتب اللہم انت السلام و منک السلام تبارکک یا ذا الجلال و الاکرام **مرعہ ط**

ی لفظ استغفر اللہ تین بار پڑھے پھر یہ دعا پڑھے اللہم انت اسلام الخ یعنی یا اللہ تو سالم ہے سب حیوان سے اور تجھ سے ہے ہماری سلامتی یعنی سب آفتوں اور ظاہری اور باطنی بلاؤں سے تو برکت والا ہے اسے بزرگی اور بخشش دے نقل کیا اسکو مسلم اور چاروں نے اور طبرانی اور ابن سنی نے **ف** بعض روایت میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تین بار یہ پڑھتے تھے استغفر اللہ الذی لا الہ الا هو ارحم الراحمین و اتوب الیہ اور یا ذا الجلال و الاکرام یا مسلم اور طبرانی اور ابن سنی کی روایت میں آیا ہے اور وہی روایت میں نہیں اور بعض شخص جو دعائیں بعد نماز کے سلام کے والیک ریجہ السلام حینا ربنا بالسلام و اوغلتا ربنا دار السلام اور بعد تبارک کے ربنا و تعالیت زیادہ پڑھتے ہیں اس زیادتی کی کچھ اصل صحیح نہیں پائی جاتی کذا ذکر العل و الغفر سبحانک اللہ و التحمیل للہ و اللہ اکبر لیکن من منہن کلہن ثلاثا و ثلاثین منہن **مرعہ ط**

یہ دعا پڑھے سبحان اللہ و الحمد للہ و اللہ اکبر و استغفر اللہ کلمات میں سے ہر ایک تینیس بار ہو جاوے نقل کیا اسکو بخاری مسلم نسائی نے **ف** یعنی ان تینوں کلمات کو تین پڑھے کہ سب تینتیس ہوں تو ظاہر یہ ہے کہ تینوں کو ملا کر تینتیس بار پڑھے تاکہ ہر ایک تینتیس بار ہو جاوے جیسے اور تمام روایتوں میں علیحدہ علیحدہ پڑھنا منقول ہے اور یہی افضل ہے اور شاخ کا مل بھی اسی پر ہے یا ہر ایک کو جدا گانہ تینتیس بار پڑھے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ معنی یہ ہوں کہ ہر ایک کو گیارہ بار پڑھے تاکہ سب ملکر تینتیس بار ہو جائیں کذا ذکر الغفر حدیث شریف میں آیا ہے کہ فقرا و مہاجرین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور عرض کیا کہ مال دالے بڑے درجن اور آسائش دائمی کو یہ پوچھ گئے آپ نے فرمایا کس سبب سے تو فقرائے عرض کیا کہ اس وجہ سے کہ وہ نماز پڑھتے ہیں جیسے ہم پڑھتے ہیں اور روزے رکھتے ہیں جیسے ہم رکھتے ہیں اور خیرات کرتے ہیں جیسے ہمیں ہوں ہو سکتی آپ نے فرمایا کہ میں تمکو ایسی چیز بتلا دوں جسکے سبب سے تمکو درجہ پہلے مسلمان ہو نہو ایک ماٹے اور تم بڑے جاؤ اس شخص سے کہ تمہارے بعد ہو اور تم سے افضل کوئی نہ ہو پھر اس شخص کے کہ وہ عمل کرے جو تم کرتے ہو انہوں نے عرض کیا کہ آپ ہکو تادین یا رسول اللہ آپ نے فرمایا کہ سبحان اللہ اور الحمد للہ اور اللہ اکبر ہر نماز فرض کے بعد تینتیس تینتیس بار پڑھا کر اسکے بعد پھر آئے اور عرض کیا کہ ہمارے بھائی مالداروں نے بھی سنا جو کچھ ہم پڑھتے تھے تو انہوں نے بھی اسکو پڑھنا اختیار کیا آپ نے فرمایا کہ یہ اللہ کا فضل ہے جسکو چاہتا ہے عنایت کرتا ہے کذا فی مشکوٰۃ و اخذای عیشۃ و اخذای عیشۃ و اخذای عیشۃ فاذلک کلک ثلاث و ثلاثون **مرعہ ط** اس روایت میں یوں آیا ہے کہ گیارہ بار سبحان اللہ اور گیارہ بار

کہ خدا ہرگز سے بڑا ہے اس صورت میں اس کلام جنس کے لئے ہے کذا فی محضر اللہ تعالیٰ اعوذ بذیک من الکفر والفقیر
 وَعَذَابِ الْقَبْرِ مَسْ مَسْ مَسْ ای ایک دعا یہ ہے اللہم انی اعوذ بک من الخ یا اللہم تیری پناہ مانگتا ہوں کفر
 سے اور محتاجی اور قبر کے عذاب سے نقل کیا اسکو نسائی حاکم ابن ابی شیبہ بن سنی نے اللہ تعالیٰ اصلح لی دینی الذی
 جعلتہ عصمة آخری واصلیح لی دنیا ای الی جعلت فیہا معاشی اللہ تعالیٰ اعوذ بذیک برضاک من
 سخطک واعوذ بعفوک من تقصیرک واعوذ بذیک منک لا مانع لیا اعطیت ولا معطى لیا منعت ولا
 اکراد لیا قضیت ولا ینفع ذلک البذل منک الحمد مس جب ایک دعا یہ ہے اللہم اصلح لی یعنی یا اللہ درست
 کر میرا دین جسکو تو نے میرے معاملہ کی حفاظت کا سبب کیا ہے اور درست کر میری دنیا جس میں تو نے میری زندگی گانی ٹھہرائی
 ہے یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں تیری خوشنودی کی تیرے غضب سے اور پناہ مانگتا ہوں تیرے معاف کرنے کی تیرے عقاب
 سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری صفت جمالی کی تیری صفت جلالی سے کوئی منع کرنے والا نہیں جس چیز کو تو عنایت کرے اور
 کوئی دینے والا نہیں جس چیز کو تو منع کرے اور کوئی مانگنے والا نہیں جس چیز کو تو حکم کرے اور تو بلند کو تیرے عذاب سے
 اسکی دو تہندی مفید نہیں نقل کیا اسکو نسائی ابن جہان نے ۴ دین کو معاملہ کی حفاظت کا سبب اس لئے کہا کہ دین
 سب چیزوں کا گہبان ہے جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکا حاصل یہ ہے کہ مجھ کو حکم آہی ہو اسے کہ کافروں
 سے اطمینان یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور میری رسالت کی گواہی دیں اور غار پر چین اور زکوٰۃ دین اور حب
 یہ باتیں کریں یعنی مسلمان ہو جائیں تو اپنا خون اور مال مجھ سے محفوظ کرینگے مگر اسلام کے حق کی وجہ سے یعنی اگر کوئی تقصیر
 اسلام میں اُسے ہو جاوے تو اسکی سزا انکو دو گنا اور انکا حساب اللہ تعالیٰ پر منحصر ہے یعنی باطن کو خدا جانے تو اس حدیث
 سے معلوم ہوا کہ دین کے سبب سے آدمی کی ہر چیز محفوظ رہتی ہے اور دنیا کی اصلاح سے یہ مقصود ہے کہ وہ حدیث مال
 حلال سے حاصل ہو جو امور طاعت پر تقویت دیتی ہے اور آفات مغل اوقات سے بچاتی ہے کذا ذکر النعم اللہ تعالیٰ اغفر
 لی خطائی وعلمک فی الصالح الاعمال ولا خلای لا یقید فی لصالحها ولا یضرب سبکھا
 اذ انت ذ ایک دعا یہ ہے اللہم اغفر لی الخ یا اللہ تو بخش میرا وہ گناہ جو میں نے چوک سے کیا ہوا اور جو قصدا کیا ہوا آہی تو
 مجھ کو راہ دکھا اچھے عملوں اور اچھی عادتوں کی کوئی اچھے عملوں کی راہ نہیں دکھاتا اور نہ کوئی بُرے عملوں سے ہٹاتا ہے
 سوائے تیرے نقل کیا اسکو بزار نے یعنی مجھ کو بُرے عملوں سے باز رکھنا تیرا ہی کام ہے اللہ تعالیٰ اعوذ بذیک من
 عذاب النار وعذاب القبر ومن فتنہ الحیاء والمکات ومن شر المسیح الذی جال حق مَسْ
 ایک دعا یہ ہے اللہم انی الخ یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری دوزخ کے عذاب اور قبر کے عذاب اور زندگی اور موت کے فتنے اور
 کانے و مال کی بُرائی سے نقل کیا اسکو ابو حوانہ اور حاکم نے اللہ تعالیٰ اغفر لی خطائی وذنبی کلھا اللہ تعالیٰ اغفر
 لی خطائی وذنبی واھد فی الصالح الاعمال ولا خلای انہ لا یقید فی لصالحها ولا یضرب سبکھا
 اذ انت مس ط ای ایک دعا یہ ہے اللہم اغفر لی الخ یا اللہ تیرے گناہ معیروں اور گناہ کبیرہ سب گناہوں کو

خطای
 خطای

بجائے یا

اور مجھ کو زندہ رکھو اور مجھ کو رزق دے اور مجھ کو اچھے اعمال اور نیک عادتوں کی راہ دکھانیک
 عملوں اور عادتوں کی راہ کوئی نہیں دکھاتا اور نہ کوئی بُرے عملوں کو بھیرتا ہے سوا تیرے۔ نقل کیا اسکو حاکم طبرانی ابن سنی
 نے فقیر کہتا ہے کہ انشی نفس سے ہے بمعنی بلند کرنا مصدر فتح یفتح سے آتا ہے اور اصینی سے مراد یہ ہے کہ عمدہ زندگی
 عنایت کر حسین قناعت اور کفایت اور طاعت اور تندرستی جو اور طبرانی کی روایت میں اس لفظ کی جگہ جبرنی ہے جسکے
 یہ معنی کہ میرا حال درست کرو اور اعلم اللہ صلی علیہ وسلم فی دینی و فی دارنی و باری فی رزقی **اُطْص**
 ایک دعا یہ ہے اللہم اصلح امری یا اللہ تو درست کر میرا دین اور فراخ کر میرے لئے میرے گھر میں یعنی میری معیشت اور برکت عنایت
 کر میرے لئے میرے رزق میں نقل کیا اسکو احمد طبرانی ابویعلی نے **ف** میرے گھر میں معیشت فراخ کر یعنی بدوں محنت اور
 سوال کے حاصل ہو یا گھر کی فراخی سے مراد یہ ہے کہ میرے قبضہ میں کشادگی رکھنا ذکر الفخر سبحان ربک رب العزائم
 یصفی عن وسلام علیکم سلیمان والحمد لله رب العالمین **ح** ایک صیغہ یہ ہے سبحان ربک الایہ یعنی
 پاک ہے تیرا پروردگار غلبہ والا اُس چیز سے جو کافر بیان کرتے ہیں اور سلام ہو رسولوں پر اور سب تعریف اللہ کے لئے ہے جو
 پروردگار ہے عالمون کا نقل کیا اسکو ابویعلی ابن سنی نے **ف** اس آیت میں تسبیح اور حمد اور سلام سب موجود ہے و کان
 صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی و رفع ھن صلواتہ مکتوبہ یمینہ علی رأسہ و قال ینعم اللہ الذی لا الہ الا ھو الرحمن الرحیم اللہم اذھب عنی الھم والھون **ک** طس **ی** اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تہجد
 تھا کہ جب نماز پڑھتے اور اپنی نماز سے فراغت پاتے تو اپنا دامن ہاتھ اپنے سر مبارک یعنی سر کے آگے کی جانب پھرتے اور یہ
 ارشاد فرماتے بسم اللہ الذی الخ یعنی میں اُس خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں اُسکے سوا وہ بخشنے والا مہربان
 ہے یا اللہ تو دور کر مجھ سے فکر اور غم کو نقل کیا اسکو بزار اور طبرانی نے اوسط میں اور ابن سنی نے **ف** معلوم کرنا چاہئے کہ ان
 حدیثوں میں بہت سی دعائیں۔ نماز کے بعد۔ ہوئی ہیں تو نمازی کو یہ ضرور نہیں کہ سب ہمیشہ پڑھا کرے بلکہ جتنی انہیں
 سے پڑھیں گائے۔ ہو گا خواہ سب پڑھے یا تھوڑی اور ظاہر یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم کا فعل بھی **س** میں یہ تمام اوقات میں سب دعاؤں پر موانعت کرتے ہوں پھر یہ جاننا چاہئے کہ
 امام محمد بن نووی نے لکھا ہے کہ استغفار نماز کے پیچھے سب ذکر و ن سے مقدم رکھے اور بعضوں نے کہا ہے کہ ایسکے بعد
 اللہم انت اسلام اور اسکے بعد لا الہ الا اللہ سے قدیر تک پڑھے کذا ذکر الشیخ ابن حجر المکی اور نیز جاننا چاہئے کہ بعد نماز سے یہ
 مقصود نہیں کہ نماز کے متقل بدوں فاصلہ پڑھے یہ صورت دشوار ہے بلکہ یہ مراد ہے کہ نماز اور ذکر میں کوئی ایسی بات نہ
 نہ ہو جو نماز کے لاحق میں سے نہ ہو اور نہ ایسی چیز میں مشغول ہو کہ عرف میں اُس مشغولی کو یہ سمجھیں کہ ذکر سے اعراض اور
 نسیان کیا اور اگر اتنا سکوت کرے کہ عرف میں اسکو بہت بخانے تب بھی ضرور نہیں غرض کہ بعد غرض نماز کے بطور مذکور
 بالا اگر کچھ فاصلہ بھی ہو جاوے گا تب بھی نماز ہی کے پیچھے گنا جائیگا مثلاً اگر معمولی سنتوں کے بعد یا دعا کا پڑھنا تو نماز کے بعد
 ہی پڑھنا کہ لاویگا ان جس صورت میں یہ معلوم ہو کہ نماز کی ہیست ہی پڑھے تو اسکو ایسی ہیست پڑھنا چاہئے

میں آیا ہے جسکا حاصل یہ ہے کہ جب تو نے صبح کو یا شام کو یہ دعا پڑھی اور اس دن یا رات میں مر گیا تو تجھ کو دوزخ کی آگ سے نجات ہوگی کذا فی المشکوۃ وَبَعْدَ صَلَوةِ الضُّحَى اللَّهُمَّ بِكَ أَحْوَلُ وَبِكَ أَصْأَلُ وَبِكَ أَقَاتِلُ عَنِّي اَوْرَاقُ اَوْرَاقُ
چاشت کے پیچھے یہ دعا پڑھے اللہم بک احاول الخ یعنی یا اللہ میں تجھی سے مانگتا ہوں اپنے مقاصد اور تیری ہی مدد سے دین کے دشمنوں پر حملہ کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے جہاد کرتا ہوں نقل کیا اسکا ابن سنی نے وَاِذَا احْرَجْنِي اِلَى طَعَامٍ فَلْيُجِبْ
مُرَدَّتْ سِ اور جب کوئی بلا یا جاوے کھانا کھانے کے لئے تو چاہئے کہ دعوت قبول کرے اور حاضر ہو نقل کیا اسکو مسلم ابو داؤد ترمذی نسائی نے **ف** حاضر ہو دعوت میں یعنی بھائی مسلمان کی خاطر کے لئے ظاہر صیغہ امر یہ چاہتا ہے کہ حاضر ہونا واجب ہو تو اس صورت میں اگر دعوت قبول نہ کرے تو گنہگار ہو گا جیسے ابو داؤد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ جب کوئی دعوت میں بلا یا جاوے اور قبول نہ کرے تو اسے خدا کی اور اس کے رسول کی نافرمانی کی مگر یہ اُس صورت میں ہے کہ مجلس دعوت میں یا انشاء راہ میں کوئی بات خلاف شرع مثل مزامیر وغیرہ کے نہ ہو ورنہ قبول نہ کرنا جائز بلکہ مستحب ہے اور بعضوں نے کہا کہ دعوت کا قبول کرنا سنت ہے اور حاضر ہونے کے بعد کھانا کھانیکا اختیار ہے غرض کہ حاضر ہونا سنت یا واجب ہے اور کھانا مستحب اگر روزہ دار نہ ہو اور اگر نفل روزہ ہو اور دعوت کرنا لالہ کھانے سے رنجیدہ ہو تو ہر روزہ افطار کرے اور کھانا کھالے پھر روزہ کو فضا رکھے کذا ذکر الفخر وَاَلَيْتُهَا الْعُرْسُ **دَقِ عَقْوُ** حضور شامادی کے ولیمہ کی دعوت قبول کرے نقل کیا اسکو ابو داؤد ابن ماجہ ابو عوانہ نے **ف** ولیمہ اُس کھانے کو کہتے ہیں کہ ولیمہ یا ولہا عقد نکاح یا زفاف پر دعوت کرے اور اکثر علماء کہتے ہیں کہ ولیمہ کرنا سنت ہے اور بعض مستحب کہتے ہیں صحیح یہ ہے ولیمہ کا کھانا خانہ کی حیثیت کے موافق ہو اور ولیمہ کے قبول کرنا بعضوں نے واجب کہا ہے اور بعضوں نے فرض کفایہ اور ولیمہ کی دعوت کا قبول کرنا جو واجب ہے تو کئی چیزوں سے ساقط ہو جاتا ہے مثلاً کھانا شبہ کا ہو یا خاص تو اگر دن کی دعوت ہو یا ہفتہ نشین برسے ہوں یا اپنی ٹہائی جتانے کو دعوت کی ہو یا معصیت پر مدد کرنا ہو یا کوئی بات خلاف شرع ہو ان صورتوں میں قبول کرنا واجب نہیں ہوتا اور دو دن سے زیادہ ولیمہ کرنے میں علمائے اختلاف کیا ہے بعض علمائے مکرمہ کہا ہے اور امام مالک نے تو انکو کو ایک ہفتہ تک مستحب کہا ہے کذا ذکر الفخر فَاِنْ كَانَ صَائِمًا صَلَّى **مُرَدَّتْ سِ** اور اگر وہاں روزہ دار ہو تو دعا کرے نقل کیا اسکو مسلم ابو داؤد ترمذی نسائی نے **ف** یعنی دعوت کرنا ایک حق میں دعا سے نفرت اور برکت کی کرے اور یہی بھی ہو سکتے ہیں کہ نماز پڑھے کذا ذکر الفخر وَكَذَلِكَ بَرَكَةُ **دَقِ عَقْوُ** اور دعا کرے اور بکت مانگے یعنی یہ کہے بارک اللہ فیکم یعنی خدا تم میں اور تمہارے مال میں برکت کرے نقل کیا اسکو ابو داؤد ابن ماجہ ابو عوانہ نے **وَإِذَا أَقْطَلَ قَالَ ذَهَبَ الظَّمْأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرْوُوقُ وَثَبَّتِ الْأَجْرُ** انشاء اللہ تعالیٰ **مُرَدَّتْ سِ** صُحُش اور جب روزہ افطار کرے تو یہ دعا پڑھے ذہب الظما الخ یعنی پیاس جاتی رہی پانی پینے کے سبب ہے اور رگین تر ہوئیں اور ثواب ثابت ہو گیا اگر خدا چاہے نقل کیا اسکو مسلم ابو داؤد نسائی ماک نے اللہم اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِرَحْمَتِکَ الْوَحْدَانِ وَسِعَتْ كُلُّ شَيْءٍ اَنْ تَغْفِرَ لِيْ ذُنُوبِيْ مَعِيْ صُحُشَ قِ عِیْ ایک دعا افطار کی یہ ہے اللہم انی اسالک الخ

ان آیتوں سے ثابت ہے کہ دعا پڑھ کر روزہ رکھنا جائز ہے

روزہ کے افطار کا بیان

یا اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں بزرگوں کی رحمت کے جوہر جزیرہ کو محیط ہے یہ کہ تو میرے لیے میرے گناہ بخشدے نقل کیا اسکو
 سو توؐ ما حکم ابن ماجہ بن سنی نے **فَإِنْ أَفْطَنَ عِنْدَ قَوْمٍ قَالُوا أَفْطَرْتُمْ عِنْدَ كَرِّ الصَّائِمِينَ وَكُلَّ طَعَامِكُمْ الْأَجْرَارُ**
وَصَلَّتْ عَلَيْكُمْ طَائِفَةٌ كَذِبَةٌ **وَحَبَّ** اور اگر کسی قوم کے پاس افطار کرے یعنی دعوت میں تو یہ دعا پڑھے افطر عندکم الخ یعنی
 تمہارے پاس روزہ دار افطار کریں اور نہ جنت تمہارا کھانا کھا دیں اور تمہارے حق میں فرشتے دعا غفرت کریں نقل کیا اسکو ابن
 ماجہ ابن حبان ابوداؤد نے **ف** روزہ کے آداب یہ ہیں کہ زبان اور آنکھ اور کان کو برسی باتوں اور دنیا دارہ چیزوں سے
 محفوظ رکھے کیونکہ صحیح حدیثوں میں آیا ہے کہ جس نے جھوٹ اور گناہ کی باتوں اور غیبت اور فحش وغیرہ کو روزہ میں نہ چھوڑا
 تو اللہ کو کچھ حاجت نہیں کہ وہ اپنا کھانا اور پینا چھوڑے اور اکثر روزہ دار ایسے ہیں کہ انکو اُنکے روزے سے سوا اسے پیاس
 اور بھوک کے کچھ حاصل نہیں یعنی ثواب اخروی نہیں ملتا اور اگر روزہ دار سے کوئی لڑے تو روزہ دار جواب میں یوں کہے کہ
 میں تجھ سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں میں روزہ دار ہوں اگر فرض روزہ ہو تو یہ الفاظ زبان سے کہے ورنہ روزہ چھپانے
 کے لئے دل میں کہے اور دنوں کی نسبت کھانا کم کھا دے اور ستاروں کے نکلنے اور نماز مغرب سے پہلے روزہ افطار کرے اور
 ترچھوارے سے روزہ کھولے اگر دن میں تو خشک خُرا سے یا میوہ سے یا شیرینی سے کھولے اگر کچھ پیادے تو پانی سے افطار
 کرے اور سحر دیر کر کھا دے اگرچہ ایک چھوٹا اور ایک گھونٹ پانی ہی کا ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تمہارے
 اور یہود کے روزہ میں فرق سحر کا کھانا ہے اور نیز فرمایا کہ سحر کھانا برکت کا موجب ہے پھر جانا چاہئے کہ فرض روزہ کے ماہ رمضان
 کے ہیں اور سنت پندرہویں شعبان کا اور نوین دسویں محرم کا کہ اُس سے ایک برس کے گناہ دور ہوتے ہیں اور نوین بھریہ
 کا جس سے دو برس کے گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے اور تین روزے ہر مہینے میں کہ کئی طرح سے آئے ہیں مگر آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم اکثر ایام میں یعنی تیرہویں چودھویں پندرہویں کو روزہ رکھتے تھے اور افرادِ حضر میں انکو نہ چھوڑتے تھے اور آپ
 پر اور صحبہات کو بھی روزہ رکھتے اور فرماتے کہ ان دونوں دنوں میں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو بخشتا ہے اور بندوں کے اعمال
 اُسکے سامنے پیش ہوتے ہیں تو میں یہ پسند کرتا ہوں کہ میرے اعمال ایسے وقت میں پیش ہوں کہ میں روزے سے ہوں
 اور چھ روزے ماہِ شوال میں جنکو شش عید کہتے ہیں اُنکے حق میں اپنے فرمایا کہ جو کوئی ماہ رمضان کے سب روزے رکھے اور
 چھ ماہِ شوال کے تو وہ ایسا ہو جاتا ہے کہ گویا سال بھر کے روزے رکھے کذا فی مشکوٰۃ ووظائف النبیؐ واما انکے سوا اور روزے
 بھی حضرت سے ثابت ہوئے ہیں طوالت کے خوف سے اسی قدر پر اکتفا کیا اگر کسی کو دیکھنا منظور ہو تو برسی کتابوں میں
 دیکھے **وَإِذَا حَضَرَ الطَّعَامَ فَلْيَسْمِ اللَّهَ وَلْيَأْكُلْ فَمَا يَكِبُ يَمِينُهُمْ حَرَمٌ** **س** **إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْجَلُ**
الطَّعَامَ الَّذِي لَا يَلْنُ كَمَا أَشْمُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مَرَدَسٌ اور جب کھانا آوے تو چاہئے کہ بسم اللہ کہے اور اُس طرف سے
 کھاوے جو اُسکے پاس ہے یعنی اپنے اگے سے اپنے دائیں ہاتھ سے کھاوے نقل کیا اسکو بخاری سلم ترمذی نسائی نے کیونکہ
 شیطان اپنے اوپر حلال کرتا ہے اُس کھانے کو جب خدا کا نام نہ لیا جاوے یعنی بسم اللہ نہ پڑھی جاوے نقل کیا اسکو مسلم
 ابوداؤد نسائی نے **ف** یعنی جس کھانے پر بسم اللہ نہیں کہی جاتی شیطان اُس پر قادر ہوتا ہے اور مسین اپنا حصہ کر لیتا

کھانا شروع کرنے کا بیان

اور اسکو سنگدلی اور فساد و گناہ کرنیکا سبب کر دیتا ہے تو اگر آدمی نے اللہ تعالیٰ کا نام شروع میں یا درمیان میں یا آخر میں لیا تو شیطان حلال نہیں کر سکتا۔ اس حدیث میں یہ اشارہ ہے کہ فقط بسم اللہ کہنا کافی ہے مگر اولیٰ یہ ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کہے۔ اور امام غزالی رحمہ اللہ نے اجارہ العلوم میں لکھا ہے کہ پہلے فقرہ پر بسم اللہ کہے اور دوسرے پر بسم اللہ الرحمن الرحیم اور تیسرے پر بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اور مستحب یہ ہے کہ بسم اللہ بیکار کر کہے تاکہ اور دن کو بھی یاد آجائے اور اگر ہر فقرہ پر بسم اللہ کہے تو بہت ہی خوب ہے اور علمائے اختلاف یہ کہ بسم اللہ کہنی مستحب ہے یا واجب سفر السعادت والے نے لکھا ہے کہ محققین اہل حدیث کے نزدیک واجب ہے اور اکثر فقہاء کے نزدیک مستحب۔ اور اپنے ہاتھ سے کھانا سب علماء کے نزدیک سنت مؤکدہ ہے اور بہت سی باتوں نے لکھا ہے کہ اپنے ہاتھ کی جگہ سے کھانا واجب ہے اور دوسرے کے ہاتھ کی جگہ سے کھانا حرام ہے اور یہ اس صورت میں ہے کہ کھانا ایک طرح کا ہو اور جو مختلف قسموں کا ہے مثلاً میوہ وغیرہ تو جائز ہے کہ جدمر سے چاہے چنکر کھاوے کذا ذکر الفخر اور مستحب ہے کہ کھانے سے پہلے اوپھیچے ہاتھ دھوے اور چکنے ہاتھ سے رات نہ گذارے کہ مضر ہے اور کھانا تین انگلیوں سے چوتھی کے اعانت کے ساتھ کھاوے اور رکابی کی تین سے اور اسکے گرد سے نہ کھاوے اور نہ اوپر سے اور درمیان سے بلکہ اپنے سامنے ہے کھاوے اور گلابو گوشت اور روٹی چھری سے نہ کاٹے اور فارغ ہونیکے بعد انگلیاں چاٹ لے اور برتن کو انگلی سے صاف کر کے چاٹے اور ریزہ جو دسترخوان پر گر جائے اس سے مٹی وغیرہ چھٹا کر کھا جاوے شیطان کے لئے اسکو دسترخوان پر پڑنا چھوڑے اور دروازہ یا کڑوا یا دھنا پاؤں کھڑا کر کے کھانے کے لئے بیٹھے اور چار زانو ہو کر اور سیٹ کر اور کھڑے ہو کر اور مسند وغیرہ پر بیٹھ کر تنکروں کی طرح نہ کھاوے اور نہ خوان پایہ دار پر نشتری پیالہ رکھ کر کھاوے اور کھانے میں کچھ عیب بیان نہ کرے اور نہ اسکو سونگھے اور بچونکے اور نہ بہت گرم کھانا کھاوے اور عین العلم میں لکھا ہے کہ پتل اور تانبے کے برتن سے پرہیز کرے یعنی بے قلعی کے اور مسنون یہ ہے کہ لکڑی اور مٹی کے برتن میں کھائے اسلئے کہ یہ صورت تواضع کے قریب ہے اور پتل اور تانبے کے برتن سے وضو کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت بھی ہوگا تو یہ کھانے کے آداب اگرچہ سنن زوائد میں لیکن طالب کو چاہئے کہ اپنے بر قول و فعل میں دلکوا چھی نیت سے خالی نہ رکھے اور ان آداب کے بجالانے میں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اتبع لمخوڑ رکھے تاکہ عادات عبادا ہو جائیں اور انکا ثواب ملے۔ اور یہ بھی ضرور ہے کہ کھانے اور پینے وغیرہ میں طلب حلال کرے اور حرام مشتبہ سے نہایت درجہ کا پرہیز کرے کیونکہ جبکا کھانا اور پینا اور لباس وجہ حرام سے ہوتا ہے اسکی دعا اور نماز مقبول نہیں ہوتی اور حرام غذا سے جو گوشت بتنا ہے وہ آتش و دوزخ کے لئے زیادہ لائق ہوتا ہے اور اصل کلی اور مقصود اصلی یہ ہے کہ کھانے سے بقدر ضرورت پر کتفا کرے یعنی چند لقمے کھاوے جس سے اسکے پیٹ اور پیچہ تام رہیں یا تہائی پیٹ کھاوے اور تہائی پانی کے لئے اور تہائی سانس کے لئے خالی رکھے اسپر گز زیادہ نکرے کہ بہت کھانے سے دل مرجاتا ہے اور سنگدلی پیدا ہوتی ہے اور علوم غیبیہ کے دروازے بند ہوتے ہیں اور رات دن میں ایک بار کھاوے لیکن اگر خوف ضعف کا ہو تو دو دن وقت کچھ کھا لے اور لذت کھاؤں اور پینے میں منہمک رہنے سے بہت پرہیز کرے۔ عین العلم میں ایک حدیث روایت

کی ہے کہ میری امت کے برے وہ لوگ ہیں جنکو اقسام نعمت کی غذا دیجانی ہے اور اس سے انکا گوشت ٹر جاتا ہے انکی ہمت صرف طرح طرح کے کھانوں اور لباس ہی میں ہوتی ہے غرضکہ تو ان اصول کو یاد رکھا اور اُنسے غافل نہ ہوا تحفرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں کا خیال کہ کہ کبھی دو دن متواتر بھی جو کی روٹی سے سیر نہ ہوئے اور نہ خود اپنے کبھی چپاتی بھی بکری کھائی انسان کا حق غلامین سے صرف اتنا ہے کہ خشک روٹی کا ٹکڑا کھائے اور کپڑا ایسا پہنے کہ گرمی اور سردی کو دور کرے اور ایک گھر جس سے سردی اور گرمی کی ایندین پائے اس سے اگر زیادہ کر لگا تو قیامت کے دن اس سے حساب لیا جاوے گا پس عاقل کو چاہئے کہ ان چیزوں میں احتیاط کرے بجز دینی اور دنی ضرورتوں کے اُنسے پرہیز کرے کہ زانی و ظائف انہی قالوا یا رسول اللہ اننا ناکل ولا نشبع قال فکلکم تا کلون متفرقین قالوا نعم قال فاجتمعوا علی طعامکم واذکروا انہم اللہ ینبارککم فیہ **فق دس** صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کھانا کھاتے ہیں اور سیر نہیں ہوتے اپنے فرمایا کہ شاید تم جدا جدا کھاتے ہو گے انہوں نے عرض کیا کہ اللہ سیر طرح کھاتے ہیں اپنے فرمایا کہ اپنے کھانے پر جمع ہو جائیو اور بسم اللہ کہہ کر وہاں سے لئے کھانے میں برکت دیجائیگی نقل کیا اسکو ابن ماجہ ابوداؤد نسائی نے **ف** اُکھتے ہو کر کھانا اور سپر خانا نام لینا ہر ایک برکت کا موجب ہے اور جو دونو باتیں جمع ہوں تو برکت زیادہ ہوگی کذا ذکر الفخر و امر الصحابة فی الشاة المسمومة التي اهدتھا لیکم الیھود تیکہ ان اذکروا اسم اللہ وکلوا فاکلوا فاکلوا یصیب احدًا منھم شیئ منھم تنفع صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس زہری بکری کے گوشت کے بارہ میں جسکو ایک یہودیہ یعنی زینب بنت حارث نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا تھا صحابہ کو یہ ارشاد فرمایا کہ بسم اللہ کر کے کھاؤ انہوں نے بسم اللہ کہہ کر گوشت کھایا کیونکہ انہیں سے کچھ زہر کا ضرر نہ ہو چکا تھا نقل کیا اسکو حاکم نے **ف** صحابہ کو ارشاد فرمایا یعنی اس امر سے مطلع ہونیکے بعد کہ زہر التودہ ہے کیونکہ مجھ پر سرور عالم کی رو سے اس گوشت نے خود آپکو مطلع کیا تھا کہ مجھ میں زہر ہے فخر و فی حدیث مسانیہ صلی اللہ علیہ وسلم و ابی بکر و عمر الی بنی اہل بیتکم و اظھمہم الرطب واللحم و شربہم الماء قوله صلی اللہ علیہ وسلم ان هذا هو النعیم الذی نساؤن عنہ یوم القیمۃ فلما کتب علی الصحابة قال (ذا اصبتُم مثل هذا و صُنم یا بید یکر فقولوا بسم اللہ و علی بركة اللہ فاذا شبعتم فقولوا الحمد للہ الذی ہوا شعبتنا و اذوینا و انعم علینا و افضل فان هذا اکفائہ هذا **صس** اور اس قصہ حدیث کے باب میں کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ساتھ ابوخرم صحابی کے گھر پر تشریف لیکئے اور خیرات و تراویح گوشت تناول فرمایا اور ٹھنڈا پانی پیا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول ہے کہ یہ کھانا اور پینا ایسی نعمت ہے کہ تم سے اسکی پوچھ ہوگی یعنی اسکے ادا اشکر کی قیامت کے دن پرسش ہوگی اور جب یہ بات اصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر شوار ہوئی تو اپنے فرمایا کہ جسوقت تمکو ایسی چیز ملے اور تم اپنے ہاتھ انہیں ڈالو یعنی کھانا شروع کرو تو بسم اللہ علی بركة اللہ کہو یعنی خدا کے نام سے اور خدا کی برکت پر ہم کھاتے ہیں اور جب سیر ہو جاؤ تو یہ دعا پڑھو الحمد للہ الذی سے و افضل تک یعنی سب تعریف

ہے پروا ہی ہو اسکا مطلب یہ کہ تعریف کسی وقت میں موت و تنہا نہیں ہوتی بلکہ ہمیشہ لازم ہے کیونکہ ہر لحظہ خدا کی نعمتیں پیاپی
 ہوتی رہتی ہیں کذا ذکر الغفر فقیر کہتا ہے کہ رہنا اگر بالفتح پڑھا جاوے تو یہی معنی ہیں جو مترجم نے لکھے اور اگر مرفوع پڑھیں
 تو اس صورت میں فاعل مستغنی کا ہوگا یعنی ہمارا پروردگار تعریف سے بے نیاز نہیں اور جو کہ ساتھ بھی مروی ہے اگر
 صورت میں بدل مدر سے ہوگا کذا فی المحرر الحمد لله الذی کفانا وادوا عنا عین مکلفی ولا مکلفی رخ ایک دعا
 کھانے کے بعد کی یہ ہے الحمد للہ الذی اعان یعنی سب تعریف اس اند کو جسے بجا کفایت کیا یعنی ہماری سب ضرورتوں
 کھانے وغیرہ میں کافی ہوا اور جسے ہکو سیراب کیا اور وہ نہ کفایت کیا گیا ہے اور نہ ناشکری کیا گیا نقل کیا اسکو بخاری
 نے **ف** نہ کفایت کیا گیا یعنی کوئی بندہ اسکو کفایت نہیں کر سکتا بلکہ وہی بھونکا کافی ہے کذا ذکر الغفر الحمد لله
 الذی اعاننا وسقانا وجعلنا من الشکرین **ی** ایک دعا یہ ہے سب تعریف اس خدا کو ہے جسے کھلایا اور
 پالایا اور ہکو مسلمانوں میں سے کیا نقل کیا اسکو چارون نے اور ابن سنی نے اور ایک دعا یہ ہے الحمد لله الذی
 اطعمہ وسقہ وسقہ وجعل لہ ہر جا **دس** سب تعریف اس خدا کو ہے جسے کھلایا اور پالایا
 کھانے پانی کا نگہنا آسان کیا اور اس کے لئے نکلنے کی جگہ ٹھہرائی۔ نقل کیا اسکو ابوداؤد و نسائی ابن جان نے **ف** آسان
 کیا یعنی جیلانے کے لئے دانت پیدا کئے اور نرم کر نیکو لعاب اور مرنہ میں پھر نیکو زبان اور نکلنے کے لئے حلق پیدا کیا کذا ذکر
 الغفر فقیر کہتا ہے کہ مخرج ظرف مکان ہو سکتا ہے جیسا مترجم نے لکھا اور یہ بھی احتمال ہے کہ مصدر یا ظرف زمان ہو
 کذا فی المحرر اور ایک دعا یہ ہے الحمد لله الذی اعاننا ودرقینہ من غیب حولی ممتی ولا قوت **د**
ت ق مٹی سب تعریف اس خدا کو ہے جسے مجھ کو یہ کھانا کھلایا اور مجھ کو یہ نصیب کیا بدون میری حرکت
 اور قوت کے نقل کیا اسکو ابوداؤد و ترمذی ابن ماجہ حاکم ابن سنی نے واذ اکل الطعام فلیقل اللهم باریک لنا
 فیہ واطعمنا خیرا **د ت ق** اور جب کھانا کھا دے یعنی کھا چکے تو یہ دعا پڑھے اللهم باریک الخ یا امد تو
 ہمارے لئے اس میں برکت کرا اور ہکو اس سے بہتر کھانا نقل کیا اسکو ابوداؤد و ترمذی ابن ماجہ نے فان کان کسبا فلیقل
 اللهم باریک لنا فیہ ودرقنا **د ت ق** تو اگر وہ کھانا دودھ ہو تو دعا یون پڑھے اللهم باریک الخ یا امد تو
 ہکو اس میں برکت دے اور اس سے زیادہ ہکو عنایت کر نقل کیا اسکو ابوداؤد و ترمذی ابن ماجہ نے **ف** اس حدیث سے
 معلوم ہوا کہ دودھ سب کھانوں سے بہتر ہے کیونکہ اس میں دوسرے کھانوں کی طرح یہ نفع دیا کہ ہکو اس سے بہتر دے بلکہ یہی ارشاد
 فرمایا کہ اسی کو زیادہ دے کذا ذکر الغفر ان الله لکن ضی عن العبد ان یأکل الاکلۃ فیکذلک علیہا اوقیشا
 الشربۃ فیکذلک علیہا **ت س ی** البتہ اللہ تعالیٰ اس بندے سے خوش ہوتا ہے یعنی اسکو دوست رکھتا
 ہے جو کیا رکھا کھا کر اُس پر خدا کی تعریف کرے یا کیا باریکی پر اسکی تعریف اُس پر کرے نقل کیا اسکو مسلم ترمذی نسائی ابن سنی
 نے **ف** اکلہ بفتح ہمزہ کے معنی ادر بیان ہوے اور ضم ہمزہ کے معنی غمہ کے ہیں غم فقیر کہتا ہے کہ حزن میں ہے کہ اگر
 غمہ کے معنی لئے جائیں تو داؤد و حماری میں زیادہ مبالغہ ہے لیکن غم کی رعایت غمہ کے زیادہ موافق ہے انہی کا واختم

يَذْكُرُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي يُطْعِمُ وَلَا يَطْعَمُ مَنْ عَلَيْنَا فَهَذَا نَا وَأَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكُلَّ بَلَدٍ حَسَنٍ أَمَّا لَكَ
 الْحَمْدُ لِلَّهِ غَيْرُ مَوْجَعٍ وَلَا مَكَاةٍ وَلَا مَكْفُورٍ وَلَا مُسْتَعْنَى عَنْهُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَ مِنَ الطَّعَامِ
 وَسَقَى مِنَ الشَّرَابِ وَكَسَى مِنَ الْعَرَى وَهَدَى مِنَ الضَّلَالَةِ وَبَصَّرَ مِنَ النُّعْمَى وَفَضَّلَ عَلَى اثْنَيْنِ مِمَّنْ
 خَلَقَ تَفْضِيلًا الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ **س** حَبِيبُ مُسْ ادر جب کھانے کے بعد اپنے ہاتھ دھو کر تویہ عا
 پڑے اسے اللہ تعالیٰ اس سب تعریف اس خدا کو شایان ہے جو کھلاتا ہے اور خود کھلا یا نہیں جاتا یعنی سب اس کے محتاج ہیں
 اور وہ کسی کا محتاج نہیں اسے ہر احسان کیا تو ہر کوسیدھی راہ دکھائی یعنی دین و دنیا کے امور میں اور اسے کھانا کھلا یا اور
 پانی پلایا اور ہم پر رحیمی نعمت کا احسان کیا سب تعریف اللہ کو ہے حالانکہ وہ نعمت نہ چھوڑی گئی ہے نہ عوض دی گئی نہ
 ناشکری کی گئی نہ اس سے بے پروائی کی گئی بلکہ اس کی حاجت ہمیشہ ہے۔ سب تعریف اس خدا کو ہے جسے کھانکی جیفر کھلائی
 اور پیسے کی چیز پلائی اور بنگلی سے پوشاک پہنائی اور مگر جی سے راہ دکھائی اور زمینائی سے بنایا کیا یعنی اسے ہر کوسیدھا
 اور پیاسا اور بے پندہ اور گمراہ اور اندھا نہیں کیا۔ ان سب باتوں سے محفوظ رکھا اور اپنی مخلوق سے بہتوں پر بزرگی دی۔
 سب تعریف اللہ کو ہے جو پروردگار عالموں کا ہے۔ نقل کیا اسکو نسائی ابن جان حاکم نے **ف** نہ عوض دی گئی یعنی
 اس کے مقابلہ میں ادا و شکر کا عوض نہیں ہوا کیونکہ اللہ تعالیٰ کے نعام کا عوض کون ادا کر سکتا ہے اور نہ ناشکری کی گئی یعنی
 مقدور بشری کے موافق اس کا شکر ادا کرتے ہیں گو وہ اس کے لائق نہ ہو کہ ذکر النعمان استبعت واذویت فهدمتا و
 رزقتنا فاکثرت فاذننا موصی **م** یا اللہ تو نے میرا اور میرا بھائی اور اس کے ہمارے کھانے پینے کو گوارا
 کر کے انجام بخیر ہوا اور تو نے رزق دیا اور زیادہ دیا اور ہر حال اچھا کیا تو ہر کوزیادہ عنایت کر اپنی نعمتیں نقل کیا اسکو موقوفاً
 ابن ابی شیبہ نے **وَلْيَذْكُرُوا أَهْلَ الطَّعَامِ وَاللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مَا كَذَّفْتَهُمْ فَأَعِظُهُمْ لَهُمْ وَأَرْحَمُهُمْ صِرَتْ**
س ادر کھلانے والے کے حق میں یہ دعا کرے اللہم باریک لهم یا اللہ تو انکو برکت دے اسچیز میں کہ تو نے روز
 دی اور انکو بخش اور ان پر رحم کر۔ نقل کیا اسکو مسلم ترمذی نسائی ابن ابی شیبہ نے **اللَّهُمَّ أَطْعِمْنِي وَأَسْقِ**
مَنْ سَقَانِي هَرَّ ایک دعا کھلانے والے کے لئے یہ ہے اللہم اطعم یا اللہ میرے بہشت کے کھلا اسکو جسے مجھ کو کھلا یا اور
 پلا اسکو جسے مجھے پلایا نقل کیا اسکو مسلم نے **ف** یعنی حوض کوثر کا پانی اور شراب طہور پلایا کھانا پانی نیا کام و ہوا وغرض ہر کوسیدھا
 دنیا میں محتاج نہ ہو اور اگر دونوں مراد رکھیں تو اولیٰ ہے کذا ذکر النعمان واذا البس شيئاً قال اللهم انا استسلك
 من خبيره وخبير ما هو له واعوذ بك من شره وشر ما هو له **ی** ادر جب کچھ کپڑا پہنے تو یہ دعا پڑھے
 اللہم انی اسألك یا اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اسکی بھلائی اور اسچیز کی بھلائی جسکے لئے یہ کپڑا ہے اور تیری پناہ
 انکسایوں اسکی برائی اور اس چیز کی برائی سے جسکے لئے یہ کپڑا ہے یعنی کبر اور فخر سے نقل کیا اسکو ابن سنی نے **ف**
 کپڑے کی بھلائی یہ کہ خیریت سے بدن پر رہے اور اس کے سبب سے کوئی آفت و ضرر نہ پہونچے اور اس چیز کی بھلائی جسکے لئے
 کپڑا ہے اس سے یہ غرض ہے کہ کپڑا بھنگی کے ڈھکنے اور سردی گرمی کے دور کرنے کے لئے ہے تو یہ چاہتا ہوں کہ اسی قصد

سے پہنوں نہ کبر اور فخر کے لئے یا یہ کہ استعمال اسکا طاعت میں ہو کذا ذکر الغفران کان حلالاً لکما یسئما
 عَامَةً اَوْ قَبِيصًا اَوْ غَيْرَ ثُمَّ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ كَسُوْا سُبْحَانَكَ خَلْقًا وَ حَاوِيًا مَا
 صَنَعَ لَكَ وَ اَعْوَدُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَ شَرِّ مَا صَنَعَ لَكَ **د ت س حبش** اور جو کپڑا بنا ہوتا اسکا نام
 مثلاً کپڑی یا کڑیا یا کڑیے ہوا پھر یوں کہے اللہم لک الحمد یا اسد ترسہ ہی لئے تشریف ہے تو نے یہ کپڑا مجھے پہنا یا یعنی بدوں
 میری مشقت کے میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اسکی بھلائی اور اچھیری کی بھلائی کس کے لئے یہ کپڑا بنا یا گیا ہے اور تیری پناہ لگتا
 ہوں اسکی بُرائی اور اُس چیز کی بُرائی سے جسکے واسطے یہ بنا یا گیا ہے نقل کیا اسکو ابوداؤد ترمذی سنائی ابن جہان حاکم
 نے **ف** اُس کپڑیکانام لے یعنی مثلاً یوں کہے رزقی السد نبہ العاتہ او کسافی ہذا القیص اسی طرح دوسرے کپڑوں کا
 نام لے اور اسکے بعد عائد کور پڑھے **اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ کَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ بِہٖ عَوْرَتِیْ وَ اَجْعَلْ لِّیْ فِیْ حَیَوَتِیْ**
ت ق مَس مَص ایک دوا لباس پہنے کی یہ ہے الحمد للہ الذی الخ سبب تشریف اللہ کو ہے جسے بھکو وہ کپڑا
 پہنا یا جس سے میں اپنا سر چھپاتا ہوں اور اپنی زندگی میں اُس سے آرائش ظاہر کرتا ہوں نقل کیا اسکو ترمذی ابن ماجہ
 ابن ابی شیبہ نے وَمَنْ لَیْسَ نَوْبًا فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ کَسَانِیْ هَذَا اَوْ رَزَقْتِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مَّعِیْ وَ
 لَا مَقْرَرٍ عَقْرِہٖ لَکَ مَا تَقْدِرُ مِنْ دَیْنِہٖ **د ت ق مَس** و مَا تَقْدِرُ ک اور جو کوئی کپڑا پہنے یعنی بنا ہوا
 پڑا اور یوں کہے الحمد سے ولاتو تک یعنی سب تشریف خدا کر ہے جسے بھکو یہ لباس پہنا یا اور یہ لباس مجھے بدوں میرے
 حیلے اور قوت کے عنایت کیا تو اسکے وہ گناہ جو پہلے ہو چکے ہیں بخشے جاتے ہیں نقل کیا اسکو ابوداؤد ترمذی ابن ماجہ
 حاکم نے اور ایک روایت میں ابوداؤد کے یہ بھی آیا ہے کہ جو گناہ اُس نے بھیجے کئے ہیں غرض کہ اگلے پچھلے گناہ معاف ہو جاتا
 ہیں وَاِذَا دَامَ عَلٰی صَاحِبِہٖ ثُمَّ یَاْجِدُ یَدَہٗ اَقَالَ لَہٗ یُتْبَلٰی وَ یُخْلَفُ اللّٰهُ **د مَص** اور جب کوئی اپنے ساتھی
 پر نیا کپڑا دیکھے تو اسکو یوں کہے تبتلی و یخلف اللہ یعنی تو پڑا کرے اور اسد اُسے بھیجے رکڑا عنایت کرے نقل کیا اسکو ابوداؤد
 ابن ابی شیبہ نے **ف** یہ دعا ہے اُسکے عمر کے بڑھنے کے لئے فخر اَبْلِ وَاٰخِرِلِ ثَمَرِ اَبْلِ وَاٰخِرِلِ ثَمَرِ اَبْلِ وَاٰخِرِلِ
خ کہ کہنہ کر اور پڑا کر پھر کہنہ کر اور پڑا کر پھر کہنہ کر اور پڑا کر نقل کیا اسکو بخاری اور ابوداؤد نے **ف** مطلب حدیث
 کا یہ ہے کہ تیری عمر دراز ہو تاکہ بہت سے کپڑے پہنے اور پڑا کرے کہ کذا ذکر العلّی فاذا خلع ثیاباً بہ فہی لک ما یبت
 اَعْلٰنِ الْحَجَّ وَ عَوْدَتِہٖ اَنْ یَّقُوْلَ بِسْمِ اللّٰهِ **مَص ی** اور جب کپڑے اپنے بدن سے اتارے تو جن کی انگلیوں
 اور اسکی برہنگی کے درمیان بسم اللہ کہنا حجاب ہے نقل کیا اسکو ابن ابی شیبہ بن سنی نے **ف** یعنی جو کوئی کپڑے اتارنے
 کے وقت بسم اللہ کہے گا تو جنات اسکی برہنگی نہ دیکھ سکیں گے وَاِذَا اَهْتَرَا مِیْرَ فَلَمَّا کَمَرَا کَمَرَا مِیْرَ غَیْرِہٖ لَیْسَ
 ثُمَّ لَیْقُلُ اللّٰهُ اِنِّیْ اَسْتَحْیٰکَ بِعِلْمِکَ وَ اَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَ اَسْتَاکَ بِفَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاَنْتَ
 تَقْدِرُ عَلٰی مَا لَا تَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلٰمُ الْعِیُوْبِ اللّٰهُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنْ هٰذَا اَلَا مَرَحِلٌ
 لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَ عَاقِبَہٗ اَمْرِیْ اَوْ عَاجِلُ اَمْرِیْ وَ اَجَلُہٗ فَاَمْلِکْ لِیْ وَ کَسِّرْ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْہِ

خَيْرًا لِّي فِي عَاقِبَةِ امْرِي فَاَقْدُرْ لِي وَبَارِكْ لِي فِيهِ وَانْ كَانَ غَيْرُ ذَلِكَ خَيْرًا لِّي فَاَقْدُرْ لِي الْخَيْرَ حَيْثُ
 مَا كَانَ وَكَرَّضْنِي بِعَدَدِكَ حَسْبَ مَعْنَى اگر کار مطلوب میرے لئے بہتر ہو میرے دین میں اور بہتر ہو میری زندگی میں
 اور اچھا ہو میرے انجام کار میں تو اسکو میرے لئے بہتر کر جہاں کہیں ہو اور اپنی تدبیر پر مجھ کو رہی کر نقل کیا اسکو اس جگہ اور ایک
 روایت میں یوں ہے خَيْرًا لِّي فِي دِينِي وَمَعِيشَتِي وَعَاقِبَةِ امْرِي فَاَقْدُرْ لِي وَانْ كَانَ كَذَا كَذَا لَمْ يَكُنْ
 يُرِيدُ شَرًّا لِّي فِي دِينِي وَمَعِيشَتِي وَعَاقِبَةِ امْرِي فَاصْرِفْهُ عَنِّي ثُمَّ اَقْدُرْ لِي الْخَيْرَ اَيْتَمَّا كَانَ لَمْ يَحْوَلْ وَ
 لَا فَنِيَ كَالْاِكْبَالِ بِاللهِ حَسْبَ مَعْنَى اگر ہودہ کام میرے حق میں بہتر میرے دین اور زندگی اور انجام کار میں تو اسکا حکم میرے لئے
 کر اور اسکو میرے واسطے آسان کر اور اگر فلان امر یعنی وہ کام جسکو اختیار کرنے والا چاہتا ہے میرے حق میں برا ہو میرے دین اور
 زندگی اور انجام کار میں تو اسکو مجھ سے ہٹا دے اور میرے لئے بھلائی کو حکم کر جہاں کہیں ہو نہیں ہو بھجائے گا ہوں سے اور نہ
 قوت عبادت پر گر اس کی مدد سے نقل کیا اسکو اس جگہ فقیر کہتا ہے کہ اس روایت میں اس مطلب کا اشارہ کذا لَمْ يَكُنْ يُرِيدُ
 اَيْتَمَّا كَانَ لَمْ يَحْوَلْ اَيْتَمَّا كَانَ لَمْ يَحْوَلْ اَيْتَمَّا كَانَ لَمْ يَحْوَلْ اَيْتَمَّا كَانَ لَمْ يَحْوَلْ اَيْتَمَّا كَانَ لَمْ يَحْوَلْ اَيْتَمَّا كَانَ لَمْ يَحْوَلْ اَيْتَمَّا كَانَ لَمْ يَحْوَلْ
 بعد استفہارک بعد تک کے یوں آیا ہے وَاسْأَلْكَ مِنْ فَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ فَانْهَضْنَا بِسَدِّكَ لَا يَمْلِكُهَا سِوَاكَ
 فَانْهَضْنَا بِسَدِّكَ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَتَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَانْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هَذَا الْاَمْرُ الَّذِي يُرِيدُ
 خَيْرًا لِّي فِي دِينِي وَفِي دُنْيَايَ وَعَاقِبَةِ امْرِي فَوَقِّفْهُ وَسَيِّئُهُ وَانْ كَانَ غَيْرُ ذَلِكَ خَيْرًا لِّي فَهَافُضْ لِي الْخَيْرَ
 حَيْثُ كَانَ اَوْ جَعْلُكَ سَوَالِ كَرَاهِيَّتِي رَحْمَتُكَ كَوَيْدِ دُونِ تَرْتِيبِ قُدْرَتِكَ مَعْنَى میں نہیں کوئی ان دونوں کا مالک ہوا
 تیرے نہیں کہ تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو قدرت رکھتا ہے اور میں نہیں رکھتا اور تو غیب کی باتیں زیادہ جانتا ہے یا اللہ
 یہ کام یعنی وہ کام جسکو اختیار کرنا چاہتا ہے بہتر ہو میرے لئے میرے دین اور دنیا اور انجام کار میں تو اسکی توفیق دے اور اسکو
 آسان کر اور اگر اس کام کے سوا میرے حق میں بہتر ہو تو مجھ کو بہتری کی توفیق دے جہاں ہو نقل کیا اسکو بارگاہے فَاِنْ كَانَ
 زَوَاجًا فَلْيَكُنْ لِي الْحَبْلُ ثُمَّ لِي تَوْحِيدُ فَيْحُسُّ وَصُوْبُهُ ثُمَّ لِي بَصَلٌ مَا كُنْتُ لِي ثُمَّ لِي تَحْمِيْلُ اللهِ وَتَحْمِيْلُكَ ثُمَّ
 لِيْقُلْ اَللّٰهُمَّ اِنْكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَانْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ فَارْتَابِ اَلْحَقَّ فَلَا لَهُ وَبِسْمِهَا
 بِاسْمِهَا خَيْرًا لِّي فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَآخِرَتِي فَاَقْدُرْ لِي وَانْ كَانَ غَيْرُهَا خَيْرًا لِّي فَاَقْدُرْ لِي الْخَيْرَ وَآخِرَتِي
 فَاَقْدُرْ لِي حَسْبَ مَعْنَى اور اگر جس کام کے لئے اختیار کرتا ہے نفع کرنا ہو تو چاہئے کہ ممکن کی پوشیدہ کرے پھر اچھی طرح
 وضو کرے پھر نماز پڑھے جس قدر کہ خدا نے اُسکے لئے مقدس کی ہو پھر اللہ تعالیٰ کی تعریف کرے اور اسکو برکت سے یاد کرے پھر یہ دعا
 پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنْكَ تَقْدِرُ لِي اَيْتَمَّا كَانَ لَمْ يَحْوَلْ اَيْتَمَّا كَانَ لَمْ يَحْوَلْ اَيْتَمَّا كَانَ لَمْ يَحْوَلْ اَيْتَمَّا كَانَ لَمْ يَحْوَلْ اَيْتَمَّا كَانَ لَمْ يَحْوَلْ اَيْتَمَّا كَانَ لَمْ يَحْوَلْ
 کا زیادہ جانے والا ہے اگر تو یہ جانتا ہے کہ فلان عورت کے نکل کر نے میں اور فلان فلان کی جگہ اُس عورت کا نام لے جس سے
 نکلنا منظور ہے میرے حق میں بہتر ہے میری دین اور دنیا اور آخرت میں تو اس سے نکل کر نامیرے لئے نصیب کر
 اور اگر اُس عورت کے سوا میرے حق میں بہتر ہو میرے دین اور آخرت میں تو اس دوسری کو میرے لئے نصیب کر نقل کیا

خیر و نفع

اسکو ابن حبان حاکم نے **ف** نماز پڑھے جعفر اسد نے مقدس کی اس سے یہ مراد ہے کہ جعفر ہو سکے پڑھے اور اونی یہ ہے کہ
دو رکعتیں پڑھے پہلی رکعت میں الحمد کے بعد قلیا اور دوسری میں قل ہو اللہ اور بعضوں نے کہا کہ پہلی رکعت میں یہ آیت پڑھے
و اما کان لم یکن ولا مؤمنہ اذا قضی اللہ ورسولہ امر ان ینزل علیہم النجیۃ من امرہم ومن یعصی اللہ ورسولہ فقد ضلّ ضلالا مبینا اور
دوسری میں یہ پڑھے و ربک یخلق ما یشاء و ینتار ما کان لہم النجیۃ سبحان اللہ و تعالیٰ عما یشیرکون و ربک یعلم ما کنتم صدورہم
و ما یعلنون و ہو اللہ لا الہ الا ہولہ الحمد فی الاولیٰ والاخرۃ و لا یحکم والیہ ترجعون۔ اور اس حدیث میں جو دوسری جگہ لفظ وای
نہیں فرمایا تو شاید یہ اشارہ ہے کہ دین والی عورت دنیا والی سے بہتر ہے یعنی جو عورت تقویٰ رکھتی ہو اور دین پر
تقویت کی باعث ہو تو وہ اس عورت سے بہتر ہے جو خوبصورت ہو اور تقویٰ نہ رکھتی ہو و فحش فقیر کہتا ہے کہ منگنی کے
چھپانے میں یہ حکمت ہے کہ ظاہر کی صورت میں لوگ مختلف راہیں دیکھ کر توشا بد لوگوں کی راے سے دل میں تذبذب ہو
اور بعد استخارہ کے کسی طرف نہجے فالسرا علم من سکا ذلہ ابن اذہر استخارۃ اللہ و من شقوا تم ترکہ استخارۃ
اللہ **ع** آدمی کی نیک بختی کی بات ہے اللہ سے بہتری جاہلی اور اسکی بد بختی کی بات ہے اللہ تعالیٰ سے خیر کا
طلب کرنا نقل کیا اسکو حاکم ترمذی نے **ف** استخارہ کے معنی اللہ تعالیٰ سے فیض مانگنے کے ہیں چنانچہ اوپکی حدیثوں میں
نہ کو ہوا۔ اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم استخارہ کی دعا صحابہ کرام کو ایسی طرح تعلیم فرماتے جیسے
قرآن کی سورتیں انکو تعلیم کرتے تھے اور جامع الاصول میں یہ روایت ہے کہ جس کسی نے اللہ سے استخارہ کیا وہ ہرگز زیانکار نہ ہوا
اور جسے مشورہ کیا اسے ندامت نہ اٹھائی اور جسے معیشت میں میانہ روی کی وہ فقیر نہ ہوا اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو یہ ارشاد فرمایا کہ اے اس جب تو کسی کام کا قصد کرے اس کے لئے سات بار اللہ تعالیٰ سے استخارہ
کر پھر دیکھ کر تیرے دلمین کیا تھا ہو اور اسی پر جزا ہے کہ وہی بہتر ہو گا اور ایک روایت میں مختصر استخارہ یوں آیا ہے اللہم خیری
داخلی و لا تخلنی الی اختیار ی یعنی یا اللہ تیرے لئے خیر چھا دے اور میرے لئے پسند کر یعنی جس بات کو تیرے حق
میں مناسب سمجھے اور مجھ کو میرے اختیار کے حوالے مت کرنا ذکر الفراق تو لی عقد الخطبۃ ان الحمد للہ **ع** لکھا
و لست علیہ و کنت غفرہ و نعوذ باللہ من شرور انفسنا و من سببنا اعمالنا من یقہ اللہ فلا مضیل
لہ و من یضیل فلا ہادی لہ و اشہد ان لا الہ الا اللہ و حد لک شریک لہ و اشہد ان محمد
عبدہ و رسولہ یا ایہا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدہ و خلق منہا زوجہا و
بن منہما رجلا کریم و اتقوا اللہ الذی تساءلون بہ و الا تصامون اللہ کان علیکم ذقوبا
یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ حق تقاہ و لا تمومن الا و انکم مسلمون یا ایہا الذین امنوا اتقوا
اللہ و قولوا فی حق لا سدا ید الصلح لکم اعمالکم الا یہ **ع** منس عن اور اگر ستولی ہو عقد نکاح کا یعنی کسی کا
باندھنا چاہے تو نکاح کا خلیہ یہ ہے الحمد مدغمہ الخ یعنی سب تعریف اللہ کو ہے اسکی ہم تعریف کرتے ہیں اور اس سے مد
چاہتے ہیں اور اس سے بخشش مانگتے ہیں ہم اسکی پناہ مانگتے ہیں اپنے نفس کی برائیوں اور اپنے عملوں کی خرابیوں سے جسکو

خدا راہ دکھاوے کوئی اسکا گمراہ کرنے والا نہیں اور جسکو وہ گمراہ کرے کوئی اسکا راہ دکھانے والا نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں
 کہ کوئی معبود سوا خدا کے نہیں وہ اکیلا ہے کوئی اسکا شریک نہیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بند
 اور رسول ہیں یا انہما اتقوا اللہ یعنی اے لوگو اپنے پروردگار سے ڈرو جس نے تمکو ایک جان سے یعنی حضرت آدم علیہ السلام
 سے پیدا کیا اور اُس سے اسکا جوڑا بنایا یعنی حضرت حوا علیہا السلام اور اُن دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلائیں اور
 خدا سے ڈرو جس کے نام سے آپس میں مانگتے ہو اور ناما کاٹنے سے ڈرو یعنی آپس میں محبت رکھو کہ اللہ تم پر نگہبان ہے یعنی تمہاری سب
 باتوں اور احوال پر مطلع ہے۔ آیت یا ایہا الذین امنوا اللہ سے ایمان والو خدا سے ڈرو اُس سے ڈرنا حق اور ہرگز غلط نہ ہو
 حالت میں کہ تم مسلمان ہو یعنی ہمیشہ اسلام پر قائم رہو یا ایہا الذین امنوا اللہ سے ڈرو اللہ تعالیٰ یعنی اے ایمان والو اللہ سے ڈرو
 اور ٹھیک بات کہو یعنی جھوٹ نہ بولا کہو خدا تعالیٰ تمہارے لئے تمہارے عمل سنوا رنگا آخرت تک نقل کیا اسکو چاروں نے
 اور حاکم ابو حاتم نے **ف** اخیر کی آیت باقی یوں ہے **وَمَنْ يَفْزَعْ لَمْ يَجْعَلْ لِّهٖ مِنْ شَيْءٍ عِلْمًا** یعنی اللہ تعالیٰ
 تمہارے گناہ بخشے گا اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا تو وہ مراد کہ جو بھیجے گا نبی کا میابی کو ان تینوں آیتوں
 کو پڑھ کر نکلج کرنے والا ایجاب و قبول کرے یعنی دو لکھا سے یوں کہے کہ فلاں عورت نے اتنے روپیوں کے عوض اپنا سر
 تیری زنی اور زوجیت میں دیا تو نے قبول کیا دو لکھا کہے کہ میں نے قبول کیا اور الفاظ ایجاب و قبول کو دو گواہوں کا بھی
 مستلزم ہے بغیر دو گواہوں کے کہ دوسرے دونوں نکلج درست نہ ہو گا اور پہلی آیت میں جو فرمایا کہ جس کے نام سے تم آپس میں مانگتے
 ہو اس کے معنی کہ ایک دوسرے سے بذریعہ اس کے نام بزرگ کی آپس میں قسم دیتے ہو فخر و عار اور ایک روایت میں بعد لفظ
 و رسولہ کے جو شہادتین میں ہے اس قدر زیادہ آیا ہے **أَنْ سَلَّهٖ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا لِّكُلِّ بَلَاءٍ يَكُونُ لَكَ يَوْمَ السَّاعَةِ مِنْ**
يَطِيعُ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ قَدْ رَسَدَ رَسَدًا وَمَنْ يَعْصِ مَا كَانَتْ لَازِمًا لِّنَفْسِهِ وَلَا يَصْرِفُ اللّٰهُ شَيْئًا مِنْ مَّحَمَّدٍ
 علیہ وسلم خدا کے بندے اور رسول ہیں اللہ نے انکو حق کے ساتھ بھیجا کہ خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے ہیں قیامت
 کے خدا ہے یعنی اُس سے متصل جو شخص خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کی پیروی کرے اُس نے سیدھی راہ پائی اور جو کوئی اللہ
 اور رسول کی نافرمانی کرے وہ اپنی ہی جان کو نقصان پہونچاتا ہے نقل کیا اسکو ابو داؤد نے اور ایک روایت میں بعد
 پہلی دعا کے یہ دعا پڑھنی آتی ہے **وَسَأَلُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَ لَنَا مَعْنًا لِّطَبْعَةٍ وَطَبْعٌ رَّسُولُهُ وَيَتَّبِعَ رِضْوَانَهُ**
وَيَجْتَنِبَ سَخَطَهُ فَاَمَّا مَعْنَا مَعْنَاهُ وَكَهٗ مَوَدَّةٌ اور ہم اللہ سے یہ مانگتے ہیں کہ ہمارا ان لوگوں میں کرے جو اللہ کی
 اطاعت اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں اور اس کے غضب سے بچتے ہیں یعنی اسی چیزوں سے اجتناب کرتے
 ہیں کہ اس کے غصہ کی سبب ہوں کیونکہ ہم اُسی سے قائم ہیں اور اُس کے مطیع ہیں۔ نقل کیا اسکو موقوفہ ابو داؤد نے +
وَيَقُولُ لِمَنْ تَزُجُّ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ صحرا و نامح سے یہ الفاظ کہے بارک اللہ کہ یعنی اللہ تعالیٰ تجھکو برکت
 دے یعنی اولاد میداد ہو نقل کیا اسکو بخاری سلم نے **وَبَارَكَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكَ فِي خَيْرٍ عَاجِلٍ**
مُّسْنٍ اور اللہ برکت دے تجھ پر اور تم دونوں میں اتفاق دے خیر میں۔ نقل کیا اسکو چاروں نے اور ابن حبان حاکم نے

دو گواہوں کا دینے کا بیان

سادھے اکتیس ماشے ہوئے اس صورت میں درہم کچھ اوپر تین ماشے کا ہوا اور ازواج مطہرات اور ساجد ابون کا مہر
 پانچ درہم تھا جسکے پندرہ سو کچھ ماشے ہوتے ہیں اور ہلی کے وزن سے یہ چہرہ دار روپیہ بارہ ماشے کا ہے اس صورت
 میں چہرہ شاہی روپیہ سے ایک سو اکتیس روپیہ چار آنہ کا ہوا اور مہر حضرت ام حبیبہ کا چار سو دینار اور ایک دینار دس درہم
 کا تو اس حساب سے چار ہزار درہم یعنی بارہ ہزار چار سو ماشے جسکے چہرہ شاہی ایک ہزار چار سو روپے ہوئے اور مہر حضرت
 فاطمہ زہراء کا چار سو شقال فقرہ یعنی اٹھارہ سو ماشے جسکے ڈیڑھ سو روپے چہرہ شاہی ہوئے **وَإِذَا كَلَّ بِأَهْلِهِ أَوْ**
اشْتَرَى دَقِيقًا فَلْيَاخُذْ بِكَ صِدْقَتِكَ دَسْ اور جب کوئی اپنی بی بی کے پاس آوے یعنی پہلی مرتبہ مرد و عورت
 ایک جگہ ہوں یا کوئی بزدل خریدے تو چاہئے کہ اسکی پیشانی کے بال بکڑے نقل کیا اسکو ابو داؤد و نسائی ابو یعلی نے **ف**
 گویا یہ اشارہ ہے اپنے قبض و تصرف میں لائیکا اور ایک روایت میں سوئے پیشانی بکڑنے کے بعد یہ دعا پڑھے **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ**
دَقِيقًا اسکی پیشانی پر بکڑنے کے بعد یہ دعا پڑھے **اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا جَعَلْتَ عَلَيَّكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَعَلْتَ عَلَيْهَا**
 اسکی بھلائی اور اسپیچر کی بھلائی کہ تو نے پیدا کیا اسکو اس بھلائی پر یعنی اسکی اعمال اور افعال کی بھلائی چاہتا ہوں اور
 تیری پناہ مانگتا ہوں اسکی برائی سے اور اسپیچر کی برائی سے چہرہ تو نے چھو پیدا کیا اسکو ابو داؤد ابن ماجہ نسائی
 ابو یعلی حاکم نے **وَكُنْ لَكَ فِي الدُّنْيَا وَبِأَخِيكَ دَقِيقًا** سننا **مَرِ الْبَعِيدُ دَسْ** اور اس طرح چوایا
 میں کرے یعنی اگر گھوڑا وغیرہ خریدے تو اسکی چوٹی بکڑ کر دعا پڑھے اور اونٹ کے کوہان کی بلندی بکڑے نقل کیا اسکو
 ابو داؤد نسائی ابو یعلی نے **ف** یعنی اگر اونٹ خریدے تو سجائے چوٹی بکڑنے کے کوہان کی بلندی بکڑ کر دعا پڑھے **وَكَانَ**
إِذَا اشْتَرَى خَلْقًا قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُ وَاجْعَلْهُ سُلَيْمًا **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** **مَرِ الْبَعِيدُ** اور حضرت ابن
 مسعود جب کوئی غلام خریدتے تو یہ دعا پڑھتے **اللَّهُمَّ بَارِكْ لِي الْخَيْرَ** یعنی یا اللہ تو میرے لیے اس میں برکت دے اور اسکو بڑی عمر
 والا ہیبت رزق والا کر نقل کیا اسکو موقوفہ ابن ابی شیبہ نے **ف** کثیر الرزق کے دوسرے معنی ہیں کہ زیادتی رزق کا سبب
 کہ یہی خوب کہا دے کہ **أَذَاكَ الْفَقْرُ وَإِذَا أَدَاكَ الْبُخْلُ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ** **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** **مَرِ الْبَعِيدُ** **وَجَبَلُ الشَّيْطَانِ**
مَا دَقَّتْ سَاعُ اور جب کوئی ہم بستر ہو گیا ارادہ کرے تو یہ دعا پڑھے **بِسْمِ اللَّهِ** **مَرِ الْبَعِيدُ** **وَجَبَلُ الشَّيْطَانِ** **مَا دَقَّتْ سَاعُ**
 نام سے تو جو شیطان سے دور رکھ اور شیطان کو اس چیز سے علیحدہ رکھ جسکو تو ہیں نصیب کرے یعنی اواد نقل کیا اسکو
 صحاح ستہ میں **ف** حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی صحبت کے وقت یہ دعا پڑھے گا تو اگر اڑا کا پیدا ہو گا شیطان
 اسکو بھی ضرر نہ کرے گا یعنی اسکے دین پر کبھی مسلط نہ ہو گا اور نہ اسکی مصرت اسکے حق میں ظاہر ہوگی **ع** **فَإِذَا ذُقَّ قَالَ اللَّهُ**
لَا يَجْعَلُ الشَّيْطَانُ دَقِيقًا **مَرِ الْبَعِيدُ** **مَرِ الْبَعِيدُ** اور جب اسکو انزال ہو تو یہ دعا پڑھے **اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِي** یعنی یا
 اللہ تو شیطان کے لئے حصہ مت کر اس چیز میں جو تو نے مجھ کو نصیب کی نقل کیا اسکو موقوفہ ابن ابی شیبہ نے فقیر کہتا ہے
 کہ کوئی بدمعاش اسکاں کیا گیا کہ جس شخص کی اولاد نہ ہوئی تھی اسنے پہلی دعا وقت جل ع کے اور دوسری بعد انزال کے پڑھی تو

میان نبوی کے اجتماع کا بیان اور نبوی غلام خریدنے کا بیان

مثل بوزنگ بیان

تو اللہ تعالیٰ نے اسکو اطلاقِ غایت کی **وَإِنِ اتَّبَعَ يَتْلُو دُرُّ اَذْنٍ فِي اَذْنِهِ حِينَ وَلَدَتْهُ** اور اگر بچہ پیدا ہو تو
 اس کے کان میں اذان کہے اس کے پیدا ہونے کے وقت نقل کیا اسکو ابو داؤد و ترمذی نے **ف** مستحب یہ ہے کہ اپنے کان
 میں اذان کہے اور بائیں میں تکبیر خانیچہ امام حسن نے روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے یہاں
 بچہ پیدا ہوا اور اس کے واسطے کان میں اذان اور بائیں میں تکبیر کہے تو اسکو ام لصبیان ضرر نہ لگی یعنی مرگی اور پیدا ہونے کے
 وقت اذان کہنی سنت ہے اور جامع الاصول میں دزین کی کتاب ہے نقل کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امام
 حسن ابن علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے کان میں جب وہ پیدا ہوئے سورہ اخلاص پڑھے اور خراجا کرنا لو میں لگایا اور علمائے کہا ہے
 کہ بچہ کے کان میں یہ کہنا مستحب ہے **اِنِّیْ اُخْبِذُکَ وَذَرِیَّتُکَ مِنْ شَیْطَانِ الرَّجِیْمِ کَذَا قَالَ الْفَخْرُ وَوَضَعَهُ فِیْ حَنَنِ وَحَنَکَ**
بِشَمْسٍ وَدَعَا لَهُ وَبَرَّکَ عَلَیْهِ ہر اور بچہ کو اپنی گود میں رکھے اور خراسے اسکی تخنیک کرے اور اس کے حق میں دعا کرے
 اور اس پر دعاے برکت کرے یعنی **بارک اللہ علیک یا علیہ** کرے نقل کیا اسکو بخاری مسلم نے **ف** تخنیک اسکو کہتے ہیں کہ
 کھجور یا کوئی اور مٹھائی چبا کر اس کے کان میں لگا دے کھجور سے تخنیک کرنی پیدا ہونے کے وقت سنت ہے اور کھجور نے تو کوئی
 اور مٹھائی چیز لگا دے اور مستحب یہ ہے کہ لگانا لالہ نیک بخت ہو کہ **اَذْکُرُ الْفَخْرَ وَامَّنْ صَلَّیَ اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ بِشَمْسٍ وَبِشَمْسٍ وَبِشَمْسٍ**
یَوْمَ مَرَسَّیْہِ وَوَضَعَ الْاَذْنَیْ عَنَّا وَالْعَقَّیْ اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا بچہ کے نام رکھنے کا ساتویں دن
 یعنی اس کے پیدا ہونے سے اور حکم کیا اس سے ایذا دہندہ چیز کے دور کرنا اور حکم کیا حقیقہ کرنا۔ نقل کیا اسکو ترمذی نے **ف**
 ایذا دہندہ چیز سے یہ غرض ہے کہ بچہ کا سر منڈا دے اور نہلا دے کہ میل وغیرہ جو پیدا ہونیکے وقت لگ رہا ہے ساتویں دن
 اس سے دور ہو جاوے اور نیز ساتویں دن حقیقہ کرے کہ امام مالک رحمہ اللہ اور امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک سنت ہے اور امام غزالی رحمہ اللہ کے نزدیک
 مستحب یا مباح ہے اور حقیقہ کی شرط وہی ہے جو قرآنی کی ہے یعنی بکرا یا بکری دودانت سے کم نہ ہو اور پس کے لئے دو بکرے کرنے
 اور لڑکی کے لئے ایک مستحب ہے اور بہتر یہ ہے کہ حقیقہ کی ٹہری نہ توڑے بند کی جگہ سے کاٹ کر پکا دے اور مستحب ہے کہ ٹھوڑا گوشت
 میٹھا بھی پکا دے اور اختیار ہے کہ گوشت کو تقسیم کر دے یا گھر میں پکا کر اپنے اہل کو کھلا دے فخر و **وَتَقْبَلُ مِنَ الطِّفْلِ**
اَعُوذُ بِکُمْ مَاتِ اللہُ التَّامَّةُ مِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ شَرِّ کُلِّ عَيْنٍ لَا مَلَةَ **خ** **ع** اور اگر
 کا تعویذ یہ ہے اعوذ بکلمات السدس یعنی میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے پورے کلموں کی ہر شیطان کی برائی اور کاٹنے والے
 زہریلے کی برائی سے یعنی جس کے کاٹنے سے مر جاوے اور ہر گناہ والے کی نظر کی برائی سے نقل کیا اسکو بخاری اور چارونچ
 اور بزار نے **ف** اس تعویذ کو پڑھ کر بچہ پر دم کرے یا لکھ لکھ گئے میں دالین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسنینؑ پر انہیں
 کلمات کو دم کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ تمہارے باپ اپنی حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت اسماعیل حضرت اسحق علیہم السلام
 کو انہیں کلمات سے تعویذ کرتے تھے کہ **اَذْکُرُ الْفَخْرَ وَامَّنْ صَلَّیَ اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ بِشَمْسٍ وَبِشَمْسٍ وَبِشَمْسٍ** اور جب لڑکا
 بولنے لگے تو چاہئے کہ اسکو سکھاوے **لَا اِلٰهَ اِلَّا اللہُ** نقل کیا اسکو ابن سنی نے **ف** شریعت الاسلام میں لکھا ہے کہ جب
 لڑکا بولنے لگے اول اسکو کلمہ توحید سکھاوے بعد اس کے یہ آیت تعلیم کرے **تَاللّٰہِ اِنّیْ لَمَلِكٌ مِّنْ عِبَادِہِ الْعَزِیْزِ**

بچہ کے کان میں اذان کہنے کا بیان

بچہ کے نام رکھنے اور حقیقہ کا بیان

لڑکے کے تعویذ کا بیان

تعلیم لڑکے کا بیان جناب شریف

کذا ذکر الغفر وکان إذا قصصه الولد من بنی عبد المطلب علمه وقل الحمد لله الذی لم یخذلنا ولداً الا یمة
ی اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ جب کوئی لڑکا عبد المطلب کی اولاد میں سے بولنے لگتا تو آپ اسکو یہ آیت سکھاتے
 وقل الحمد لله الذی لم یخذلنا ولداً الا یمة یعنی تو کہہ کہ سب تعریف اس خدا کو ہے جس نے ہمیں بنایا بیشاپوری آیت تک نقل کیا اسکو ابن سنی نے
ف ابی آیت یہ ہے ولم یکن له شریک فی الملک ولم یکن له ولی من الذل وکبر وکبر یعنی اور اسکا کوئی شریک بادشاہت
 میں نہیں اور اس کے لئے کوئی دوست و زنت سے بچانے والا نہیں اور اسکی بڑائی بیان کرنا کہنے سے اضربنی علی الصلوة
 لیسبع واعز لو افرأشک لیسبع وروجی لیسبع عشرة فاذا فعل ذلک فلیجلسه باین یدیه ثم لیقل لعلک
 الله علی فتنک **ی** اور فرزند کو نماز پڑھنے پر جب وہ سات برس کا ہو جائے یعنی اسکو نماز پڑھنے کے لئے یا ترک نماز پر
 تعزیر دے کہ نماز کا عادی ہو اور اسکا بستر جدا کر دینی ماں اور بہن اور دوسرے رشتہ داروں سے جب وہ نو برس کا ہو جاوے اور
 اسکا نکل کر جب سترہ برس کو پہنچے جب متولی فرزند کا یہ طریق بجالائے تو چاہئے کہ فرزند کو اپنے آگے ٹھاکر یہ کہے کہ اللہ
 تجھ کو میرے حق میں آزمائش اور گمراہی کا موجب کرے نقل کیا اسکو ابن سنی نے **ف** یا شاہد ہے آیہ کریمہ انما اموالکم واطلالکم
 فتنہ کی طرف یعنی تمہارے مال اور اولاد آزمائش کی چیز ہے ایسے یوں دعا کی کہ اسکو فتنہ کا باعث مت کر بلکہ نیکبخت اور
 چار اسطیع کر کہ انکے سبب سے ہم گمراہ نہ ہوں **ع** وان کان سفراً صائحاً وقال استنویع الله دینک واما مکتک
 وحقاً ایتیم علیک **س** **دست من حب** اور اگر سفر والا یعنی مسافر ہو تو مقیم اُس سے مصافحہ کرے اور یہ دعا پڑھے
 استنویع السراخ یعنی میں سوچتا ہوں اللہ کو تیرا دین اور تیری امانت اور تیرا آخری عمل یعنی خاتمہ بخیر ہو نقل کیا اسکو نسائی ابو داؤد
 ترمذی حاکم ابن جان نے **ف** امانت سے مراد مال ہے یا اہل اور اولاد یا تمام امور و دیوبی کذا ذکر الغفر اور ایک روایت میں یہ
 زیادہ آیا ہے واکفراً علیک السلام **س** اور میں تجھ پر سلام کہتا ہوں یعنی تیرے حق میں دعا کرتا ہوں دنیا اور آخرت کی
 سلامتی کی نقل کیا اسکو نسائی نے ویقوی لم یکن یقوی عہ استنویع عک او استنویع عکوم الله الذی لا یخذلنا
 اولاً یضیع وذا الیاء **ی** **طب** اور مسافر اُس شخص سے کہے جو اسکو رخصت کرتا ہے یعنی مقیم سے استودعک اگر
 ایک ہو یا استودعکم اگر بہت ہوں یعنی میں تجھ کو یا تمکو سوچتا ہوں اُس خدا کو کہ سلامت رہتی ہیں یا تلف نہیں ہوتیں
 انکے پاس امانتیں یعنی ایک روایت میں بجائے لایحی کے لایضیع آیا ہے نقل کیا اسکو ابن سنی نے اور طبرانی نے کتاب الہ عام
 میں ومن قال کہ اریک السقر فاصفی قال لک علیک تقوی الله والتکلیف علی کل شرف فاذ اولی
 قال اللهم اطو له البعد وهو ان علیک التفوت **س** اور جو کوئی مقیم سے کہے کہ میں سفر کیا چاہتا ہوں
 مجھ کو کچھ نصیحت کر تو مقیم اسکو یہ کہے کہ اپنے اوپر خدا کا تقوی لازم کر یعنی شرک اور گناہ نہ کرنا کہ خدا کے خدا سے بچا رہے اور
 ہر بلندی پر اللہ اکبر کہنا لازم کر اور جب مسافر پیچھے پھیرے تو مقیم یہ دعا پڑھے اللہم اطو الخ یعنی یا اللہ راہ کی درازی اس کے لئے
 طے کر یعنی راہ کو قریب کر اور سفر کی مشقت اس پر آسان کر نقل کیا اسکو ترمذی نسائی ابن ماجہ نے وودک الله التقوی
 وغفر ذنبک وکسر لک الخ یحی حیث ما کنک **ت** **مس** جعل الله التقوی ذادک وغفر ذنبک

سازگار نصیحت کرنا بیان

وَوَجَّهَ لَكَ الْحَاكِمَ حَيْثُمَا تَوَجَّهْتَ رُكَّ اور ایک رطیت میں ہے کہ مقیم یون کہے زودک السراج یعنی اللہ تجھ کو ہرگز گار
 غایت کرے اور تیرے گناہ بخشے اور تیرے لئے بھلائی یعنی دنیا اور آخرت کی بھلائی کی توفیق دینی آسان کرے جہاں کہیں
 تو رہے اس روایت کو ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے اور ایک روایت میں یون دعا آئی ہے جل السراج یعنی اللہ تعالیٰ
 تقویٰ کو تیرا توشہ بنا دے اور تیرے گناہ معاف کرے اور تیرے لئے بھلائی پیش کرے جہاں تو متوجہ ہو اس روایت کو بزار
 اور طبرانی نے نقل کیا **ف** ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں سفر کیا جاؤ
 ہوں مجھ کو کچھ توشہ مرحمت ہو یعنی آپ دعا کریں کہ اسکی برکت بجائے سفر کے توشہ کے ہوا توشہ سے مراد خرچ راہ سے اپنے
 فرمایا زودک اللہ التقویٰ یعنی خدا تجھ کو تقویٰ نصیب کرے جو راہ آخرت کا خرچ ہے اُسے عرض کیا کہ کچھ زیادہ دیجئے اپنے
 فرمایا غفر ذنبک یعنی خدا تیرے گناہ معاف کرے پھر اُسے عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں کچھ اور دیجئے آپ نے
 فرمایا ویتیر لک الخیر حیث ما کنْتَ یعنی تیرے لئے بھلائی کو آسان کرے جہاں کہیں تو رہے کذا ذکر الفخر واذا اَمَرَ امیراً
 عَلٰی جَیْشٍ اَوْ سَرَّیَّةٍ اَوْ صَاحَاۃٍ فِیْ حَاصِّنَةٍ یَتَّقِیْہِ اللّٰہُ وَمَنْ مَّعَہُ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ خَیْرًا ثُمَّ قَالَ لَعَنَ اللّٰہُ
 لِسِیْمَ اللّٰہِ وَلَا تَعْلُوْا وَلَا تَعْلُوْا دُعَاوًا وَلَا عَمَلًا اَوْ لَا تَقْتُلُوْا اَوْلِیَادَ اِمْرَءَةٍ اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 کیسکو بڑے یا چھوٹے لشکر پر حاکم مقرر کرتے تو خاص اُسکے حق میں خدا سے ڈرنے کی نصیحت فرماتے اور نیز ساتھ کے مسلمانوں
 سے بھلائی کر نیکی نصیحت کرتے یعنی ان لوگوں پر شفقت اور مہربانی رکھنا پھر فرماتے کہ خدا کے نام سے جہاد کرو اور غنیمت
 خیانت نہ کرو اور نہ عہد ٹوڑو اور مشدست کرنا یعنی کافروں کے ناک کان وغیرہ کا ٹکڑا چھوڑنا اور جو کس کو مت مارنا نقل کیا
 اسکو مسلم اور جبارون نے۔ اور ایک روایت میں ارشاد شریف یون آیا ہے۔ اِنظَرُوا اِسْمَ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَحَلٰی مِلَّةَ رَسُوْلِ
 اللّٰہِ وَلَا تَقْتُلُوْا شِیْخًا فَارْبَابًا وَلَا طِفْلًا وَلَا صَغِیْرًا وَلَا اِمْرَاۃً وَلَا تَقْلُوْا وَصْمًا اَعْنَاۃً مِّمَّکُمْ وَاَصْلِحُوْا وَاَحْسِنُوْا
 اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ کہ یعنی خدا کے نام سے برکت چاہتے ہو اسکی مدد سے اور دین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر
 جاؤ اور کسی شیخ فانی کو اور نہ دودھ پیتے بچہ کو اور نہ چھوٹے اور نہ عورت کو قتل کرو اور مال غنیمت میں خیانت نہ کرو اور اپنی اپنی
 لوٹ کو جمع کرو اور آپ کے معاملے درست رکھو اور احسان کرو کہ خدا تعالیٰ نیک کار و نیکو دوست رکھتا ہے نقل کیا اسکو ابوداؤد
ف شیخ فانی کو مت مارو یعنی جوڑائی کی قوت نہ رکھنا ہوا اور نہ صالح و تدبیر نائے اور اگر تدبیر و انتظام میں شریک ہو تو قتل
 کیا جاوے اور اسی طرح جو عورت لڑنے والی باغضہ انگیز ہو اُسکا قتل جائز ہے ایسا ہی چھوٹے لڑکے کا حال ہے کہ اگر سردار ہوا اور اسکو
 معرکہ میں لائے ہوں اور اُسکے قتل سے کافروں کی کسر شان ہو تو اُس کا مارنا درست ہے اور احسان کرنے سے یہ غرض ہے کہ
 ہر شخص کے ساتھ اگرچہ کافر ہو نیکی کرو کافر سے نیکی اُسکے لائق کیجا جیسے شیخ شریف میں آیا ہے کہ جب قتل کرو تو اچھی طرح قتل کرو پس اُسکے حق
 میں بھی احسان ہے اور اپنی اپنی لوٹ جمع کرنا یعنی اُسین تصرف نہ کرنا لیکن جو چیز کھانے پینے کی قسم ہو کہ رہنے سے بگاڑ جائے
 اور سپاہی کہ اسکی حاجت بھی ہو تو خرچ کر نہ کیا مضائقہ نہیں کذا ذکر الفخر۔ کذا اَمْسَنَیْ مَعَهُمْ قَالَ اِنظَرُوا عَلٰی اِسْمِ اللّٰہِ
 اَللّٰہُ اَعْنَهُمْ مِّنْ اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لشکر کے ساتھ یعنی نصرت کے لئے چلتے تو یون فرماتے کہ چلو

اعتماد کئے ہوئے خدا کی ذات پر یا اللہ کی مدد پر نقل کیا اسکو حاکم نے کہ اذالک اذ سفر اقال اللہ عزربك اصولك و برك
 احوالك و برك اسید کر اور جب کوئی سفر کا ارادہ کرے تو یہ دعا پڑھے اللہم بک رسول الخ یعنی یا اللہ تیری قوت سے
 میں حملہ کرتا ہوں اور تیرے ہی مدد سے میں جیلہ کرتا ہوں یعنی دشمن کے مدد سے نہ کرے اور تیرے ہی مدد سے جیتا ہوں نقل
 کیا اسکو بزار احمد نے و ان خاف من عدو و اغیرہ فقر آءة لا یلا ف قریش امان من کل سق و صو
 اور اگر کوئی کسی دشمن سے ڈرے یا اسکے سوا دوسری چیز سے یعنی درندہ جانوروں یا بیماری یا قرض یا جلنے یا ڈوبنے وغیرہ سے
 تو پڑھنا سورہ لایلاف کا ہر پڑائی سے حفاظت کا سبب یہ قول موقوف ہے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے موقوف
 نہیں بلکہ ابوبکر قزوینی رحمہ کا قول ہے جو اولیا و کبار سے ہیں اور بڑے صاحب کرامات ہوئے ہیں ابوطاہر سے روایت ہے کہ
 میں سفر کیا چاہتا تھا اور اس سفر سے ڈرتا تھا میں سید ابوالحسن شافعی کے پاس حاضر ہوا کہ اُن سے دعا کا خواستگار ہوا کہ اس غم
 سے نجات پاؤں انہوں نے فرمایا کہ جو کوئی سفر کا ارادہ کرے اور دشمن کی طرف سے ڈرے اور وحشت رکھتا ہو تو چاہئے کہ لایلاف پڑھے
 کہ یہ سورہ ہر پڑائی سے امان ہے۔ ابوطاہر کہتے ہیں میں نے اسکو پڑھا تو کوئی چیز نیا دہندہ مجھے اتنا پیش نہیں آئی کہ اذکر الفخر۔
 ترجمہ مصنف نے کہا سورہ لایلاف کا عمل مجرب ہے و اذ او صرع رجلاً فی الیاس کاب قال یسیر اللہ فاذا استوی
 علی ظہرہا قال الحمد للہ سبحان الذی سخر لنا هذا وما کنا لہ مقرین و انما الی ربنا المنقلبون الحمد للہ ثلاث
 مرارۃ اللہ اکبر ثلاث مرارۃ لا الہ الا اللہ ثلاث مرارۃ سبحانک اذی ظلمت نفسی فاعف عنی فانہ لا یغفر الذنوب
 الا انت دت سرج اقص اور جب رکاب میں پاؤں رکھے یا رکب کے قایم مقام کسی اور چیز میں تو بسم اللہ
 اور جب سواری کی چیز پر بیٹھ چکے تو اچھیرے کہ لا الہ الا اللہ سبحان الذی سخر لنا هذا وما کنا لہ مقرین ثلاث مرارۃ بار بار اللہ اکبر تین بار
 لا الہ الا اللہ کیا سبحانک اذی ظلمت نفسی کہے یعنی میں تجھ کو سبکی یا کرتا ہوں یا اللہ میں نے اپنی جان پر ظلم کیا یعنی گناہ کر لی
 وجہ سے تو تو بخش کہ گناہ کو کوئی نہیں بخشتا سوا تیرے اور ترجمہ آیت کا یہ ہے کہ پاکی ہے اُس خدا کو جسے ہمارے لئے اس جانور کو
 تاجدار کیا اور ہم اسکی طاقت رکھنے والے نہ تھے اور ہم اپنے پروردگار کی طرف بیشک رجوع کرنے والے ہیں نقل کیا اسکو ابوداؤد
 و ترمذی نسائی ابن جابر احمد حاکم نے ف حدیث شریف میں آیا ہے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 سوار ہو کر یہ آیت اور دوسرے کلمات پڑھے پھر پہنے حضرت علی مرتضیٰ نے اسکا سبب پوچھا اپنے فرمایا کہ تیرا رب اپنے جگہ
 سے خوش ہوتا ہے اور بڑا ثواب دیتا ہے جب بندہ کہتا ہے رب اغفر لی ذنوبی تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں بندہ جانتا ہے کہ
 اسکے گناہ سوا میرے کوئی نہیں بخشے گا پھر علی مرتضیٰ بھی سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کے لئے سوار ہونیکے بعد سیر
 پڑھ کر پہنے کدائی لم شکوۃ اور جلد وانا الی ربنا المنقلبون کو پہلی عبارت سے یہ علاقہ ہے کہ سوار ہونے میں ایک جگہ سے دوسری
 جگہ انتقال کرنا ہے اور بڑا انتقال پروردگار جل شانہ کی طرف جانا ہے اور نیز سواری خطر اور ہلاکت کی جگہ ہے تو گویا اس بات
 کا اشارہ ہے کہ سوار کو چاہئے کہ آخری انتقال سے غافل نہ ہو اور خدا کے ملنے کے لئے مستعد اور ہوشیار ہو کہ ہوشیار اور
 باگ کھینچنے کے لئے انجام کو جائزے کی سواری پر اس چہان فانی سے جانا ہے اسوقت کو نہ بھولے اور جانے کے اسی طرح ایک

سوار ہونے کا بیان

دنیا سے کوچ ہو گا ایسے کام کر دن کہ اس دن رویا ہی ہو غرض کہ اس میں اشارہ ہے کہ ہر حال میں موت کو نہ بھولے کہ موت کا یاد رکھنا بڑی نعمت ہے اور اس کی یاد سے بڑا ثواب ملتا ہے یا اللہ ہم سب کو یہ حالت نصیب کر آمین یا رب العالمین

کذا ذکر الغفر فاذا استوى كبرئتنا وقرأ سبحان الذي سخر لنا هذا الآية وقال اللهم اننا نسئلك في سفرنا هذا البر والتقوى ومن العمل ما ترضى اللهم هون علينا سفرنا هذا واطو عنا بعده اللهم أنت الصاحب في السفر والخليفة في الأهل اللهم إني أعوذ بك من وعثاء السفر وكآبة المنظر وسوء المنقلب في المال والأهل والأولاد وإذا رجعت قالهون وإذا ذكرك قالهون وإذا ذكرك قالهون

اور آیت سبحان الذي سخر لنا هذا ساری آیت پڑھئے اور یہ دعا مانگیے اللہم اننا سے لیکر الابل والولد تک یعنی یا اللہ ہم تجھ سے اس اپنے سفر میں نیکی اور پھر ہر گاری مانگتے ہیں اور اس عمل کا سوال کرتے ہیں جس سے تو خوش ہو یعنی جسکو تو قبول کرے۔ یا اللہ ہم یہ چار سفر اسان کر اور اسکی مدد کو مجھے ملے کہ آہی تو ہی سفر میں ساتھی ہے یعنی سب بلاؤں سے نگہبان اور تو ہی نائب ہے میرے گھربار میں یعنی میرے پیچھے تو ہی کار ساز اور نگہبان ہے یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں سفر کی مشقت اور بری حالت کے دیکھنے سے یعنی شدت ساریج و غم کے باعث نفس کی حالت تغیر ہونے سے اور مراجعت کی بڑائی سے ال اہل و عیال اور اولاد میں یعنی اس سے بھی پناہ مانگتا ہوں کہ سفر سے پھر کر اپنے اہل و مال میں نقصان دیکھوں اور جب سفر سے لوٹنے کا ارادہ کرے تو یہی دعا پڑھے اور اس کے آخر میں اتنا اور زیادہ کرے آہون تائبون الخ یعنی ہم رجوع کرنے والے ہیں توبہ کرنے والے ہیں اپنے پروردگار کے لئے عبادت کرنے والے تعریف کرنے والے ہیں نقل کیا اسکو مسلم ابو داؤد و ترمذی نسائی نے

وإذا ركب ملاً أضعه وقال اللهم أنت الصاحب في السفر والخليفة في الأهل اللهم أضحنا بنضحك وأقربنا بدمعنا اللهم أولنا الأرض وهون علينا السفر اللهم إني أعوذ بك من وعثاء السفر وكآبة المنقلب

س اور جب سوار ہو اپنی انگلی اٹھاوے یعنی اشارہ توحید کے لئے اور یہ دعا پڑھے اللہم انت الصاحب الخ یعنی یا اللہ تو رفیق ہے سفر میں اور خلیفہ ہے اہل و عیال میں یا اللہ تو ہر کو محفوظ رکھ اپنی رحمت سے اور ہر کو پھیر یعنی ہمارے وطن کی طرف سلامتی سے یا اللہ ہمارے لئے زمین ملے کہ اور ہم سفر کو آسان کر یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں سفر کی مشقت سے اور مراجعت کی بڑی حالت سے نقل کیا اسکو ترمذی نسائی نے ما من بعين الا في ذروتيه شيطان فاذا كروا سمع الله عز وجل اذا كنتموها كما أمركم الله لئلا تمتهنوا حالكم كما كنتم

فانما يحول الله عز وجل أطركوئی اونٹ ایسا نہیں ہے جسکی کو بان کی بندی میں شیطان نہ ہو تو جب تم اس پر سوار ہو خدا نے غالب اور بزرگ کا نام دے گا جو خدا نے حکم کیا ہے یعنی آیت سبحان الذي سخر لنا هذا شیطان مرہو پھر اونٹ کو اپنی خدمت میں لاؤ کیونکہ سوارے خدا نے غالب اور بزرگ کے کوئی سوار نہیں کرتا نقل کیا اسکو احمد و طبرانی نے ف جیسے تمکو خدا نے حکم کیا یعنی نعمت کے یاد کرنا اور تسبیح کا اس آیت میں وجعل لكم من الفلك والأنعام ما تركبون مستودع علی ظہرہ فتم تذكروا نعمت ربكم اذا

استقیم علیہ وقلوبہ سبحان الذی سخر لنا هذا الآية یعنی اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے کشتیوں اور چارپایوں سے وہ چیزیں
 بنائیں جن پر تم سوار ہوتے ہو تاکہ تم انکی پیٹھوں پر بیٹھو پھر اپنے رب کی نعمت یاد کرو جب ان پر بیٹھ چکو اور یوں کہو سبحان
 الذی سخر لنا جبکہ تجربہ پہلے گذرا کہ ذکر الفخر و التمجید فی السفر من غشاء السفر و کابۃ المنقلب و السحر
 بعد الکفر و دعویٰ المظلم و سقوط المنظر فی الاھل و المال مرتب سے ق اور پناہ مانگے سفر
 میں سفر کی مشقت اور مراجعت کی برسی حالت سے اور نقصان سے بعد زیادتی کے اپنی خواہ اعمال ممانعت میں مہیال اور
 اولاد میں اور پناہ مانگے مظلوم کی بددعا سے اور دیکھنے کی برسی حالت سے اہل میں اور مال میں یعنی یوں دعا کرے اللہم
 انی اعوذ بک من دعاء السفر و کابۃ المنقلب الخ نقل کیا اسکو سلم ترمذی نسائی ابن ماجہ نے اللهم بکابۃ المنقلب
 غشاء او معفرۃ منک و رضوا انک یبدلک السخاۃ انک علی کل شیء قدیر اللهم انت الصاحب
 فی السفر و الخلیفۃ فی الاھل و اللہ وہو فی علیتنا السفر و اھلنا الارض اللہم راٰی اعوذ بک
 من غشاء السفر و کابۃ المنقلب **س** ایک دعا سفر کی یہ ہے اللہم بلائ الخ یا اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں
 رسیدہ کہ نیکی کو پہنچا دے یعنی دنیا و آخرت کی بھلائی کو اور تجھ سے سخت تر مانگتا ہوں اور تیری خوشنودی چاہتا ہوں تیرے
 ہی ہاتھ میں بھلائی ہے تو ہر چیز پر قادر ہے یا اللہ توبی رفیق ہے سفر میں اور غلیظ ہے اہل میں یا اللہ ہر سفر آسان کر اور ہمارے
 لئے زمین طے کر یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں سفر کی مشقت اور مراجعت کی برسی حالت سے نقل کیا اسکو ابو یعلیٰ ابن سنی نے
ف بلاغ اور رسیدہ اسکو کہتے ہیں کہ جبکہ کرنے سے آدمی قرب آہی اور اپنے مطلب کو پہنچنے میں خدا کی ہمدیگر مراد ہے
 جبکہ سبب سے آدمی نجات پاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرتا ہے فقیر کہتا ہے کہ بلاغ اور معفرت اور رضوانا داخل مقدر
 منصوب ہیں یعنی اساک بلاغ کا فی السفر اللهم انت الصاحب فی السفر و الخلیفۃ فی الاھل و اللہم اصحبنا
 فی سفرنا و اھلنا فی اھلنا **س** ایک دعا یہ ہے یا اللہ توبی رفیق ہے ہمارے سفر میں اور غلیظ ہے اہل میں
 نقل کیا اسکو ترمذی نسائی نے واذ اعلات لیتۃ کبر واذ اھبط سبط **س** اور جب کسی پہاڑ پر چڑھے
 اللہ اکبر کہے اور جب اترے تو سبحان اللہ کہے نقل کیا اسکو بخاری ابوداؤد نسائی نے واذ اشرقت علی واذ ہلک
 و کبر **س** اور جب گزے جنگل پر لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کہے نقل کیا اسکو صحاح ستہ میں فقیر کہتا ہے کہ دای اس نشیب
 کو کہتے ہیں جہاں پانی ہے اسکو نالہ کہتے ہیں اور قاموس میں ہے کہ دای پہاڑوں یا ٹیلوں کی چوٹی کے میدان کو کہتے ہیں
 مطلب یہ ہے کہ کسی میدان یا نالہ پر گزرتے ہو تو تھیل و تکبیر پڑھے مترجم نے جنگل کے معنی مجازاً لکھ دیے و ان حلقہ یام
 دابۃ فلیقل یسوالہ **س** **م** **س** **ا** اور اگر کسی کو سکا جانور لادے تو اسکو سم اسد کہنا چاہئے نقل کیا اسکو
 نسائی حاکم احمد طبرانی نے **ف** حیوانہ حیوان میں لکھا ہے کہ طبرانی نے اوسط میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ غلام
 بالاکا یا حالہ بنو ہاشم کے کان میں یہ آیت پڑھے فقیر دین الدینوں دلا سلم بنی امیہ دلا رضی اللہ عنہما و الدین یحییٰ کلانی
 فتح البین واذ اکرک الحرامان من العرق ان یقول ینسوا اللہ فی کمالہ و بما قدکد اللہ حق

یہ دعا ہے کہ جب کسی پہاڑ پر چڑھے اللہ اکبر کہے اور جب اترے تو سبحان اللہ کہے

یہ دعا ہے کہ جب کسی پہاڑ پر چڑھے اللہ اکبر کہے اور جب اترے تو سبحان اللہ کہے

قَدْ رَأَى الْآيَةَ الْكُبْرَى فِي الْمَرْكَبَةِ وَفِي الْحَبْلِ **و** اور جب دریا میں یعنی کشتی پر سوار ہو تو ڈوبنے سے امان ہے پھر اسی آیہ کا
بسم اللہ مجربہا الآیۃ اور وہا قدر اللہ حق قدرہ جو سورہ زمر میں ہے نقل کیا اسکو طبرانی ابن سنی ابویعلی نے **ف** پہلی آیت
پوری یوں ہے بسم اللہ مجربہا و سرہا ان ربی المغفور رحیم یعنی خدا کے نام سے ہے کشتی کا چلنا اور اسکا نگر کرنا میرا مرد گوار
بخشنے والا مہربان ہے یہ بیان حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کا ہے کہتے ہیں کہ جب وہ کشتی کا چلنا چاہتے بسم اللہ
کہتے وہ چلنے لگتی اور اگر ٹھہرنا چاہتے تب بھی بسم اللہ کہتے وہ ٹھہر جاتی اسلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کے
پڑھنے کا حکم فرمایا اور دوسری آیت سامی یوں ہے وَاَقْرَبُ الْمَدْحِ قَدْرُهُ وَالْاَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَالسَّمَوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ
بِمِيزَانٍ سَعَادَةُ وَتَعَالَى عِلَاشُ شَرْكَوْنَ یعنی اور کافروں نے خدا کو نہ پہچانا اسکے پہچانے کا حق حالانکہ ساری زمین قیامت کو مٹکر
قبضہ میں ہوگی اور آسمان اسکے دہاتے ہاتھ میں بیٹھے ہوئے ہونگے اسکو یا کی اور بڑی ہے اُس بات سے کہ کافر شریک کرتے
ہیں کذا ذکر الفخر وَاِذَا انْفَلَكْتَ كَذَابَتْكَ فَلَئِمَّا كَذَابَتْكَ فَلَئِمَّا كَذَابَتْكَ فَلَئِمَّا كَذَابَتْكَ **م** اور جب
سافر کی سواری کا جانور بھاگ جاوے تو اسکو چاہئے کہ دیکارے کہ اے بندگان خدا میری مدد کر نقل کیا اسکو برار نے ابن
عباس رضی اللہ عنہ سے اور ابن شیبہ نے اسکے ساتھ لفظِ حکم اللہ بھی زیادہ کیا ہے یعنی خدا تم پر رحم کرے لیکن موقوفہ روایت کیا ہے
یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے **ف** بندگان خدا سے مراد ابدال یا فرشتے یا مسلمان جنات ہیں حضرت ابن مسعود
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب کسی کا جانور جنگل میں بھاگ جاوے تو اسکو چاہئے کہ تین دفعہ کہے
یا عباد اللہ جسو یعنی اے بندگان خدا اسکو روکو کیونکہ زمین میں کچھ اللہ کے بندے ہیں کہ اسکو روکتے ہیں اور ایک بزرگ سے
منقول ہے کہ انکا جانور بھاگ گیا اور انکو یہ حدیث معلوم تھی انہوں نے یہ کلمات کہے اُیوقت خدا تعالیٰ انکا جانور پھیر لایا کذا
وَرَأَى الْعِلَى وَالْفَخْرَ وَانْ ارَادَ عَمُوًّا فَلْيَقْلُ يَا عِبَادُ اللّٰهُ اَعَيْنُونِي يَا عِبَادُ اللّٰهُ اَعَيْنُونِي يَا عِبَادُ اللّٰهُ اَعَيْنُونِي **و** اگر مرد چاہے
یعنی کسی امر میں اللہ تعالیٰ کی جانب سے مدد کی ضرورت ہو تو چاہئے کہ یوں کہے یا عباد اللہ اَعَيْنُونِي یعنی اے بندگان خدا میری
مدد کرو تین بار ان لفظوں کو کہے نقل کیا اسکو طبرانی نے **وَقَدْ جُرِّبَ ذَٰلِكَ ط** اور اس امر کو آزمایا بھی گیا ہے۔ نقل کیا
اسکو طبرانی نے **ف** قدر جب ذلک راوی کا قول ہے یہاں اس حدیث کے بیان میں کچھ تحقیق حق لکھی جاتی ہے تاکہ حقیقت
حدیث دان را دعو مالِی کی ظاہر ہو اسلئے کہ جن لوگوں کے دلوں میں غیر خدا سے مدد چاہنی سما گئی ہے اور یہ بات اُمّی مہینوں
میں پچ گئی ہے وہ اسی حدیث سے استدلال اور حجت کر کے گمراہ ہوئے ہیں تو معلوم کرنا چاہئے کہ جو کوئی غیر خدا تعالیٰ سے مدد
چاہتے ہیں اس حدیث سے حجت پکڑے اور اموات سے خواہ اعلیٰ ہوں یا ادنیٰ مدد چاہے تو یہ استدلال ہرگز جائز اور درست
نہیں اور کئی وجہوں سے ناممکن ہے اول وجہ یہ ہے کہ اس حدیث کی سند میں ایک راوی ابن حسان جو محدثین کے نزدیک
منکر الحدیث ہے اور بخاری نے اسکو ضعیف کہا ہے اس حدیث کے راویوں میں سے ایک راوی حنیفہ بن غرغان ہے وہ مجہول الحال
ہے کہ اسکا تقویٰ اور عادل ہو یا معلوم نہیں چنانچہ اسما والرجال کی کتاب تقریب میں لکھا ہے جب اس حدیث کا ایک راوی
ضعیف اور مجہول الحال ہو تو یہ حدیث اعتماد کے قابل اور استدلال کے لائق نہ رہی علاوہ اسکے اس حدیث میں اور لوگوں کے

خانہ کے خانے کا بیان

بیان مدد چاہئے

اور قرونِ ثلثہ کا تعامل اس حدیث کے معارض پڑ گیا کیونکہ یہ حدیث خبر واحدہ ہے اور خبر واحد قرآن شریف کے معارض اور مقابل نہیں ہو سکتی اگر یہ حدیث بغرض محال صحیحہ الامامہ وجہ جائیکہ سند صحیح نہ ہو اور دہلوی منکر اور ضعیف ہو۔ توضیح و تلویح میں مذکور ہے یہ رد خبر الواحد فی معارضۃ الکتاب لان الکتاب مقدم لکونہ قطعیا متواتر انظم لاشبہتہ فی سندہ یعنی خبر واحد قرآن کے مقابلہ میں رد کیجاتی ہے کیونکہ قرآن مقدم ہے بوجہ قطعیت ہونیکے اور اس وجہ سے کہ عبارت اسکی متواتر ہے کسی طرح کا شبہ اسکی سند میں نہیں۔ اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی والدِ بزرگوار شاہ عبد الغفر محدث دہلوی کے جہاں اللہ اپنی کتاب حجۃ اللہ البالغہ میں لکھتے ہیں انہم کانوا یستعینون بغیر اللہ فی حوائجہم من شفاء والمریض وغنا الفقیر وینذرون لہم توقون بخلاف مقامہم بلکہ النذور ویتلون اسماءہم رجاء کثرہا فادعوا اللہ علیہم ان یتولوا فی صلواتہم ایاک نعبد و ایاک نستعین فقال اللہ تعالیٰ ولا تدعوا مع اللہ احد و لیس المراد من الدعاء والعبادۃ کما قال بعض المفسرین بل ہوا الاستعانۃ لقولہ تعالیٰ بل ایاہ تدعون فیکشف ما تدعون الیہ انتہی خلاصۃ ما فی حجۃ اللہ البالغہ۔ یعنی کفار کا دستور تھا کہ خیر خدا تعالیٰ سے انہی حاجتوں میں مدد چاہتے مثلاً بیماروں کی تندرستی اور محتاجوں کی توانگری کے لئے اور انکی نذرین مانگتے اور متوقع ہوتے کہ ان نذروں سے ہمارے تمام مقصود اور حاجتیں برائینگی اور نیک نام پڑھنے ان اسماء کی برکت کی امید پر اسلئے اللہ تعالیٰ نے انہیں بات واجب کی کہ اپنے نازوں میں یوں کہیں ایاک نعبد و ایاک نستعین یعنی تجھی کو ہم عبادت کرتے ہیں اور کرینگے اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں اور چاہینگے اور نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا ولا تدعوا مع اللہ احد یعنی اور مت پکارا اللہ کے ساتھ کسی کو اس آیت میں دعا سے مراد عبادت نہیں جیسا بعض مفسرین نے بیان کیا ہے بلکہ دعا سے مراد مدد چاہنی ہے اس واسطیکہ اللہ تعالیٰ نے خود اپنے کلام معجز نظام میں فرمایا ہے بل ایاہ تدعون فیکشف ما تدعون الیہ یعنی بلکہ اس سے مدد مانگتے ہو تو وہ دور کر دیتا ہے عجیب کو جس پر اس سے مدد چاہتے ہو تو ہر ایک خلاصہ عبارت حجۃ اللہ البالغہ کا تمام ہوا غرض کہ آیت ایاک نعبد و ایاک نستعین اور ادعواکم تضرعاً خفیۃ اور لا تدعوا مع اللہ احد وغیرہ سے مدد چاہنی خیر خدا تعالیٰ سے ایسی باتوں میں جنہیں دہم اور خیالِ شرک کا ہو یا گمانِ شرک کے باعث ہوں ہرگز درست نہیں اور یہ حدیث بھی فاذا استعنت فاستعن بالمد یعنی جب تومد چاہے تو اللہ ہی سے چاہے نہ کسی دوسرے سے استدعا خیر اللہ کو رد کرتی ہے اور دینداروں خوف والوں کو اس مقام میں خوب غور اور فکر کرنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں حکم فرمایا کہ ادعواکم تضرعاً خفیۃ یعنی پکارو اور مدد چاہو اپنے رب سے عاجزی کے ساتھ اور پوشیدہ یعنی اخلاص کے ساتھ جس میں یا نہ ہو اور نیز فرمایا ادعوه خوفاً وطعاً یعنی اور پکارو اللہ کو جس حال میں کہ خوف رکھنے والے ہو اسکے مذاب سے اور امیدوار ہو اسکے ثواب کے اور دعا کی حقیقت بھی اپنے رب العزت سے مانگنا اور مدد چاہنا اور بتدکک اسکو پکارنا ہے چنانچہ تفسیر نیشاپوری میں ہے حقیقۃ الدعاء استدعا والعبادۃ جل جلالہ والا استدعا والعبادۃ انتہی کلامہ توجیب خدا تعالیٰ حکم فرما چکا کہ مجھی سے مانگو اور مدد چاہو اور عاجزی کرو تو سوائے خیر کو پکارنا شرک کا موجب ہوگا اور قرآن سے بڑھکر کوئی دلیل نہیں اور چونکہ دعا سب عبادتوں سے بڑی اور کمالِ بندگی اور ذلت کا مقام ہے رب العالمین کے سامنے تو اس

کاٹھ سے جو کوئی کسی غیر کو پکارے گا اور اس سے مدد چاہے گا وہ بڑا مشرک ہے کما فی التفسیر النیشاپوری قال حججہ العلماء ان الدعا
 من اعظم مقامات العبودیۃ یعنی تمام علمائے کہا ہے کہ دعا نہایت بڑی بندگی کے مقاموں میں سے ہے اس سے یہ نکلا کہ جو
 شخص اپنا وظیفہ اس طرح مقرر کرے یا بھیک یا بھیک یا بافرید یا بافرید یا میران یا میران یا پیر یا پیر یا حسین یا حسین یا علی
 یا علی یا نبی یا نبی اور یہ وظیفہ تقرب الی اللہ کے واسطے ہو یا دفع مصیبت یا حاجت روائی کے لئے تو بیشک وہ شخص مشرک
 ہے اور خدا اور رسول کا مخالف کیونکہ اس طرح کی دعا اور وظیفہ عبادت ہے اور عبادت خدا کے سوا دوسرے کو جائز نہیں چنانچہ
 تفسیر نیشاپوری میں مذکور ہے و الحق الدعاء نوع من انواع العبادۃ یعنی حق یہ ہے کہ دعا عبادت کی قسموں میں سے ہے اسی
 واسطے ابن طاہر محدث نے مجمع البحار میں کہا ہے من قصد زیارۃ قبور الانبیاء والصلحاء ان یصلی عند قبورہم و یرعہ عندہا و
 یسألہم الحق الخ فہذا لا یجوز عند احد من علماء المسلمین فان العبادۃ وطلب الخصال الاستعانة حق السرد وعدہ انتہی یعنی جو کوئی
 انبیاء اور صلحاء کی قبروں کی زیارت کا قصد کرے اس طرح کہ ان کی قبروں کے پاس نماز پڑھے اور ان کے نزدیک پکارتے اور مدد چاہے
 اور ان سے اپنی حاجتیں مانگے تو یہ مسلمان علماء میں سے کسی کے نزدیک جائز نہیں کیونکہ عبادت اور حاجتوں کا مانگنا اور مدد
 چاہنی خاص السرد و حدۃ لا شرک کا حق ہے اور تیسری وجہ یہ ہے کہ اس حدیث اعیونی کا مخالف اور محارض دوسری حدیث
 کا مضمون ہے جب کو طبرانی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے اور اس کتاب حصص حصین میں بھی موجود ہے قال نے
 احسن حصین اذا ضاع لہ شئ یا ابا القاسم راد الضالۃ و ہادی الضالۃ انت ہدی من الضلالۃ ارد علی غنائی بقدر تک و
 و سئل انک فانہا من خطائک و فضلک رواہ الطبرانی و کذا رواہ ابن ابی شیبہ یعنی حصین حصین میں کہا ہے کہ جب آدمی
 کی کوئی چیز گم ہو جاوے یا اس کا غلام بھاگ جاوے تو یوں دعا کرے اللہم راد الضالۃ الخ یعنی اے خدا پھیر لانے والے گم ہوئی چیز
 کے اور اسے بھولے جھٹکے کے راہ بتانے والے تو یہی راہ بتاتا ہے بھول اور گمراہی سے پھیر لا میرے پاس میری گم ہوئی چیز کو اپنی قدرت
 اور غلبہ سے کہ وہ چیز تیری بخشش اور احسان ہے روایت کیا اس حدیث کو طبرانی نے اور اس طرح اسکو ابن ابی شیبہ نے نقل کیا ہے
 غرض کہ اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شرط و جزا کے طور سے ارشاد فرمایا ہے کہ جیسے ان چیزوں کے پھیر لانے میں اللہ
 تعالیٰ سے مدد چاہتے ہو ویسے ہی ہمارے میں اس سے استعانت اور استدعا چاہئے دوسرے سے استدعا لالین اور سزاوار نہیں چوتھی
 وجہ یہ ہے کہ سابق و سابق حدیث یا عباد اللہ کا اس عمل میں ظاہر ہے حصین مدد اور استعانت مخلوق سے درست ہو خصوصاً صحابہ اور تابعین
 میں کہ لوگ علی العموم عبادت کے طور پر شخص غیر معین کو پکارتے ہیں کہ اے بندگان خدا ہماری فلاں چیز کو روکو اور پکڑو خواہ وہ گھوڑا
 ہو یا گائے یا گدھا یا کوئی جانور تو یہاں بندگان خدا ملائکہ ہوں یا جن یا انسان اس بھاگے ہوئے جانور کو روک لیتے ہیں شیخ
 سعدی شیرازی نے کیا خوب کہا ہے بیت ہزار پر تو سرگشتہ و فرمانبردار شرط انصاف نباشد کہ تو فرمانبری باغیر شکست
 یا عباد اللہ عین حق سے وہ استعانت حصین شرک اور کفر کا وہم ہو ہرگز ثابت نہیں ہوتی اور شرک کی استعانت کو کتاب اسیرت
 اور اجل است روکتے ہیں اور محض یہ اعتبار اور لامل یہ ہے۔ بنوی نے معالم التنزیل میں کہا ہے الاستعانة نوع تعدد لیا
 الطاعت التذلل والخصوع الخ یعنی استعانت عبادت کی قسم ہے اور عبادت طاعت اور فرمان برداری ذلت اور عاجزی کے ساتھ

آخر مضمون معالہ اور حدیث مرویہ ابن عباس سے کہ فاذا استغفرت فاستغتن بالسر کہ جب تو مرد مانگے تو اللہ سے مانگ مٹ
 معلوم ہوا کہ جناب رسالت آب صلی اللہ علیہ وسلم نے شرط اور جز کے طریقہ سے مد مانگنا غیر خدا تعالیٰ سے منع فرمایا
 ایسی بات میں جس میں دوسرے سے استعانت جائز نہیں اور اہل عقل اور نقل کے نزدیک بات ٹھیکر چکی ہے کہ شرط جز کی لزوم ہوتی
 ہے اور جز اس کی لازم ہے نہیں ہو سکتا کہ ثبوت اور تحقق شرط کا ہو اور جز ثابت اور محقق نہ ہو۔ اذ لولم یثبت لوزمہ لاستحال
 ثبوتہ لان عدم اللزوم بدیل علی عدم اللزوم کما ثبت فی علم الاصول ولا یخفی ذلک علی الفحول من اہل العقول وحقول یعنی
 اس لئے کہ اگر شرط کے لزوم ثابت نہ ہونگے تو شرط کا ثبوت بھی محال ہوگا کیونکہ لازم کا ہونا لزوم کے نہ ہونے پر دلالت کرتا
 ہے جیسا کہ علم اصول میں ثابت اور محقق ہو چکا ہے اور یہ بات عالم کامل بلباب علم منقول اور مقول سے پوشیدہ
 نہیں اس صورت میں ظاہر وہ ہے کہ جب ارادہ استعانت کا ثابت ہوگا استعانت خدا تعالیٰ سے بالضرورت ثابت ہوگی
 کیونکہ لازم لزوم سے جدا نہیں ہوتا اس طرح استعانت کا ارادہ استعانت بالسر سے جدا نہ ہوگا غرض کہ شریعت میں اس
 حدیث سے سوائے خدا تعالیٰ کے دوسرے سے استعانت ممنوع ہوئی جیسا کہ یامر بامر علیہ اصول اور مقول پر چرچہ سلیم
 رکھنا ہے مخفی نہیں تو یہ حدیث ابن عباس معارض اور مخالف حدیث یا عباد اللہ اعینونی کے ہوئی اور ظاہر ہے کہ حدیث
 ابن عباس مذکور کلام مجید کے مضمون کے موافق ہے اس لئے اسکو حدیث یا عباد اللہ پر ترجیح ہوئی اور قطع نظر اس حدیث
 کے آیت کریمہ ایاک نعبد و ایاک نستعین اور سوائے اسکے دوسری آیتیں استعانت اور عبادت غیر خدا تعالیٰ میں اسی لئے
 تفسیر بیضاوی اور دوسری تفسیروں میں اس آیت کے نیچے لکھا ہے قدم لمفعول للتعظیم والاہتمام وللاذعان علی الصحیح ولذا قال
 ابن عباس معناه نعبدک ولا نعبد غیرک الخ وکر الضمیر للتخصیص علی انہ مستعان لا غیر انتہی فانی البیضاوی دیکھنا فی التفسیر
 النیشاپوری یعنی مفعول ایاک کو تعظیم اور رفعت شان کے لئے مقدم کیا گیا کہ حصہ دلالت کرے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ
 تجھی کو عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں نہ غیر سے اور سیواسطے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس
 کلام پاک کے یہ معنی ہیں کہ تیری ہی عبادت کرتے ہیں تیرے سوا دوسرے کی عبادت نہیں کرتے اور ضمیر ایاک مکرر لالہ
 گئی یعنی ایاک نعبد و نستعین نہ فرمایا بلکہ اس طرح ارشاد کیا ایاک نعبد و ایاک نستعین تاکہ اس بات پر صراحت ہو کہ وہ
 چاہتے ہیں کہ اسلوا را و طلب حاجات کے لائق وہی ہے اسکے سوا کوئی نہیں مضمون بیضاوی کا تمام ہوا اور اس طرح
 تفسیر نیشاپوری میں ہے اور مولینا شاہ عبدالعزیز صاحب قدس سرہ محدث دہلوی نے اپنی تفسیر غرزی میں فرمایا ہے
 جسکی عبارت اس طرح ہے اچھ تعلق ایاک نستعین داردا ین است کہ حقیقت استعانت طلبی عونت است و عونت بہ
 چہار قسم است الخ تفسیر غرزی میں مضمون کو فارسی میں لکھا ہے مگر ہم اسکا اردو ترجمہ مسلمان بھائیوں عوام کے فائدہ کے
 لئے لکھتے ہیں وہ یہ ہے کہ ایاک نستعین کے متعلق یہ بات ہے کہ استعانت کی حقیقت مدد مانگنی ہے اور مدد چار طرح
 پر ہے اول یہ ہے کہ کام کی قدرت اور طاقت عنایت کرے دوسری یہ کہ اس کام کو آسان کر دے تیسرے یہ کہ کام
 اور مقصود پر قائم کر دے چوتھے یہ کہ اس کام کی رحمت اور شوق پیدا کرے ان چاروں کی مثال یہ ہے کہ عقل دشوار اور

پاؤں عبادت کے واسطے عنایت کئے یہ پہلی قسم ہے اور دفع کرنا ان چیزوں کا جو عبادت سے باز رکھیں اور خاطر کو جمع کرنا اور فراغ خاطر محنت کرنا دوسری قسم ہے اور عبادت کا دل میں ارادہ ڈالنا اور اسکی خوبی عقل کی نظر میں جلوہ گر کرنا اور دل کی خوشی اور لذت کو بڑھانا تیسری قسم ہے اور انبیا اور اولیا کو ہدایت اور رہنمائی اور تہذیب اخلاق کے واسطے بھیجنا اور مقرر کر دینا کہ وہ مہم پذیر و فیضی کے ساتھ رغبت اور حرص دلاتے رہیں اور عبادت پر تاکید کرتے رہیں چوتھی قسم ہے اور ایک کا مقدم ہونا مستعین سے یہاں حصر اور خصوصیت کا فائدہ دیتا ہے یعنی تیرے سوا اور کسی سے ہم مدد نہیں چاہتے اور اگر کوئی انکھیں بند کر کے سرسرتجاہل سے پوچھے کہ عبادت اور استعانت کی حصر پر کیا دلیل ہے تو ہم اس کے جواب میں کہیں گے کہ جو تین آیتیں اس آیت سے پہلے ہیں وہ حصر کی دلیل ہیں کیونکہ عبادت اور استعانت یا تو اس کے لئے منزاوار ہے کہ ذاتی کمال رکھتا ہو یا اس کے لئے کہ اسکی اگلی نعمتیں شکر اور طلب زیادتی کی سبب ہیں ہمیشہ کو اور اسکی مدد بے نہایت زمانہ تک چلی جائیگی یا اس کے لئے ہے جسکی پرورش شامل اور محیط تمام مخلوقات کی ہے اور مدد کرنا بھی اس کے حق پرورش کا تتمہ ہے یا اسکی عبادت اور استعانت اس لئے ہے کہ اگر نگرینگے تو نام نعمتیں اور کمال تلف ہو جائیگی یا یہ خوف ہو کہ کوئی آفت یا نقصان ہلکے بچھڑکا دے یا تمام اللہ کی نعمتیں اوصاف بالا کے ساتھ ہر کسی کو عام اور محیط ہیں تو باہین محاط کہ سبب کا پیدا کرنا اور مخلوقات کی تقدیر میں مقرر کرنی اور ہر کام کی قدرت دینی خاص اللہ کی ذات مقدس کے ساتھ مخصوص ہیں عبادت اور استعانت جو ان چیزوں پر متفرع ہے وہ بھی اسی ذات مقدس سے خصوصیت رکھتی ہے اور اس مقام کی وضاحت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بندہ کو ظاہر میں ایک طرح کی قدرت عنایت کی ہے جسکے سبب سے بندہ گمان کرتا ہے کہ کام کا کرنا اور نکرنا میرے اختیار میں ہے لیکن کرنیکی ترجیح نہ کرنے پر اسکو ہرگز مدد نہیں مگر خدا تعالیٰ کی طرف سے اسی لئے استعانت سوائے اسکے دوسرے کو منزاوار نہیں یہ دلیل عقلی ہوئی اب ہم ہدایت کا دعویٰ کرتے ہیں کہ امیر بدیہی ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ تمام ظلائق اپنے مطلوبون اور حاجتون کو طلب کرتے ہیں اور طاقت بھر عقل اور شعور اور کوشش و تدبیر میں قصور نہیں کرتے پھر بھی اپنے مطلب پر نہیں پہنچتے بجز انکے جنکو خدا چاہے اس سے معلوم ہوا کہ مطلب کا حاصل ہونا عیب کی مدد سے ہے۔ اور استعانت یا تو ایسی چیز سے ہوتی ہے کہ اس کے موثر اور مستقل ہو نہ ہو ہم کسی مشرک یا موجد کے فہم میں نہیں گذرتا مثلاً کھانے اور غلہ سے بھوک کے دفع کرنے میں مدد یعنی اور پانی سے پیاس کے دور کرنا یا مدد یعنی اور راحت کے لئے درخت کے سایہ میں بیٹھنے سے مدد یعنی اور بیماری دور ہونیکو دواؤں سے مدد یعنی اور اسی میں داخل ہے امیر اور بادشاہ سے وجہ معاش کے مقرر کرنے میں مدد یعنی کیونکہ حقیقت میں یہ مال خدمت کے عوض حاصل ہوتا ہے اور دولت اور خواری کا موجب نہیں یا طبیبوں اور معالجوں سے مدد یعنی اس لئے کہ انکو تجربہ حاصل ہے اور دواؤں کے خواص سے اطلاع رکھتے ہیں تو ان سے علاج کا مشورہ لیتے ہیں اور ان کے موثر اور مستقل ہو نہ ہو ہم کسی کے خیال میں نہیں گذرتا تو اس قسم کی استعانت بالکرات چاہیہ کہ ہم کسی استعانت حقیقت میں استعانت نہیں ہوگی اور اگر انہیں کو ہمتا کہیں تو وہ بھی خدا تعالیٰ ہی سے استعانت ہوگی یا استعانت ایسی چیز سے ہو کہ اس کے موثر اور مستقل ہو نہ ہو ہم کسی مشرکوں کے ساتھ نہیں قرار پاتا ہے

مثلاً سادون کی اروح سے اور خاصہ سے یا جنت روحوں سے مدد یعنی مثلاً بہوانی اور شیخ سداورین خان اور ان کے سوا
دوسروں سے مدد چاہنی اس قسم کی استعانت میں شرک اور خلاف ملت حنیفہ کے ہے تمام ہوا خلاصہ تفسیر غریبی کی عبارت
کا۔ اور تفسیر اطفال میں گورہی کہی یا ایک بعد دلیک نستعین کچھ یہ ہیں کہ ہم تجھ کو خاص کرتے ہیں عبادت اور استعانت کے واسطے
اور قاضی شہار الدہر نے اپنی کتاب عربی ارشاد الطالبین کے ترجمہ میں یہ فرمایا ہے جسکے الفاظ یہ ہیں مسئلہ دعا ازاو لیا
مردگان و ازاو انبیاء جائز نیست رسول فرمود صلی اللہ علیہ وسلم الدعاء ہوا العبادۃ یعنی دعا خواستن از خدا عبادت است پست
این آیت خاند و قال ربکم ادعونی استجب لکم ان الذین یستکبرون عن عبادتی سید خلون جہنم داخرین حق تعالیٰ میفرماید دعا
کنید مرا من قبول کنم براے شما دعا را بد رستی کسانیکہ تکبر میکنند از عبادت من قریب است کہ داخل خواہند شد در جہنم ذلیل
و خوار مسئلہ چنانچہ جہاں میگوبند یا شیخ عبدالقادر گیلانی شہینا اللہ یا خواجہ شمس الدین ترک پانی تہی جائز نیست و اگر گوید
اے ہی بجزمت خواجہ شمس الدین پانی تہی مضائقہ ندارد و حق تعالیٰ میفرماید والذین تدعون من دون اللہ عباد ایشاکم یعنی
اگر کسانیکہ شما دعائی خواہید سو خدا آنہا بندگانہ شما اندازہا را چہ قدرت است کہ حاجت کے برآند اگر کسی گوید کہ امین
در حق کفار است کہ بتان راید و میگردند گفتہ شود کہ لفظ عام است و عموم لفظ معتبر است نہ خصوص محل انتہی یعنی دعا و اذلیا و مرد
بازندہ سے اور انبیاء علیہم السلام سے جائز نہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دعا کرنی عبادت ہے یعنی دعا
خدا سے انگنی عبادت ہے پھر یہ آیت پڑھی و قال ربکم ادعونی الایۃ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ مجھ سے دعا کو میں تمہارے لئے دعا
دعا کو قبول کرو لنگا جو لوگ کہ میری عبادت سے تکبر کرتے ہیں قریب ہے کہ دوزخ میں داخل ہو گئے مسئلہ جیسے
کہ جہاں لوگ کہتے ہیں یا شیخ عبدالقادر جیلانی شہینا اللہ یعنی اے شیخ عبدالقادر جیلانی کچھ اللہ کے واسطے دیا جیسے جہاں
کہتے ہیں یا خواجہ شمس الدین ترک پانی تہی تو یوں کہنا جائز نہیں اور اگر کوئی یہ کہے کہ اے ہی بجزمت شمس الدین پانی تہی میری
یہ مراد بلا تو یہ کہنا مضائقہ نہیں حق تعالیٰ فرماتا ہے والذین تدعون الایۃ یعنی اور وہ لوگ جنکو تم پکارتے ہو وہاں سے دعا
ہو خدا کے سوا وہ تم جیسے بندہ ہیں انکو کیا قدرت ہے کہ کیسی حاجت بلا دین اگر کوئی یہ کہے کہ یہ آیت کفار کے حق میں ہے
کہ تو بگو پکارا کرتے تھے تو اسکو یہ جواب دیا جاوے کہ لفظ کے عام ہونیکا اعتبار ہے نہ محل کے خاص ہونیکا یعنی تدعون
من دون اللہ لفظ عام ہے اللہ کے سوا جسکو پکاریں گے آپر یہ آیت صادق آوے گی تبوں کے بکارنے پر وقوف نہیں تمام ہوا
کلام قاضی شہار الدہر کا۔ اور بحر الرائق میں ہے من یلن ان الہیت یتصرف دون اللہ واعتقد ذلک کفر اتقی یعنی جو کوئی یہ گمان
کرے کہ جو لوگ مر گئے ہیں وہ سب کاموں میں سوائے خدا تعالیٰ کے تصرف کرتے ہیں اور اس مضمون کا اعتقاد کرے تو کافر
ہو جائیگا۔ اور خباب سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فتوح الغیب میں اس حدیث کے ذیل میں داذا احالتم کل
اللہ و اذا استغنت فاستعن باللہ یہ لکھا ہے شیخی لکل مؤمن ان یحیل ذلک الحدیث مرآۃ قلبہ و اشارہ و اشارہ و اشارہ
فیعمل فی جمیع حرکاتہ و سکناۃ حتی یسلم فی الدنیا و الآخرۃ و یجوز العزۃ فیہا برحمۃ اللہ تعالیٰ یعنی ہر مؤمن کو سزاوارا و رالایہ
ہے کہ اس حدیث کو اپنے دل کا آئینہ بنا دے اور اپنا لباس ظاہری اور باطنی اور اپنا کلام ظہری و باطنی اس حدیث

مسنون کو اپنے تمام حرکات اور سکناات میں عمل میں لاوے تاکہ دنیا اور آخرت میں سلامت رہے اور اللہ کی رحمت
 کے سبب دونوں جہان میں عزت پاوے کذا فی المرقاۃ شرح مشکوٰۃ واذ انشرف علی مکان من رقع قال
 اللہم لک الشرف علی کل شرف و لک الحمد علی کل حل **اصی** اور جب کسی بلندی پر چڑھے
 تو یہ کلمات کہے اللہم لک الشرف الخ خدا تیرے ہی لئے بلندی ہے ہر بلندی پر یعنی تیرا ہی مرتبہ ہر بلندی میں
 برتر ہے اور تیرے ہی لئے ہر حال سب تعریف ہے نقل کیا اسکو احمد ابوعلی ابن سنی نے واذ انما ی بکد الیہ یؤید الخ
 قال حین یزلہا اللہ رب السموات السبع وما اظلکن وذب الارضین السبع وما اظلکن وذب
 الشیطن وما اظلکن وذب الی یاج وما ذکرین کانا نسئک خیر ہذا الفکر یہ و خیر اہلہا و
 نعوذ بک من شر ہا و شر ما فیہا **س حبش** اور جب اس شہر کو دیکھے جس میں جانا چاہتا ہے تو اس کے
 دیکھنے کے وقت یہ دعا پڑھے اللہم رب السموات الخ یعنی یا اللہ ساتون آسمانوں کے پروردگار اور ان چیزوں کے جنہر
 آسمان سایہ گستر ہیں اور اسے ساتون زمینوں کے پروردگار اور ان چیزوں کے جنکو زمینوں نے اٹھا رکھا ہے اور اس
 شیطانوں کے پروردگار اور ان لوگوں کے جنکو شیطانوں نے بہکا یا ہے اور ہواؤں کے پروردگار اور ان چیزوں کے
 جنکو ہواؤں نے پراگندہ کیا ہے ہم تجھ سے مانگتے ہیں اس شہر کی بھلائی اور اس شہر والوں کی بھلائی اور تیری پناہ
 میں اسکی برائی اور اس کے رہنے والوں کی برائی اور اس چیز کی برائی سے جو اس شہر میں ہے۔ نقل کیا اسکو نسائی بن
 جان حاکم نے **ف** شہر کی بھلائی یہ ہے کہ آئین داخل ہونا مبارک ہو یعنی طاعت اور عبادت اور عافیت کا سبب
 ہو اور شہر والوں کی بھلائی یہ کہ نیک بخت ہوں اور نیکی محبت موجب کدورت نہ ہو فقیر کہتا ہے کہ انہی سے غرض
 سودیات ہیں یعنی اس شہر کی امید و ہندہ چیزوں سے پناہ مانگتا ہوں کذا فی المحرر **لک خیر ہا و خیر ما فیہا**
 و اعوذ بک من شر ہا و شر ما فیہا ط اور ایک روایت میں فانما نسالک کی جگہ اسالک خیر الخ آیا ہے یعنی
 میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس شہر کی بھلائی اور اس چیز کی بھلائی جو اس شہر میں ہے یعنی باشندہ ہوں یا اسکے سوا
 دوسری چیز اور تیری پناہ مانگتا ہوں اسکی برائی اور اٹھجی برائی سے جو اس شہر میں ہے نقل کیا اسکو طبرانی نے و
 عند ما یزید ان ینزلہا اللہ باریک لنا فیہا **لک مرآت اللہ** اذ قنا جنتا ہا و حببتنا الی اہلہا
 و حببت صالحن اہلہا **لکنا طس** اور شہر میں داخل ہونے کے وقت یہ دعا پڑھے اللہم بارک لنا فیہا الخ یعنی
 یا اللہ ہکو اس شہر میں برکت عنایت کر یہ الفاظ تین بار کہے اور یہ دعا پڑھے اللہم اذ قنا الخ یعنی یا اللہ تو ہکو اسکے
 میوے نصیب کر اور ہکو شہر والوں کے نزدیک دوست کر اور شہر والوں میں سے نیک شخص کو ہمارے نزدیک محبوب کر
 نقل کیا اسکو طبرانی نے اوسط میں واذ انزل منزل لا اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق
 فاما کہ کو یضرب شیئ حتی یرتجل **س ق اطمص** اور جب کسی فرد گاہ میں اترے
 تو یہ دعا پڑھے اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق یعنی میں پناہ مانگتا ہوں خدا کے پورے کلموں کی اس چیز

واذ انما ی بکد الیہ یؤید الخ
 واذ انما ی بکد الیہ یؤید الخ

واذ انما ی بکد الیہ یؤید الخ
 واذ انما ی بکد الیہ یؤید الخ

کی برائی سے جو اس نے پید کی اسکے بڑھنے سے بڑھنے والے کو کوئی چیز ضرور نہ کر لگی جب تک وہ کوچ کرے نفل کیا اسکو مسلم ضرور
نسائی ابن ماجہ احمد طبرانی ابن ابی شیبہ فقیر کہتا ہے کہ مرقات میں ہے کہ اس دعا میں اہل جاہلیت کے فعل کا رد ہے
انکابہ دستور تھا کہ جس منزل میں اترتے تو یوں کہتے کہ اس میدان کے سبکی پناہ مانگتے ہیں اور انکی غرض اس سے جنوں کے
رئیس کی پناہ ہوتی تھی انتہی وَاِذَا اَمْسَى وَاَقْبَلَ الْيَمْلُ يَا اَرْضُ كُنِّي وَرَبُّكَ اللَّهُ اعْلِيْ يَا اللَّهُ مِنْ شَرِّ
وَشَرِّ مَا خَلَقَ فِيْكَ وَشَرِّ مَا يَدْبُ عَلَيْكَ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ اَسَدٍ وَّاَسْوَدٍ وَمِنْ اُلْحِيْثِ وَوَالْعَقَرِ وَ
شَرِّ مَسَاكِيْنِ الْبَلَدِ وَمِنْ وَلَدٍ وَّمَا وَلَدَ دَسْ دَسْ اور جب مسافر شام کرے اور رات سامنے آوے تو یوں
کہے یا ارض ربی و ربک اللہ الخ یعنی اے زمین میرا اور تیرا پر و گھار اللہ ہے میں خدا کی پناہ مانگتا ہوں تیری برائی سے یعنی خوف
وغیرہ سے اور اس چیز کی برائی سے جو تجھ میں پیدا کی گئی یعنی سانپ بچھو وغیرہ سے اور اس چیز کی برائی سے جو تجھ پر چلتی ہے یعنی
حیوان اور جن اور انس اور میں پناہ مانگتا ہوں بشر اور کالے اور اژدہا اور ہر قسم کے سانپ اور بچھو سے اور برائی سے شہر کے
رہنے والوں یعنی جنات یا آدمیوں سے اور جتنے والے کی برائی سے یعنی آدمی یا اہلیس اور بیٹے کی برائی یعنی نبی آدم یا اللہ
کی اولاد سے نفل کیا اسکو ابو داؤد نسائی حاکم نے وَوَقْتُ السَّحَرِ يَقُوْلُ سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللَّهِ وَنِعْمَتِهِ وَحُسْنِ بَلَدِهِ
عَلَيْكَ تَارِيْنَا صَاحِبِنَا وَاَفْضَلُ عَلَيْنَا عَالَمِنَا يَا اللَّهُ مِنَ النَّارِ دَسْ دَسْ اور سافر بچھلی رات میں یہ کلمات کہے
سمع سامع الخ یعنی سننے والے نے میری اللہ کی تعریف بیان کر نیکو بنا اور میرے معترف ہو نیکو اسکی نعمت پر اور اسکی خوبی
نعمت پر جو ہم پر ہے اے ہمارے پروردگار تو ہمارا مددگار ہوا اور ہم پر فضل کر میں یہ کلام کہتا ہوں خدا کی پناہ چاہتا ہوں اگ سے
نفل کیا اسکو مسلم ابو داؤد نسائی ابو جواد نے فقیر کہتا ہے مرقات میں ہے کہ سمع سامع اگر مجرد سے ہو تو یہ معنی کہ سنتے والے
نے سنا کہ ہم خدا کی تعریف کرتے ہیں یعنی اسکو سنا چاہئے تاکہ ہماری تعریف پر گواہی دے اور طبی میں یہ ہے کہ مسلم کی روایت میں
سمع باب فیصل سے ہے اسکے یہ معنی کہ سنتے والے نے دوسروں تک میرا تعریف کرنا پہنچایا لیکن خطابی وغیرہ نے مجردی
سے اسکو ضبط کیا ہے۔ اور حرر شہین میں ہے کہ نہایہ میں و نعمتہ بصیغہ مفعول ہے اور ایک نسخہ میں نعمہ بصیغہ جمع مصنف نے
منفاح میں علی نعمہ و حسن ملابہ لکھا ہے اور یہ معنی لکھے ہیں کہ میں اللہ کی تعریف کرتا ہوں اسکی نعمتوں پر اور خوبی امتحان پر
یعنی خبر سے جانچا کہ شکر معلوم ہوا اور شکر سے امتحان لیا کہ صبر معلوم ہوا انتہی قول المصنف اس سے معلوم ہوا کہ لفظ علی بجائے
کے متن حدیث ہے لیکن صحیحہ نسخوں اور متحد اصول میں موجود نہیں بلکہ نعمتہ ہے انتہی مافی البحر لمصنف اور ملابہ سے مراد یہاں
نعمت ہے وَكَأَلِ اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمُوا أَحَبُّ يَا جَبَّارُ إِذَا خَرَجْتَ فِي سَفَرٍ أَنْ تَكُونَ أَنْ تَكُونَ أَصْحَابُكَ
هَيْئَةً وَاَلْزَمَهُمْ زَاكَا اور غیر منبلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جبار تو یہ چاہتا ہے کہ جب سفر کو نکلے تو اپنے سب
یاروں سے صورت اور حال میں بہتر ہو اور توشہ میں اُسے بڑھ کر ہو ف یعنی بہت الدار اور بہت کمال و جمال والا ہو
فَلْيَكُنْ نَعْمَ بَابُ اَنْتُمْ وَاَعْلَى قَالَ فَأَوْفِرْ هَذَا السُّورَةَ الْخَمْسَ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَإِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَ
قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْعَلَمِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ وَاَفْتَحْ كُلَّ سُوْرَةٍ بِبِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ

الرَّحِيمِ فَاحْتَمِلْ بِهَا قَالِ جَبَلٌ وَاكُنْتَ غَنِيًّا كَثِيرَ الْمَالِ تَكُنْتَ أَحْرَجَ فِي سَفَرٍ فَأَكُنْتَ ابْنًا
 هَيْئَةً وَأَقْلَهُمْ زَادًا تَوَيْتَ عَرْضَ كَيْدٍ بَانَ آبٍ بِرَفْطِ هَوْنٍ مِيرَسَ مَانَ يَابٍ - آپنے فرمایا کہ یہ پانچ سورتیں
 پڑھا کر قلیا اور اذا جا اور قل ہو اللہ اور قل اعوذ برب الانس اور ہر روت کو بسم اللہ سے
 شروع کر اور اپنی قرات کو بسم اللہ پر ختم کر یعنی پانچ سورتوں پر پانچ بسم اللہ اور ختم کے بعد ایک بار بسم اللہ تو سب بسم
 چہرہ ہوئیں جبر کہتے ہیں کہ میں بہت الدار تھا اور سفر کو نکلتا تھا تو اپنے ساتھیوں سے بہت تباہ حال صورت میں
 اور اُن سے کمتر تو شہ میں ہو جاتا تھا ف یعنی باوجود کثرت مال کے بدسہت اور غلٹس ہو جاتا تھا بوجہ مال کے جاتے
 رہنے اور بے برکتی کے فقیر کہتا ہے کہ بعض علمائے ہر سورت کے پہلے اور اُس کے ختم کے بعد بسم اللہ کو ذکر کیا ہے
 اس صورت میں بسم اللہ کی تعداد گیارہ ہوتی ہے صحیح یہی ہے کہ ہر سورت کے شروع پر بسم اللہ پڑھی جائے اور قل
 اعوذ برب الانس کے ختم ہونے پر بھی بسم اللہ پڑھنی چاہئے کہ یہ صورت ختم قرآن کے حال اور منزل کی سی ہو جائی
 اور اس صورت میں چہرہ بسم اللہ ہوگی کذا فی الحزف فما زِلْتُ عَلِمْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَقُلْتُ يَهَيَّا أَكُونُ مِنْ أَحْسَنِ هَيْئَةٍ وَأَكْثَرَهُمْ زَادًا حَتَّى أَرْجِعَ مِنْ سَفَرِي ص تومیں نے
 جبکہ یہ سورتیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھیں اور برابر اُن کے پڑھنے کے مادت کی تو اپنے یاروں سے
 ہر امر میں بہتر اور تو شہ میں اُن سے زیادہ تر ہوتا یہاں تک کہ اپنے سفر سے پھر آتا نقل کیا اسکو ابو بلی نے **ف** ابن بخاری
 اپنی تاریخ میں حضرت علی مرتضیٰ سے روایت کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی سفر کا ارادہ کرے
 اور اپنے دروازہ کے دونوں بازو پکڑ کر گیارہ بار قل ہو اللہ پڑھے تو خدا تعالیٰ اُس کا نگہبان ہوتا ہے یہاں تک سفر سے
 مراجعت کرے یہ روایت تفسیر درمنثور میں ہے مَا لَا يَخْلُقُ فِي هَيْئَةٍ بِاللَّهِ وَذِكْرُهُ الْأَذْكِرُ فَهُوَ عَمَّا يُكَفِّرُ
 يَخْلُقُ لِيَسْعَى وَخَلْقُهُ الْأَذْكِرُ فَهُوَ بَشِيكَ ط جو کوئی سوا اور دنیاوی سے اپنے چلنے میں خالی ہو کر دل اور زبان
 سے اللہ اور اُس کے ذکر میں مشغول رہے تو اللہ تعالیٰ اُس کے پیچھے ایک فرشتہ کو موار کرتا ہے اور جو کوئی ذکر الہی سے خالی
 ہو کر شعور میں مشغول ہوتا ہے یعنی بے شریکلام دنیا اور بیہودہ بکنے میں مشغول ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کے پیچھے شیطان
 کو موار کرتا ہے نقل کیا اسکو طبرانی نے **ف** یعنی جو کوئی سواری کے وقت خدا کی یاد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کے پیچھے ایک فرشتہ
 متعین کرتا ہے جو اُس کا نگہبان اور مددگار ہوا اور اُس کو نیکی کی تعلیم کرے اور بدی سے باز رکھے اور اگر سواری کے وقت بُری
 باتیں کرے تو اُس پر شیطان متعین ہوتا ہے جو بُری راہ بتاتا ہے کذا ذکر الفخر وإن كان في حَجٍّ فَإِذَا اسْتَوَيْتَ بِهِ
 لَا حِلَّكَ عَلَى الْبَيْتِ إِسْمَاءُ اللَّهِ وَسُبْحَهُ وَكُنْ سَخٍ اور اگر مسافر فرج میں ہو تو جب اُسکی سواری بیدار پھیرے تو
 الحمد للہ اور سبحان اللہ اور اللہ اکبر کہے۔ نقل کیا اسکو بخاری نے **ف** بیدار ایک بلند جگہ کا نام ہے کہ اگر درمیانہ کے
 درمیان یعنی جب کہ سے درمیانہ کو موار ہوتے ہیں تو مسجد ذی الحلیفہ کے سامنے جو اونچی جگہ ہے کہ کی جانب اُسکو
 بیدار کہتے ہیں فَإِذَا أَحْرَجَ لِي لَبَّكَ اللَّهُمَّ لَبَّكَ لَبَّكَ لَا شَرَّكَ لَكَ لَبَّكَ إِنَّ اللَّهَ وَالنَّبِيَّ لَكَ

الحمد لله لا اله الا الله الله اكبر اور درود پڑھ کر طواف شروع کرے خاندہ کعبہ کے دروازہ کی طرف کو جب ایک پھیرا پھر چکے جسکو تھوڑا
 کہتے ہیں تو سات بار شوط اسطرح ادا کرے اور جب اللہ اکبر کہے تو دونو ہاتھ کندھے تک اٹھا کر ہتھیلیاں حجرا سود کے
 سامنے کرے پھر اسکو بوسہ دے اور بوسہ حجرا سود کا طریق یہ ہے کہ ہتھیلیاں حجرا سود پر رکھ کر انکے درمیان موہنہ سے
 اسکو چومے مگر اسطرح کہ آواز نہ ہو اور اگر موہنہ سے بوسہ دینا نہ ہو سکے تو اسکو ہاتھ لگا کر ہاتھ کو چومے اور یہ بھی نہ ہو سکے تو اگر
 وغیرہ لگا کر اسکو چومے اسکی تصریح حلاوی نے کی ہے اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو دونوں ہاتھوں سے اسکی طرف اشارہ
 کرے اور انگلیوں کو بوسہ دے اور سب سے کہ حجرا سود پر سجدہ کی طرح ہاتھ اوزانک بھی رکھے اور بوسہ دے تین بار موہنی
 کرے کذا ذکر الغفر وَيَقُولُ بَيْنَ الْمَنْعَيْنِ بِئْنَا فِي لَدُنَّا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقَدْ آتَيْنَا لَكَ
 الثَّانِيَةَ مِنْ حَبِّ مَسْحٍ اور درمیان دو رکعتوں یعنی رکن یانی اور حجرا سود کے یہ آیت پڑھے ربنا آتاناخ یعنی
 اے ہمارے رب ہمارے دنیا میں نیکی عنایت کر اور آخرت میں نیکی دے اور ہر گولہ کے غراب سے بچا۔ نقل کیا اسکو ابو داود
 نسائی ابن جہان حاکم نے **ف** کعبہ کے چار کونے ہیں ایک عراقی دوسرا شامی تیسرا یمنی چوتھا رکن اسود پہلے دو
 رکن شمال کی جانب ہیں اور دوسرے دو جنوب کی جانب اور ان دو کو رکنین یانین بھی کہتے ہیں یہاں یہی دو مراد
 ہیں یعنی رکن اسود اور رکن یانی کذا ذکر الغفر وَكَذَلِكَ بَيْنَ الْمَنْعَيْنِ وَالْمَنْعَيْنِ مَوْضِعٌ اور اسطرح آیت ربنا آتاناخ
 درمیان رکن ہود اور حطیم کے پڑھے نقل کیا اسکو موقوفنا ابن ابی شیبہ نے **ف** حجر کعبہ کی وہ دیوار گول ہے کہ کعبہ کے
 شمال کی طرف ہے پہلے یہ دیوار داخل کعبہ تھی اب اسکو علیہ چھوڑ کر کعبہ کی دیوار دھربنائی ہے اس دیوار کی شکل
 نصف دائرہ کی سی ہے انتہیں گز یعنی شرعی گز سے کذا ذکر الغفر وَفِي الطَّوَّافِ مَسْحٌ أَوْ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ مَوْ
 مَسْحٌ اور طواف میں پڑھے بوجہ نقل حاکم کے یا رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان نقل کیا اسکو موقوفنا ابن ابی شیبہ نے
ف یعنی حاکم نے مطلق طواف میں دعا و ذیل کو پڑھا روایت کیا ہے اور ابن ابی شیبہ نے خاص حجرا سود اور مقام ابراہیم
 کے درمیان دعا یہ ہے اللَّهُمَّ قَبِّعْنِي بِمَا رَزَقْتَنِي وَبَارِكْ لِي فِيهِ وَخَلِّفْ عَلَيَّ كُلَّ عَائِلَةٍ لِي بِحَاجَتِي مَسْحٍ
مَوْضِعٌ یعنی یا اللہ مجھ کو قناعت دے اچھیز پر جو تو نے مجھے روزی دی اور مجھ کو اُمین برکت عنایت کر اور میری
 ہر چیز میں جو غائب ہے بھلائی کے ساتھ خلیفہ ہو نقل کیا اسکو حاکم نے اور موقوفنا ابن ابی شیبہ نے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
 وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ **مَوْضِعٌ** کوئی مہربان نہیں سوا خدا کے
 وہ اکیلا ہے کوئی اسکا شریک نہیں ایسکے لیے باو شہادت ہے اور ایسکے لئے تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے نقل کیا
 اسکو موقوفنا ابن ابی شیبہ نے **ف** یعنی ابن ابی شیبہ کی ایک روایت میں پہلی دعا کے ساتھ یہ کلمات بھی زیادہ ہیں لَا إِلَهَ
 إِلَّا اللَّهُ فَادْفَعْ مِنَ الطَّوَّافِ تَقْدِمَ إِلَى مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ فَقَرَأَ تَحْتَهُ وَأَمِنَ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مَصْلًى وَ
 جَعَلَ الْمَقَامَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ وَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ فِي الْأُولَى قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَفِي الثَّانِيَةِ قُلْ
 هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اور جب طواف سے فراغت پاوے تو مقام ابراہیم پر آوے اور یہ آیت پڑھے واتخذنا من مقام ابراہیم کو مقام

پھر کوہ صفا سے اترے اور مردہ کا قصد کرے یہاں تک کہ جب اُسکے دونو پاؤں نالہ کی پستی میں اتریں تو دوڑے
 یہاں تک کہ جب چڑھنے لگے تو اپنی چال چلے **ف** یعنی جب نالہ کی پستی سے کوہ مردہ کی بلندی پر چڑھنے لگے
 تو دوڑنا موقوف کرے اور آہستہ چلے اور یہ پستی اور بلندی اگلے زمانہ میں تھی اب دونو پہاڑوں کے بیچ میں برابر
 زمین ہے مگر دوڑنیکی جگہ کی ابتدا اور انتہا پر دو نشانیاں بنا دی ہیں انکو میلین خضرین کہتے ہیں کہ اُنکے درمیان
 اداسے سنت کے لئے چھپٹ کر چلتے ہیں حتیٰ اِذَا اَتَى الْمَرْوَةَ فَعَلَ عَلَى الْمَرْوَةِ كَمَا فَعَلَ عَلَى الصَّفَا
مُدَسِّقُ عَوْ یہاں تک کہ جب کوہ مردہ پر آوے تو اُسپر وہی فعل کرے جو کوہ صفا پر کیا تھا نقل کیا
 اسکو سلم البوداؤد نسائی ابن ماجہ ابو حوانہ نے **ف** یعنی قبلہ رخ ہو کر کبیرات وغیرہ کہے پھر مردہ سے اتر کر صفا کو
 جاوے اور پہلی طرح دو سبز میناروں کے بیچ میں سعی کرے سات دفعہ یوں ہی کرے کہ صفا سے مردہ تک ایک خط ہوتا
 ہے اور مردہ سے صفا تک دو شرط یہ سعی کے سات توط وجب ہیں فخر اور ایک وایت میں یوں آیا ہے **وَإِذَا رَوَّ الصَّفَا**
كَبَّرَ ثَلَاثًا وَيَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحُكْمُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيرٌ يَصْنَعُ ذَلِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَيَصِيرُ مِنَ التَّكْبِيرِ أَحَدًا يَوْعِشْرُونَ وَمِنَ التَّهْلِيلِ سَبْعٌ وَ
يَدْعُو أَيْمًا بَيْنَ ذَلِكَ وَيَسْأَلُ اللَّهُ ثُمَّ يَهْطُ كَأِذَا رَوَّ عَلَى الْمَرْوَةِ صَنَعَ كَمَا صَنَعَ عَلَى الصَّفَا حَتَّى
يَفْشُغَ مِنْ سَعْيِهِ مَوْطًا مَصًّا اور جب کوہ صفا پر چڑھے تین بار امد اکبر کہے اور یہ کلمات کہے **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ**
 سے علی کل شے قدیر تک یہ بات سات دفعہ کرے یعنی تین بار امد اکبر کہنا اور ایک بار **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** پڑھنا سات بار ہوا
 اس صورت میں امد اکبر کیس بار ہو گا اور **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** پڑھنا سات بار اور دعا کرے اُسکے درمیان یعنی سات بار پڑھنے کے
 آثار میں دعا کرے اور امد تعالیٰ سے مانگے پھر کوہ صفا سے اترے اور جب کوہ مردہ پر چڑھے تو وہ عمل کرے جو صفا پر
 کیا تھا یہاں تک کہ اپنی سعی سے فراغت پاوے نقل کیا اسکو موقوفاً موطا میں اور ابن ابی شیبہ نے **وَيَدْعُو عَلَى الصَّفَا**
اللَّهُمَّ إِنَّكَ قُلْتَ اذْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ وَلَا تَكْ لَكَ تَخْلُفُ الْمِعَادَ وَإِنِّي أَسْأَلُكَ كَمَا هَدَيْتَنِي لِلْإِسْلَامِ
أَنْ لَا تَزْعُمَ مِنِّي حَتَّى تَقْبَلَنِي وَأَنَا مُسْلِمٌ مَوْطًا اور کوہ صفا پر یہ دعا پڑھے **اللَّهُمَّ اكْسِرْ لِي يَوْمَئِذٍ**
 فرمایا ہے کہ مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا تمہاری دعا اور تو وعدہ خلاف نہیں کرنا اور میں تجھ سے یہ سوال کرتا ہوں کہ
 جیسے تو نے مجھ کو اسلام کے لئے ہدایت کی تو اُسکو مجھ سے مت چھیننا یہاں تک کہ تو مجھ کو وفات دے ایسے حال میں کہ
 میں مسلمان ہوں نقل کیا اسکو موقوفاً موطا میں **وَيَا أَيُّهَا الصَّفَا وَالْمَرْوَةُ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَعَزُّ الْأَكْرَمِ**
مَوْطًا اور کوہ صفا اور مردہ کے درمیان یہ دعا پڑھے **رَبِّ اغْفِرْ لِي لِي مِثْرَةَ رِبِّ مَغْفِرَةٍ** اور رحم کر تو ہی ہے
 غلاب ترزگر نقل کیا اسکو موقوفاً ابن ابی شیبہ نے **وَإِذَا سَارَ إِلَى عَرَاتٍ لَبَّى وَكَبَّرَ مَرَّةً** اور جب میدان عرات
 کو جاوے تو لبیک اور کبیر کہے نقل کیا اسکو سلم البوداؤد نے **ف** یعنی راہ میں کبھی لبیک کہے کبھی تکبیر لیکن علمائے لکھا ہے کہ
 لبیک کہنا سنت سے اور کبھی کبیر کہنی جائز فخر وخیر اللہ عاؤ دعاء یکی مرعۃ **فَوَيْلٌ لِّمَنِ اسْمُهُ أَذْكَ الْأَمْ يَكُنْ لَهُ**

اذکر
 اللہ

قَبْلِي لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اور سب دعاؤں سے بہتر عرفہ کے دن کی دعا ہے اور ان اقوال میں سے جو میں نے کہے اور مجھ سے پہلے اور بنیائے کہے یہ کہنا ہے
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ نقل کیا اسکو ترمذی نے اَلْکُمْرُ وَمَعَانِي وَدُعَاءُ الْأَنْبِيَاءِ
 قَبْلِي بِعَرَفَةَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ صَلِّ
 فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي سَمْعِي نُورًا وَفِي بَصَرِي نُورًا اللَّهُمَّ اسْتَخِرْ لِي صَدَقَةً وَبَسْمَةً وَاعْوِذْ بِكَ مِنْ
 وَسْوَاسِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْأَسْرِ وَفُتْنَةِ الْقَبْرِ اللَّهُمَّ ارْزُقْ بِلَدِّكَ مِنْ شَرِّ مَا كَلِمَةٍ فِي التَّحَارِيرِ وَشَرِّ
 مَا هَبَّتْ بِهِ الرِّيحُ **مُحَضَّر** میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی اکثر دعا عرفہ کے دن یہ ہے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اس میں سے
 قدر تک کا ترجمہ کئی بار گزر چکا اور اللہ جل سے آخر تک کا ترجمہ یہ ہے یا اے تدویر کے دل میں روشنی کر اور میری سماعت
 میں اور میری بینائی میں نور کر ابھی میرے لئے میلر سینہ کھول اور میرے لئے میلر معاملہ آسان کر اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں
 سینہ کے دوسووں اور معاملہ کی اتاری سے اور قبر کے فتنہ سے یا اے تدوین تیری پناہ مانگتا ہوں اسچیز کی برائی سے جو رات میں
 داخل ہوتی ہے اور اسچیز کی برائی سے جو دن میں داخل ہوتی ہے یعنی موزیات کی قسم سے اور اسچیز کی برائی سے جسکو جو اہل
 چلائین یعنی شیاطین و جنات نقل کیا اسکو ابن ابی شیبہ نے **ف** کلمہ کو اسلئے دعا فرمایا کہ کریم کی تعریف کرنی حقیقت میں
 کثایت دعا ہوتی ہے اور سینہ کے کھلنے کی پہچان حدیث شریف میں یہ آئی ہے کہ دنیا سے بیزاری اور دارِ مخلوق کی طرف رجوع
 اور موت کے آنے سے پہلے اسکے لئے مستعد ہو جاوے اور سینے کے دوسووں سے وہ چیزیں مراد ہیں کہ دوسو اس کے باعث
 ہوں یعنی نفس اور شیطان اور ممالکی اتری سے یہ غرض ہے کہ امر دین میں دنیا کی مشغولی سے فہور اور پرانگی واقع ہو۔ اور قبر
 کے فتنے سے منکر نگیر کے جواب میں حیران رہنا مقصود ہے ان سب باتوں سے پناہ مانگی ہے **ف** فَخْشٍ وَالتَّكْلِيفِ بِعَمَلٍ قَاتٍ
 مُسْتَكْتَفٍ **مُسْتَكْتَفٍ** اور لبیک کہنا عرفات میں سنت ہے۔ نقل کیا اسکو نسائی اور حاکم نے **ف** یعنی وقوف سے پہلے
 اور وقوف کے بعد کنکراں ماننے تک لبیک کہنا سنت ہو کہ وہ ہے والا بہر حالت میں احرام کے بعد تہجد ہے لیکن شروع احرام
 میں واجب ہے کذا ذکر اعلیٰ وَلَمَّا وَفَّقَ بِعَمَلٍ قَاتٍ وَقَالَ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ قَالَ إِنَّمَا اتَّخَذْتُمُ خَلْفَاءَ الْأَلْحِقُوا
طَسَن اور جب عرفات میں ٹھہرے اے یا اے الفاظ کہے لبیک یا لبیک تو یوں کہے انا یا خیر خیر الآخرۃ۔ یعنی بھلائی صرف آخرت
 کی خوبی ہے نقل کیا اسکو طبرانی نے اوسط میں قَاذَا أَصْلَى الْعَصْرِ وَوَقَفَ بِعَمَلٍ قَاتٍ بِرَفْعِ يَدَيْهِ اور جب عصر کی نماز پڑھے
 اور عرفات میں وقوف کرے تو اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے **ف** عرفات میں عصر کی نماز ظہر کے ساتھ پڑھے یعنی اس کے بعد عرفات
 میں وقوف کرتے ہیں یعنی ٹھہرتے ہیں یہ وقوف حج کے فرائض میں سے ہے اسکا وقت نوین تا یسع کی دوپہر چلنے سے لیکر
 دسویں کی تمام شب تک ہے اگر اس عرصہ میں ایک ساعت بھی وقوف کرے تو فرض حج ادا ہو جائیگا اور سنت یہ ہے کہ عذوب
 کے بعد عرفات سے چھ فحش و یقولُ اللَّهُ أَكْبَرُ لِلَّهِ الْحَمْدُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ لَا إِلَهَ
 إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ اللَّهُمَّ اهْدِنِي بِالْهَدْيِ وَتَقْنِي بِالتَّقْوَى وَتَعَفَّرْنِي فِي

الْآخِرَةِ وَالْأُولَى ثُمَّ يَرْجِعُ يَدَايَهُ فَيَسْكُتُ قَدْ رَمَى قَلْبَهُ الْإِنْسَانُ فَالْحِجَةُ أَلَيْسَتْ تَعْرِفُونَ فَيَكْفُرُ
 يَدَايَهُ وَيَقُولُ مِثْلُ ذَلِكَ **مَوْمِضٌ** اور ہاتھ اٹھا کر یوں کہے اللہ اکبر و اللہ محمد بنی بار لا الہ الا اللہ وحدہ لا
 شریک لہ لا ملک ولہ الحمد اللہم امنی سے فی الآخرة والاولیٰ کہ جس کا ترجمہ یہ ہے یا اللہ مجھ کو راہ دکھا سیدھی راہ اور مجھ کو
 پاک رکھا ہر باطن کے عیبوں سے بسبب تقویٰ کے اور میری آزمائش کو آخرت میں اور دنیا میں یعنی جو گناہ امر دین اور
 دنیا میں مجھے سرزد ہوئے ہیں انکو بخش دے اس دعا کے بعد اپنے ہاتھ ہٹا لے اور دعا سے اس قدر سکوت کرے کہ اگر
 سورہ احمد پڑھ لے پھر دوبارہ ہاتھ اٹھا دے اور وہی دعا جو پہلے پڑھی تھی پڑھے نقل کیا اسکو موقوف ابن ابی شیبہ نے
 وَادْرَجِعْ وَأَنْتَ الْمُسْتَعِزُّ أَخْلُصْ مَرَّةً اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ قَدْ عَاةٌ وَلَكِنَّكَ وَهَلَكَةٌ وَوَحْدَةٌ فَلَمْ يَزَلْ دَافِعًا
 حَتَّى اسْقَمَ جَدًّا **مَرْدَسٌ قَعُو** اور جب عرفات سے پھرے اور مشعر حرام پر پہنچے تو مونہہ قبلہ کی طرف
 کرے اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے اور اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ کہے اور بار بار مشعر حرام میں ٹھہرا رہے یہاں تک کہ
 صبح خوب روشن ہو جاوے نقل کیا اسکو مسلم ابوداؤد نسائی ابن ماجہ ابوعوانہ نے **ف** عرفات سے پھر کر رات کو مزد
 میں رہتے ہیں کہ وہاں نکار ہنا سنت مؤکدہ ہے پھر صبح کی نماز اول وقت پڑھ کر مشعر حرام پر کہ مزدلفہ کے پہاڑ کا نام ہے دفتر
 کرتے ہیں اس جگہ کا مطلق ٹھہرنا واجب ہے اگرچہ ایک ساعت ہی ہو اور جب قدر مذکور ہو یعنی تمام وقت کا وقوف سنت ہے
 اور مشعر حرام کے وقوف کا وقت طلوع صبح صادق سے طلوع آفتاب تک ہے اگر اس سے پہلے یا بعد ہوگا تو مستحب نہیں
 فحی وَلَمْ يَزَلْ يَكُونُ حَتَّى يَزِيحَ الْجَمْرُ لَا أَحَى جَمْرَةَ الْعَقْبَةِ **ع** اور بار بار بلیک کہتا رہے یعنی احرام کے دن سے مقرر
 جگہوں میں یہاں تک کہ جمرہ کو یعنی جمرہ عقبہ کو نکر مارے نقل کیا اسکو صحاح ستہ میں **ف** جمرہ اہل میں نکر کر کے کہتے ہیں
 لکرا ب اُن منا و نکلا نام ہو گیا ہے جس پر نکر مارنے میں وہ میں ہیں ایک جمہور اولیٰ جسکو جمرہ دنیا بھی کہتے ہیں مسجد خیف کے
 قریب ہے دوسرا جمرہ وسطیٰ اسکے بعد تیسرا جمرہ عقبہ جس کے بعد ملکی طرف ان تینوں کو نکر مارنا واجب ہے دسویں تاریخ صرف
 جمرہ عقبہ پر نکر مارنے میں اور اول نکر مارنے پر بلیک کہنا موقوف کہتے ہیں اور گیارہویں اور بارہویں کو تینوں جمرہ پر نکر کر
 مارنے میں اور تیرہویں کو بھی رمی کرتے ہیں اگر نماز میں رہیں فحی واداکاد رکعی النجاء فاذا انی الجمرۃ الذی دنیا
 دُعا یُسَبِّحُ حَصِيَّاتٍ یُکْتَبُ عَلَى أَنْ تَرُكِلَ **حَصَاةٌ س** اور جب حاجی نکر مارنا چاہے یعنی تینوں مناروں
 پر گیا ہوں اور بارہویں تاریخ میں تو جب جمرہ دنیا پر پہنچے تو اس پر سات نکر کران بھینکے یعنی چنے کے برابر اور دوسرے نکر مارنے
 پر اللہ اکبر کہے نقل کیا اسکو بخاری نسائی نے **مَرْدَسٌ قَعُو** اور ہاتھ اٹھا کر کہے ہر نکر کر کے
 جمرہ نقل کیا اسکو مسلم ابوداؤد نسائی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ نے فقیر کہتا ہے کہ دونوں صورتوں میں فرق یہ ہے کہ اول
 صورت میں نکر مارنے کے بعد اللہ اکبر کہتے ہیں اور اس صورت میں نکر بھینکنے کے وقت **تَعْرِفُونَ** مَرَّ فَيَسْكُتُ فَيَقُولُ
 مُسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةِ قَدْ عَاةٌ وَلَكِنَّكَ وَهَلَكَةٌ وَوَحْدَةٌ فَلَمْ يَزَلْ دَافِعًا حَتَّى اسْقَمَ جَدًّا
 ذَاتُ الشَّيْءِ فَيَسْكُتُ مُسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةِ قَدْ عَاةٌ وَلَكِنَّكَ وَوَحْدَةٌ فَلَمْ يَزَلْ دَافِعًا حَتَّى اسْقَمَ جَدًّا

ذَٰلِكَ الْعَقَبَةُ مِنَ الْوَادِي وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا سَخَسٌ پھر بنی بعدری جبرہ دنیا کے تھوڑا سا آگے بڑھے
اور زمین نرم میں ٹھیرے اور قبلہ رو بہت دیر تک کھڑا رہے اور ہاتھ اٹھا کر دعا مانگے پھر جبرہ وسطیٰ پر اس طرح یعنی جبرہ دنیا کے
موافق کنکریاں پھینکے پھر بائیں طرف کو چل کر زمین نرم میں پہنچے اور قبلہ رخ بڑی دیر تک کھڑا رہے اور ہاتھ اٹھا کر دعا
مانگے پھر جبرہ عقبہ پر نالہ کے نشیب میں سے کنکریاں مارے اور اس جبرہ کے پاس توقف نہ کرے نقل کیا اسکو بخاری سنائی
نے **ف** جبرہ دنیا کے آگے دیر تک ٹھیرنا مستحب ہے چنانچہ بعض روایتوں میں ہے کہ اتنی دیر ٹھیرے جتنے عرسہ میں سورہ بقرہ
پڑھی جائے غرض کہ وہاں کھڑا ہو کر اللہ تعالیٰ کی حمد اور تکبیر اور تہلیل اور تسبیح کو کرے اور درود پڑھے اور کمال حضور اقدس سے
اپنے لئے اور اپنے والدین کے واسطے دعا مانگے اور اپنے گناہوں کی آمرزش پا لے اور بعد جبرہ عقبہ کی رسی کے نہ ٹھیرے بلکہ
دن نہ دوسرے تیسرے دن اور دعا مانگنے میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ چلتے چلتے دعا مانگے اور بعض عاکر نامطلق منع
کہتے ہیں **ف** وَكَيْتَبَطْنُ الْوَادِي حَتَّىٰ إِذَا فُغِيَ قَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ سَجًّا مَّأْمُورًا وَذَنْبًا مَغْفُورًا **مَوْصُ**
اور نالہ کے سرچ میں داخل ہو یعنی جبرہ عقبہ کے کنکراں کے لئے یہاں تک کہ جب می سے فراغت پاوے تو یہ
الفاظ کہے اللہم جلالہ الخ یعنی یا اللہ تو ہمارے اس حج کو حج مبرور کر اور ہمارے گناہ کو بخشتا ہوا کر نقل کیا اسکو ابن ابی شیبہ نے
اور سرفرازا بھی اسی نے **ف** حج مبرور اسکو کہتے ہیں جس میں گناہ اور خیانت نہ ہو **ف** فقیر کہتا ہے کہ فتح القدر میں
پہچان حج مبرور کی یہ لکھی ہے کہ آدمی پہلے سے اچھا ہو جاوے وَكَيْتَبَطْنُ الْوَادِي حَتَّىٰ إِذَا فُغِيَ قَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ سَجًّا مَّأْمُورًا وَذَنْبًا مَغْفُورًا
اور سب جبروں کے پاس دعا مانگے اور کوئی دعا مقرر نہ کرے یعنی جو چاہے مانگے نقل کیا اسکو سرفرازا ابن ابی
نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جبرہ عقبہ کے پاس بھی دعا مانگے اگرچہ دون ٹھیرنے کے ہو فقیر کہتا ہے
کہ اوپر کی حدیث بھی ایسا ہی معلوم ہوتا ہے کیونکہ جبرہ عقبہ کی رسی کی فراغت کے بعد اللہم جلالہ الخ کہنے کو رعایت کیا ہے اور یہ
بھی دعا ہی ہے وَإِذَا فُغِيَ سَمَّىٰ وَكَبَّرَ وَصَوَّعَ رَجُلًا عَلَىٰ صَفَاحِهِ أَيْ عَمْرَضَ خَلِجٍ اور جب قربانی نزع کرے
تو بسم اللہ کہے اور اپنا پاؤں قربانی کے کلمہ کے چوڑاؤ پر رکھ لے نقل کیا اسکو صحاح ستہ میں وَكَيْتَبَطْنُ الْوَادِي حَتَّىٰ إِذَا فُغِيَ قَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ سَجًّا مَّأْمُورًا وَذَنْبًا مَغْفُورًا
بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّي وَمِنْ أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ف** اور قربانی کے نزع کے وقت بسم اللہ
کہے اور یوں دعا مانگے اللہم تقبل الخ یعنی یا اللہ مجھ سے قبول کر اور امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی میری اور انکی قربانیاں
قبول فرما نقل کیا اسکو مسلم ابوداؤد نے **ف** اگر نزع کے وقت قصد بسم اللہ جھوٹا لگا تو اس جانور کا کھانا حرام ہو گا غرض
بسم اللہ کا کہنا نزع کے وقت ضرور ہے اور بسم اللہ اگر کہنا مستحب ہے۔ یہ طرح جو دعائیں ذیل میں ہیں انکا پڑھنا اولیٰ
ہے فَخَرَاتِي وَجَعَلْتُ وَجْهِي لِلدِّينِ فَطَرِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ عَلَىٰ حِلَّةِ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ
إِنْ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ آمَرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ
اللَّهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ بِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ يَدْعُو بِدَعْوَىٰ مَسْئُومٍ مَعْنَىٰ یہ کلمات الی وجبت وحی الخ یعنی
میں نے اپنا چہرہ اس ذات کی طرف متوجہ کیا جسے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اسی حالت میں کہ میں بن ابراہیم پر

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ جَعَلَ عَمِّي دَاعِيًا يَسَارِدُهُ وَعَمِّي دَيْنٌ عَنْ عَيْنِيهِ وَثَلَاثَةُ أَعْمَدٍ وَوَدَّاعٍ
 وَكَانَ الْبَيْتُ يُقَامُ عَلَى رِسْتَةِ أَحْمَدَ ثُمَّ صَلَّى مَعَ هُرَيْرٍ وَغَيْرِهِ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَعْبَةَ مِثْلِ مَنْ دَخَلَ مِنْهُ خُذَّابٍ
 اور اسامہ اور عثمان بن طلحہ جی اور بلال بن رباح رضی اللہ عنہما کا دروازہ عثمان نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بند کر دیا یعنی
 تاکہ لوگ بھیڑ کر نہ آئیں اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ میں دیر تک ٹھہرے ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا جس وقت
 پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نکلے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کیا یعنی کعبہ میں ٹھہر کر بلال نے کہا کہ آپ نے ایک ستون اہل
 طرف اور دو ستون دہلی طرف اور تین ستون اپنے پیچھے کر کے نماز پڑھی اور خانہ کعبہ اس وقت چھ ستونوں پر تھا یعنی تین
 ستون میں نقل کیا اسکو بخاری اور مسلم نے وَلَمَّا دَخَلَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ امْرَأَةٌ لَهَا كَأُجَا فِ
 الْبَابِ وَالْبَيْتُ إِذَا ذَاكَ عَلَى سِتْرٍ أَحْمَدَ ثُمَّ صَلَّى حَتَّى إِذَا كَانَ بَيْنَ الْأُسْطُوَانَتَيْنِ تَلْيَاكَ بَابُ
 الْكَعْبَةِ جَلَسَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَسَأَلَهُ وَاسْتَعْفَرَ ثُمَّ قَامَ حَتَّى إِذَا آتَى مَا اسْتَقْبَلَ مِنْ
 دُورِ الْكَعْبَةِ أَوْ جِزْبِ بَنِي إِسْرَافِيلَ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَعْبَةَ مِثْلِ مَنْ دَخَلَ مِنْهُ خُذَّابٍ
 اس وقت جب ستونوں پر تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گئے یعنی اُس دیوار کی طرف کو پہلے کہ دروازہ کے سامنے ہے یہاں تک
 کہ جس وقت اُن ستون کے چم میں آئے جو دروازہ کعبہ کے قریب تھے یعنی سامنے آپ بیٹھ گئے اور خدا تعالیٰ کی تعریف اور ثنا
 کہی اور اُس سے حاجتیں مانگی اور بخشش چاہی پھر کھڑے ہوئے یہاں تک کہ جس وقت اُس جگہ پر آئے کہ پشت کعبہ کی سامنے
 تھی یعنی کعبہ کے پشت کی دیوار کہ دروازہ کے سامنے ہے اُسکے پاس گئے اور دروازہ کعبہ کی پیچ کی فصیح
 وَحُجَّه وَخَلَّاهُ عَلَيْهِ وَسَأَلَهُ وَاسْتَعْفَرَ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى كُلِّ رُكْنٍ مِنْ أَرْكَانِ الْكَعْبَةِ فَاسْتَقْبَلَهُ
 بِالْكَفِّ وَالْثَوْبِ وَالْشَّيْبِ وَالشَّنَاءِ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى وَالْمُسْكَلَةِ وَالْأَسْتِغْفَارِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى رُكْنَيْنِ
 مُسْتَقْبِلَ وَجْهِ الْكَعْبَةِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَسَبَّحَ بِسْمِ اللَّهِ وَارْتَضَى بَارَكُ اس پشت کی دیوار پر بکھا اور خدا کی
 حمد اور ثناء کی اور اُس سے حاجتیں مانگی اور بخشش چاہی پھر کعبہ کے کونوں میں سے ہر کون پر پھرے اور کونہ کی طرف ہونہ
 کر کے الہ اکبر اولہ آلہ الامداد و سبحان اللہ پڑھا اور اللہ تعالیٰ کی ثنا کی اور اُس سے حاجتیں مانگی پھر کعبہ
 باہر تشریف لائے اور دو رکعتیں دروازہ کے سامنے ادا کیں پھر اپنے مکان کو پھرے نقل کیا اسکو نسائی نے وَإِذَا
 شَرِبَ مَا زَمَزَمَ فَلَيْسَتْ قَبْلُ الْكَعْبَةِ وَلَكِنْ كُرِئَ اسْمُ اللَّهِ تَعَالَى وَلَيْسَتْ قَبْلُ الْكَعْبَةِ وَلَيْسَتْ قَبْلُ الْكَعْبَةِ
 قَرَعَ فَلْيَحْمَدِ اللَّهَ إِنَّهُ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْفَيْفَيْنِ لَا يَفْضُلُ عَنْ مَنْ زَمَزَمَ قَرَعَ فَسَبَّحَ وَارْتَضَى
 چاہ زمرم کا پانی چوہے تو کعبہ کی طرف ہونہ کر کے بسم اللہ کہے اور پینے میں تین دم لے یعنی ہر دم میں تین ہونہ سے
 خدا کرے اور خوب میٹ بھر کر پئے کہ کوکین تن جائیں اور جب پینے سے فارغ ہو تو احمد اللہ کہے ہمارے اور منافقوں کے
 درمیان نشان یہ ہے کہ منافق زمرم سے نہیں چھکتے نقل کیا اسکو ابن ماجہ حاکم نے فَابْنِي يَا مَدَارُونَ بِيحَانِ
 یہ ہے کہ یہ پانی پیٹ بھر کر پینے میں اور منافقوں کی یہ علامت ہے کہ اُسکو پیٹ بھر کر نہیں پیتے اور زمرم کو نہیں کاٹا

ہے کہہ سے اڑتیس گز کے فاصلہ سے اول اسکا پانی منرت جبریل نے حضرت اسمیل کے لئے نکالا تھا پھر حضرت ابراہیم
 نے اسکو کمود کرکھوان بنایا پھر اٹ گیا تھا عبد المطلب نے اسکو صاف کیا اسکا پانی سب پانیوں سے افضل ہے
 بلکہ بعضوں نے اسکو کھڑے بھی افضل کیا ہے کذا ذکر الفخر و ماء زمزم مرلیا شرب کہ فان شربته شفی
 بام شفاک اللہ وان شربته مستعیدک اعاذک اللہ وان شربته لیقطع ظمأک قطعاً وکان
 بن عبّاس اذا شرب ماء زمزم قال اللہم انی استأذک علی ما فاعا ورزقا واسعاً وشفاء
 من کل داء **مُسْنَس** اور زمزم کا پانی اس مطلب کے لئے ہے جبکہ واسطی پیا جاوے یعنی جس مراد سے پینے کا وہ
 حاصل ہوگی مثلاً اگر تو اسکو اسلئے پیوے کہ شفا چاہتا ہے تو اسے تعالیٰ تجھکو شفا دیگا اور اگر اس غرض سے پیوے کہ پنا
 چاہنے والا ہو تو اسے تجھکو پناہ دیگا اور اگر اس نیت سے پیوے کہ اپنی پیاس اس سے بجھاوے تو خدا تعالیٰ پیاس
 موقوف کر دیگا اور حضرت ابن عباسؓ کا دستور تھا کہ جب زمزم کا پانی پیتے تو یہ دعا کرتے اللہم انی اسالک ما یغیر
 یا اسد من تجھ سے مانگتا ہوں علم نفع دینے والا یعنی جس سے مجھ کو اور دوسروں کو نفع ہو ایسا علم معرفت اور کتاب سنت
 کا ہے کہ باعمل ہوا اور مانگتا ہوں رزق فراخ اور ہر بیماری سے شفا یعنی مرض ظاہری ہو یا باطنی نقل کیا اسکو حاکم
 نے و لما اتی الامام النجاشی عبد اللہ بن المبارک زمر و استسقی منه شربة ثم استقبل
 القبلة قال اللہم ان ابن ابی الموالم حدثننا عن محمد بن المنکدر عن جابر ان رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم قال ما من ماء زمزم مرلیا شرب کہ و لهذا الشربة یعطش یوم القیمۃ ثم شرب قلت
 یو و الراوی عن ابن المبارک ذلک سقید بن سعید ثقة روى له مسلم و فی
 صحیحہ و ابن ابی الموالم ثقة روى له البخاری فی صحیحہ فصحّ الحديث و الحمد لله اور جب امام
 حماد اسے جبکا نام عبد اسد ابن مبارک ہے اور اس سے پانی پینا چاہا تو قبلہ کو موڑ نہ کیا اور یہ کہا کہ یا اسد ابن ابی الموالم نے
 یعنی ہمارے استاد نے مجھے روایت کی اپنے استاد محمد بن منکدر سے انہوں نے جابرؓ سے یہ حدیث کہ رسول خدا صلی
 علیہ وسلم نے فرمایا کہ زمزم کا پانی اس مطلب کے لئے ہے جبکہ لئے پیا جائے اور میں اس پانی کو قیامت کے دن کی پیاس بجھنے
 کے واسطے پیتا ہوں پھر پانی پیا مصنف کہتے ہیں میں کہتا ہوں کہ سند حدیث عبد اسد بن مبارک کی صحیح ہے ابن مبارک
 سے راوی سویر بن سعید ہے جو شخص معتبر ہے اسکی حدیث مسلم نے صحیح مسلم میں نقل کی ہے یعنی اگر وہ معتبر نہ ہوتا تو مسلم
 اسکی حدیث نہ لیتا اور ابن ابی اسول بھی معتبر ہے اسکی حدیث بخاری نے اپنی کتاب صحیح بخاری میں نقل کی ہے غرض کہ
 یہ حدیث صحیح ہوئی یعنی بسبب سند کے صحیح ہوئی کہ اور خدا کا شکر ہے **ف** عبد اسد بن مبارک بڑے عابد نامہ عالی قدر
 شاگرد امام اعظم رحمہ کے بن فخر وان کان سفر عن آفة أو لقی العدو أو اللہم أنت عصدي ونصيري
 یا احوال و یا احوال و یا احوال و یا احوال **دب س جب مصنف** اور اگر جہاد کا سفر ہو یا دشمن
 سے بھڑے تو یہ دعا پڑھے اللہم انت عصدي الخ ابی تو میرا مددگار اور میرا صریخ تیری ہی مدد سے میں جیلہ کن ہوں یعنی

توبہ دعا پڑھے اللہم انا نوح یا ادرہم تجھ کو انکے سینہ میں کرتے ہیں یعنی اس غرض سے کہ تو انکو دفع کرے اور تیری پناہ مانگتے
ہیں انکی برائیوں سے نقل کیا اسکو ابو داؤد نسائی ابن حبان حاکم نے فقیر کہتا ہے کہ خور نعمتین جس بھر کی ہے
یہ سینہ پر وہ جگہ ہے جہاں ہار رہتا ہے اور بھلک فی خور ہم محاورہ ہے جسکے معنی یہ کہ ہم تجھ کو انکے مقابلہ میں آڑ بنا تے
ہیں اور بھڑکوا سوجہ سے ذکر کیا کہ دشمن لڑنے کے وقت سینہ سپر کرتے ہیں اور مقصود یہ ہے کہ تجھ سے سوال کرتے
ہیں کہ انکو روک دے اور انکے شرفِ دفع کر دے اور ہمارے اور انکے بیچ میں آڑ ہو جاوے کذا فی احقر فَاِنْ حَصَرَ هُمْ
عَدُوُّكَ وَاللَّهُمَّ اسْتَرْعُوْا لَنَا قَوْلًا مِنْ رُؤُوسِنَا **ا** اور اگر مسلمانوں کو کوئی دشمن گھیرے توبہ دعا پڑھنی چاہئے
اللہم استرنا یا ادرہم ہمارے عیب ڈھانک اور ہماری دشمنیتیں امن میں کر نقل کیا اسکو بزار احمد نے فقیر کہتا ہے کہ مجمع
میں ہے کہ لفظ عورت جب لڑائیوں اور درون کی محافظت میں بولا جاتا ہے تو اسکے معنی خلل کے ہوتے ہیں اس صورت
میں استر عورتا کے یہ معنی ہوئے کہ ہماری صف بندی اور لڑائی کے نظام میں خلل واقع بہت کر اور یا یہ معنی کہ ہماری
نامرزی کو دور کرو اور اسدا علم فَاِنْ اَصَابَكَ بِحِلْجَةٍ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ **س** اور اگر مسلمان کو زخم لگے لڑائی میں تو ہم ہم
کہے نقل کیا اسکو نسائی نے **ف** جب حضرت طلحہؓ کی انگلی جنگ احد میں کٹی تو انہوں نے کہا خوب ہوا سرور کا
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تو بسم اللہ کہتا تو فرشتے تجھ کو اٹھاتے اور لوگ دیکھتے ہوتے فخر فاذا انقضت العدة و
سقى الامام الحارثي صفوا فاطمة ثم قال اللهم لك الحمد كله لا قابض لما بسطت ولا
باسط لما قبضت ولا هادى لمن اضللت ولا مضل لمن هديت ولا معطي لما منعت ولا
ما يدرى ما انطيت ولا مقرّب لما باعدت ولا مباعد لما قربت اللهم ابسط علينا من بركاتك
ورحمته وفضلك اللهم اني استألك النعيم المقيم الذي لا يحول ولا يزول اللهم اني
استألك الا من يؤخر النعمان لك اللهم اني استألك من شر ما أعطيتنا ومن شر ما منعتنا اللهم
حببت اليمان وزينة في قلوبنا وكنة الينا الكفر والفسوق والعصيان واجعلنا من
الراشدين اللهم تو فئا مسلمين واجعلنا يا لصالحين غير خزايا ولا مفتقنين اللهم قاتل
الكفرة الذين يكذبونك ورسلك ويصدون عن سبيلك واجعل عليهم رجزك وعدابك
إله الحق آمين **س جب مسر اور جب دشمن شکست کھاوے تو ام لشکر کو صفین باندھ کر اپنے پیچھے برابر**
کرے پھر یہ دعا پڑھے اللہم اک الحمد انا یا ادرہم یہی لئے سب تعریف ہے کوئی تنگ کرنے والا نہیں جسکو تو فراخ کرے
یعنی تیری عطا کو کوئی کم نہیں کر سکتا اور کوئی فراخ کرنے والا نہیں جسکو تو تنگ کرے اور کوئی راہ نامہ نہیں جس شخص کو
تو گمراہ کرے اور کوئی گمراہ کر نہوا لا نہیں جسکو تو راہ دکھاوے اور کوئی دینے والا نہیں جسکو تو نہ دے یعنی روزی اور
کوئی روکنے والا نہیں جسکو تو روزی دے اور کوئی نزدیک کر نہوا لا نہیں جسکو تو دور کرے یعنی اپنی رحمت سے
اور کوئی دور کرنے والا نہیں جسکو تو نزدیک کرے یا ادرہم یہی برکت اور رحمت اور فضل اور مدد فرخ کر

یا اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں نعمت پائدار جو نہ بگڑے اور نہ ٹلے یعنی بہشت کی نعمتیں خداوند میں تجھ سے مانگتا ہوں ماروں
ہونا خوف کے دن یعنی قیامت میں یا اللہ ہم پناہ مانگتے ہیں اُس چیز کی برائی سے جو تو نے ہکدوی یعنی مال وغیرہ کبیر کا
باعث نہوا اور اُس چیز کی بُرائی سے جسکو تو نے ہمیں نہیں دیا یعنی اُس کا نہ ہونا ہمیں غم کا موجب نہوا آہی ہکدویاں محبوب
کرا اور ہمارے دلوں میں اُسکو مزین کرا اور کافر ہونا اور فاسق ہونا ہکدویاں پسند کر یعنی طاعت سے نکل کر عبادت چھوڑ دے
اور تیری نافرمانی کرنی ہکدویاں جی نہیں معلوم ہوا اور ہکدویاں کی جماعت میں کرا آہی تو ہکدویاں مسلمان مارا در نیک بختوں کے
ساتھ یعنی انبیاء اور اولیاء کے ساتھ لاحق کر ایسی حالت میں کہ نہ ہم رسوا ہوں اور نہ فتنہ میں پڑیں خداوند جان سے
مارا کافروں کو جو تیرے رسولوں کو ٹھٹھلاتے ہیں اور لوگوں کو تیری راہ سے روکتے ہیں یعنی بہکتے ہیں اور اُنکو اپنا خدا
انداوینے والا کرا اور اُنکو تکلیف دے اے معبود بحق یہ دعا قبول کر۔ نقل کیا اسکو نسائی ابن حبان حاکم نے وعلیہ
مَنْ اسَلَّمَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ سَعَةً وَاَرْسْ خُصَّصْ كُوْجُوْ سَلَامَانَ هُوَ يَدْعَا سَكْحَا
اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ سَخِ يَا اللّٰهُ مَحْجُوْ كُجُوْشْ اَوْ مَحْجُوْ رَحْمَ كُرا اور مَحْجُوْ سِيدِ حُصِي رَاہ دِکھا اور مَحْجُوْ كُوْ رُزْقِ عَنَابِتْ كُرا نقل کیا اسکو ابو عوایہ نے
كَأَذَا رَجَعْتَ مِنْ سَفَرٍ يَكُنْ عَلَى كُلِّ شَرْفٍ مِنْ الْأَرْضِ ثَلَاثَ تَلَكِّيْمَاتٍ تَقْرَأُ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
وَصَدَقَ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحُكْمُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ أَيُّهَا النَّبِيُّ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ
سَاجِدٌ وَنَسَاجِدُونَ لِيَوْمَ تَأْتِي حَامِدُونَ صَدَقَ اللَّهُ وَعْدُهُ وَنَصْرَ عَبْدِهِ وَهَزَمَ مَرَا الْخَرَابَ
وَصَدَقَ خُشْعٌ مُرْكُتِ سَخِ اور جب اپنے سفر جہاد سے پھرے تو زمین کی ہر لمبندی پر اُٹھ کر تین بار کہے پھر یہ پڑھے
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَصَدَقَ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحُكْمُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اسکا ترجمہ پہلے گزر چکا آئیں تائیمون الخ یعنی ہم
پھرنے والے ہیں توبہ کرنے والے ہیں جنگی کرنے والے ہیں سجدہ کرنے والے ہیں چلنے والے ہیں یعنی جہاد کی راہ
میں اپنے پروردگار کے واسطے تعریف کرنے والے اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ بجا کیا اور اپنے بندہ کی فتح کی یعنی نصرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کفار کے گروہوں کو تنہا شکست دی نقل کیا اسکو بخاری مسلم ابوداؤد ترمذی نسائی نے فَأَخْبَرَنَا
أَشْمُوكَ عَلَى بَلَدِهِمْ أَيُّهُنَّ تَأْتِيْنَنَ عَابِدُونَ لِيَوْمَ تَأْتِي حَامِدُونَ وَلَا يَرِ الْيَقُوْ لَهَا حَقِّيْ يَدْ خُلْ بَلَدُ
خُشْعٌ مُرْكُتِ اور جب اپنے شہر کے نزدیک آوے تو یوں کہے آئیں تائیمون عابدون لربنا حامدون یعنی ہم پھرنے والے
ہیں توبہ کرنے والے جنگی کرنے والے اپنے پروردگار کی حمد کرنے والے ہیں اور ان کلمات کو بار بار کہتا رہے یہاں تک کہ
اپنے شہر میں داخل ہو نقل کیا اسکو بخاری مسلم نسائی نے وَأَذَا دَخَلَ عَلَى أَهْلِهِ قَالَ تَوْبًا تَوْبًا لِيَوْمَ تَأْتِي حَامِدُونَ
عَلَيْكُمْ حَامِدُونَ تَوْبًا تَوْبًا لِيَوْمَ تَأْتِي حَامِدُونَ تَوْبًا تَوْبًا لِيَوْمَ تَأْتِي حَامِدُونَ تَوْبًا تَوْبًا لِيَوْمَ تَأْتِي حَامِدُونَ
ہو تو یوں کہے توبہ توبہ الخ یعنی میں توبہ کرتا ہوں توبہ اپنے پروردگار کے سامنے ایسی حالت میں کہ سفر سے پھرنے والا ہوں
ایسی توبہ کہ ہمیر گناہ نہ چھوڑے۔ نقل کیا اسکو احمد طبرانی ابن سنی نے اور ایک روایت میں یوں آیا ہے اُوْبَا اُوْبَا الخ یعنی میں
پھرتا ہوں سفر سے ایسی طرح پھرتا کہ توبہ کرنے والا ہوں اپنے پروردگار کے سامنے ایسی توبہ کہ ہمیر کوئی گناہ نہ چھوڑے

نقل کیا اسکو بزرگوار بعلی نے وَمَنْ نَزَلَ بِهِ غَمٌّ اَوْ كُرْبٌ اَوْ اَمْرٌ مُّهِمٌّ فَلْيَقُلْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَكِيمُ
 لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ
 الْكَرِيِّمِ **مَنْ قَا** اور سپر کوئی غم یا سختی یا مشکل کام واقع ہو تو چاہئے کہ یہ دعا کہے لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ
 رخ یعنی کوئی معبود نہیں سوا اے اللہ بزرگ برادر کے کوئی معبود نہیں سوا خدا کے جو بڑے عرش کا مالک ہے کوئی معبود
 نہیں سوا خدا کے جو آسمانوں اور زمین کا پروردگار ہے۔ نقل کیا اسکو بخاری مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ نے اور ایک
 روایت میں یوں ہے لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ الْحَكِيمُ الْكَرِيمُ لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَا اِلَهَ اِلَّا
 اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ کوئی معبود نہیں سوا اللہ بزرگوار کریم کے کوئی
 معبود نہیں سوا اللہ کے جو عرش بریں کا مالک ہے کوئی معبود نہیں سوا اللہ کے جو آسمانوں کا پروردگار اور زمین کا پروردگار
 اور عرش کریم کا پروردگار ہے نقل کیا اسکو بخاری نے لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ الْحَكِيمُ الْعَظِيمُ لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ
 الْعَظِيمِ تَعَزَّيْكَ عَنْ بَعْدِكَ ذَلِكَ عَقْوُ ابوعوانہ کی روایت میں اسی دعا کے صرف دو صیغہ ہیں لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ الْحَكِيمُ الْعَظِيمُ
 اَللّٰهُمَّ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ بھران کلمات کے بعد دعا مانگئے یعنی جو کچھ چاہے اور ایک روایت میں دعا اس طرح ہے لَا اِلَهَ
 اللَّهُ الْحَكِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ **مَنْ حَبَسَ** کوئی معبود نہیں سوا اللہ بزرگوار کریم کے میں پاکی بیان کرنا ہوا ان اللہ کی اور
 اللہ رَبُّ الْعَالَمِينَ **مَنْ حَبَسَ** کوئی معبود نہیں سوا اللہ بزرگوار کریم کے میں پاکی بیان کرنا ہوا ان اللہ کی اور
 اللہ بہت برکت والا ہے عرش کا مالک ہے نقل کیا اسکو ابن ابی شیبہ نسائی ابن حبان حاکم نے اور بعض روایت میں
 یہ جملہ بھی زیادہ آیا ہے وَاَمَّا لَدَرْبِ الْعَالَمِينَ یعنی سب تعریف اللہ کو ہے جو عالموں کا پروردگار ہے نقل کیا اسکو ابن حبان
 حاکم نے لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ الْحَكِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ السَّمَوَاتِ السَّعْدَةِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ الْحَكِيمُ
 لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ عِبَادِكَ وَكَفَرِهِمُ السَّيِّئِينَ اَوْ اَوْ عَاكِمٍ فِيْ كِتَابِهِ
 اللّٰهُ عَاكِمٌ ایک روایت میں دعا اس طرح ہے نہیں ہے کوئی معبود سوا اللہ بزرگوار کریم کے میں پاکی بیان کرنا ہوا ان اللہ کی اور
 آسمانوں کا پروردگار اور بڑے تخت کا مالک ہے سب تعریف اللہ کو ہے جو عالموں کا پروردگار ہے یا اللہ زمین تیری پناہ مانگتا
 ہوں تیرے بندوں کی راہی سے مصنف کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیحہ الا سادہ ہے اسکو ابن ابی حاتم نے اپنی کتاب میں
 جب کا نام دعا ہے نقل کیا ہے۔ حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ **مَنْ حَبَسَ** اللہ بزرگوار کریم کے میں پاکی بیان کرنا ہوا ان اللہ کی اور
 نقل کیا اسکو بخاری ترمذی نسائی نے حَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ **مَنْ حَبَسَ** اللہ بزرگوار کریم کے میں پاکی بیان کرنا ہوا ان اللہ کی اور
 کیا اسکو بخاری نے **مَنْ حَبَسَ** ابن عباس نے سے منقول ہے کہ حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو جب آگ میں
 ڈالا انہوں نے یہی کلمہ پڑھا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہی کلمہ پڑھا جب لوگوں نے آپ سے عرض کیا ان
 ازناس قد جمعوا لکم فاختوم یعنی کفار تمہارے لڑنے کو جمع ہوئے ہیں تو انہوں نے ڈرو اور ایک روایت میں آیا ہے کہ جب حضرت
 ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالنے لگے تو ان کا آخری قول یہ تھا حَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ لَئِنْ لَمْ يَنْقُضْهُمُ

بزرگوار آیت کے دعا مانگنی مقبول ہوتی ہے نقل کیا اسکو ترمذی نسائی حاکم احمد زرارہ یعلیٰ نے وف مولانا عبدالغفری رح نے
 سورہ فون کی تفسیر آیت لولا ان تدارک نعمۃ من ربہ الایہ کے ذیل میں لکھا ہے کہ معتبر شائخ سے منقول ہے کہ ہر غم و اندوہ کے
 لئے اس آیت کا پڑھنا تریاق مجرب ہے اور اسکے پڑھنے کے دو طور ہیں ایک یہ کہ سوال الہیہ بیست و جماعتی ایک مجلس میں
 پڑھی جاوے دوسرے یہ کہ ایک شخص تنہا اس آیت کو نماز عشا کے بعد تارک مکان میں بیٹھ کر اظہار ت قبلہ رو ہو کر تین
 بار پڑھے اور پانی کا پیالہ بھر کر اپنے پاس رکھے اور لمحہ لمحہ اُس پانی میں ایسا ہاتھ ڈال کر اپنے مونہ اور بدن پر پھیرے تین
 دن یا سات دن یا چالیس دن تک اسطرح پڑھے انتہی۔ اور کستان ابواللیث میں نقل کیا ہے حضرت امام جعفر صادق
 سے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں تعجب کرتا ہوں ایسے شخص سے جو چار چیزوں میں مبتلا ہو اور چار چیزوں سے غافل رہے
 اول تعجب اُس شخص سے ہے کہ غم میں مبتلا ہو اور اسکا تدارک اس آیت کے پڑھنے سے نہ کرے لا الہ الا انت سبحانک
 انی کنت من الخالین کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے فاستجینا له ونجینا من النعم وکذا لک نخی المؤمنین یعنی پورا
 نے جب یہ آیت پڑھی تو جیسے اسکی دعا قبول کی اور اسکو غم سے نجات دی اور اسطرح ہم مؤمنوں کو نجات دیتے
 ہیں یعنی جو وقت وہ فریاد و دعا کریں تو ہم انکو غم سے نجات دین و دم اُس شخص سے تعجب ہے کہ وہ کسی چیز سے ڈرتا ہو تو
 وہ یہ آیت کیون نہیں پڑھتا جسی اللہ و نعم الوکیل کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وقالوا حسبا اللہ و نعم الوکیل فانقلبوا بجمعۃ
 من اللہ و فضلہ لم یسہم سو یعنی صحابہ نے کہا کہ اللہ بیکو کافی ہے اور وہ اچھا کارساز ہے تو بدر سے مراجعت کی خدا

کے ہاتھ سے ہر چیز کا سامان ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ سے ہر چیز کا سامان ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ سے ہر چیز کا سامان ہے

حسب رزق الی سر اللہ سمیر: بعد دیو اللہ تعالیٰ اس آیت کے بعد فرماتا ہے فواء اللہ سیات مالموعنی فرعون
 کا چچا راد بھائی سمعان نام پوشیدہ ایمان رکھتا تھا جب اسکی قوم نے تنبیہ کی تو اُسنے آیت افرض امری آخر تک پڑھی
 یعنی میں سوچتا ہوں اپنا معاملہ اللہ کو کہ خدا تعالیٰ بندوں کے حال کا مینا ہے تو خدا تعالیٰ نے اسکو ان لوگوں کے مکر سے
 بچا لیا۔ چہارم اُس شخص سے تعجب ہے کہ جنت کی خواہش رکھے اور یہ کلمات نہ کہے ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ کیونکہ اللہ تعالیٰ
 فرماتا ہے ولولا ان دخلت جنتک قلت ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ ان تران انا اقل منک مالا و لا افضلی ربی الی یوم
 خیر من جنتک یعنی ایک مومن نے کافر سے کہا کہ جب تو اپنے باغ میں آیا کیوں نہ کہا جو اللہ چاہے وہی ہے ہونیوالا
 محکم اپنے مال کے محافظت کی قوت نہیں مجھ اللہ کی مدد کے اگر تو مجھے دیکھتا ہے کہ میں تجھ سے مال اور اولاد میں کمتر ہوں
 تو امید ہے کہ مجھکو میرا رب تیرے باغ سے بہتر عنایت کرے۔ یہ قصہ سورہ کہف میں مفصل مذکور ہے اسکی تفسیر میں دیکھنا
 چاہئے یہاں کتاب کے طویل کے خوف سے اسقدر پرکتفا کیا و ما قال عبدک اصابہ ہر و اسعک اللہ
 ان عبدک و ابن عبدک و ابن امیک ناصیتی بیدک ما ض فی حکمک عدل فی قضاک و
 اشکک بکل شیء حقک و ہنسک او ازلک فی کناک اق حاشنہ لکل امر من خلقک

اَوَسْتَأْذَنُكَ بِهٖ فِی عِلْمِ الْغَیْبِ عِنْدَكَ اَنْ یَّجْعَلَ الْقُرْآنَ رَسِیْعَ قَلْبِیْ وَتُوَدَّ بَصَرِیْ وَجِلْدَیْ حُرْنِیْ
 وَذَهَابَ هِمَّتِیْ اِلَّا اَذْهَبَ اللّٰهُ هَمَّہٗ اَوْ اَبْدَلَ مَکَانَ حُرْنِیْ وَفَکَا حَبْ مَسْ اَصْ رَمَضْ
 کلا اور جس کسی بندہ نے جسکو فکر یا غم لاحق ہوا ہو یہ دعا پڑھے اللہم انی عبدک سے ذاب ہمی تک اسد تعالیٰ اسکا
 غم دور کر دیتا ہے اور اس کے غم کے عوض خوشی عنایت فرماتا ہے اور دعا کے معنی یہ ہیں یا اللہ میں تیرا بندہ ہوں اور
 تیرے بندہ کا بیٹا ہوں اور تیری لونڈی کا بیٹا ہوں میری پیشانی کے بال تیرے قبضہ قدرت میں ہیں تیرا حکم میرے
 باب میں جاری ہے یعنی تیرے حکم کو توقف نہیں تو جو چاہے سو کرے میرے معاملہ میں تیری تقدیر عدل ہے میں تجھ سے
 سوال کرتا ہوں بذریعہ ہر ایک نام کے جو تیرے لئے مخصوص ہے اور اُس سے تو نے اپنی ذات کا نام رکھا ہے یا تو نے
 اُسکو اپنی کتاب میں نازل فرمایا تو نے اُسکو اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھایا ہے یعنی وحی یا الہام کے طور پر بدو کتاب
 میں ذکر کر نیکے یا تو نے اُسکو اپنے نزدیک علم غیب میں پسند کیا ہے یعنی کسی کو تیرے سوا اطلاع نہیں ہوئی ایسے نام کے
 ذریعہ سے میں یہ مانگتا ہوں کہ تو قرآن بزرگ کو میرے دل کی بہار اور میرے آنکھوں کی روشنی کرے اور اُسکو میرے غم
 کے دور کرنے اور میرے فکر کے جاتے رہنے کا باعث فرما دے نقل کیا اسکو ابن حبان حاکم احمد ابو یعلیٰ زہرا بن ابی شیبہ
 طبرانی نے مَنْ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کَانَ لَهُ کَذَوَاءٍ مِّنْ تَسْعَةِ وَتِسْعِیْنِ کَذَوَاءٍ اَیْسَرُهَا
 اَکْثَرُ مَسْ کلا جو کوئی یہ کلمات کہے لا حول ولا قوۃ الا باللہ نہیں گنا ہوئے بچنا اور نہ قوت عبادت پر گرا اس کی
 مدد سے تو یہ کلمات اُس کے حق میں ننانوے جایا ریون کی دوا ہوتے ہیں جنہیں سے ادنیٰ غم ہے۔ روایت کیا اسکو حاکم
 طبرانی نے ف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ بہت کہا کرو اسلئے کہ یہ کلمات جنت کے
 عزائم میں سے ہیں اور جو کوئی انکو بہت پڑھتا ہے تو اسد تعالیٰ اسکی طرف رحمت کی نظر فرماتا ہے اور جب خدا نے اسکی
 طرف نظر کی تو دنیا اور آخرت کی خیر اسکو حاصل ہوئی اور فرمایا اے اسکو بہت کہو کیونکہ یہ کلمہ ننانوے قسم کے ضررون کو دفع
 کرتا ہے جنہیں سے ادنیٰ غم ہے اور کھول سے مروی ہے کہ جو کوئی لا حول ولا قوۃ الا باللہ دلا مجاہد ابن اسد الا الیہ کہتا ہے تو
 اسد تعالیٰ اُس سے ستر دروازے ضرر کے بند کر دیتا ہے جنہیں سے ادنیٰ احتیاج ہے کذا فی وظائف النبی مَنْ کَانَ لَا یَسْتَغْفِرُ
 ذِقْ حَبْ مَنْ اَکْثَرَ مِنَ الْاِسْتِغْفَارِ سَجَّلَ اللّٰهُ لَهُ مِنْ کُلِّ صَنِیْقٍ مَّحْرَجًا وَمِنْ کُلِّ هَمٍّ
 فَنَجًّا وَرَزَقَهُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ ذَسْ قِ حَبْ جو کوئی استغفار کی مداومت لازم کرے یہ الفاظ
 ابو داؤد ابن ماجہ ابن حبان نے نقل کئے ہیں اور نسائی نے یوں روایت کیا کہ جو کوئی بہت پڑھے استغفار تو اسد تعالیٰ
 اُس کے لئے ہر گزئی سے نکلانا اور ہر غم سے رہائی دیتا ہے اور اُسکو دوزی ہو بچاتا ہے اسی جگہ سے کہ اُسکو گمان نہ ہو نقل کیا
 اسکو ابو داؤد نسائی ابن ماجہ ابن حبان نے وَتَقَدَّرَ مَرَمًا تَقْوَلُ مَنْ تَزَلَّ بِہٖ کَرْبٌ اَوْ شِدَّةٌ عِنْدَ سَاعَةِ
 الْمَوْتِ دِنْ هَمٍّ اور پہلے گزری یعنی اذان کی دعاؤں میں وہ دعا جسکو غم زدہ یا سختی کشیدہ مؤذن کی اذان سے
 کے وقت پڑھے سفل کیا اسکو حاکم نے فقیر کہتا ہے کہ پیشتر یہ گزر چکا ہے کہ غمزدہ مستظرف اذان کا رہے جب مؤذن اذان کہے

تو اسکا جواب انہیں الفاظ سے دےنا اور بعد ازاں تم ہونیکے اللہ رب فرما اللہ صافۃ استجاب لہا اور دعائیک پڑھ کر پڑھا
 مہمورد کی دعا کرے کہ ان توفیق پر کہ تم کو امر الحق اور نفع فی امر عظیم قال حسبنا اللہ ونشعر اللہ کیل
 علی اللہ توفیقاً **مصلحت** اور اگر توفیق کسی بلا یا کسی کام دہشت ناک کر ہو یا کسی بڑے معاملہ میں مبتلا ہو
 تو یہ کلمات پڑھ کر حسبنا اللہ ونعم انوکیل علی اللہ تو کھانا یعنی اللہ کو کافی ہے اور وہ اچھا کارساز ہے مجھے اللہ ہی پر
 بھروسہ کیا نظر کیا اسکو ترمذی ابن ابی شیبہ نے وَاِنْ اَصَابَتْهُ مُصِيبَةٌ فَلْيَقُلْ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ راجِعُونَ
 اللہ عَزَّوَجَلَّ اَحْسَبُ مُصِيبَتِيْ فَاجْعَلْ فِيْهَا وَاَبْدِ لِيْ مِنْهَا خَيْرًا **مصلحت** اور اگر کسیکو مصیبت
 پہونچے تو چاہئے کہ یوں کہے اللہ اسکی نبی ہم اللہ ہی کے ملک ہیں اور ہم اسکی طرف پھرنے والے ہیں یا اللہ میں اپنی
 مصیبت کا ثواب تیرے پاس مانگتا ہوں تو مجھکو آسین ثواب عنایت فرما اور اُس سے بہتر مجھکو عطا دے یعنی جو چیز کہ
 جاتی رہی اور مصیبت کا سبب ہوئی اسکے عوض اچھی چیز عنایت فرما۔ نقل کیا اسکو ترمذی نسائی ابن ابی شیبہ اور
 ایک روایت میں یہ دعا اس طرح ہے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ راجِعُونَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اَجْعَلْ فِيْ مُصِيبَتِيْ وَاَخْلَعْ لِيْ
 خَيْرًا **مصلحت** یعنی ہم اللہ ہی کی ملک ہیں اور ہم اسکی طرف پھرنے والے ہیں یا اللہ مجھکو میری مصیبت میں ثواب دے
 اور میرے لئے اُس سے بہتر عوض دے نقل کیا اسکو مسلم نے **ف** اناللہ وانا الیہ راجعون میں اس بات کا اشارہ ہے
 کہ اگر اسکی تقدیر پر رضی ہونگے تو ثواب پاؤں گے ورنہ سختی عذاب ہونگے۔ اس آیت میں اقرار اپنی عاجزی اور تسلیم اور رضا
 کا ہے پھر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی مصیبت میں ان کلمات کو پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ فوت ہوئی چیز کے عوض
 دین اُس سے بہتر اسکو عنایت فرماتا ہے چنانچہ جب حضرت ام سلمہؓ کا خاوند مرا تو انہوں نے اس آیت کو پڑھنا چاہا پھر
 خیال کیا کہ مجھے اس خاوند سے بہتر کون شوہر ملے گا مگر اتباع سرور عالم یہ کلمات پڑھے پھر وہ حضرت کے نکاح میں آئیں
 جو افضل مشرور ہیں **فَظَنِيْ وَادْخُلَا بَا** اَحَدًا **اللہم** اِفْنَاکَ مَا شِئْتَ **ع** جب یہ دعا پڑھی تو انہوں نے **فِي الْمَشْخُوعِ**
ع اور جب کسی کے لئے کسی کا ظالم سے تو یوں کہے اللہم اِفْنَاکَ مَا شِئْتَ یعنی یا اللہ تو مجھکو اُس سے کفایت کر
 جو ظلم تو چاہے یعنی افسوس کہ جس قدر میرے تو چاہے مصنف کہتا ہے یہ حدیث صحیح ہے بلونیم نے اسکو اپنی
 کتاب میں جب کا نام مستخرج علی سلم ہے نقل کیا ہے **ف** جب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکرؓ کے ساتھ
 کھے ہجرت کی تو ایک کا فراق نام نے تعاقب کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی دعا پڑھی اسکا گھوڑا پیٹ تک زمین
 میں دھنس گیا **اللہم** اِنْفِثْ بِکَ مِنْ شَرِّ وِرْهَمٍ وَکَذَرَا بَکَ فِی شَحْوِیْ **ع** یا اللہ ہم تیری پناہ
 مانگتے ہیں دشمنوں کی برائی سے اور ہم انکی شرمنہ کرتے ہیں تیری مدد سے ایسے حال میں کہ تجھکو انکے مقابلہ میں کوئے ہیں
 یعنی اس عرض سے کہ تو انکو ہم سے دھن کرے نقل کیا اسکو ابو حاتم نے فقیر کہتا ہے کہ مترجم نے ذرا بک فی خورم کی جو کتب
 کھی ہے کہ ذرا بک کو جدا جلاور فی خورم کو اسکا حال ڈالا ہے کسی شرح میں نظر سے نہیں گذرا بلکہ صاحب مفاہیح نے
 ذرا بک کے معنی غمناک کہے ہیں اور صاحب خزائن نے لکھا ہے کہ غمناک میں بلا و درد زار ہے اور ذرا بک کے معنی غمناک

ظالم سے دھن کرنا

کے ہیں جیسے دوسری روایت میں آیا ہے غرض کہ معنی نذر اکب فی خورجم کے یہ ہیں کہ ہم تم کو انکی آؤ کرتے ہیں کہ تو انکو
 دفع کرے والد اعلم اللہ اِنِّیْ اَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِهِمْ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ وَرِیْثِهِمْ عَوَا اَمِنْ تَجْمُوْکَ
 متقابل کرتا ہوں اور تیری پناہ مانگتا ہوں انکی برائی سے۔ نقل کیا اسکو ابو عوانہ نے وَرَانَ خَاَفَ سُلْطَانًا اَوْ ظَلَمًا
 وَلَقَدْ قَالَ اللّٰهُ اَلْبَرُّ اَللّٰهُ اَعَزُّ مِنْ خَلْقِهِ جَمِیْعًا اللّٰهُ اَعَزُّ مِمَّا خَاَفَ وَاحْذَرُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَلَّذِیْ لَا اِلٰهَ
 اِلَّا هُوَ الْمُصِیْبُ السَّمَاءُ اَنْ تَقَعَ عَلَی الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهِ مِنْ شَرِّ عَبْدٍ فَلَا فَلَاحَ وَجُنُوْدِهِ وَاَتَّبَاعِهِ وَ
 اَشْبَاعِهِ مِنَ الْبَحْرِ وَالْاَرْضِ اَللّٰهُمَّ کُنْ لِیْ جَارًا مِنْ شَرِّ هُوَ جَلَّ ثَنَاؤُکَ وَعَزَّ جَارُکَ وَلَا اِلٰهَ غِیْرُکَ
 تِلْکَ مَرَاتِبُ کَلِمَتِ مُؤْمَصٍّ اور اگر بادشاہ سے یا کسی ظالم سے ڈرے تو یہ دعا اللہ اکبر سے خیر تک تین بار
 پڑھے اسکے معنی یہ ہیں اللہ بہت بڑا ہے اللہ اپنی سب مخلوق سے غالب تر ہے اللہ اُس چیز سے غالب تر ہے جس سے میں
 ڈرتا ہوں اور ہر اس بڑا ہوں میں پناہ مانگتا ہوں اُس اللہ کی کہ کوئی معبود سوا اسکے نہیں وہ آسمانوں کو تھامے والا ہے
 اس بات سے کہ زمین پر گر پڑیں مگر اُسکی اجازت سے تیری پناہ مانگتا ہوں میرے ظان بندہ کی برائی سے یعنی ظان کی جگہ اس
 بندہ کا نام لے اور اُسکے شکر دے اور بالعداوت اور گروہوں کی برائی سے خواہ اُسکے گردہ جن سے ہوں یا انسان سے یا اللہ تو میرا
 محافظ ہو انکی برائی سے تیری تعریف بڑی ہے اور تیری پناہ پکڑنے والا غالب ہے اور کوئی معبود نہیں سوا تیرے نقل کیا اسکو
 طبرانی نے مرفوعاً اور موقوفاً ابن ابی شیبہ اور ابن مردویہ اور طبرانی نے اور دوسری روایتوں میں ڈر کے لئے یہ لگتی دعا میں
 بھی آئی ہیں جو نسی چاہے انہیں سے پڑھے۔ اللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِکَ اَنْ یَّضْرِبَ عَلَیْنَا اَحَدًا مِنْهُمْ اَوْ اَنْ یَّضْرِبَ
 هُوَ عَلَیْکَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِکَ اَنْ یَّضْرِبَ عَلَیْنَا اَحَدًا مِنْهُمْ اَوْ اَنْ یَّضْرِبَ
 ہُوَ عَلَیْکَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِکَ اَنْ یَّضْرِبَ عَلَیْنَا اَحَدًا مِنْهُمْ اَوْ اَنْ یَّضْرِبَ
 نے اللّٰهُمَّ اَلْجَبْرِیْلُ وَمِیْکَائِیْلُ وَاسْرَافِیْلُ وَالْاِنْبِیَاءُ کُلُّهُمْ سَمْعِیْلُ وَاسْمٰعِیْلُ وَاسْمٰعِیْلُ وَاسْمٰعِیْلُ
 اَحَدًا مِنْ خَلْقِکَ عَلَی بَشَیْءٍ لَّا طَاقَةَ لَیْ بِہِ هُوَ مُصَوِّدٌ لِّسَانِکَ اَوَّلَیْکَ اَوَّلَیْکَ اَوَّلَیْکَ اَوَّلَیْکَ
 اور ہر اسم اور اسمائیل اور اسحاق کے معبود و مجھ کو عافیت دے یعنی سب ظاہری اور باطنی بلاؤں سے اور مجھ کو اپنے مخلوق سے
 غالب شکر ایسی چیز سے کہ مجھ کو اُسکی طاقت نہ ہو نقل کیا اسکو موقوفاً ابن ابی شیبہ نے رَضِیْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا
 وَبِیْحٰی نَبِیًّا وَبِالْقُرْآنِ حَکْمًا وَاِمَامًا مُّؤَمَّصًّیْنِ میں نے اسی جو اللہ کے رب ہونے سے اور اسلام کے دین
 ہونے سے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے سے اور قرآن کے حاکم اور امام ہونے سے یعنی قرآن کا حکم ماننا ہوں اللہ اکبر
 عمل کرتا ہوں نقل کیا اسکو موقوفاً ابن ابی شیبہ نے ف تفسیر در مشور میں ہے کہ خوف بن مالک اشجعی کے بیٹے کو شکر
 نے قید کیا اور اُسکو باز کر دیا کہ اس نے اپنے باپ کو لکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہو کر میری غلطی
 کا حال عرض کروا انہوں نے جب اپنی خدمت میں اپنے بیٹے کا حال عرض کیا اپنے فرمایا کہ تم کو کچھ بھوکہ انداز سے ڈرے
 اور اسی پر بھروسہ کرے اور صبح شام بیات پڑھا کرے تقدیر کا کہ رسول من انکم عزیز علیہ ما فیتکم وریض علیکم المؤمنین روف
 رحیم تان تو لو نقل جیسی اللہ لا الہ الاہو علیہ تو کلت و ہر رب العرش اعلیٰ جب یہ خط لکھو گیا اور انہوں نے یہ آیت پڑھی اللہ

یہ دعا ہے جو
 اللہ تعالیٰ نے
 اپنے پیغمبر
 کو سکھائی
 ہے کہ وہ اپنے
 دشمنوں سے
 خود کو محفوظ
 رکھے اور اپنے
 دین و دنیا کو
 بچائے

نے قید سے رہائی دی پھر کچھ جگہ میں جا کر کھانا وٹا اور کبیراں ہانک لائے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ جانور
 حلال ہیں یا حرام آپ نے فرمایا کہ حلال ہیں اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ومن تین استبحل لہ مخزجا ویزقہ حنث
 لا یقتب یعنی جو کوئی اس سے ڈرتا ہے تو اس کے لئے اللہ کھانے کی جگہ کرتا ہے اور اسکو روزی ایسی جگہ سے دیتا ہے کہ وہ
 گمان بھی نہیں رکھتا۔ اور کبیراں جس رضے نے کہا کہ جو کوئی یہ آیت بادشاہ کے پاس پڑھے جسکے ظلم سے خائف ہو یا مروج
 کے دقت جس سے ڈوبنے کا ڈر ہو یا درندہ جانور کے پاس تو ان چیزوں میں سے کوئی اسکو ضرر نہ کرے گی۔ اور ایک دوسری
 روایت میں آیا ہے کہ عون بن مالک نے اپنے بیٹے کے معقد ہونیکا حال جناب رسالت آب صلی اللہ علیہ وسلم کے خدمت
 میں بیان کر کے عرض کیا کہ اسکی والدہ بیقرار ہے اب مجھ کو کیا حکم ہے آپ نے فرمایا کہ میں تجھکو اور اسکی ماں کو حکم کرتا ہوں
 کہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ بہت پڑھو انکے بی بی نے کہا کہ آپ نے خوب فرمایا اور دونوں نے اسکے پڑھنے کی کثرت کی آخر کار
 دشمن انکے بیٹے سے غافل ہوئے اور وہ انکار یوڑ ہانک لایا اسوقت یہ آیت اتری ومن تین استبحل لہ مخزجا ویزقہ حنث
 میں لکھا ہے کہ جو کوئی اپنے مقتول ہونے بعد اب وغیرہ سے ڈر رکھتا ہو تو ایک کبریا میندھا فریقہ قربانی کے قابل لا کر
 ایک خالی مکان میں قبلہ رخ کر کے فصیح کرے اور زنج کے وقت یون کہے اللہم ہذا لک فذلی مقبل منی اور ایک گدھا کھڑے
 کہ خون اسی میں جمع ہو پھر خون کو خاک سے بند کر دے کہ پاؤں کے نیچے نہ آوے اور اس جانور کے گوشت کے چھ ٹکڑے
 کر کے فقیروں سکینوں کو دے اور خود نہ کھاوے اور نہ وہ لوگ کھاویں جنکا نفقہ آپ واجب ہے انشاء اللہ جس بلا سے
 ڈرتا ہے دفع ہو جائیگی اور وہ جانور اسکا بلا ہو جائیگا یہ ترکیب مجرب ہے کہ انی فتح ابین وان خاف شیطانا
 اَوْ عَلٰی کَافِلٍ اَوْ عَلٰی ذٰی جَہْلٍ اَوْ عَلٰی اَلْکَرِیْمِ وَ بَکَلِمَاتِ اللّٰهِ اَلَا یَجِیءُ وَ زُہُنٌ بَرٌّ وَا فَکَیْحٌ مِنْ
 شَرِّ مَا خَلَقَ وَ ذَاوَرٌ وَا مِنْ شَرِّ مَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَا مِنْ شَرِّ مَا یُعْرَضُ فِیْهَا وَا مِنْ شَرِّ مَا ذَرَأَ فِی الْاَرْضِ
 وَا مِنْ شَرِّ مَا یَخْرُجُ مِنْهَا وَا مِنْ شَرِّ فَاثِنِ اللَّیْلِ وَا النَّهَارِ وَا مِنْ شَرِّ کُلِّ طَارِقٍ اِلَّا طَارِقًا یَطْرُقُ بِخَبَرٍ
 یَا رَحْمٰنُ اَطْبَسْ طَمَضْ ص اور اگر کسی شیطان سے ڈرے خواہ وہ جن ہو یا انسان یا اس کے سوا کسی
 اور چیز سے یا حیوانات موزیات سے تو چاہئے کہ یہ دعا پڑھے اعوذ بوجہ السدائخ یعنی میں پناہ مانگتا ہوں خدائے بزرگ ذات
 کی اور خدا کے پورے کھنوں کی جن سے تجاوز نہیں کرتا نیک اور بائس چیز کی برائی سے جو اسے پیدا کی اور پھیلائی اور بلا تفتان
 بنائی اور اس چیز کی برائی سے جو آسمان سے اترتی ہے اور اس چیز کی برائی سے جو آسمان میں چڑھتی ہے اور اس چیز کی برائی سے
 جو زمین میں پیدا کی اور اس چیز کی برائی سے جو زمین سے نکلتی ہے اور رات اور دن کے فتنوں کی برائی سے اور رات کے
 ہر حادثہ کی برائی سے یعنی جو وغیرہ سے مگر جو حادثہ کہ بھلائی کے ساتھ آوے یا رحمن یعنی مجھ پر رحم کر نقل کیا اسکو احمد طبرانی
 سنائی طبرانی ابن ابی شیبہ ابو یعلیٰ نے ف کلمات اللہ سے مراد اللہ تعالیٰ کی کتابیں اور نام و صفات ہیں کوئی انکی
 تاثیرات سے خارج نہیں مثلاً انہوں کو جنت کا وعدہ کیا ہے اور کافر کو دوزخ کا بلا شک یون ہی ہو گا ع وَا ذَا اَتَعَوَّلَتْ
 الْغَیْلَانِ نَادٰی بِالْاَذَانِ مَرْمَضْ اور جب چھلا دے ظاہر ہوں تو اذان پکار کر کہے۔ نقل کیا اسکو مسلم

شیطان سے ڈرنے کا بیان

برابر ابن ابی شیبہ نے وفراۃ ایتہ الکرسیٰ **فصل** اور پکار کر پڑھے آیۃ الکرسی نقل کیا اسکو ترمذی ابن ابی شیبہ
 نے وَمَنْ فَرَغَ فَلْيَقُلْ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمِّ امْرِئٍ اَشْيَا طَائِرٍ
 وَاَنْ يَحْضُرَ ذُنُوبَ مَنْ اور جو کوئی ڈرے یعنی سونے یا جاگنے میں کسی چیز سے خائف ہو تو یہ دعا پڑھے
 اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ الشَّيْخِ بِنِي مِيْن بِنَاهِ اَمَّا هُوَ خَدَاكَ پورے کلموں کی اس کے غصہ یعنی مذابح اور اس کے بندوں کی
 بُرائی سے اور شیطانوں کے دشمنوں سے اور اس بات سے کہ شیطان میرے پاس آوین نقل کیا اسکو ابوداؤد ترمذی
 نسائی نے وَمَنْ عَلَبَهُ اَمْرٌ فَلْيَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ **دسویں** اور جو کوئی کام دبا لے یعنی سیا
 اس میں ہو کہ اسکا علاج نہیں جانتا تو وہ یوں کہے جسی السد و نعم الوکیل یعنی السد جو کھوکھلا ہے اور وہ اچھا کار ساز ہے نقل
 کیا اسکو ابوداؤد نسائی ابن جہنی نے وَمَنْ وَقَعَ لَهُ مَا لَا يَحْتَارُهُ فَلَا يَقُلْ لَوْ اَنِّيْ فَعَلْتُ كَذَا لَكُنَّا اَوْ لَكِنْ لَيَقُلْ
 يَقْدِرُ اللّٰهُ وَمَا شَاءَ فَعَلَ **سولہویں** اور جس شخص کو ایسی چیز
 پیش آوے کہ اسکو ناخوش معلوم ہو تو یوں کہے اگر میں ایسا اور ایسا کرتا تو یہ برائی نہ ہوتی بلکہ یوں کہے کہ یہ
 خدا کے حکم سے واقع ہوا اور جو کچھ اس نے چاہا وہ کیا۔ نقل کیا اسکو مسلم نسائی ابن ماجہ ابن سنی نے **ف** یعنی یوں عقلاً
 نہ کرے کہ اگر میں یوں کرتا تو یہ بات واقع نہ ہوتی مثلاً کوئی شخص گھر سے نکلا اور کسی نے اسکو ستایا تو یہ عقلاً نہ کرے کہ
 اگر گھر سے نہ نکلتا تو ستایا نہ جاتا اور یہ نہیں تئیر ہی ہے اور بعضوں نے اسکو نہی تحریمی کہا ہے فخر فقیر کہتا ہے کہ جو
 اسکی ممانعت کی یہ ہے کہ اس سے یہ دہم ہوتا ہے کہ تدبیر تقدیر کے معارض ہو سکتی ہے اور یہ عمل شیطانی ہے چنانچہ پیش
 میں ارشاد فرمایا کہ لفظ لعل شیطان کو کھولتا ہے مگر یہ اسی صورت میں ہے کہ تقدیر کے مقابلہ کے لئے کہا جائے اور اگر
 خیر کے فوت ہونے پر ذکر کرے تو کچھ مضائقہ نہیں چنانچہ حج وداع کی حدیث میں ہے لَوْ اَسْقِیْتُ مِنْ اَمْرِیْ اَحَدِیْثٍ
 وَاِنْ اَسْتَضَعَبْتُ عَلَيْهِ اَمْرٌ قَالَ اللّٰهُمَّ لَا سَهْلَ اِلَّا مَا جَعَلْتَهُ سَهْلًا وَاَنْتَ جَعَلْتَ اَمْرَیْ سَهْلًا اِذَا
 شِئْتَ **حبشی** اور اگر کسی پر کوئی کام دشوار ہو جاوے تو یہ دعا پڑھے اللھم لا سهل الا بحکمک یعنی یا اللہ کوئی چیز آسان
 نہیں مگر جو تو نے آسان کیا اور تو ہی دشوار کو آسان کرتا ہے جب چاہے نقل کیا اسکو ابن حبان ابن سنی نے وَمَنْ
 كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ اِلَى اللّٰهِ اَوْ اِلَى اَحَدٍ مِنْ بَنِي اٰدَمَ فَلْيَسْتَضِئْ بِضَوْءِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ
 ثُمَّ يَنْتَبِہْ عَلَی اللّٰهِ وَيُصَلِّ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ وَلْيَقُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَحْلِلْ لَیْ اَمْرٌ
 سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَسْأَلُكَ مِنْ حَبِیْبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعِزِّ اَمْرِ
 مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِمَةِ مِنْ كُلِّ بَرٍّ وَالْعِصْمَةِ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اَلَمٍ **مثنوی**
 اور جس کی کو حاجت ہو اللہ کی طرف یا بنی آدم سے کسی طرف تو اسکو چاہئے کہ اچھی طرح وضو کرے یعنی مسنون طور
 پر کرے اور نہایت سے بچے پھر دو گانہ نماز پڑھے پھر اللہ کی تعریف کرے اور بخیر صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے اور یہ
 دعا پڑھے لا اِلهَ اِلَّا اللّٰهُ اَحْلِلْ لَیْ اَمْرٌ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَسْأَلُكَ مِنْ حَبِیْبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعِزِّ اَمْرِ
 مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِمَةِ مِنْ كُلِّ بَرٍّ وَالْعِصْمَةَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اَلَمٍ

انہ کے بارہ میں جو حدیث مشکوٰۃ میں وارد ہے اُس کے الفاظ بعینہ نقل کئے اُس کے بعد یہ لکھا کہ مستند اس حدیث کا یہ ہے کہ دعائیں تقرب الی اللہ بذریعہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے حاصل کرے اور یہ اعتقاد رکھے کہ جب اس نماز اور خطاب کے میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ بارگاہِ خداوندی میں کروڑوں کو آپ میری آواز سنیں گے کیونکہ دور کی آواز سننا علم غیب سے متعلق ہے اور وہ مخصوص خدا کی ذات کو ہے کہ قرآن کی آیتیں اس کی شاہد ہیں بلکہ اس خطاب کو ایسا سمجھنا چاہئے جیسا انبیاء میں اسلام علیک ایہا انبی کہتے ہیں کہ وہ ان مقصود و یکار نے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سننا نہیں بلکہ حکایت معراجی کا یاد کرنا مراد ہے اور اس نماز اور خطاب کو امر تعبدی سمجھنا چاہئے جیسا طبیعی غیرو نے اس کی تصریح کی ہے اس طرح اس حدیث میں بھی غلام تعبدی ہے علاوہ ازیں یہ حدیث اعتقاد کے باب میں قابل استدلال نہیں کیونکہ اس کا ایک راوی عثمان بن خالد شریک الحدیث ہے اور ایک متروک الحدیث کی نقل حجت کے قابل فقہاء اور محدثین کے نزدیک نہیں ہوتی چنانچہ نووی کی تقریب اور اس کی شرح ترمذی راوی میں یہ مسئلہ مصرح ہے وَمَنْ أَدَّ حِفْظَ الْقُرْآنِ كَذَا كَانَتْ لَيْكَلَةً الْجَمْعَةِ فَإِنْ اسْتَطَاعَ أَنْ يَقُومَ فِي ذَلِكَ اللَّيْلِ لَا يَحْزَنُ فَلَيْكَلُهُ فَإِنَّهَا سَاعَةٌ مُتَشَوِّدَةٌ وَاللَّهُ عَامٌّ فِيهَا مُسْتَجَابٌ كَأَنَّ كَلِمَةً يَسْتَطِيعُ فَعْنَى أَوْ كَلِمَةً مُصَلَّى أَذْكَرَ رُكْعَاتٍ أَوْ رُكْعَاتٍ قُرْآنٍ كَمَا يَدْرَأُ جَابِءٌ تَوْجِبُ جَمْعُكَ رَاتٍ هُوَ بَسْ أَلَا تُحَسُّوهُ أَخْرَجَ تَهَانِي رَاتٍ مِّنْ نَّوْاسِقَتِ أَتُحَسُّوهُ كَبُودُهُ أَيْ سَاعَتٍ هِيَ كَأُسَيْنِ فَرَشْتَةٍ حَاضِرٍ جَوْنَةٍ هِيَ أَدْنَى مِّنْ دَعَا مُقْبِلٍ جَوْنَةٍ هِيَ أَوْ رَاكِبَةٍ هُوَ سَكَنُ مَعْنَى أَوْ قَتْلٍ نَّهْ أَوْ قَتْلٍ تَوَادُّ مَعْنَى رَاتٍ كَوَاتُحٌ أَوْ رَاكِبٌ نَّهْ كَرَسُكَ تَوَادُّ رَاتٍ مِّنْ أَتُحَسُّوهُ أَوْ جَارِ كَعَيْنٍ بُرْجٍ يَقْرَأُ فِي الْأَوَّلَى الْفَاتِحَةَ وَسُورَةً لَيْسَ فِي الثَّانِيَةِ الْفَاتِحَةَ وَحَمْدُ الدَّخَانِ وَفِي الثَّالِثَةِ الْفَاتِحَةَ وَالْمُتَزِيلُ السَّجْدَةَ وَفِي الرَّابِعَةِ الْفَاتِحَةَ وَتَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ

پہلی رکعت میں الحمد اور سورہ یس اور دوسری میں الحمد اور سورہ حم الدخان اور تیسری میں الحمد اور الم تر تبارک یعنی سورہ سجدہ اور چوتھی میں الحمد اور سورہ ملک پڑھے ۴ نفلوں میں ہر دو گانہ جدی نماز کا حکم رکھتا ہے تو تقدیم تاخیر یعنی سورہ و زمان کو پہلے پڑھنا اور سورہ سجدہ کو پہلے پڑھنا منسألفہ نہیں ایک ہی دو گانہ میں تقدیم تاخیر کر دے دوسرے یہ کہ نفلوں میں تقدیم تاخیر کر دے نہیں چاہیے ایک ہی دو گانہ میں ہر دو - فَإِذَا قَرَأَ مِنَ التَّشْهُدِ فَلْيُكْمِلِ اللَّهُ وَلْيُحْسِنِ الشَّعَاءَ عَلَى اللَّهِ وَلْيُكْمِلِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلْيُحْسِنِ وَعَلَى سَائِرِ النَّبِيِّينَ وَلْيَسْتَغْفِرْ لِمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلَا يَحْوَإِهَ الَّذِينَ سَبَقُوا بِالْإِيمَانِ أَوْ حِبِ انبیاء کے پڑھنے سے فراغت پا دے یعنی سلام پھیر کے تو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی تعریف کرے اور اللہ کی ثنا اچھی بیان کرے اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے اچھی طرح پرا در سب پیغمبروں پر درود بھیجے اور مومن مردوں اور عورتوں کے لئے بخشش مانگے اور اپنے اُن بھائیوں کے لئے بخشش مانگے جو ایمان میں اُس پر سبقت لیکے ہیں یعنی صحابہ اور تابعین کے لئے ۴ خدا کی اچھی ثناء یہ ہے کہ خلاص کے ساتھ اُس کے اسماء حسنی اور صفات کا طے سے ہوا درود اچھی طرح یہ ہے کہ اُس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف بیان کرے

دعا مضبوط

نفل و سہ ماہ

یا آل و اصحاب کو بھی شریک کر لے تو عبارت ذیل یا اسی جیسی اور عبارت دوسری زبان میں پڑھے۔ الحمد للہ رب العالمین
 اللہم صل علی سیدنا محمد وعلیٰ الہی الامی الہامشی وعلیٰ آلہ و صحابہ البرۃ الکرام وعلیٰ سائر النبیین و خیر جمیع المؤمنین و المؤمنات و
 لاخواننا الذین سبقونا بالایمان ع ثم لیقل فی آخر ذلک اللہم ارحمہنی بذلک المعاصی ابدًا امَّا اَقْبَلْتِنِیْ
 وَاَحْمِنِیْ اَنْ اَتَکَلَّفَ مَا لَا یَعْنِیْنِیْ پھر اس کے آخر میں یہ دعا پڑھے جس کا شروع اللہم ارحمہنی سے ہے اور آخر بالذکر العظیم
 پر فوائد کے لحاظ سے اس دعا کے ٹکڑے کر دیے ہیں معنی یہ ہیں الہی تو مجھ پر رحم کر گناہوں کے چھوڑنے سے یعنی توفیق دے
 کہ گناہ چھوڑ دوں ہمیشہ جب تک تو مجھ کو زندہ رکھے اور مجھ پر رحم کر اس بات کے چھوڑنے سے کہ میں تکلف کروں اسی بات
 کا جو مجھے فائدہ نہ دے **ف** آمین یہ اشارہ ہے کہ تومن خوشدل ہو کر بغاوت نہ کروں گا مگر یہ کہ وہ باتیں گناہ
 کی موجب نہ ہوں کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ آدمی کے اسلام کی خوبی ہے کہ بغاوت نہ کرے اور ترک کرے ع و اَرَزَقْنِیْ
 حَسَنَ النَّظَرِ فِیْمَا یُرْضِیْکَ عَنِّیْ اور مجھ کو روزی کر خوب دیکھنا اسی چیزوں میں جو تجھ کو مجھ سے راضی کرین **ف** یعنی
 اپنی پسندیدہ چیزوں میں فکر کر نیکی توفیق دے اور ان چیزوں کی محبت میرے دل میں ڈال یا نظریں سے آنکھ کا دیکھنا اور دیکھ
 تو یہ معنی کہ مجھ کو مطالعہ علوم دینی نصیب کر کہ اسی میں آنکھ مشغول رہے ع اللہم بدل بیع السموات والارض بالجلا
 والاکرام والعزۃ الّٰتی لا ترام اسْتَغْنٰکَ یَا اللّٰہُ یا رَحْمٰنُ بِجَلَالِکَ وَتَوَدُّ وَجْہَکَ اَنْ تُلْزِمَ قَلْبُیْ حِفْظَ
 یَکِنَّا بِکَ کَمَا عَلَّمْتَنِیْ اے اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے اے بزرگی اور بخشش والے اے اسی عزت والے کہ
 قصد نہیں کیا جاتا ہے یعنی دوسرے کو لائق نہیں کہ اس عزت کی آرزو کرے میں تجھ سے مانگتا ہوں یا اے دیارِ جن بوسیلہ تیری
 بزرگی اور تیری ذات کے نور کے یہ بات کہ تو میرے دل میں لازم کر دے اپنی کتاب کا یاد کرنا جیسے تو نے مجھ کو سکھائی
ف یعنی جیسی تو نے توفیق دی کہ قرآن کو دیکھ کر پڑھتا ہوں ویسی ہی توفیق دے کہ حفظ پڑھا کروں ع و اَرَزَقْنِیْ اَنْ
 اَتْلُوْکَ عَلَی النَّحْوِ الذِّہْنِیْ یُرْضِیْکَ عَنِّیْ اور مجھ کو یہ بات نصیب کر کہ قرآن کو پڑھوں اسی طرح کہ تجھ کو مجھ سے راضی کر
ف یعنی تدبر اور تفکر اور خلاص اور حضور اور صحبت الفاظ خارج کے ساتھ پڑھا کروں ع اللہم بدل بیع السموات
 والارض بالجلا والاکرام والعزۃ الّٰتی لا ترام اسْتَغْنٰکَ یَا اللّٰہُ بِجَلَالِکَ وَتَوَدُّ وَجْہَکَ اَنْ
 تُلْزِمَ قَلْبُیْ بِکَ بَصَرِیْ وَاَنْ تُطْلِقَ بِہِ لِسَانِیْ وَاَنْ تُفْرِجَ بِہِ عَنْ قَلْبِیْ وَاَنْ تُشْرِحَ بِہِ صَدْرِیْ وَاَنْ
 تُغْسِلَ بِہِ بَدَنِیْ فَارَہَ لَا یُعِیْنِیْ عَلَی الْحَقِّ غَیْرُکَ وَلَا یُوْنِیْہِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا تُخَلِّ وَلا تُؤْکِلَ اِلَّا بِاللّٰہِ
 الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ یَفْعَلْ ذَلِکَ ثَلَاثَ جُمُعٍ اَوْ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا یُحَاطُ بِاِذْنِ اللّٰہِ وَالَّذِیْ بَعَثَنِیْ بِالْحَقِّ مَا
 اَخْطَا مِنْ مَّقَاطُطٍ **مس** یا اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے اے بزرگی اور بخشش والے اور اسی
 عزت والے جس کا قصد نہیں کیا جاتا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں یا اے دیارِ جن بزرگی اور تیری ذات کی روشنی کے
 یہ بات کہ تو روشن کرے اپنی کتاب کی برکت سے میری بینائی اور عبادی کہے میری زبان اور دود کرے اس کی برکت سے میرے
 دل کے غم کو اور کھولے اس کے سبب سے میرا سینہ اور دود کرے اس سے میرا بدن یعنی گناہوں کی نجاست سے بوجہ اس

لا
 سیدنا محمد
 وعلیہ السلام
 وعلیٰ آلہ
 و صحابہ
 البرۃ
 الکرام
 وعلیٰ سائر
 النبیین
 و خیر
 جمیع
 المؤمنین
 و المؤمنات
 و لاخواننا
 الذین سبقونا
 بالایمان
 ع ثم لیقل
 فی آخر ذلک
 اللہم ارحمہنی
 بذلک المعاصی
 ابدًا امَّا اَقْبَلْتِنِیْ
 وَاَحْمِنِیْ اَنْ اَتَکَلَّفَ
 مَا لَا یَعْنِیْنِیْ
 پھر اس کے
 آخر میں
 یہ دعا
 پڑھے
 جس کا
 شروع
 اللہم
 ارحمہنی
 سے ہے
 اور آخر
 بالذکر
 العظیم
 پر فوائد
 کے لحاظ
 سے اس
 دعا کے
 ٹکڑے
 کر دیے
 ہیں
 معنی
 یہ ہیں
 الہی
 تو مجھ
 پر رحم
 کر
 گناہوں
 کے
 چھوڑنے
 سے
 یعنی
 توفیق
 دے
 کہ
 گناہ
 چھوڑ
 دوں
 ہمیشہ
 جب
 تک
 تو
 مجھ
 کو
 زندہ
 رکھے
 اور
 مجھ
 پر
 رحم
 کر
 اس
 بات
 کے
 چھوڑنے
 سے
 کہ
 میں
 تکلف
 کروں
 اسی
 بات
 کا
 جو
 مجھے
 فائدہ
 نہ
 دے
ف
 آمین
 یہ
 اشارہ
 ہے
 کہ
 تومن
 خوشدل
 ہو
 کر
 بغاوت
 نہ
 کروں
 گا
 مگر
 یہ
 کہ
 وہ
 باتیں
 گناہ
 کی
 موجب
 نہ
 ہوں
 کیونکہ
 حدیث
 شریف
 میں
 آیا
 ہے
 کہ
 آدمی
 کے
 اسلام
 کی
 خوبی
 ہے
 کہ
 بغاوت
 نہ
 کرے
 اور
 ترک
 کرے
 ع و اَرَزَقْنِیْ
 حَسَنَ
 النَّظَرِ
 فِیْمَا
 یُرْضِیْکَ
 عَنِّیْ
 اور
 مجھ
 کو
 روزی
 کر
 خوب
 دیکھنا
 اسی
 چیزوں
 میں
 جو
 تجھ
 کو
 مجھ
 سے
 راضی
 کرین
ف
 یعنی
 اپنی
 پسندیدہ
 چیزوں
 میں
 فکر
 کر
 نیکی
 توفیق
 دے
 اور
 ان
 چیزوں
 کی
 محبت
 میرے
 دل
 میں
 ڈال
 یا
 نظریں
 سے
 آنکھ
 کا
 دیکھنا
 اور
 دیکھ
 تو
 یہ
 معنی
 کہ
 مجھ
 کو
 مطالعہ
 علوم
 دینی
 نصیب
 کر
 کہ
 اسی
 میں
 آنکھ
 مشغول
 رہے
 ع اللہم
 بدل
 بیع
 السموات
 والارض
 بالجلا
 والاکرام
 والعزۃ
 الّٰتی
 لا
 ترام
 اسْتَغْنٰکَ
 یَا
 اللّٰہُ
 یا
 رَحْمٰنُ
 بِجَلَالِکَ
 وَتَوَدُّ
 وَجْہَکَ
 اَنْ
 تُلْزِمَ
 قَلْبُیْ
 حِفْظَ
 یَکِنَّا
 بِکَ
 کَمَا
 عَلَّمْتَنِیْ
 اے
 اے
 آسمانوں
 اور
 زمین
 کے
 پیدا
 کرنے
 والے
 اے
 بزرگی
 اور
 بخشش
 والے
 اے
 اسی
 عزت
 والے
 کہ
 قصد
 نہیں
 کیا
 جاتا
 ہے
 یعنی
 دوسرے
 کو
 لائق
 نہیں
 کہ
 اس
 عزت
 کی
 آرزو
 کرے
 میں
 تجھ
 سے
 مانگتا
 ہوں
 یا
 اے
 دیارِ
 جن
 بوسیلہ
 تیری
 بزرگی
 اور
 تیری
 ذات
 کے
 نور
 کے
 یہ
 بات
 کہ
 تو
 میرے
 دل
 میں
 لازم
 کر
 دے
 اپنی
 کتاب
 کا
 یاد
 کرنا
 جیسے
 تو
 نے
 مجھ
 کو
 سکھائی
ف
 یعنی
 جیسی
 تو
 نے
 توفیق
 دی
 کہ
 قرآن
 کو
 دیکھ
 کر
 پڑھتا
 ہوں
 ویسی
 ہی
 توفیق
 دے
 کہ
 حفظ
 پڑھا
 کروں
 ع و اَرَزَقْنِیْ
 اَنْ
 اَتْلُوْکَ
 عَلَی
 النَّحْوِ
 الذِّہْنِیْ
 یُرْضِیْکَ
 عَنِّیْ
 اور
 مجھ
 کو
 یہ
 بات
 نصیب
 کر
 کہ
 قرآن
 کو
 پڑھوں
 اسی
 طرح
 کہ
 تجھ
 کو
 مجھ
 سے
 راضی
 کر
ف
 یعنی
 تدبر
 اور
 تفکر
 اور
 خلاص
 اور
 حضور
 اور
 صحبت
 الفاظ
 خارج
 کے
 ساتھ
 پڑھا
 کروں
 ع اللہم
 بدل
 بیع
 السموات
 والارض
 بالجلا
 والاکرام
 والعزۃ
 الّٰتی
 لا
 ترام
 اسْتَغْنٰکَ
 یَا
 اللّٰہُ
 بِجَلَالِکَ
 وَتَوَدُّ
 وَجْہَکَ
 اَنْ
 تُلْزِمَ
 قَلْبُیْ
 بِکَ
 بَصَرِیْ
 وَاَنْ
 تُطْلِقَ
 بِہِ
 لِسَانِیْ
 وَاَنْ
 تُفْرِجَ
 بِہِ
 عَنْ
 قَلْبِیْ
 وَاَنْ
 تُشْرِحَ
 بِہِ
 صَدْرِیْ
 وَاَنْ
 تُغْسِلَ
 بِہِ
 بَدَنِیْ
 فَارَہَ
 لَا
 یُعِیْنِیْ
 عَلَی
 الْحَقِّ
 غَیْرُکَ
 وَلَا
 یُوْنِیْہِ
 اِلَّا
 اَنْتَ
 وَلَا
 تُخَلِّ
 وَلا
 تُؤْکِلَ
 اِلَّا
 بِاللّٰہِ
 الْعَلِیِّ
 الْعَظِیْمِ
 یَفْعَلْ
 ذَلِکَ
 ثَلَاثَ
 جُمُعٍ
 اَوْ
 خَمْسًا
 اَوْ
 سَبْعًا
 یُحَاطُ
 بِاِذْنِ
 اللّٰہِ
 وَالَّذِیْ
 بَعَثَنِیْ
 بِالْحَقِّ
 مَا
 اَخْطَا
 مِنْ
 مَّقَاطُطٍ
مس
 یا
 اے
 آسمانوں
 اور
 زمین
 کے
 پیدا
 کرنے
 والے
 اے
 بزرگی
 اور
 بخشش
 والے
 اور
 اسی
 عزت
 والے
 جس
 کا
 قصد
 نہیں
 کیا
 جاتا
 میں
 تجھ
 سے
 سوال
 کرتا
 ہوں
 یا
 اے
 دیارِ
 جن
 بزرگی
 اور
 تیری
 ذات
 کی
 روشنی
 کے
 یہ
 بات
 کہ
 تو
 روشن
 کرے
 اپنی
 کتاب
 کی
 برکت
 سے
 میری
 بینائی
 اور
 عبادی
 کہے
 میری
 زبان
 اور
 دود
 کرے
 اس
 کی
 برکت
 سے
 میرے
 دل
 کے
 غم
 کو
 اور
 کھولے
 اس
 کے
 سبب
 سے
 میرا
 سینہ
 اور
 دود
 کرے
 اس
 سے
 میرا
 بدن
 یعنی
 گناہوں
 کی
 نجاست
 سے
 بوجہ
 اس

عمل کرینگے کیونکہ کوئی میری مدد نہیں کرتا امر حق پر سوا تیرے اور کوئی حق کو نہیں دیتا سوا تیرے اور نہیں ہے بچا گناہ سے اور نہ قوت عبادت پر بخیرہ الد بلند مرتبہ بزرگ قدر کی مدد کے یہاں تک دعا ختم ہوئی اس عمل کو تین جمعہ یا پانچ یا سات جمعہ کرے اللہ کے حکم سے مقبول ہوگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اُس ذات کی جس نے مجھ کو حق لیکر بھیجا کہ اس عمل کے مقبول ہونے نے کبھی کسی ایمان دار سے خطا نہیں کی یعنی یہ دعا مسلمان سے مقبول ہی ہوتی ہے نقل کیا اسکو ترمذی حاکم نے **ف** حدیث شریف میں آیا ہے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جناب سرور عالم کی خدمت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے ان باپ آپ پر خدا ہوں قرآن شریف میرے دل سے محو ہوا جاتا ہے یا وہ نہیں رہتا آپ نے فرمایا کہ میں تمھو کو ایک کچھ کلمہ نہ سکھاؤں جسکے سبب سے اللہ تعالیٰ تمھے بھی فائدہ دے اور جسکو تو سکھا دے گا اسکو بھی فائدہ ہوں اور تیرے سینے میں جو چیز تو سیکھتے ثابت رہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا بہتر تب آپ نے یہ حدیث فرمائی اذکانت لیلة الجمعة اخذت منی اس حدیث کے راوی یعنی ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ پانچ یا سات جمعوں کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ اس سے پہلے میں چار آیتیں یاد کرتا تھا اور جب انکو پڑھتا تو یاد فرماتے تھیں اور اب چالیس آیتیں یاد کرتا ہوں اور جب پڑھتا ہوں تو گویا قرآن میری آنکھوں کے سامنے ہوتا ہے اور میں حدیث سنتا تھا پھر جب دوبارہ پڑھتا تو بھول جاتا اور اب میں جو حدیث سنتا ہوں اور پھر تکرار کرتا ہوں تو ایک حرف بھی ناقص نہیں پاتا

کذا فی الترمذی امام شافعیؒ نے ایک عمل حافظہ کا خوب لکھا ہے یا اللہ ہم سبکو اُس پر عمل نصیب کر دے عمل یہ ہے **س** شکوۃ الی دین سو مخفی + فاد صانی الی ترک المعاصی + فان العلم فضل من آلہ + وفضل اللہ لایطی لخاص + یعنی امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے استاد و کعب سے اپنے حافظہ کی برائی کا شکوہ کیا انہوں نے مجھ کو گناہوں کے چھوڑنے کی نصیحت کی کیونکہ علم اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور اللہ کا فضل گنہگار کو عطا نہیں ہوتا **وَإِذَا أَخْطَا أَوْ أَذْنِبَ فَاجْعَلْ أَنْ تَتُوبَ إِلَى اللَّهِ فَلَئِنْ يَدَّ إِلَيْهِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ تَوْبَتِي أَنْتَ تَوْبَتِي مِنْهَا لَا أَرْجِعُ إِلَيْهَا أَبَدًا فَإِنَّهُ يُغْفِرُ لَهُ مَا كُنَّ يَرْجِعُ فِي عَمَلِهِ إِلَيْكَ مَسْئُورٌ** اور جب کوئی چوک کر گناہ کرے یا قصداً جرم کرے اور پھر یہ چاہے کہ خدا کے سامنے توبہ کرے تو چاہئے کہ یہ عمل کرے یعنی اپنے دونوں ہاتھ خدا کے عزوجل کی طرف پھیلا دے اور پھر یوں کہے اللہم انی توب ایک نہال اراجع الیہا ابداً یعنی یا اللہ میں تیرے سامنے توبہ کرتا ہوں گناہوں سے میں انکی طرف کبھی نہ پھر دوں گا کیونکہ اس دعا کے پڑھنے سے اُسکا گناہ بخشا جاتا ہے بشرطیکہ وہ اپنے اُس کام میں دوبارہ قدم نہ رکھے نیز جس برس سے توبہ کی ہے وہ بخشا جائیگا اور اگر پھر دوبارہ وہی گناہ کرے تو اسکے لئے جدی توبہ چاہئے نقل کیا اسکو حاکم نے **مَا مِنْ رَجُلٍ يَذْنِبُ ذَنْبًا ثُمَّ يَقُولُ مَرَّةً يَتُوبُ ثُمَّ يَتُوبُ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لَذَلِكَ الْذَنْبِ إِلَّا غُفِرَ لَهُ** **فَاجْعَلْ** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی آدمی گناہ کرے پھر اُسکے لئے توبہ کے ارادہ سے طہارت کرے یعنی غسل یا وضو کرے پھر دو گناہ پڑھے پھر خدا تعالیٰ سے اپنے اُس گناہ کی بخشش چاہے تو اُسکی بخشش ہی کی جاتی ہے نقل کیا اسکو چارون نے اور ابن حبان اور ابن سنی نے **وَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**

توبہ اور تکرار توبہ کا بیان

فَقَالَ وَادْنُوْا بِاَهْلِهِ فَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلِ اللَّهُمَّ مَغْفِرَةً لِّكَ اَوْ مَسْحًا مِنْ
 ذُنُوْبِيْ وَرَحْمَةً لِّكَ اَنْجَلِيْ عِنْدِيْ مِنْ عَمَلِيْ فَقَالَهُمْ ثُمَّ قَالَ عُدَّ فَعَادَ ثُمَّ قَالَ عُدَّ فَعَادَ فَقَالَ
 ثُمَّ هَدَّ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَسْنً اَوَّلَايِكَ شَخْصٌ مَغْفِرٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي خِدْمَتِيْنَ آيَا اَوْ عَرْض كِيَا كِه مَسْ كِي
 گناہ واسے سیرے گناہ اپنے اسکو فرمایا کہ یہ دعا پڑھ اللہم مغفرتک اوسع من ذنوبی ورحمتک اجمعی غدی من علی یعنی
 یا اللہ تیری بخشش زیادہ وسیع ہے بنسبت میرے گناہوں کے اور تیری رحمت کی مجھکو بہت توقع ہے بنسبت اپنے
 عمل کے اُس شخص نے ان کلمات کو پڑھا پھر اپنے فرمایا کہ انکو دوبارہ پڑھا اُسے دوبارہ پڑھا پھر اپنے فرمایا پھر پڑھا اُسے
 پھر پڑھا اپنے فرمایا کہ کھڑ ہو یا اللہ تعالیٰ نے تیرے گناہ معاف کئے نقل کیا اسکو حاکم نے **ف** یہی مضمون کسی شاعر
 نے لکھا ہے **گ** نہ ابو ذر فزون ز قیاس + عفو فزون تر از گناہ ہمہ + نظره ز آب رحمت تو بس است + پششت
 نامہ سیاہ ہمہ + **ف** ان الله يَسْطِرُّ يَدَهُ بِاللَّيْلِ لِيَتَوَبَّ مَنِ اسْتَبْرَأَ وَيَسْطِرُّ يَدَهُ بِالنَّهَارِ لِيَتَنَبَّهَ
 مَنِ اسْتَبْرَأَ **ل** لَيْلِيْ لِيَسْمَعَ الشَّيْءَ مِنْ مَغْفِرَةٍ بِهَا مَسْنً اَللّٰهُ تَعَالٰی اِنِّیْ رَحْمَتِ کَا تَحَارَاتِ کُو بَحِلَاتِ
 تاکہ دن میں گناہ نہ کرے اور رات کو پھیلاتا ہے تاکہ رات کا گنہگار نہ ہو اور یہی حال رہے گا جب تک
 آفتاب اپنے مغربے نکلے یعنی جب توبہ کے دروازے بند ہو جائیں گے اور توبہ کا اند نہ ہوگی نقل کیا اسکو مسلم اور حاکم
 نے **وَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اَحَدًا تَايَدُ مِنْهُ قَالَ لَا تَعْلَمُ قَالَ ثُمَّ لَيْسَتْ مِنْهُ وَ
 يَتَنَبَّهُ قَالَ يُغْفِرُ لَهُ وَيَتَابُ عَلَيْهِ قَالَ فَيَعُوذُ فَيَدْنُبُ قَالَ لَيْسَتْ عَلَيْهِ قَالَ ثُمَّ لَيْسَتْ غَفْرَتُهُ
 وَيَتَوَبُّ قَالَ يُغْفِرُ لَهُ وَيَتَابُ عَلَيْهِ وَلَا يَمْلِكُ حَتَّى يَمْلِكَ اللَّهُ مِنْهُ** اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت
 میں ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ میں سے ایک شخص گناہ کرتا ہے یعنی اسکا کیا حال ہے اپنے فرمایا کہ گنا
 اُسپر لکھ لیا جاتا ہے اُسے عرض کیا کہ وہ اُس گناہ سے بخشش چاہتا ہے اور توبہ کرتا ہے یعنی اگر وہ گناہ کے توبہ کرے تو کیا
 حال ہے اپنے فرمایا کہ اسکا گناہ بخشا جاتا ہے اور اسکی توبہ مقبول ہوتی ہے اُسے عرض کیا کہ وہ شخص دوبارہ گناہ کا ارادہ
 کرتا ہے اور مرکب گناہ ہوتا ہے یعنی اس صورت میں کیا لازم آتا ہے اپنے فرمایا کہ اُسپر لکھ لیا جاتا ہے اُسے عرض کیا کہ وہ
 پھر اُس گناہ سے بخشش مانگتا ہے اور توبہ کرتا ہے اپنے فرمایا کہ اسکا گناہ بخشا جاتا ہے اور اسکی توبہ مقبول ہوتی ہے اور
 اللہ تعالیٰ بخشش کرنے سے نہیں ٹھکتا یہاں تک کہ تم بخشش چاہنے سے تھک جاؤ نقل کیا اسکو طبرانی نے اوسط میں اور
 کبیر میں **ف** بعض روایات میں آیا ہے کہ بائیں طرف کا فرشتہ اعمال لکھنے والا چھ سات ساعت تک توقف کرتا ہے
 اگر اس عرصہ میں مجرم نے توبہ کر لی تو وہ نہیں لکھتا ورنہ لکھتا ہے اور ٹھکنے سے یہ مراد ہے کہ تم توبہ کرنے اور بخشش چاہنے
 سے مت تھکو اگر توبہ تو توبہ پھر توبہ کر کہ اللہ تعالیٰ تمہاری توبہ قبول فرماتا ہے اور کسی نے کیا اچھا کہا ہے **ب** باز آ باز آ ہر
 ہستی باز آ + گر کا فو کو بہت پرستی باز آ + این در گہر مادر گہ نومیدی نیست + صد بار اگر توبہ شکستی باز آ + فخر و ادا
 خطی المظفر فليكنوا على انكسرت ليعقوا اياك يا رب عفو ارجب بگوں میں مینہ کی خشکی ہو یعنی

مینہ نہ ہستہ تو چاہئے کہ دونوں بیٹھیں پھر یارب یا رب کہیں نقل کیا اسکو ابو حوانہ نے وَدُعَاءُ الرَّاسِخَةِ اللَّهُمَّ
 اَسْقِنَا اللَّهُمَّ اَسْقِنَا مَح اور مینہ مانگنے کی دعا یہ ہے اللہم سقنا تین بار یعنی یا امیر مکیو یا نبی یا نقل کیا اسکو بخاری نے
 ف حدیث شریف میں آیا ہے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ ایک شخص نے جمعہ کے دن اٹنا خطبہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 کی خدمت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہمارے مویشی وغیرہ خطبہ سے ہلاک ہو گئے دعا کیجئے کہ مینہ برسے اپنے منبر ہی
 پر دست مبارک اٹھا کر یہ دعا کی اللہم سقنا تین بار اسی وقت ایک ابنہ وار ہوا اور اسی بارش ہوئی کہ دوسرے جمعہ
 تک آفتاب نہ نکلا برابر مینہ برستار ہا پھر اسی شخص نے دوسرے جمعہ میں خطبہ کی حالت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہمارے
 مویشی وغیرہ مینہ کی کثرت سے ہلاک ہوئے جاتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اٹھا کر دعا کی اللہم حوالہ بناؤ
 علینا یعنی خدا یا ہمارے گرد و نواح میں برسے اور ہم پر نہ برسے اس دعا سے مینہ کھل گیا فخر اللہم اَغْنِنَا اللَّهُمَّ
 اَغْنِنَا اللَّهُمَّ اَغْنِنَا مَح سلم نے دعا و بارش کی ان الفاظ سے نقل کی ہے اللہم سقنا تین بار یعنی یا امیر مکیو مینہ برسا
 وَاِنْ كَانَ اِمَّا مَا خَرَجَ اِذَا بَدَأَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَقَعْدًا عَلَى الْمَنَبِيِّ فَكُنْ وَحَمْدُ اللَّهِ تَعَزَّزَ وَجَلَّ تَعَزَّزَ
 اَحْمَدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ اَلرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ مَا لَكَ يَوْمَ الدِّينِ لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ اللَّهُمَّ
 اَنْتَ اللَّهُ لَا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ اَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَا اَنْزَلْتَ عَلَيْنَا قُوَّةً وَ
 بَلَاءً اَعَالِي حَايِنُ ثُمَّ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يَبْدُ وَبَيَاضُ اَبْطِئِهِ ثُمَّ يَحْوِلُ اِلَى النَّاسِ طِفْضَةً وَنَحْوُ
 رِدْءِ اَعْلَى وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ ثُمَّ يَقْبَلُ عَلَى النَّاسِ وَيُنْزِلُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ **دُحْبُ مَسْ** اور اگر دعا
 مانگئے دلا بادشاہ یا اُس کا نائب یعنی قاضی وغیرہ ہو تو جھل کو نکلے جبکہ آفتاب کا کنارہ ظاہر ہو اور منبر پر بیٹھ کر اللہ اکبر کہے اور
 خدا سے عزوجل کی تعریف کرے پھر یہ دعا پڑھے احمد مدرب العالمین سے بلا غالی میں تک جسکے معنی یہ ہیں کہ تعریف اُس
 اللہ کو شایان ہے جو عالموں کا پروردگار بخشنے والا مہربان جزا کے دن کا مالک ہے کوئی معبود نہیں سوا اللہ کے وہ کرنا ہے جو
 چاہتا ہے ابھی تو ہی معبود ہے کہ کوئی معبود برحق سوا تیرے نہیں کہ تو ناگزیر ہے اور ہم محتاج ہم پر مینہ برسا اور کچھ تو سنے
 ہم پر تار یعنی رزق اور مینہ اسکو طاعت کی قوت کا سبب کر اور مطلق پہونچنے کا باعث ایک مدت دو رات تک کہ یعنی آٹھ
 سب سے ہم مدت تک فائدہ اٹھائیں پھر اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر دے یہاں تک کہ اُسکے بغل کی سفیدی ظاہر ہو یعنی خوب نچنی
 کرے پھر آدھوں کی طرف اپنی مٹھی پھیرے یعنی دعا کے لئے قبلہ رہو جاوے اور اپنی چادر کرپیٹے اور ہاتھ اپنے اٹھا کر
 پھر آدھوں کی طرف منہ کرے اور منبر سے اتر کر دو گانہ پڑھے نقل کیا اسکو ابو داؤد ابن حبان حاکم نے **ف** چادرا سطح
 کہ داہنہ سر بائیں طرف ہو جائے اور بائیں داہنی طرف اور اندک کا پنج باہر اور باہر کا اندک کذا فی سفر السعاده اور پہلی رکعت میں
 احمد کے بعد سورہ اعلیٰ اور دوسری میں غاشیہ عید اور جمعہ کی طرح پڑھے اُردا امام اظہر کے نزدیک یہ جماعت سے سنت نہیں مگر
 صاحبین کے نزدیک سنوں ہے کہ جماعت سے دو رکعت ادا کرے اور خطبہ بھی پڑھے اور حنفی مذہب میں فتویٰ اسی پر ہے کہ ا
 ذکر الفجر اور دعا طلب باران میں مستحب نہ ہے کہ لوگ اپنے گناہوں سے توبہ کریں اور آپس میں صلح کریں اور نکلنے سے پہلے

ہم تجھ سے بخشش چاہتے ہیں اپنے خاص گناہوں کی یعنی جو گناہ خاص ہے ہوسے نہ دوسروں سے اور ہم تیرے سامنے توبہ کرتے ہیں اپنے عام گناہوں سے یعنی جو مشترک ہیں ہم میں اور دوسروں میں آہی بھیج نور کا مینہ لگتا اور کفایت کر یعنی ہمارا مطلب پورا کر اس مینہ سے کہ جو تیرے عرش کے نیچے سے ہوا اسی طرح کہ ہوا نفع دے اور اس کا نفع ہم پر دوبارہ ہوف یعنی ہاں میں اور کھیتوں میں برسا کہ اب بھی نافع ہوا اور آگے کو کام آوے اور میں تحت عرش کا طرف ارسل کا ہے یعنی مینہ کو عرش کے نیچے سے بھیج اور بالغت بالغت متعلق معنی اور منزل اور مجری کا ہے فخر غلبا عامًا طبعًا غلبا جملًا غلبا غلبا لَا تَعْلَمُ مَنَعُ الثَّبَاتِ عَوُ برسا ایسا مینہ کہ عام ہو یعنی سب جگہ برسے ساری زمین کو ڈھانکنے والا یعنی سبزہ اور پانی سے مقدار میں زیادہ ارزانی والا کھانے کی چیزوں کا اٹکانے والا سبزہ کا جانے والا نقل کیا اسکو ابو حوانہ نے **ف** کہتا ہے کہ مصنف نے اپنی شرح میں لکھا ہے کہ طبق بالتحریک وہ مینہ کہ روئے زمین کو ڈھانک لے یعنی عام بکثرت ہوا اور خبیث معجزہ دھواں متوجہ زمین نے نہیں دیکھا کہ کسی نے اسکو ذکر کیا ہو ظاہر یہ بھی معنی کثیر عظیم کے ہے اور ہو سکتا ہے کہ ماخوذ غیور سے ہو جو شام کو پانی جاتی ہے پھر تھری کر کے اس کے معنی ساتی کے لیتے ہوں۔ اور مجمل بصدقہ اسم فاعل از تفعیل سے یہ غرض ہے کہ زمین کو لپٹے پانی اور سبزہ سے ڈھانک لے اور غرق بفتح تین بڑی بوندوں کا مینہ مقدار میں زیادہ اور خصب کبیر معجزہ سے یہ غرض کہ ایسا مینہ جس سے ارزانی حاصل ہوا اور رات رات سے ہے معنی دست ارزانی اور مقصود یہ کہ اس سے گھاس آگے چیکو مویشی چرین اور مرغ سیم اولی و کسیر مہملہ معنی کثرت سے اٹکانے والا کذا فی اعجاز واستغفار عن عمر بن الخطاب فما زاد علی الاستغفار **مَض** اور حضرت عمر بن خطاب نے مینہ اٹکا تو استغفار پر کوئی چیز نہ بڑھائی یعنی نماز نہ پڑھی نقل کیا اسکو ابن ابی شیبہ نے **وَإِذَا رَأَى سَحَابًا مُّقْبِلًا أَنَا نَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا أُرْسِلُ بِهِ اللَّهُمَّ سَيِّئًا نَافِعًا فَإِنْ كَشَفَهُ اللَّهُ وَكَلَّمَ يُحْطِ بِحَمْدِ اللَّهِ عَلَى ذَلِكَ دَسِ ق** اور جب آتا ہوا دیکھتے تو یہ دعا پڑھے اللہم انا نعوذ سے نافعانک یعنی یا امد ہم تیری پناہ مانگتے ہیں انجیز کی برائی سے جس کے لئے یہ ابر بھیجا گیا ہے یا امد اس ابر کو جاری اور نفع دینے والا کر دے پھر اگر امد تعالیٰ بادل کو کھول دے اور مینہ نہ برساے تو اس پر احمد بعد کہ نقل کیا اسکو ابو داؤد نسائی ابن ماجہ نے فقیر کہتا ہے وجہ شکر کر نیکی یہ ہے کہ خیر اسی بات میں ہے جسکو امد تعالیٰ بہتر سمجھے شاید اس ابر میں کوئی خرابی تھی جب اللہ تعالیٰ نے وہ خرابی رفع کر دی اس کے دفع پر شکر ضرور ہوا گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابر کو مایہ فرما کر یہ آیت یاد کی ہوگی فلما رآہ عار مستقبل او دیرہم قالوا ہذا عارض مطرنا آتیت کذا فی اعجاز وادارای المصنوع صیبا نافعنا **سَخ** اور جب مینہ دیکھتے تو یوں کہے اللہم صیبا نافعنا یعنی یا امد کہ اس مینہ کو بہت برسنے والا نفع دینے والا نقل کیا اسکو بخاری نے اللہم صیبا نافعنا من یئس أو نلکنا **مَض** یا امد اس مینہ کو جاری نفع دینے والا کہ ان کلمات کو دو باتیں بار پڑھے نقل کیا ابن ابی شیبہ نے **وَإِذَا كُنَّ رُخْفَ الصَّوَارِثِ حَوَّ الْيَتَا وَلَا عَلَيْنَا اللَّهُ عَلَى الْأَكَامِرِ وَالْأَجَامِرِ وَالْمُطَرَّابِ وَالْأَوْدِيَةِ وَمَنْابِتِ الشَّجَرِ** **ح** ہر س اگر مینہ بہت ہوا و ضرر کا خوف ہو تو یہ دعا پڑھے اللہم حوالینا الخ یعنی یا امد مینہ برسا ہمارے آس پاس اور میری موت برسا یا امد مینہ کو برسا شلون اور سیستان اور بہار شون اور نالون اور رخنون

اور حضرت عمر بن خطاب نے مینہ اٹکا تو استغفار پر کوئی چیز نہ بڑھائی یعنی نماز نہ پڑھی نقل کیا اسکو ابن ابی شیبہ نے

اُنکے کی جگہوں پر نقل کیا اسکو بخاری مسلم نے وَاِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ وَالصَّوَاعِقَ اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تَهْلِكْنَا
بَعْدَ اِيَّاكَ وَخَافْنَا قَبْلَ ذٰلِكَ **سُ** اور جب گر جانا کرنا سے توبہ دعا پڑھے اللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تَهْلِكْنَا
بَعْدَ اِيَّاكَ وَخَافْنَا قَبْلَ ذٰلِكَ اور نہ اپنے غضب سے اور نہ اپنے عذاب سے اُس سے پہلے یعنی عذاب کے واقع ہونے سے پہلے نقل کیا
اسکو ترمذی نسائی حاکم نے **ف** رد ایک فرشتہ کا نام ہے جو اہل برستین ہے اگر جانا اسکی آواز ہے اور بجلی اسکا کوڑا
کذا فی الجلالین سُبْحَانَ الَّذِي يَسْمِعُ السَّمْعَ اَلَمْ يَسْمَعْ وَلَمْ يَلَمْ يَكُنْ مِنْ خِيفَتِهِ **مَوطِئًا** یا تیرے پڑھے سبحان اللہ
الایہ یعنی پاک ہے وہ اللہ جسکی پاکی رد بیان کرتا ہے اسکی تعریف سے اور سب فرشتے پاکی بیان کرتے ہیں اُسکے خوف سے
یہ روایت موقوفہ سوطا میں ہے وَاِذَا هَا جَتِ الرَّيحُ اسْتَقْبَلَهَا بِوَجْهِهِ وَخَافَ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَكَانَ يَدُ طَبِط
اور جب آندھی چلے تو اسکی طرف متوجہ ہو یعنی جدھر سے آتی ہو اُدھر کو موہ نہ کرے اور اپنے گھٹنوں اور ہاتھوں کے بل بیٹھے
یعنی تواضع کی صورت پر دوڑا نو بیٹھے نقل کیا اسکو طبرانی نے دعائیں اور کبیرین وَاَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ خَيْرَ هَا وَ
خَيْرَ مَا فِيْهَا وَخَيْرَ مَا اُرْسِلْتُ بِهِ وَاعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلْتُ بِهِ **ف** **مَرَّتْ**
سُ **طَبِط** اور یہ دعا پڑھے اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ خَيْرَ دَعَايَ اَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا اُرْسِلْتُ بِهِ وَشَرِّ مَا اُرْسِلْتُ بِهِ وَشَرِّ مَا اُرْسِلْتُ بِهِ
ہے یعنی جنات اور اُچھیر کی بُرائی سے جبکہ لئے یہ اندھی بھیجی گئی یعنی اُسکے فائدہ اور تیری پناہ مانگتا ہوں اُسکی بُرائی اور اُچھیر کی بُرائی سے
جواسمیں ہے اور اُچھیر کی بُرائی سے جبکہ لئے یہ اندھی بھیجی گئی نقل کیا اسکو مسلم ترمذی نسائی طبرانی نے دعائیں اللّٰهُمَّ
اجْعَلْهَا رِيًّا كَمَا جَعَلْتَ رِيًّا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا رَحْمَةً وَلَا تَجْعَلْهَا عَذَابًا **طَبِط** یا اللہ اس اندھی کو موات میں
کر دے اور اسکو ریح شکر یا اللہ اسکو رحمت کر اور اسکو عذاب شکر نقل کیا اسکو طبرانی نے دعائیں اور کبیرین **ف** ریح جس ریح
کی ہے یعنی ہوا میں توجہ ہوا میں ہر طرف سے بہت چلتی ہیں ابراہیم ہے اور مینہ برستا ہے جواز زانی کا باعث ہوتا ہے اور
جب آندھی چلتی ہے تو ایسی مفید نہیں ہوتی اور بن عباس رض سے منقول ہے کہ ریح کا استعمال رحمت کے لئے آتا ہے
اور ریح کا عذاب کے لئے مگر بعض علما نے اس پر اعتراض کیا ہے وَاِنْ جَاءَكَ مَعَ الرِّيحِ ظُلْمَةٌ تَعُوْذُ بِالْمَعُوْذَاتَيْنِ **د** اور اگر
آندھی کے ساتھ اندھیرا آوے تو پناہ مانگے قل اعوذ برب الفلق او قل اعوذ برب الناس پڑھ کر یعنی یہ دونوں سویتیں پڑھے نقل
کیا اسکو ابوداؤد نے اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ الرِّيحِ وَخَيْرِ مَا فِيْهَا وَخَيْرِ مَا اُرْسِلْتُ بِهِ وَاعُوْذُ
بِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ الرِّيحِ وَشَرِّ مَا فِيْهَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلْتُ بِهِ **سُ** یا اللہ تجھ سے مانگتے ہیں بھلائی اُس اندھی
کی اور بھلائی اُچھیر کی جواسمیں ہے یعنی جنات وغیرہ اور بھلائی اُچھیر کی جبکہ حکم اس اندھی کو ہوا ہے اور ہم پناہ مانگتے ہیں
اس اندھی کی بُرائی اور اُچھیر کی بُرائی سے جواسمیں ہے اور اُچھیر کی بُرائی سے جبکہ حکم اسکو ہوا نقل کیا اسکو ترمذی نسائی نے
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا اُرْسِلْتُ بِهِ وَاعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اُرْسِلْتُ بِهِ **ص** یا اللہ میں تجھ سے مانگتا
ہوں بھلائی اُچھیر کی جبکہ حکم اس اندھی کو ہوا اور تیری پناہ مانگتا ہوں اُچھیر کی بُرائی سے جبکہ حکم اسکو ہوا نقل کیا اسکو
ابو یعلیٰ نے اَللّٰهُمَّ لَقِّنَا لَا عِقْمًا **حَبِطُ** یا اللہ اس اندھی کو بارور کر یعنی بار بار لے والی اور مفید اور اسکو مانج شکر

اَرَدْنَا خَيْرًا وَنَصْرًا وَبُرْكَتًا وَفَتْحًا وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا **مَوْصِل** یا اسد
 بھکھو اس مہینے کی بھلائی اور اسکی مدد اور اسکی برکت اور اسکی فتح اور اسکا نور یعنی ہدایت نصیب کرو اور ہم تیری پناہ مانگتے
 ہیں اسکی برائی اور اس مہینے کی برائی سے جو اس مہینے کے بعد ہوں نقل کیا اسکو موقوفہ ابن ابی شیبہ نے **وَإِذَا نَظَرْتَ**
إِلَى الْقَمَرِ فَلْيَقُلْ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ هَذِهِ السَّنَةِ اور جب پورے چاند کو دیکھے تو یوں کہے **عُوذُ**
 یا اسد من شری یعنی میں پناہ مانگتا ہوں اسکی اسکی برائی سے نقل کیا اسکو ترمذی نسائی حاکم نے **ف** اسکی برائی سے
 یعنی جو وقت اسکو گہن لگے اور اس سے پناہ مانگنے کا سبب یہ ہے کہ اسد تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہے اور حادثوں کے
 واقع ہونے سے ڈرتا ہے چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب سورج گہن ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھبرا کر کھڑے
 ہو جاتے اس خوف سے کہ جب آفتاب اور چاند موجود اس روشنی کے ایک ساعت میں ناریک ہو گئے تو ایسا نہ ہو کہ
 ایمان اور اعمال کا نور دلون سے چھین جائے **ع** **وَإِذَا رَأَى لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ**
رَحِيمٌ الْعَفْوُ عَفْوٌ عَفْوٌ اور جب کوئی لیلۃ القدر کو دیکھے یعنی اسکی علامتیں سوچیں تو چاہئے کہ
 یوں پڑھے **اللهم انک انعم** یعنی یا اسد تو بہت معاف کرنے والا ہے اور معاف کر نیکو تو دوست رکھتا ہے تو مجھ سے میرے
 گناہ معاف کر نقل کیا اسکو ترمذی نسائی ابن ماجہ حاکم نے **وَإِذَا نَظَرْتَ وَجْهَهُ فِي لَيْلَاتِ اللَّهِ مَا أَنْتَ حَسَنَتْ**
خَلْقِي فَحَسِّنْ خَلْقِي حَبِيبِي اور جب آئینہ میں اپنا مونہہ دیکھے تو یہ دعا پڑھے **اللهم انت لی یا اسد تو نے میری**
 صورت اچھی بنائی تو میری عادت بھی کر نقل کیا اسکو ابن حبان داری نے یا یہ دعا پڑھے **اللَّهُمَّ كَمَا حَسَنْتَ خَلْقِي**
فَاَحْسِنْ خَلْقِي وَخَيْرِي وَخَيْرِي عَلَى النَّارِ یا اسد جیسی تو نے میری صورت اچھی بنائی میری عادت کو اچھا کر اور
 میری فات کو اگ پر حرام کر نقل کیا اسکو بزار نے یا یہ دعا پڑھے **اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي سَوَّى خَلْقِي وَاحْسَنَ صَوْرَتِي**
وَرَانَ مَوْتِي مَا شَأْنُ مَرْنٍ غَيْرَتِي سَبَّ تَعْرِيفِ اُسْ خَدَا كَوْسَ جَنَّةِ مِرَّةِ اعضا برابر پیدا کئے اور میری صورت اچھی
 بنائی اور میرے بدن میں سے وہ عضو ستھرا بنا یا جو دوسرے کے بدن میں میسوب بنایا یعنی بعضوں کو مثلًا ننگرا کا نا پیدا کیا
 اور مجھے ان میوبوں سے صاف رکھا نقل کیا اسکو بزار نے یا یہ دعا پڑھے **اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي سَوَّى خَلْقِي فَعَدَلَهُ**
وَصَوَّرَ صَوْرَتِي وَخَيْرِي فَاَحْسِنْهَا وَجَعَلَنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ طَسَنِي سب تعریف اُس خد کو ہے جس نے
 میری صورت کو درست کیا اور اسکو معتدل بنا یا اور بہت میرے چہرے کی بنائی اور مجھ کو مسلمانوں میں سے کیا نقل کیا اسکو
 ہرانی نے **اَوْسَطُ مَنَافِعٍ وَارَبِ سَنِي** **وَإِذَا سَلَّمَ عَلَى أَحَدٍ فَلْيَقُلْ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ خ مَرَس** اور اگر
 کوئی کسی کو سلام کرے تو اس طرح کہے سلام علیکم یعنی تیرے سلامتی ہو نقل کیا اسکو بخاری مسلم نسائی **ف** معنی السلام ملیک
 کے یہ ہیں کہ سلام اسد تعالیٰ کا نام ہے تو یہ مراد ہے کہ اسد کی محافظت تمہارے ساتھ رہے یا تم سب فات سے سلامت
 رہو اور غیرت کی اسلئے ہے کہ محافظت فرشتوں پر بھی سلام ہو جائے اور سلام کر نیکو ادب یہ ہے کہ سلام کر نیکے وقت جھکے
 نہیں چنانچہ حضرت شیخ عبدالحق رحمہ اللہ نے بعض علما سے پوچھا کہ کون کون سے کفر کے کھلم کھلا بیان کیا ہے اگرچہ اکثر علما نے

لیلۃ القدر کا بیان
 آئینہ دیکھنے کا بیان

سلام کرنا کا بیان

مسلم اس رسم میں گرفتار نہیں مگر انکے فعل پر اعتماد اور انکی حرص اس باب میں نگرانی چاہئے اور سید جمال الدین نے بھی چھپکنے کو مکروہ لکھا ہے اور سلام کرنا سنت ہے لیکن یہ سنت فرض سے افضل ہے اور سلام کا جواب دینا فرض کفایہ ہے یعنی مجلس میں سے ایک بھی جواب دیگا تو اوروں کے ذمہ سے جواب اتر جاویگا ورنہ سب گنہگار ہونگے کذا ذکر الفخر من شرح المشکوۃ اور حدیث شریف میں فضیلت سلام علیک کی بہت آئی ہے آیا ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے انکو فرمایا کہ ان فرشتوں سے سلام علیک کرو اور سلام کا جواب سنو کہ وہ تمہارا اور تمہاری اولاد کا تحفہ ہوگا یعنی ملنے کے وقت سلام علیک کرنا ایک دوسرے کا تحفہ ہے انہوں نے فرشتوں سے سلام علیکم کہا فرشتوں نے جواب میں کہا وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ اور ایک شخص نے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اسلام کی کونسی خصلتیں بہتر ہیں آپ نے فرمایا کہ کھانا کھانا اور تیرا سلام کہنا ایسے شخص کو کہ تو اسکو پہچانے یا نہ پہچانے اور نیز مسلمان کا مسلمان پر حق اس بات کو فرمایا کہ اسکو سلام کرے اور دخول جنت کا باعث سلام کرنا ہے فرمایا اور ایک صحابی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ایک شخص کی کھجور میرے باغ میں ہے اس کے آنے سے مجھے اندازا ہوتی ہے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کھجور والے کو کہلا بھیجا کہ اپنا درخت ہمارے ہاتھ بیچ ڈال اس نے انکار کیا آپ نے فرمایا کہ مفت مہرب کر دے اس نے اسکو بھی نہ مانا آپ نے فرمایا کہ جنت میں اس کے عوض کھجور لینا اس نے یہ بھی نہ مانا آپ نے فرمایا کہ تجھ سے زیادہ کوئی نخل نہیں مگر وہ شخص کہ سلام کرنے میں نخل کرے یعنی آپس میں سلام علیک کرے کذا فی المشکوۃ تو کمال نادانی ہے کہ یہ انکی رسم کے لئے ایسے ثواب کو ترک کر کے ایسا نخل بنے اور ایسی دعا سے باز رہے اور انصاف تو کرو کہ اگر حلال خود کرے یا نجی سلامت رہو تو نہیں چڑھتے اور نوکر جو مثلاً سلام علیک کرے تو چڑھ جاتے ہیں وہی دعا تو ہے فقط اتنا فرق ہے کہ اسلام علیکم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ سے بولا گیا تو معلوم ہوا کہ رسول مقبول ہی کی سنت سے بیزاری ہے کذا انکی دعا کے الفاظ کو بھی پسند نہیں کرتے ہکوا ورتکوا اس برائی سے اللہ بچا دے اور خواب غفلت سے بیدار کر دے اور انکی اتباع کی محبت دے۔ اور فتاویٰ الفتاویٰ اور فتاویٰ ظہیریہ اور سیر اور لطائف الاشارات اور فتاویٰ صوفیہ وغیرہ سے نقل کیا ہے کہ خطبہ کے وقت سلام کرنا مکروہ ہے اور سلام کرنے والا گنہگار ہوتا ہے سننے والے اس کے سلام کا جواب نہیں دے اور مکروہ ہے پکار کر سلام کرنا ایسے شخص کو جو قرآن پڑھتا ہو لیکن پڑھنے والا اس کے سلام کا جواب دے اور قرآن سے دے پر بھی سلام کرنا مکروہ ہے اور سلام کرنے والا اس پر سلام کرنے سے گنہگار ہوتا ہے لیکن وہ جواب دے اور روایت حدیث اور تذکرہ علم کے وقت بھی سلام کرنا مکروہ ہے لیکن جب کوئی سلام کرے تو اسکو جواب دینا چاہئے۔ اور نیز اذان اور تکبیر کے وقت جبکہ لوگ اذان اور تکبیر کے جواب دینے میں مشغول ہوں سلام کرنا مکروہ ہے اور سلام کرنے والا گنہگار ہوتا ہے لیکن لوگ اسکا جواب دین اور ایسے شخص پر جو پاخانہ میں ہے سلام کرنا مکروہ ہے اس کے جواب دینے میں اختلاف ہے امام اعظم رحمہ کے نزدیک دسے جواب دے نہ زبان سے اور ابو یوسف کہتے ہیں کہ مطلق جواب نہ دے اور امام محمد کا قول

ہے کہ حاجت سے فارغ ہونیکے بعد جواب دے اور نماز پڑھنے والے پر سلام کرنا مکروہ ہے اور سلام کرنے والا گنہگار ہوتا ہے اُسکے سلام کا جواب نہ دے اور سائل پر سلام کرنا مکروہ ہے اور اگر خود سائل سلام کرے تو اُسکا جواب دینا واجب نہیں۔ اور قاضی پر فصل قضایا کے وقت سلام مکروہ ہے اور اُسپر اُسکا جواب بھی واجب نہیں اور اُستاد پر پڑھانے کی حالت میں مکروہ ہے اور اگر کوئی کرے بھی تو اُسکا جواب واجب نہیں اور شرط رنج اور زبرد وغیرہ کھیلنے والے پر اور مسترح یعنی رافضی خارجی پرادر محمد بن اور زید یقون اور سحر بن پراور جھوٹی کہانیاں کہنے والوں پراور یہودہ گوون اور گایان دینے والوں اور نیا دین نکالنے والوں پراور جھوٹوں پراور اُن لوگوں پر جو بازار میں اپنے معاملہ میں مشغول ہوں اور بازار میں کھانے والوں پراور گانے والوں پراور کبوتر اُڑانے والوں پراور کافروں پر ان سب پر سلام کرنا مکروہ ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی سلام سے پہلے کچھ کلام کرے تو اُسکا جواب امت دو۔ اور چلنے والا بیٹھوں پر سلام کرے اور چھوٹا بڑے پراور سوار پیادے پراور گھوڑے کا سوار ٹوٹے کے سوار پر۔ اور جب آدمی اپنے گھر میں جاوے تو گھر والوں پر سلام کرے کہ بکت کا موجب ہے اور اگر ایسے مکان میں جاوے جہاں کوئی نہیں تو یوں کہے سلام علینا علی عباد اللہ الصالحین کیونکہ فرشتے اُسکا جواب دیگے اور بڑی برکت ہوگی **وَعَلَيْكُمْ السَّلَامُ عَلَيْكَ دَعِ مَسْ حِیْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ** **دَعِ مَسْ حِیْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ** کا اُنہ **دَعِ مَسْ حِیْ** ایک مینہ سلام کا یہ ہے السلام علیک یعنی تجھے سلامتی ہونقل کیا اسکو ابو داؤد و ترمذی نسائی دارمی نے ورحمۃ اللہ یعنی اور خدا کی رحمت یہ لفظ بھی ان چاروں کی روایت میں آیا ہے و برکت اور اُسکی برکتیں یہ بھی سلام کے ساتھ ان ہی چاروں نے نقل کیا ہے۔ السلام علیکم کے ساتھ ورحمۃ اللہ و برکت کہو بھی ملائے کہ ہر ایک کی دس دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں یعنی فقط اسلام علیکم میں دس نیکیاں ہوں گی اور رحمتہ اللہ کے ساتھ میں اور و برکت کے ساتھ تیس اس طرح رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کذافی المشکوۃ **وَإِذَا رَدَّ السَّلَامُ وَعَلَيْكُمْ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَکَاتُهُ** **مَسْ حِیْ** اور جب سلام کا جواب دے یعنی سلمان کو تو یوں کہے وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ و برکت یعنی اور تم پر سلامتی ہو اور خدا کی رحمت اور اُسکی برکتیں ہوں نقل کیا اسکو صحاح ستہ میں اور ابن مردیہ نسائی ابن جہان نے **ف** اس طرح جواب دینا افضل ہے اور ادنیٰ درجہ وعلیک السلام یا وعلیکم السلام ہے اور اگر مدون واوکے بھی جواب دے تب بھی جواب ادا ہو جاتا ہے **فَخِیْ وَ عَلَیْکَ السَّلَامُ عَلَيْكَ مَسْ حِیْ** اور اگر سلام کا جواب کافر کتابی یعنی یہود و نصاریٰ کو دے تو فقہاء علیک کہے نقل کیا اسکو مسلم ترمذی نسائی نے یا وعلیک کہے واوکے ساتھ نقل کیا اسکو بخاری مسلم ابو داؤد و ترمذی نسائی نے **وَإِذَا بَلَغَ سَلَامًا مِنْ أَحَدٍ فَلْيَقُلْ وَعَلَيْكُمْ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَکَاتُهُ** اور جب کسی کو کسی طرف سے کوئی شخص سلام پہنچاوے تو سننے والا یوں کہے وعلیہ السلام **حِیْ** یعنی اور اُسپر سلام ہو اور خدا کی رحمت اور اُسکی برکتیں نقل کیا اسکو صحاح ستہ میں **أَوْ وَعَلَيْكَ** **وَعَلَيْكُمْ السَّلَامُ** یا یہ الفاظ کہے وعلیک وعلیہ السلام یعنی تجھے اور اُسپر بھی سلام ہونقل کیا اسکو نسائی نے **ف** جو کوئی کیل طرف سے سلام پہنچاے تو اُسپر بھی سلام پہنچا یا مستحب راوی ہے

کا درجہ بھی نہیں پوچھا وَاِذَا طَلَعَتْ اُذُنُكَ فَلْيَدْكُرْ اَللّٰهُ تَبٰرَكَ وَتَعَالٰی عَلَیْكَ وَسَلَّمَ وَلْيُصَلِّ عَلَیْكَ وَلِیَقُلْ ذِكْرُ اللّٰهِ
 بِخَائِیْنٍ مِّنْ ذٰلِكَ نَفِی طٰی اور حبیب کا کان بھی نہ بھنا دے تو چاہئے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد کرے اور پھر روئے بھیجے
 اور یوں کہے کہ اللہ تعالیٰ یاد کرے بھلائی سے اسکو جسے مجھے یاد کیا۔ نقل کیا اسکو طبرانی ابن سنی نے **ف** و یصل کا عطف
 تفسیری ہے یعنی یاد کرنا بیان ہے کہ یاد یوں کرے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر روئے بھیجے **ف** فقیر کہتا ہے کہ اس حدیث
 میں فی الجملہ اشارہ ہے کہ کان کا بھنھنا اسباب کی علامت ہے کہ اسکو سننے یا دیکھا ہوگا اور جملہ ذکر اسدراخ لفظوں میں
 خبر یہ ہے اور معنوں میں انشائیہ کذا فی الخ وَاِذَا الْبُیْشَرُ بِمَا یَسِّرُ فَلْيُحَدِّثْ اللّٰهُ **خ** مَرْدَسَی اور حبیب کوئی
 مرزدہ دیا جائے اسی بات سے جو اسکو خوش کرے تو احمد مد کہے۔ نقل کیا اسکو بخاری سلم ابو داود نسائی ابن ماجہ نے
 اَوْحَدَ وَکَبَّرَ **خ** مَرْدَسَی احمد سداو الد کہے کہ نقل کیا اسکو بخاری سلم نے اَوْحَدَ لِلّٰهِ شُكْرًا **م** سَلَّی اللہ کے
 واسطے شکر کا سجدہ کرے نقل کیا اسکو حاکم احمد نے **ف** مطالب المؤمنین میں کہ مذہب حنفی کی فقہ کی کتاب ہے لکھا ہے کہ
 فتویٰ اسپر ہے کہ لوگوں کو سجدہ شکر سے منع نہ کیا جائے کیونکہ ہمیں کمال شیعہ اور خضوع اور عبادت ہے **ف** فقیر کہتا
 ہے کہ سجدہ شکر امام شافعی اور احمد کے نزدیک سنون ہے اور امام ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ جب اور سنون نہیں اور عبادت
 بھی نہیں لیکن مباح ہے اور امام محمد سے منقول ہے کہ جب آدمی کو کوئی مرزدہ نعمت یا رفقہ نعمت کا پہونچے تو ہم اس سجدہ
 کو مستحب سمجھتے ہیں اور جو علماء کہ صرف سجدہ شکر کو اکیلا کر وہ کہتے ہیں اکیلے رکوع یا اکیلے قیام پر قیاس کر نیکی روئے تو ان کے
 نزدیک اس حدیث کے یہ معنی ہیں کہ اللہ کے لئے دو گنا شکر ادا کرے سجدہ سے مراد نماز ہے جیسے اس آیت میں یا مَرْحُومُ
 اَتَقِي رَبَّکَ وَاَسْجُدَ لِعِیْنِی لِسْمِیْعِ اطاعت کر لینے رب کی اور نماز پڑھ کر کذا فی محیط مخصا وَاِذَا رَاٰ رَاٰی مِّنْ نَّفْسِهِ اَوْ
 مَالًا مَّا یُجْبِیْهِ فَلْيَدْعُ بِالْبَیِّنَاتِ **س** ق مَسْ اور حبیب آدمی اپنی ذات میں یا مال میں اسی چیز دیکھے جو
 اسکو اچھی معلوم ہو تو برکت کی دعا کو کہے یعنی یون کہے اللہم بارک فیه تاکہ نظر نہ لگ جاوے نقل کیا اسکو نسائی ابن ماجہ
 حاکم نے وَاِذَا رَاٰ رَاٰی مَّا لَمْ یَقُلْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَعَلٰی اٰلِیْهِمِنَیْ وَوَلَدِیْہِمْ
 وَعَلٰی الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ **ص** اور حبیب اپنے مال کا بڑھنا چاہے تو یہ درود پڑھے اللہم صل علی محمد خ یعنی
 یا اللہ تو رحمت بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو تیرے بندے اور رسول میں اور مومن مردوں اور مومن عورتوں پر اور مسلمانوں پر
 اور مسلمان عورتوں پر نقل کیا اسکو ابو یعلیٰ نے وَاِذَا رَاٰ رَاٰی اَخَاكَ الْمُسْلِمَ یُضْحَکُ قَالَ اَضْحَکَ اللّٰهُ سَمْتَکَ **خ**
م سْ اور حبیب کوئی اپنے بھائی مسلمان کو دیکھے کہ وہ ہنستا ہے تو اسکو یوں کہے کہ خدا تعالیٰ تیرے دانت ہنساوے
 یعنی ہمیشہ خوش رہے کہ نقل کیا اسکو بخاری سلم نسائی نے وَاِذَا اَخْبَرَ اَخَاكَ فَلْيَقُلْ ذٰلِكَ **س** ق **ح** جب
 اور حبیب اپنے بھائی مسلمان کو دوست رکھے تو چاہئے کہ اسکو خبر کر دے یعنی اپنی محبت سے کیونکہ وہ بھی محبت کر لیا اور دوستی کی
 رعایت سے دعا وغیرہ میں اُسکا لحاظ رکھنا نقل کیا اسکو ابن سنی نسائی ابو داود ابن ماجہ نے فَاِذَا قَالَ لَكَ اُحِبُّکَ فِی
 اللّٰهِ قَالَ اُحِبُّکَ الَّذِیْ اُحِبُّکَ بِنَبِیِّ لَہُ **م** سْ **و** جب کوئی اُس سے کہے کہ میں تجھ کو فی اللہ دوست

کان یونہی کا بیان

خوشخبری سننے کا بیان

اچھی چیز دیکھنے کا بیان

ہنسنے یا دیکھنے کا بیان

رکھتا ہوں تو اسکو یوں کہے کہ تجھکو وہ شخص دوست رکھے جسکے لئے تو نے مجھے دوست رکھا نقل کیا اسکو نسائی ابو داؤد
 ابن سنی نے فقیر کہتا ہے کہ فی اسد میں فی کے معنی لاجل کے ہیں یعنی دوستی صرف خدا کے واسطے بیان کرے کوئی غرض
 دوسری نہ ہو کہ فی اخر زاد اقل کہ عَمَّرَ اللَّهُ لَكَ قَالَ وَلَكَ مَسْ اور جب کوئی اُس سے کہے کہ اسد تجھے بخشے
 تو وہ اُسکے جواب میں کہے اور تجھے بھی بخشے نقل کیا اسکو نسائی نے وَاِذَا قِيلَ لَهُ كَيْفَ أَصْبَحْتَ قَالَ أَحْمَدُ اللَّهُ
 إِلَيْكَ ط اور جب کوئی اُس سے پوچھے کہ تو نے صبح کیونکر کی یعنی تیرا کیا حال ہے تو جواب میں کہے کہ میں تعریف کرتا ہوں
 اسکی تیرے پاس پہنچنے تک یعنی اسوقت تک غیر عافیت سے ہوں نقل کیا اسکو طبرانی نے وَاِذَا نَادَاهُ رَجُلٌ
 رَدَّ عَلَيْهِ لَيْتَكَ ح اور جب کوئی اسکو پکارے تو جواب یوں دے کہ میں حاضر ہوں نقل کیا اسکو ابن سنی نے
 وَاِذَا صُنِعَ إِلَيْهِ فَقَالَ لِعَالِيهِ جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا فَقَدْ أَبْلَغَ فِي الشَّكَايَةِ س اور جب اُسپر
 کچھ احسان کیا جائے یعنی کوئی اگر کسی پر احسان کرے مثلاً علم وغیرہ سکھاوے اور وہ احسان کر نیوالے سے یہ کلمات
 کہے جہاں اسد خیر یعنی اسد تجھکو بہتر بدلہ عنایت کرے تو کہنے والے نے تعریف میں مبالغہ کیا اور اسکا حق ادا کر دیا نقل کیا
 اسکو ترمذی نسائی ابن حبان نے بعض بندگان نے کہہا ہے کہ تعریف کرنے میں حد سے زیادتی نہ کرے مثلاً اگر باسق سے
 فائز ہو تو ولی اور صلاح نہ کہنے لگے بلکہ یوں کہے کہ اسد تعالیٰ اسکو جزا خیر دے اور اگر نیک بخت سے تکلیف پہنچے تو اسکو
 برائے کہنے لگے اُسکے حق میں یوں کہے بغیر اسد ملے و لنا یعنی اسد اسکو اور کچھ بخشے فخر وَاِذَا عَرَضَ عَلَيْهِ أَخُوهُ مِنْ
 أَهْلِهِ وَمَالِهِ قَالَ بَارَكَ اللَّهُ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ ح د س ی اور جب اُسکا بھائی مسلمان اپنا اہل
 اور مال کو اُسکے سامنے پیش کرے یعنی اس غرض سے کہ میرے پاس اسقدر ہے تو جو چاہے سولے لے تو اسکو یوں جواب دے
 کہ اسد تعالیٰ تیرے اہل اور مال میں برکت دے نقل کیا اسکو بخاری ترمذی نسائی ابن سنی نے فقیر کہتا ہے کہ اس میں اشارہ
 حدیث کے ایک قسم کی طرف ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار اور مہاجرین میں بھائی چارہ کیا تو جس انصار کو
 عبدالرحمن بن عوف رض کا بھائی بنایا تھا اُس نے اپنی بی بیان اور مال حضرت عبدالرحمن رض کے سامنے کیا اور کہا کہ ان
 ازواج میں سے جو پسند ہو اسکو میں طلاق دوں تم بعدت نکاح کر لینا اور مال سے جو پسند ہو وہ لیتو انہوں نے جواب میں
 یہی کہا کہ خدا مجھ کو تیرے اہل اور مال میں برکت کرے مجھکو بار بار تبادو کہ وجہ معیشت خرید و فروخت سے کر لون وَاِذَا
 اسْتَقْرَأَ دَيْنَهُ قَالَ أَوْفَيْتَنِي أَوْفَى اللَّهُ بِكَ ح م ت س ق وَفَى اللَّهُ بِكَ خ أَوْفَاكَ اللَّهُ
 ہر اور جب قرضدار سے اپنا قرض پورے لے تو اسکو یوں کہے تو نے میرا قرض پورا کیا اب تعالیٰ تجھکو پورا ثواب
 عنایت کرے نقل کیا اسکو بخاری مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ نے اور بخاری نے وفی اسد یک نقل کیا ہے اور مسلم نے
 اَوْفَاكَ اسد عایت کیا ہے اور معنی سب کے ایک ہیں وَاِذَا رَأَى مَا يُحِبُّ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بِنِعْمَتِهِ تَسْتَمِرُّ
 الصَّلَاةُ وَإِنْ رَأَى مَا يَكْرَهُ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ ق م س ی اور جب ایسی چیز دیکھے کہ جسکی
 دوست رکھتا ہے مثلاً بیمار کا اچھا ہونا اور مال ہاتھ لگنا اور دعا کا قبول ہونا وغیرہ تو یوں کہے الحمد للہ سے مسامحات تک

مہربانی کر کسی کا محتاج نہ ہوں۔ اور مضطر اسکو کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی وسیلہ نہ رکھتا ہوا اور زندگی سے بیزار مہربان
 فَخَرَّ اللَّهُ مَلَائِكَةَ الْمَلَائِكَةِ تَوْبَتِي الْمَلِكِ مَنْ تَشَاءُ وَتَأْوِجُ الْمَلِكِ مَنْ تَشَاءُ وَتَوَعَّرُ مَنْ تَشَاءُ وَتَوَدُّ مَنْ تَشَاءُ
 مَنْ تَشَاءُ وَتَوَدُّ مَنْ تَشَاءُ وَتَوَدُّ مَنْ تَشَاءُ وَتَوَدُّ مَنْ تَشَاءُ وَتَوَدُّ مَنْ تَشَاءُ وَتَوَدُّ مَنْ تَشَاءُ وَتَوَدُّ مَنْ تَشَاءُ
 مَنْ تَشَاءُ وَتَوَدُّ مَنْ تَشَاءُ وَتَوَدُّ مَنْ تَشَاءُ وَتَوَدُّ مَنْ تَشَاءُ وَتَوَدُّ مَنْ تَشَاءُ وَتَوَدُّ مَنْ تَشَاءُ وَتَوَدُّ مَنْ تَشَاءُ
 اللہ مالک کے مالک تو دیتا ہے ملک جسکو چاہے اور چھین لیتا ہے ملک جس سے چاہے اور دیتا ہے عزت جسکو چاہے اور
 دیتا ہے ذلت جسکو چاہے تیرے ہی قبضہ میں ہے بھلائی تو ہر چیز پر قادر ہے اسے دینا اور عزت کے رحمن تو دیتا ہے
 دنیا اور آخرت جسکو چاہے اور روک لیتا ہے اُن دونوں سے جسکو چاہے تو مجھ پر رحم کر جبکہ سبب سے تو مجھ کو بے پردا کر دے
 اُن لوگوں کی رحمت جو تیرے سوا ہیں نقل کیا اسکو طبرانی نے بغیر مَرَجٍ قَدْ لَمْ يَأْتِ لَدَا أَصْبَحَ وَإِذَا أَمْسَى دَاوُدُ عَلَيْهِ
 الْكَرَامَةُ دَعَا عَادَ دِينَ كِي جَوَّجَ اور شام کو پڑھے جسکو ابوداؤد نے نقل کیا یعنی صبح اور شام کی دعاؤں میں ایک دعا اور دین کی
 بیان ہر جگہ ہے جسکی ابتدا یہ ہے اللہ انی اعوذ بک من الہم ارح وَاذَا اخَذَكَ الْعِجَابُ مِنْ شُغْلٍ اَوْ طَلَبٍ زِيَادَةٍ
 قَوْلًا فَلْيَسِّرْ عَلَيَّ نَعْمًا تَلَاوًا وَلَتَلِينًا وَلِيَجِدَ تَلَاوًا وَلَتَلِينًا وَلِيَكُنَّ اَرْبَعًا وَلَتَلِينًا اَوْ عَنِ كُلِّ تَلَاوًا وَلَتَلِينًا
 اَوْ مِنْ اِخْلَافٍ اَرْبَعًا وَلَتَلِينًا مَسَّةً **خُحْرُدَسُ تَحِبَّ اَطْرَ** اور جب کسی کو کسی کام سے مانگی
 پکڑے یعنی کسی بڑے کام کرنے سے تھک جاوے یا فوت کا زیادہ ہونا چاہے تو اپنے سونے کے وقت تینتیس بار سبحان
 اللہ اور تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اے اللہ اکبر پڑھے یا ان میں سے ہر ایک کو تینتیس بار پڑھے یا ان میں سے کوئی سا کھینچ لے
 بار پڑھے یعنی بدون تعین اللہ اکبر کے ایک کو چونتیس بار اور باقی دو کو تینتیس بار پڑھے نقل کیا اسکو بخاری سلم ابوداؤد نسائی
 ترمذی ابن حبان احمد طبرانی نے اَقْرَبُ مِنْ كُلِّ دُورٍ كُلِّ صَلَوةٍ عَشْرًا وَعِنْدَ التَّوَعُّدِ تَلَاوًا وَلَتَلِينًا وَاللَّكْبِيرُ
 اَرْبَعًا وَلَتَلِينًا اے اے اللہ اکبر یعنی سبحان اللہ الحمد للہ اللہ اکبر ہر فرض نماز کے بعد دُشَل دُشَل بار پڑھے اور سو نیکے وقت تینتیس
 دفعہ اور اللہ اکبر چونتیس دفعہ نقل کیا اسکو احمد نے **ف** صحیح یہ ہے کہ سوتے وقت اللہ اکبر کو سبحان اللہ اور الحمد للہ سے
 پہلے پڑھے اور چونتیس دفعہ پڑھے اور حدیث شریف کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت فاطمہ زہراؑ نے اپنے ہاتھوں میں گٹھے
 پڑھنے کا حال جبکی مینے کے سبب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کرایا اور خادم انکا اپنے فرمایا کہ میں خادم
 سے بہتر چیز بتا ہوں یہ یہ کلمات سکھائے اور فرمایا کہ اے فاطمہ دنیا کی محنت اور مشقت سہل ہے میرا حال گزر جاتی ہے خدا
 کی بندگی اور تقویٰ اگر اور اپنے گھر والوں کی خدمت بجالا تو حضرت فاطمہ زہراؑ اور حضرت علی مرتضیٰ ان کلمات کا پڑھنا بھی
 چھوٹے تھے کہذا ذکر الفخر اور ملا علی قاری نے اس عمل کو مجرب لکھا ہے وَكُنْ ابْتُلَى بِالْقَوْلِ سُبْحَانَكَ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ
 وَلْيَسْتَعِذْ **خُحْرُدَسُ** اور جو شخص مبتلا ہو دوسوے میں یعنی اعتقاد میں دوسوے ہوتا ہو یا بدن کے اعمال میں تو چاہئے
 کہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے اور دوسوے سے باز رہے نقل کیا اسکو بخاری سلم ابوداؤد نسائی نے **ف** نیز
 دوسوے سے جطرح ہو سکے باز رہے میرک شاہ نے کہا کہ اگر اعوذ پڑھنے سے دوسوے بخاؤے تو اٹھ کھڑا ہوا کسی دوسرے کام

کے لئے اسے تھک جائے گا

دوسوے کا بیان

میں مشغول ہو جاوے شریعت میں دوسرے نفس اور شیطان کی باتوں کو کہتے ہیں جسے بُرے فکر دل میں آوے اور گناہ کا باعث ہو اچھی فکر کو الہام کہتے ہیں اور دوسرے دو قسم کا ایک مجبوری دوسرا اختیاری مجبوری وہ ہے جسے اختیار ناگہان نفس میں آجاوے اسکو حادث کہتے ہیں اس قسم کا دوسرا اس امت مرحومہ کو معاف ہے اور پہلی سب امتوں کو بھی معاف تھا پھر جب یہ دوسرے دل میں ٹھیکے اور غلبان پیدا کرے تو اسکو خاطر کہتے ہیں وہ بھی اس امت کو معاف ہے اور اختیاری دوسرے وہ ہے کہ دوسرے دل میں اگر باقی رہے اور اُس پر دوام اور اصرار ہو اور ہمیشہ دل میں غلبان ہو ادا اسکے کرنیکی خواہش اور لذت اور محبت دل میں پیدا ہو اس قسم کو ہم کہتے ہیں یہ بھی خاص اس امت مرحومہ کو معاف ہے اور اُس پر مواخذہ نہیں اور بدولت عمل کے نامہ اعمال میں لکھا نہیں جاتا بلکہ قصد کے بعد اگر اپنے آپکو روکے تو اسکے عوض نیکی لکھی جاتی ہے اور ایک قسم اور ہے اسکا نام عزم ہے یعنی نفس کی بات کو ٹھیکرانا اور اُس پر دل کا پختہ ارادہ ہونا کہ کوئی منع اُسکے کرنے سے نہ ہو اگر سامان مردست موجود ہو تو بیشک وہ کام کر گذرے ایسی قسم پر مواخذہ ہے لیکن کرنیکی نسبت سے کم یعنی جب تک دل ہی دل میں گناہ کم ہے اور جب اُس کام کو کر لگا زیادہ گناہ ہو گا کہ ذکر الہی والی غفر من شروح اشکوۃ اور یہ تقسیم اُن افعال میں ہے جو اعضا سے واقع ہوتے ہیں مثلاً نا وغیرہ کا دوسرے اگر ہو گا تو ان قسم پر منقسم ہو گا اور جو اعمال دل سے متعلق ہیں مثلاً قتل فاسدہ یا حد وغیرہ اس تقسیم میں داخل نہیں اُنکے غلبان اور استمرار پر بھی مواخذہ ہوتا ہے کذا فی المرقاۃ اَوَّلِیْقُلْ اَمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهِ هُمَا یہ کلمات کہے آمنت باللہ ورسولہ یعنی میں یا لایا اللہ پر اور اُسکے رسولوں پر نقل کیا اسکو مسلم نے۔ یا یہ پڑھے اَللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ کُلُّ لَدُوْلَم یُوْلَدُ وَکُلُّ یُکُنْ لَہٗ کُلْفُوْا اَحَدٌ لَّمْ یَلِیْقَلْ عَنْ یَسَارِہٖ ثَلَاثًا وَکَلِیْتَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ دَسَی و مِنْ فِتْنَتِہٖ سَسَا اسد ایک ہے اللہ بے نیاز ہے نہ اُسکے کی کو جانہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور اُسکے جوڑ کا کوئی نہیں ہے ان کلمات کو پڑھ کر اپنی بائیں طرف تین بار تھوکے اور اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے نقل کیا اسکو ابو داؤد نسائی ابن ہنی نے اور نسائی نے اعوذ کے بعد دس فتنہ زیادہ روایت کیا ہے یعنی شیطان کے فتنہ سے بھی بچا ہوتا ہوں وہ شیطان کے دفع میں تھوکتا بہت اثر رکھتا ہے فخر وطان کا نیتہ الی سوسہ فی الاعمال فَانَ ذٰلِکَ شَیْطَانٌ یُّقَالُ لَہٗ خٰزِرٌ فَلِیْتَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْہٗ وَلِیْتَفَلَّ عَنْ یَسَارِہٖ ثَلَاثًا مَرَّۃً اور اگر دوسرے عملوں میں ہو یعنی نماز وضو وغیرہ میں تو ایسا دوسرے ڈالنے والا شیطان ہے جسکو ضرب کہتے ہیں اسوقت آدمی کو چاہیے کہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے اور اپنے بائیں طرف تین بار تھوکے نقل کیا اسکو مسلم ابن ابی شیبہ و مِنْ غَضَبِ فَقَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ذَہَبَ عَنْہُ مَا یَجِدُ مَخْرَدَسَ اور جو کوئی غصہ ہو اور اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہے تو اُس سے وہ چیز جاتی رہتی ہے جسکو معلوم کرتا ہے یعنی غصہ موقوف ہو جاتا ہے نقل کیا اسکو بخاری مسلم ابو داؤد نسائی نے وَمَنْ کَانَ حَدَّ الْاِنْسَانِ فَاکْحَۃً لَا زَمَّ اِلَّا سِتْفَاکَ یَحْدِثُ حَدَّ فِتْنَةٍ شَکُوْتُ اِلٰی رَسُوْلٍ لِّلّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَرَبَ لِسَانِیْ فَقَالَ اَیْنَ اَنْتَ مِنْ اَلَا سِتْفَاکَ اِیْنَ لَا سِتْفَاکَ

بازن کا بیان دفع غصہ کا بیان

اللہ فی کلِّ یومٍ مِائۃً مَرَّةً سَقِ مِنْ مَضٰی اور شخص عزیز زبان یعنی بزبان ہو تو وہ استغفار پڑھنا
 اپنا اور پلانہم کو جسے بوجہ حدیث حذیفہ بن یمانؓ صحابی کے جو روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
 میں اپنی نیز زبانی کا شکوہ کیا آپ نے فرمایا کہ تو استغفار سے کدھر رہے یعنی استغفار کیوں نہیں پڑھتا کہ اس سے ظاہر و باطن کو
 بلاتین دفع ہوتی ہیں میں اللہ سے ہر روز تین سو بار استغفار کرتا ہوں نقل کیا اسکو نسائی ابن ماجہ حاکم ابن ابی شیبہ ابن سنی
 نے فقیر کہتا ہے کہ ہر شخص میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے استغفار کی وجہ یا تو یہ تھی کہ ہمت کے لئے چاہتے تھے
 یا اپنی عبادت میں تقصیر کے سبب یا اپنی حقیقت سے غافل ہو کر فی اسکاں کے مرتبہ پر تین ہزار کی جہت کے انتہی مخصوص
 مَن اَشْهَى اِلَى الْجَلِيسِ فَلَيْسَ لَمْ قَانَ بَدَلًا اَنْ يَجْلِسَ فَلْيَجْلِسْ ثُمَّ اَخَذَ قَاهِرٌ فَلْيَسْلَمْ دَسِ س اور
 شخص کسی مجلس میں آوے تو چاہئے کہ السلام علیکم کہے اور اگر اس کے دل میں آوے کہ وہاں بیٹھے تو بیٹھ جائے پھر جب اٹھے
 تو السلام علیکم کہے نقل کیا اسکو ابو داؤد ترمذی نسائی نے ف اس سلام کو سلام خصت کہتے ہیں اور یہ دونوں سلام سنت
 ہیں اور انکا جواب دینا واجب فخر و کفارتہ الْجَلِيسِ اَنْ يَقُوْلَ قَبْلَ اَنْ يَقُوْمَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَكَ
 اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوبُ اِلَيْكَ دَسِ س جب مَضٰی
 مَضٰی ثَلَاثَ مَرَّاتٍ دَجِب اور مجلس کے گناہوں کا دور کر لیا لایہ قول ہے جسکو اٹھنے سے پہلے کہے بجاں اللہ و بجز
 سے توبہ الیک تک یعنی میں باکی بیان کرتا ہوں اللہ کی وسبتہ اسکی حمد سے یا اللہ میں تیری باکی کہتا ہوں وابستہ تیری حمد
 میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ کوئی معبود نہیں سوا تیرے میں تجھ سے بخشش چاہتا ہوں اور تیرے سامنے توبہ کرتا ہوں نقل
 کیا اسکو ابو داؤد ترمذی نسائی ابن جہان حاکم طبرانی ابن ابی شیبہ نے اور ابو داؤد ابن جہان نے اس دعا کو تین بار پڑھنا نقل
 کیا ہے ف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی مجلس میں بیٹھے اور اس سے بہت لغو کلام سرزد ہوں پھر اٹھنے
 سے پہلے وہ یہ دعا پڑھے تو جو کچھ اس سے اس مجلس میں واقع ہوا ہو گا وہ بخشا جائیگا اور ایک روایت میں آیا ہے کہ جب آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے یا کسی مجلس میں بیٹھتے تو یہ دعا پڑھتے سبحانک اللہم و بحمدک آخر تک حضرت عائشہؓ نے اسکا فائدہ
 پوچھا آپ نے فرمایا کہ اگر آدمی اس دعا کو اچھی طرح گفتگو کرے بعد پڑھتا ہے تو ان کلمات سے اس پر ہر ہو جاتی ہے یعنی اس دعا
 کے پڑھنے سے اچھو کلام کا ثواب ثابت رہتا ہے کسی گناہ سے ضائع نہیں ہوتا اور اگر بُری باتوں کے بعد پڑھتا ہے تو اسکے
 پڑھنے سے ان باتوں کا گناہ بخشا جاتا ہے یہ دونوں روایتیں مشکوٰۃ کے باب الدعوات فی الاوقات میں مذکور ہیں بحکمۃ
 سُوْرَ وَظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاعْفُرْ لِيْ وَ اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ مَضٰی یا اٹھنے سے پہلے یہ دعا پڑھو
 علیٰ سُوْرَ اِلٰی آخِرہ یعنی میں نے برائی کی اور اپنی جان پر ظلم کیا تو مجھ کو بخش کہ گناہوں کو کوئی نہیں بخشا سوا تیرے نقل کیا اسکو
 نسائی حاکم نے مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَّجْلِسًا اَمْ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ فَيَقُوْلُوْنَ وَكَمْ يَصَلُّوْنَ عَلٰی نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا
 كَانَ عَلَيْهِمْ مَرَدَّةٌ وَاِنْ شَاءَ عَذَابُهُمْ وَاِنْ شَاءَ عَفْوُهُمْ دَسِ س جب مَضٰی جو لوگ کسی مجلس میں
 بیٹھے اور اس میں اللہ کی یاد نہ کی اور اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر حمد و ثناء نہ کیا تو یہ مجلس ان کے حق میں حسرت ہوگی یعنی قیامت

کہ تو اگر خدا چاہے گا تو غلاب کرے گا اور اگر چاہے گا تو بخیر بکنا نقل کیا اسکو ابو داود و ترمذی نسائی ابن حبان حاکم نے ومن
 دَخَلَ السُّوقَ فَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحُكْمُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ سَمِيُّ
 لَا يَمُوتُ بِمِثَرِ الْخَيْرِ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ حَسَنَةٍ وَحُمِلَ عَنْهُ أَلْفُ أَلْفِ سَيِّئَةٍ
 وَرَفَعَ لَهُ أَلْفُ أَلْفِ دَرَجَةٍ **بَقِ آمْسُ** وَبَنَى لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ **تَحِي** اور جو کوئی بازار
 میں آوے اور یہ دعا پڑھے لا اِلهَ اِلاَّ اللهُ سے کل شئی قدیر تک تو اسے تعالیٰ اس کے لئے دس لاکھ نیکیاں لکھتا ہے اور اُس سے
 دس لاکھ برائیاں دور کرتا ہے اور اُس کے لئے دس لاکھ درجے بلند کرتا ہے نقل کیا اسکو ترمذی ابن
 ماجہ حاکم ابن سنی نے اور اُس کے لئے ایک گھر بہشت میں بناتا ہے نقل کیا اسکو ترمذی ابن سنی نے
ف اس قدر ثواب کا سبب یہ ہے کہ بازار غفلت کا مقام اور شیطانوں کے تسلط کی جگہ
 ہے ایسی جگہ میں اللہ تعالیٰ کے ذکر سے زیادہ ثواب پاتا ہے فخر و اِذَا دَخَلَهُ أَوْ خَرَجَ إِلَيْهِ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ هَذِهِ السُّوقِ وَخَيْرَ مَا فِيهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا اللَّهُمَّ
 إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَصِيبَ فِيهَا كَيْفَ يَكُونُ فَاجِرٌ أَوْ صَنَفَةٌ خَاسِرَةٌ **مُسْنَحِي** اور جب بازار میں داخل ہو
 یا یوں فرمایا کہ گھر سے بازار جانیکو نکلے تو یہ دعا پڑھے بسم اللہ الہم انی اسالک الخ یعنی میں بازار میں آیا یا گھر سے نکلا اللہ کے
 نام سے یا اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں اس بازار کی بھلائی اور اُس چیز کی بھلائی جو اس میں ہے یعنی معاملات اور تجارت
 اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں اُسکی برائی اور بُخیر کی برائی سے جو میں ہے یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ بازار
 میں جو بھی قسم کھاؤں یا ٹوٹے کا معاملہ کروں نقل کیا اسکو حاکم ابن سنی نے یا مَعْشَرَ النَّجَّارِ ائِمَّجْنِ لِحَدِّكَ إِذَا رَجَعَ
 مِنْ سَوْقِهِ أَنْ يَقْرَأَ عَشْرَ آيَاتٍ فَيَكْتُبَ اللَّهُ لَهُ بِكُلِّ آيَةٍ حَسَنَةً طَاخَضَتْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَايَا كَلْبَ
 كَرْدٍ تَاجِرًا كَيْتَمَ مِنْ سَعْدِ كُوفَى أَدْمَى أَيْنَ بَازَارٍ سَ لَوْثُنَ كَ وَتِ اس بات سے عاجز ہے کہ دس آیتیں پڑھے
 اور اللہ تعالیٰ اُس کے لئے ہر آیت کے بدلہ ایک نیکی لکھ لے نقل کیا اسکو طبرانی نے **ف** یہ ثواب ان نیکیوں کے سوا
 ہے کہ ہر حرف کے عوض دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں یعنی وہ بھی ثواب حاصل ہوگا اور اُس کے سوا یہ بھی اور دس آیتیں
 جس سورت میں سے چاہے پڑھے فخر و اِذَا كُنَا بِيَاكُورَةً مَسَّ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي ثَمَرِهَا وَبَارِكْ لَنَا فِي
 مَدِينَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا **سَقِ** جب یا پھل دیکھے تو یہ دعا
 پڑھے اللہم باریک تنائخ یعنی اے اللہ تو ہر کو برکت دے ہمارے میوے میں اور ہر کو برکت دے ہمارے شہر میں یعنی
 رزق کی فراخی اور اسلام کے غلبے سے شہر میں برکت کر اور ہر کو برکت دے ہمارے صاع میں اور ہر کو برکت دے ہمارے
 مدین میں نقل کیا اسکو مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ نے **ف** صاع اور درعیہ کے دو پیمانوں کا نام ہے صاع میں قریب ساڑھے
 تین سیر کے انگریزی سیر سے غلہ آتا ہے اور مدین قریب سیر بھر کے اور یانوں کی برکت سے رزق کی فراخی
 مقصود ہے فخر و اِذَا كُنَا بِيَاكُورَةً مَسَّ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي ثَمَرِهَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا **سَقِ** اور جب اس کے

میں جائز ہے بلکہ سنت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خال نیک لیتے تھے مثلاً کوئی شخص سب سے پہلے
 ہم پوچھا اگر اسنے منفع یا بخیج یا اسطرح کا کوئی اور نام بتایا تو خوش ہوتے اور اسکو فلاح کی دلیل لیتے لیکن خال
 جس سے منع فرمایا اور ارشاد کیا اظہر من الشمس یعنی خال بدلنا شرک ہے اور خال بد جانوروں کی آواز یا اڑ جانے سے
 شگون بدلنا جیسے ان ملکوں میں کتے کے رونے یا بلی کے آگے سے نکل جانے یا ننگے سر عورت کے آگے نکل
 جانیکو نحوس جانتے ہیں یا چھینک ہو جانیکو برا سمجھتے ہیں تو ان چیزوں کو یہ جاننا کہ ہمکو اس کام میں ضرر پہنچے
 یا کام نہ ہوگا کفر اور شرک ہے اس سے پرہیز کرنا بہت ضرور ہے **فَقَدْ اِذَا رَاَ اَيُّكُمْ مِنَ الطَّيِّبِ تَوَشَّيْتُ لَكُمْ قَوْلًا**
فَقَوْلًا اَوْ جِبْتُمْ خَالَ بَدَنٍ سے ایسی چیز دیکھو جسکو برا جانو تو دواؤ ذیل پر **صَوَفَ** یعنی جن چیزوں سے لوگ
 شگون بد لیتے ہیں اگر تمہارے دل میں شاید اس سے وہم ہو تو اپنے کام سے باز مت رہو اور خدا پر توکل کر کے وہ
 کام شروع کرو اور یہ دعا پڑھو کہ اُسکے شر سے محفوظ رہو **اَللّٰهُمَّ لَا يَأْتِيْ بِاَلْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا يَنْهَبُ**
بِاَلْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا يَحْوِلُ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ مُصَنِّدٌ یا اللہ نیکیاں کوئی نہیں لانا سوا تیرے
 اور برائیاں کوئی دور نہیں کرتا سوا تیرے اور نہیں ہے بچا گناہوں سے اور نہ قوت عبادت کی بجز تیری مدد کے۔
 نقل کیا اسکو ابن ابی شیبہ ابو داؤد نے **وَمَنْ اُصِيبَ بِعَيْنٍ رَقِيَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَللّٰهُمَّ اَذْهَبْ**
حَقَّ تَعَاوُنَ دَهَا وَصَبَّحَا لَمْ يَكُنْ اَللّٰهُمَّ اَذْهَبْ اور جس کسی کو نظر لگجاوے تو آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد سے جھاڑے **بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اَذْهَبْ** حرما و برد باد و صہبہا یعنی میں اللہ کے نام سے تر
 پڑھتا ہوں یا اللہ تو دور کر نظر کی گرمی اور اسکی سردی اور اسکی تکلیف کو پھر اس مبتلا کو کہے کہ اٹھ کھڑا ہو اللہ کے حکم
 سے نکل گیا اسکو نسائی ابن ماجہ حاکم طبرانی نے **فَ** علمائے لکھا ہے کہ قم باذن اللہ کہنا خاص حضرت ہی کو کہنا
 درست تھا دوسرے کو درست نہیں لیکن اگر کہنے والا ولی ہو تو مضائقہ نہیں اور سب علما حقانی اس پر متفق ہیں
 کہ نظر کی تاثیر حق ہے بموجب العین حق کے اور رقیہ اُن کلمات کو کہتے ہیں کہ پڑھی جائیں یعنی قرآن کی آیتیں اور
 دعائیں شفا کے لئے اور رقیہ یعنی منتر میں بھی اللہ تعالیٰ نے تاثیر رکھی ہے مگر کلام ہمد کی آیتوں اور حدیث کی دعاؤں
 اور خدا کے اسماء و صفات سے منتر کرنا جائز اور مشروع ہے اور انکے سوا اور الفاظ سے بھی درست ہے بشرطیکہ انکے
 معنی معلوم ہوں اور دین شریعت کے مخالف نہ ہوں ورنہ جائز نہیں **فَخَصَّ** فقیر کہتا ہے کہ ایک منتر نظر بد کا دوسری
 روایت میں آیا ہے اور دفع نظر کے لئے بہت محبوب ہے وہ یہ ہے **بِسْمِ اللّٰهِ جِسْ جَابِسْ وَ شَهَابٌ قَابِسْ وَ شَرٌّ يَابِسْ**
رَدَّ عَيْنَ الْعَالَمِ اِيَّهِ وَ اَلِىْ اَحِبِّ النَّاسِ اِيَّهِ فَارْجِعْ لِمَصْرَلِ تَرْتِيْ مِنْ فُظُوْرٍ ثُمَّ اَرْجِعْ لِمَصْرَلِ تَقْلِبِ اِيَّكَ بِمَصْر
خَاسَا وَ هُوَ حَيْرٌ اسْكُوْ بَانِيْ پر پڑھکے جیسے شادے یا کاغذ پر لکھ کر اگلے میں ڈالے **وَ اِنْ كَانَتْ دَاۤءً لَا تَقْشَرُ**
مِنْ خُصْرِ اَلْاَيْمَنِ اَنْ تَعَاوَفِيْ اَلَا نِيْسِرُ ثَلَاثًا وَ قَالَ لَا تَابَسْ اَذْهَبِ الْبَاسَ وَ رَبِّ النَّاسِ اَشْفِ اَنْتَ
الشَّافِي لَا يَكْشِفُ اِلَّا اَنْتَ مَوْصُفٌ اور اگر جسکو نظر لگی ہو وہ جانور ہو تو اُسکے دہانے سے تھنے میں چار

من زبان

بار اور بائیں میں تین بار دم کرے اور یہ دعا پڑھے لا اِلهَ اِلاَّ اَنْتَ اَنْتَ بَاقِیَ الدُّنْیَا اَنْتَ بَاقِیَ الدُّنْیَا اَنْتَ بَاقِیَ الدُّنْیَا
 شفا دے تو ہی ہے شفا دینے والا کوئی ضرر کو دور نہیں کرتا سوا تیرے نقل کیا اسکو موقوف ابن ابی شیبہ نے وف حدیث
 کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے دم کرے پھر بھونکے مگر یہ مقصود نہیں بلکہ مراد یہ ہے کہ بھونکنے کا ارادہ کرے تو
 دھا، مذکور پھر دم کرے فَحِیْ وَ اِنْ اُصِیْبَ اَحَدٌ یَلْمِزُ مِنَ الْحَقِّ وَ ضَعْفُ بَیْنِ یَدَیْهِ وَ عَوْدُکَ بِالْفَاخِجَةِ وَالْمِ
 اِلَى الْمُفْلِحُونَ وَالْهَکْذُلُ اِلَیْهِ وَ اَحَدُ الْاَیَّاتِ وَ اِنَّمَا لَکُمُ السَّعِیُّ وَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ اِلٰی اٰخِرِ
 الْبَصَرَةِ وَ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهُ الْاَیَّاتُ وَ اَنْ رَّکَبَهُ اللّٰهُ الَّذِیْ فِی الْاَعْمَالِ فِی الْاَیَّاتِ وَ قَعَّ عَلَی اللّٰهِ اِلٰی اٰخِرِ الْمَوْصُفٰتِ
 وَعَشْرٌ مِّنْ اَوَّلِ الصَّافَاتِ اِلٰی الْاَزِیْبِ وَ ثَلَاثٌ اِیَّاتٌ مِّنْ اٰخِرِ الْحَشْرِ وَ اِنَّ تَعَالٰی الْاَیَّاتُ مِنَ الْحَقِّ وَ قُلْ
 هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَ الْمَعْبُودُ ثَلَاثٌ مِّنْ قُلُوبِ اَوْ جِسْمِ کِسِی کَوْجَن کَاسِیْبِ یُوجِبُ اَسْکُو اِنِّیْ سَا مَنِّیْ جَاوِیْ اَوْ اَسْکُو
 منتر کرے کہ اچھڑے اور شروع سورہ بقرہ منقول تک اور الھکم آتہ واحد آخر آیت تک اور آیت الکرسی اور صد فی السموات و ما
 فی الارض شروع سورہ بقرہ تک اور آتہ شہادت انہ آخر تک اور آتہ ان ربکم اللہ الذی جو سورہ اعراف میں ہے آخر تک اور فقہی اسد
 آخر سورہ مومن تک اور دس آیتیں شروع سورہ صافات کی لفظ الازیب تک اور تین آیتیں آخر سورہ حشر کی یعنی پہلی ہوا
 الذی سے العزیز الحکیم تک اور آتہ انہ تعالیٰ جدر بنا آخر تک سورہ جن میں سے اور قل ہوا بعد احد تمام سورہ اور قل باعوذ برب
 الفلق اور قل باعوذ برب الناس ساری پڑھے نقل کیا اسکو حاکم ابن ماجہ احمد نے وف حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک
 اعرابی نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میرا بیٹا بیمار ہے اپنے پوچھا کیا بیمار ہے اُسے
 عرض کیا کہ اُسکو تیب ہو گیا ہے اپنے اُسکو بلا کر اُسپر یہ آیتیں پڑھیں تو وہ اسی طرح اُٹھ کھڑا ہوا کہ گویا کچھ کبھی مرض
 نہ رکھتا تھا کذا ذکر علی۔ اور جنات کی تاثیر حق ہے اور اہل حق کا مذہب یہی ہے اور آدمی اپنے ذکر اللہ تعالیٰ اور دعا اور
 توذ اور درود پڑھنے سے غالب رہتا ہے اور بڑی عمدہ چیز دفع جنات کے لئے جو اکثر آزمانے والوں نے آزمائی ہے
 آیت الکرسی ہے اور ابن سعد ورنہ سے روایت ہے کہ میں ایک بار سرور عالم کے ساتھ راہ میں جاتا تھا کہ ایک تیب ہوا
 کو دیکھ کر میں پاس گیا اور میں نے اُسکے کان میں کچھ پڑھا وہ شخص ہوشیار ہو گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے
 پوچھا کہ تو نے کیا پڑھا تھا میں نے عرض کیا کہ اُمّیبتہم انا خلقناکم شباً آخر آیت تک پڑھا تھا اپنے فرمایا کہ قسم ہے اُس
 خدا کی جسکے قبضہ میں میری جان ہے کہ اگر کوئی ہوشیار اس آیت کو بہا پڑھے تو وہ بھی خوف خدا سے گر پڑے کذا ذکر
 الفخر۔ اور جو آیتیں کہ حدیث میں مذکور ہوئیں ہم سب لکھ دیتے ہیں تاکہ طالب کو آسانی ہو سب سے اول سورہ فاتحہ ہے
 اُسکے لکھنے کی حاجت نہیں اکثر مسلمانوں کو یاد ہوتی ہے اُسکے بعد یہ آیتیں ہیں اَلَمْ ذَلِکَ الْکِتَابُ لَا رِیْبَ فِیْهِ لِّلْمُتَّقِیْنَ
 الَّذِیْنَ یُؤْتُونَ بِالْغِیْبِ یُتِمُّوْنَ صَلٰوٰتَہُمْ فِیْہُمْ یُفْقُوْنَ وَالَّذِیْنَ یُؤْتِنُوْنَ بَا اَنْزِلَ اِلَیْکَ وَ اَنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ وَ بِالْاٰخِرَةِ
 بِہُمْ یُؤْتُونَ وَ اَوَّلَکَ عَلٰی ہٰذِیْہِمْ وَ اَوَّلَکَ بِہُمْ یُفْقُوْنَ۔ اَلْہِکْمُ اَنَّمَا وَ اَحَدُ الْاَیَّاتِ اَلَا اَمَّا الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ اَسَدُ الْاَمَلِ اَلَا اَمَّا الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ لَآ اَنَا
 سَنَدٌ وَّلَا نُوْمٌ لِّاِنِّی السَّمٰوٰتِ وَ اِنِّی الْاَرْضِ مِنْ اَلَّذِیْ شَفَعَ عِنْدَہُ الْاَبَادُہُ لَعِیْلَہُ بَا مِیْنِ اِیْدِیْہِمْ وَ اَخْلَفَہُمْ لِّلْحَیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِنْ عِلْمِ

الہا بشاء دس کر سید السموات والارض ولا یؤدہ حفظہا وہو العلی العظیم۔ شہدانی اسموات وافی الارض وان تبدوا ما فی
 انفسکم او تخفوه یحاسبکم بہ الصدیق من یشاہد و یعذب من یشاہد فامد علی کل شیء قدیر آسن الرسول بانزل الیہ من ربہ
 والمؤمنون کل آمن بالمد والامکنہ وکتبہ ورسلہ لانفرق بین احد من رسلہ وقالوا سمعنا واطعنا غفر انک ربنا والیک المصیر لیکلف
 ہدیتنا الا وھما لہا ما کسبت وعلیہما ما کتبت ربنا لا توخذنا ان نسینا اذ اخطانا ربنا ولا تحمل علینا اھمرا کما حملتہ علی الذین من
 قبلنا ربنا ولا تحملنا ما لا طاقۃ لنا بہ واعف عنا وغفر لنا وارحمنا انت مولنا فانصرنا علی القوم الکافرین۔ شہد امدانہ
 لا الہ الا وہو الملک الملکۃ والوالی العلم قائما بالقسط لا الہ الا وہو الغفریز الحکیم۔ ان ربکم امد الذی خلق السموات والارض فی ستۃ
 ایام ثم استوی علی عرش غشی الیل النہار یطلبہ خشیاً الشمس والقمر واخجوم مسخرات بامرہ لا الہ الا نخلق والامر تبارک امد
 رب العالمین فتعالی امد الملک الحق لا الہ الا وہو رب العرش الکرم ومن یدع مع امد لہا آخر لا یرمان لہ بہ فانما حسابہ
 عند ربہ انہ لا یفلح الکافرون وقل رب اغفر وارحم وانت خیر الراحمین۔ والصفات صفاتاً لہ جرات زجر فالتایات
 ذکر ان الہکم لواحد رب السموات والارض وامنہما ورب المشارق انا زینک السماء والذینا بزینۃ الکواکب وجنات من کل
 شیطان مارڈ لا یتسمعون الی الملک الا علی ولیقذون من کل جانب دھورادہم عذاب واصب الامن خطف الخطفۃ فاف
 شہاب ثاقب فاستفتہم اھم شہد خلقا ام من خلقنا انا خلقناہم من طین لایب۔ وہو امد الذی لا الہ الا وہو عالم الغیب
 والشہادۃ ہو الرحمن الرحیم وہو امد الذی لا الہ الا وہو الملک لقدوس السلام المؤمن المہین الغفرز اجبار المتکبر سبحان الہ عما
 یشرکون وہو امد الخالق الباری المصور لہ الاسماء الحسنی سبح لہ فی اسموات والارض وہو الغفریز الحکیم۔ وانہ تعالیٰ جددنا ما اخذ
 صاحبۃ ولا ولد وانہ کان یقول سفینا علی الشیطا بعد انکے سورۃ اخلاص اور سورۃ فلق اور سورۃ ناس بین یہ بھی اکثر وں کو
 یاد ہوتی ہیں اسلئے نہیں لکھی گئیں اور خصائص الکبریٰ میں یہی سے روایت ہے منقول ابو د جانیہ سے کہ ابو د جانیہ کہتے
 ہیں کہ میں رسول خدا صلی علیہ وسلم کی خدمت میں شکوہ لگیا اور عرض کیا یا رسول اللہ جو وقت میں مجھو نے پریشا ہوں
 تو اپنے گھر میں یکایک چکی کی سی داناؤں شہد کی گھی کی سی بھینٹا ہٹ منٹا ہوں اور بجلی کی سی چمک پکتا ہوں۔ جب میں گھبرا کر پاس
 ڈرتے ہوئے اٹھا یا تو دفعتاً مجھ کو ایک سیاہ اونچا لنگتا ہوا نظر آیا وہ میرے گھر کے صحن میں لمبا ہوتا جاتا تھا میں نے اسکا قصد کیا اور اسکی جگہ پر
 لگا یا تو اسکی کھال سنیہ کی کھال کی طرح تھی اسے میرے زہر پر لگا کا سا شعلہ پھینکا جس سے مجھے گمان ہوا کہ اسے مجھے پھونکے یا۔ رسول خدا صلی
 علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیرے گھر کا رہنے والا یعنی جن اسے ابو د جانیہ برا ہے پھر آپ نے فرمایا کہ دوات اور کاغذ میرے پاس
 لاؤ اور جب یہ سامان آیا تو اپنے قلم اور کاغذ حضرت علی بن ابیالب کو دیا اور فرمایا کہ لکھو بسم اللہ الرحمن الرحیم ہر کتاب میں
 محمد رسول اللہ صلی علیہ وسلم کے نام سے شروع کرو اور اسکا حق الاطراف بطریق بخیر ارجل ابا بعد فان لنادکم فی الحق ستۃ
 خان تک عاشقا مولنا او فاجرا مقتحم اور اعیانہ صابطلان کتاب الشیطان علینا وعلیکم بالحق انما کنا نستسبح ما کنتم تعلون
 ورسلا ینتھون ماتکرون انکروا صاحب کتابی ہذا واطلقتہ الی عبدہ لا ممانہ والی من یرع ان مع امد لہا آخر لا الہ الا وہو
 کل شیء مالک الادجہ لا حکم والیہ ترجون تعلون حم لا تنصرون حم عشی تفرق اعداء اللہ وطلعت حجۃ اللہ ولاحول ولا قوۃ الا

بالفیکہم السد وهو اسمع اعلم۔ ابود جانہ کہتے ہیں کہ میں اس نامہ کو اپنے گھر لے آیا اور میں اسکو اپنے سر کے نیچے رکھ کر پڑھا اور جب میں جاگا تو ایک چلانے والے کی آواز سنی کہ یوں کہتا ہے اے ابود جانہ قسم ہے لات و عزی کی ہلکوان کلون نے پھونک دیا پس اگر اس نامہ ولیکے طفیل سے تو ہمیر سے یہ نامہ اٹھا لیا تو ہم تیرے گھر میں کبھی نہ آئیں گے اور نہ تیرے ہمسایہ میں غرضکہ صبح ہوئی اور میں نے نماز صبح رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھی اور جو کچھ میں نے جنات سے سنا تھا اسکی ایک اطلاع دی اپنے فرمایا کہ اے ابود جانہ پٹا لے عذاب کو ان لوگوں پر سے قسم ہے اس ذات کی جس نے محمد حق پر بھیجا ہے کہ وہ اسکا رنج و عذاب قیامت تک پائینگے وَ يَرْقِي الْمَقْتُولُ بِالْأَفْئَاتِ نَكَالَةً أَيْ كَامِ غُدُوَّةٍ وَ عَشِيَّةٍ كَلِمَاتُهَا جَمْعُ بَرَاقَةٍ ثُمَّ تَفْلُكُ دَسُ اور دیوانہ کو جھاڑے سورۃ فاتحہ پڑھ کر تین دن تک صبح اور شام جب اچھڑا تمام کرے تو اپنا تھوک جمع کر کے دیوانہ پر تھو کے نقل کیا اسکو ابوداؤد نسائی نے **ف** علاؤ بن صحرابی رضی اللہ عنہ کرتے ہیں کہ ہم ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے رخصت ہو کر اپنے وطن کو آتے تھے کہ عرب کے ایک محلے پر وارد ہوئے انہوں نے کہا کہ تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے بہت خیر و برکت لائے ہو ہم میں ایک شخص دیوانہ ہے تم اسکا کچھ علاج دے دے یا دوائے کر دو پھر اسکو بندھا ہوا لائے میں نے تین روز تک صبح اور شام ہی عمل کیا وہ بالکل اچھا ہو گیا انہوں نے اسکے عوض مجھے کچھ اجرت دی میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکا حکم پوچھا آپ نے فرمایا کہ جو کوئی جھوٹے عمل پر عوض نہ لیتا ہے بڑا کرتا ہے تو کچھ فکر نہ کر تو نے انہوں حق پر کیا کذا ذکر الغفر وَ يَرْقِي الدَّيْعُ بِالْأَفْئَاتِ جَمْعُ سَبْعِ مَرَّاتٍ اور بھوکے کانٹے کو سورۃ فاتحہ سے جھاڑے نقل کیا اسکو صحاح ستہ میں سات بار پڑھا جھاڑے نقل کیا اسکو ترمذی نے وَلَدَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقْرَبٌ وَهُوَ يُصَلِّي فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْعَقْرَبَ لَا تَلْجُ مُصَلِّيًا وَلَا غَائِبًا ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ وَمَلَحَ فِيهِ فَمَجَّ عَلَىهَا وَيَقْرَأُ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ **ص** اور نیز صلی اللہ علیہ وسلم کو بھونے کا ایسی حالت میں کہ آپ نماز پڑھتے تھے جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ اللہ بھوکو لعنت کرے کہ یہ نمازی کو چھوڑے نہ غیر نمازی کو بھڑاپے پانی اور نمک منگایا اور نمک کی جگہ دو نو کو ملنے لگے اور سورۃ فلق اور سورۃ ناس پڑھتے تھے۔ نقل کیا اسکو طبرانی نے صغیر میں عَرَضْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَقِيَةً مِنْ الْحَبَرِ فَأَذِنَ لَنَا فِيهَا وَقَالَ ائْتُمْنِي مِنْ مَوَاتِنِ الْحَبَرِ بِشَمِ اللَّهِ شَجَةً قَرْنِيَّةً وَلِحْجَةً مَحْرَقَةً **ط** عبداللہ بن زید کہتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک منتر ڈنک کا پیش کیا یعنی بھوکو غیرہ کے لئے ایک منتر جبکہ معنی معلوم نہ تھے عرض کر کے اجازت چاہی آپ نے ہکو اجازت دی اور فرمایا یہ منتر جنات کے عہد و پیمان سے ہے یعنی جنات نے حضرت سلیمان سے عہد کیا تھا کہ اس کے پڑھنے والی کو ضرر نہ پہونچائینگے وہ منتر یہ ہے بسم اللہ شجۃ قرنیۃ طحہ ماجر فقط نقل کیا اسکو طبرانی نے اوسط میں **ف** علما کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اس منتر کے معنی معلوم نہیں فقط الفاظ پڑھے جاتے ہیں اور اسکے سوا دوسرا منتر کسی زبان کا ہو نہ ہی یا ترکی یا عربی جب تک اسکے معنی معلوم نہ ہوں اسکا پڑھنا درست نہیں کہ شاید کتب کے الفاظ انہوں نے کذا

بھوکا لے کا عل

ذکر السلی اور قربتانی کے کہا ہے کہ نبی اپنے مشائخ سے سنا ہے کہ اس منتر میں سلام علی نوح فی العالمین بھی زیادہ کر لیا جاوے
 کیونکہ سائب اور بکھو نے طوفان کے وقت حضرت نوح علیہ السلام سے عرض کیا تھا کہ ہمیں کشتی میں بھال لیجئے ہم عہد کرتے ہیں
 کہ جو کوئی آپکا نام یاد کرے گا اور سلام علی نوح فی العالمین کہے گا تو ہم اسکو ضرر نہ پہنچائیں گے فخر و ترقی فی الخلق یقولہ اذہب
 ابنا سن ربنا انت الشافی لا شک فی الا انت من اس اور علیہ ہوئے کو جھارے آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کے اس قول مبارک سے اذہب الباس رب الناس الخ یعنی بیماری کو دور کر کے لوگوں کے پروردگار تو شفا دے
 کہ کوئی شفا دینے والا نہیں سوا تیرے نقل کیا اسکو نسائی احمد نے واذا لای الخ یقول فلیطفئہ بالتکبیر ص
 ی مجرب اور جب کوئی آگ لگی دیکھے تو چاہئے کہ اسکو اسد کر کہو جھارے نقل کیا اسکو ابوعلی ابن سنی نے مصنف کہتے ہیں
 یعل مجرب ہے فقیر کہتا ہے کہ ان دنوں میں جو خشکالی اور دفعہ دیکھے لے اذان کہتے ہیں اسکی اہل ہیجہ کہ ان دنوں نجران
 میں گرمی اور دوزخ ہوتی ہے اسکو اذان کے اسد کر کہنے سے بچنا مقصود ہے و ترقی من احتبس بوالہ او اھما بئنا
 حصا ۱ یقول ربنا اللہ الذی فی السماء تقدس اسمک امروک فی السماء والارض کما رحمتک فی السماء
 کما جعل رحمتک فی الارض واغفر لنا وخطایا کا انت رب الطیبین فانزل شفاء من شفاءک
 ورحمة من رحمتک علی هذا التجمع فیکبر اس دھن اور جس شخص کا میثاب بند ہو جاوے یا پتھری کے
 مرض میں مبتلا ہو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول پڑھ کر جھار جاوے ربنا اللہ الذی الخ ہمارا پروردگار وہ اللہ ہے جو
 سجدہ آسمان میں پاک ہے نام تیرا حکم جاری ہے آسمان اور زمین میں جس طرح کہ تیری رحمت خاص آسمان میں ہے
 اسی طرح اپنی رحمت زمین میں کر اور ہمارے وہ گناہ بخش جو ہم نے جان کر کئے اور جو چوک کر کئے تو پاک لوگوں کا پروردگار
 ہے تو آراہنی شفا خاص سے اور اپنی خاص رحمت سے اس در در پالیسی شفا اور رحمت کہ یہ درد اچھا ہو جاوے نقل
 کیا اسکو نسائی ابو داؤد حاکم نے ف ظاہر ہے کہ لفظ فیر ابھی دما میں شامل ہے فخر و یکاوی من یم فحکہ
 او جمر بان یخنع اصبعہ السبابة بالارض ثم یقول لا یسمی اللہ توبۃ انضنا برفقہ بعضنا
 لیغفر سقمنا اولی شفی سقمنا یاذن ربنا کھر اور جس شخص کے پھوٹا یا زخم ملو وغیرہ کا ہوا سکعالج یوں کیا جا
 کر اپنی انگشت شہادت زمین پر رکھ کر اٹھارے یہ کلمات پڑھتا ہو اسم اللہ توبۃ در فضائ الخ یعنی میں برکت لیتا ہوں اس
 کے نام سے یہ ہمارے زمین کی مٹی ہے ہم میں سے کسی کے تھوک سے ملی ہوئی تاکہ اچھا ہو جاوے ہمارا بیاریا یہ فرمایا کہ شفا دیا
 جاوے ہمارا بیار ہمارے پروردگار کے حکم سے نقل کیا اسکو مسلم نے ف کرانی نے امام نووی سے نقل کیا ہے کہ آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم اپنی انگشت شہادت پر لعاب مبارک لگا کر کہ زمین پر رکھتے کہ کچھ خاک اسکو لگجاتی پھر اٹھا کر زخم پر پھیرتے
 اور یہ کلمات دعا کے پڑھتے جاتے یہاں بھی اکثر شراحون نے بھی مراد لکھی ہے فخر واذا احدا است رجلہ فلیکد کو
 احب الناس الیہ موی اور جب کسی کا پاؤں سو جاوے تو اسکو چاہئے کہ لوگوں میں سے سب سے زیادہ پیارے
 کو یاد کرے نقل کیا اسکو موقوف ابن سنی نے ف اپنے محبوب کو یاد کرنا اسلئے ہے کہ اسکی یاد سے خوشی حاصل ہو تو آدمی کو

میں سے زیادہ پیارے کو یاد کرنا اسلئے ہے کہ اسکی یاد سے خوشی حاصل ہو تو آدمی کو

یوں نوکریا دعا

چاہئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد کرے کہ سب سے زیادہ آپ ہی محبوب ہیں ع و من اشتكى المأثم أو شيئا من
جسدہ فليضع يده اليمنى على المكان الذي يأكو وليقل بسم الله ثلاث مرات ويقل منب مراكب
أعوذ بالله وقد رتبہ من شر ما أجد وأحاذر مرعہ اور جو شخص درد کا یا کسی اور چیز کا یعنی درم وغیرہ کا
اپنے بدن میں شکوہ کرے تو اسکو چاہئے کہ اپنا دانا ہاتھ دکھتی جگہ پر رکھ کر تین بار بسم اللہ کہے اور سات بار یہ دعا چڑھے
اعوذ بالسلخ یعنی میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی اور اسکی قدرت کی اس چیز کی برائی سے جسکو میں معلوم کرنا ہوں اور دانا
ہوں یعنی اسکی زیادتی سے آئندہ کو خوف کرنا ہوں نقل کیا اسکو سلم اور چارون نے ف عثمان بن ابی العاص رض
صحابی روایت کرتے ہیں کہ میں نے درد کا شکوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کیا آپ مجھ سے یہی عمل ارشاد
فرمایا میں نے اسکو کیا اللہ تعالیٰ نے مجھکو اچھا کر دیا فخر اور لفظ الہی فقط ابن ابی شیبہ کی روایت میں ہے أو أعوذ
بغير ة الله وقد رتبہ من شر ما أجد سبعا طامض یا اس دعا کو سات بار پڑھتے اعوذ بغير ة اللہ
یعنی میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی عزت اور قدرت کی اس چیز کی برائی سے کہ میں پاتا ہوں نقل کیا اسکو دطامین اور ابن
ابی شیبہ نے أو أعوذ بغير ة الله وقد رتبہ على كل شئ من شر ما أجد سبع مرات يضع يده تحت
ألمه أو يدها سات بار پڑھے اعوذ بعزت اللہ سے ما جد تک یعنی میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے غالب ہونے اور ہر چیز
پر قادر ہونے کی انچیز کی برائی سے کہ پاتا ہوں اپنا ہاتھ اپنے درد کی جگہ کے نیچے رکھ کر پڑھے یعنی گویا درد کے جاتے رہنے کا
اشارہ ہے نقل کیا اسکو احمد اور طبرانی نے أو بسم الله أعوذ بغير ة الله وقد رتبہ من شر ما أجد من
وجع هذ أو نك أو نك ففع يده ثم يعيد هات یا یہ دعا طاق مرتبہ پڑھے بسم اللہ اعوذ سے وجع ہذا تک یعنی
شرع کرنا ہوں اللہ کے نام سے پناہ پکڑنا ہوں خدا کی عزت اور اسکی قدرت کی انچیز کی برائی سے کہ میں اپنے اس درد
پاتا ہوں یعنی اس دعا کو تین بار یا پنج بار یا سات بار پڑھے لیکن سات بار بہتر ہے پھر اپنا ہاتھ اٹھا دے پھر دوبارہ رکھ کر
یہی دعا پڑھے نقل کیا اسکو ترمذی نے أو يقرأ على نفسه بالمعوذات وكيفت مخ مردس ق یا درد الا
اپنے اوپر قل اعوذ برب الخلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھے اور خود دم کرے۔ نقل کیا اسکو بخاری سلم ابوداؤد و ترمذی
ابن ماجہ نے ف دم کرے یعنی دونو ہاتھوں پر دم کر کے پھر ہاتھ اپنے مونہ پر اور تمام بدن پر پھیرے سیح بخاری نے
کہا ہے حضرت عائشہ رض روایت کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیماری میں یہی سو دتین پڑھ کر اپنے اوپر دم کیا کرتے
اور ہاتھ پھیرتے جب انتقال کی بیماری ہوئی تو میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر ان سو دتوں کو دو دم کر کے
بدن مبارک پر پھیرتی اور جب آپ کے گھر والوں میں سے کوئی بیمار ہوتا تو آپ یہی پڑھ کر دم کرتے۔ کذا فی مشکوٰۃ و من أصاب
رمد اللہ متغنی ببصری ولجلاء العارث متنی و أرفی فی العبد و ناری و أنصرتنی علی من ظلمنی
حسنی اور جس شخص کی نگہیں کمین تو یہ دعا پڑھے اللہم تعالیٰ انی ابی مجھکو فائدہ دے میری بنیائی سے اور اسکو
میرا دلالت کر یعنی تومرگ باقی ہے کیونکہ وارث وہی ہوتا ہے جو میت کے مرنے تک رہے اور مجھکو دشمن میں میرا انتقام دکھا

درد کا

درد کا

اور مجھ کو دوسے اُس شخص پر جس نے مجھ کو ظلم کیا نفل کیا اسکو حاکم ابن سنی نے **ف** میرا انتقام دکھا یعنی کوئی اگر مجھ پر ظلم کرے
 اُس سے عوض لون یا اسکا عوض میرے سامنے ہوا اور سوا ظالم کے کسی سے کینہ نہ رکھوں جیسے کفر کی حالت میں جس سے
 دشمنی ہوتی تھی اسکو مار ڈالتے تھے ایسی حالت نہ ہو فخر و من حصکت لہ عجبی یقول **بِسْمِ اللّٰهِ الْکَبِیْرِ نَعُوْذُ**
بِاللّٰهِ الْعَظِیْمِ مِنْ شَرِّ کُلِّ عِزْزٍ تَعَارَوْ مِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ مِنْ مِصْرٍ اور جو بخوار آوے تو یہ دعا پڑھے بسم
 اللہ البکیر الخ میں شروع کرتا ہوں خدا سے بزرگ کے نام سے ہم پناہ مانگتے ہیں اللہ تعالیٰ کی ہر خوش مانے والی رگ کی برائی
 سے اور آگ کی گرمی کی برائی سے نفل کیا اسکو حاکم ابن ابی شیبہ نے فقیر کہتا ہے کہ کہنہ بخارون کے لئے بعض روایت
 حدیث میں تعویذ ذیل آیا ہے اسکو لکھ کر بخار والے کے گلے میں ڈال دیا جائے خدا کے حکم سے شفا پاوے وہ تعویذ یہ ہے۔
 براۃ من اللہ العزیز الحکیم الی ام لمم التي تاكل اللحم وتشرب الدم وتشم لعنم ابا بعد فیام لمم ان کنت مؤمنۃ فحق محمد صلی اللہ
 علیہ وسلم وان کنت یهودیۃ فحق موسیٰ الکلیم علیہ السلام وان کنت نصرانیۃ فحق عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ان لا اکلت لیلان
 ابن فلانۃ کما ولا شربت لدمًا ولا شمت لہ عظمًا وتخلی عنہ الی من اتخذ مع اللہ لہا آخر لا الہ الا هو العزیز الحکیم والا فانت بریۃ
 من اللہ واللہ ربی منک وحسبنا اللہ ونعم الوکیل ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم صلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا محمد والہ واهل
 وسلم۔ اس تعویذ میں فلان بن فلانہ کی جگہ بخار زدہ اور اسکی مان کا نام لکھا جاتا ہے شفاء اعلیل وغیرہ میں مذکور ہے فان
 اصابہ کس و سکتو الحیوۃ فلا یمتی الموت فان کان کابن کاعلا فلیقلل اللہ احبہ مما کان من الحیوۃ
 خیر لہ و تو فانی اذا کان الموت فاکفہ خیر الی **خ مردی** اور اگر کسی کو ضریماری وغیرہ کا پوپخے اور زندگی سے
 عاجز ہو تو موت کی آرزو نہ کرے اور اگر خواہ مخواہ موت کی آرزو ہی کرے یعنی ضررون سے ناچار ہو کر موت کی تمنا کرے تو یوں کہے
 یا اللہ مجھ کو زندہ رکھ جب تک زندگی میرے حق میں بہتر ہو اور مجھ کو موت دے جب وقت کہ میرے حق میں مزایا بہتر ہو نفل کیا
 اسکو بخاری سلم ابو داود ابن سنی نے **ف** دنیا کے ضرر کے باعث مثلاً بیماری متعاجی وغیرہ کے سبب سے موت کی آرزو
 کرنی مکروہ ہے اور دیر خدا تعالیٰ کے اشتیاق میں اور دنیا و فانی سے نجات کے لئے ضرور دین کے خوف سے موت کی تمنا
 جائز ہے چنانچہ اکثر صحابہ کرام سے یہ بات واقع ہوئی ہے اور بخاری اور امام طحاوی اور دوسرے علماء و پرہیزگار عجب کوئی بات
 خلاف شرع دیکھتے تو موت مانگتے اور حدیث شریف میں بھی آیا ہے کہ آپ وعامین فرماتے تھے کہ یا اللہ جب تو کسی قوم
 میں فتنہ کا ارادہ کرے تو مجھ کو وفات دے بدون اسکے کہ فتنہ میں پڑوں فخر و اذا احاد مر یضًا قال لا باس طمحو
 ان شاء اللہ لا باس طمحو ان شاء اللہ **مع** اور جب بیمار کی عیادت کرے یعنی اسکا حال پوچھے تو یوں
 کہے لا باس طمحو ان شاء اللہ دو بار یعنی کچھ ڈر نہیں یہ بیماری گناہوں سے پاک کرنے والی ہے اگر اللہ چاہے نفل کیا اسکو بخاری سلمیٰ
 نے **ف** عیادت کے آداب یہ ہیں کہ خاص اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور ثواب کے لئے جاوے اور بیمار کو تسلی دے اور اسکو
 مسکرائے لے کہے اور زندگی کا امیدوار کرے اور جو ثواب بیماری کے حدیثوں میں آئے ہیں اُسے اُنکو خوش کرے اور چاہے
 وقت لا باس طمحو ان شاء اللہ کہے اور بیمار پر ہاتھ رکھ کر دعائیں حدیث شریف کی پڑھے اور اُسکے حق میں دعا کرے اور اپنے لئے

ضریماری سے موت کی آرزو نہ کرے

بیماری کا بیان اور بیماری میں دعا

بریہ دعا پڑھے بسم اللہ الخ یعنی اللہ کے نام سے تجھ پر فضوں کرتا ہوں یعنی تجھ کو اسکی پناہ میں دیتا ہوں ہر چیز سے جو
 تجھ کو ایذا دے گا اور ہر شخص کی برائی یا حسد کرنے والی آنکھ کی برائی سے اللہ تجھ کو شفا دے خدا کے نام سے میں تجھ پر
 فضوں کرتا ہوں نقل کیا اسکو مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ نے **و** حدیث شریف میں آیا ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور پوچھا کہ یا محمد تم سب پر ہوا اپنے فرمایا کہ ہاں ہمارے ہوں جبریل علیہ السلام نے یہی
 دعا آپ پر پڑھی کذا فی الشکوۃ احد ایک روایت میں دعا و ذیل آئی ہے **بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِیْکَ وَاللّٰهُ یَشْفِیْکَ مِنْ
 دَاْعِیْکَ مِنْ شَرِّ الثَّغَالِیْثِ فِی الْعُقَدِ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ** **مُص** اللہ کے نام سے
 میں تجھ پر فضوں کرتا ہوں اللہ تجھ کو شفا دے ہر بیماری سے جو تیرے بدن میں ہے گرہ میں پھونکنے والی عورتوں کی برائی
 سے یعنی جو عورتیں جادو پڑھ کر دھڑے میں گرہ دیتی ہیں اور حسد کرنے والی کی برائی سے جب وہ حسد کرے نقل کیا اسکو
 نسائی ابن ابی شیبہ نے **ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مُّص** یہ دعائیں تین بار پڑھے نقل کیا اسکو حاکم نے۔ اور ایک روایت میں
 دعا کے یہ الفاظ ہیں **بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِیْکَ مِنْ کُلِّ دَاْعٍ یَشْفِیْکَ مِنْ شَرِّ کُلِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ وَمِنْ
 شَرِّ کُلِّ ذِی عَیْنٍ** اللہ کے نام سے میں تجھ پر فضوں کرتا ہوں اللہ تجھ کو شفا دے ہر بیماری سے ہر حسد کرنے والے کی
 برائی سے جب حسد کرے اور ہر نظر والے کی برائی سے نقل کیا اسکو احمد نے **اللّٰهُمَّ اشْفِ عِبْدَکَ یٰ نَبِیَّکَ لَکَ عَدُوٌّ
 وَ یَمِیْنَتِیْ لَکَ اِلٰی جَعَلَا ذَکَ حَبِ مُص** یا اللہ تو شفا دے اپنے بندے کو کہ جہاد کرے تیرے دشمن پر اور طے
 تیرے لئے جائزہ کی نماز کو نقل کیا اسکو ابو داؤد ابن حبان حاکم نے **اللّٰهُمَّ اشْفِہُ اللّٰهُمَّ عَافِہُ مُص** **ت**
حَب ابھی اسکو شفا دے ابھی اسکو تندرستی عنایت کر نقل کیا اسکو حاکم ترمذی ابن حبان نے **اللّٰهُمَّ اشْفِہُ اللّٰهُمَّ
 اَعِیْہُ سَیِّئَاتِہُ شَفِیْ اللّٰهُ سَمَیْکَ وَ عَفَّرْ ذَنْبَکَ وَ عَافَاکَ فِی دِیْنِکَ وَ جَسَدِکَ اِلٰی مَدَدَةِ اَجَلِکَ
 مُص** یا اللہ اسکو شفا دے یا اللہ اسکو تندرستی دے نقل کیا اسکو نسائی نے۔ اے فلا نے یعنی بیان مبارک کا نام لے
 اللہ تیرے مرض کو شفا دے اور تیرے گناہ بخشے اور تجھ کو تیرے دین اور بدن میں ممانعت عنایت کرے تیری موت
 کے وقت تک نقل کیا اسکو حاکم نے **وَمَنْ عَادَ مِنْ یَضَاعُ لَوْ یَحْضُرُ اَجَلُہُ فَقَالَ عِنْدَہُ سَبْعَ مَرَّاتٍ سَآلُ
 اللّٰہَ الْعَظِیْمَ اَنْ یَشْفِیْکَ اِلَّا عَافَاہُ اللّٰہُ مِنْ ذٰلِکَ الْمَرَضِ ذٰتِ سَبْعِ مَرَّاتٍ مُّص**
 اور جو کوئی ایسے بیمار کی عیادت کرے کہ اسکی موت نہ آئی ہو اور اسکے پاس یہ دعاسات بار پڑھے **سَآلُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ اَنْ یَشْفِیْکَ**
 یعنی میں اللہ بزرگ سے یہ سوال کرتا ہوں جو بڑے عرش کا مالک ہے کہ تجھ کو شفا دے تو اللہ تعالیٰ اسکو اس بیماری سے
 تندرستی عنایت فرمایا گا نقل کیا اسکو ابو داؤد ترمذی نسائی ابن حبان حاکم ابن ابی شیبہ نے **و** یعنی جبکی موت
 نہ آئی ہو اسکے پاس عیادت کرنے والی دعاسات بار یہ دعا پڑھے تو اللہ تعالیٰ اسکو اچھا کر دیتا ہے اور اگر موت ہی آئی ہو
 تو مرض لا علاج ہے **فَیَضُرُّ فِقِیْرٌ** کہتا ہے کہ الا عافاہ اللہ استثنایہ شرطیہ عامہ سے تقدیر عبارت کی یہ ہے **وَاَعَادَ
 اَحَدُہُمْ یَضَاعُ دَعَا لَمَیْذَہُ الْکَلِمَاتِ اِنْ عَافَاہُ اللّٰہُ کَذَا فِی الْحَزَرِ وَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَقَالَ**

اَيْسَرُكَ اَنْ يَكْبُرَ اَعْوَاكَ لَنْ نَعْمَ قَالَ قُلْ يَا حَلِيمُ مَا كُنْتُ اَشْفِ فَلَا نَفَاةَ يَبْرَأُ مَرْمُوصٌ اور ایک شخص حضرت علی مرتضیٰ رضی کے پاس آیا اور کہنا کہ فلان شخص بیمار ہے حضرت علی رضی نے فرمایا کہ تجھے اچھا معلوم ہوتا ہے کہ وہ اچھا ہو جائے اُسے کہا ہاں آپ نے فرمایا کہ یہ دعا پڑھ یا حلیم یا کریم شفاء فلانا یعنی لے بر دہا راسے کرم دے فلان شخص کو شفا دے کہ اس دعا سے وہ اچھا ہو جائیگا نقل کیا اسکو موقوفہ ابن ابی شیبہ نے وَاَيُّهَا مُسْلِمُو عَا بِقَوْلِهِ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ اذْبَعَيْنِ مَنْ كَفَّ فَمَا تَفِي مَصْنَعِهِ ذَلِكَ أُعْطِيَ أَحْسَنُ شَهِيدٍ وَإِنْ بَرَأَوْكَ فَقَدْ عَفَاكَ لَهُ جَمِيعُ ذُنُوبِهِ هَسُنْ اور جو مسلمان دعا مانگے اس آیت سے لا الہ الا انت سبحانک الایہ یعنی کوئی معبود نہیں سوا تیرے تو پاک ہے اور میں ظلم کرنے والوں میں سے ہوں پاکیزہ مرتبہ اس آیت کو پڑھے پھر اپنے اس مرض میں مر جاوے تو اسکو ثواب شہید کا دیا جائیگا اور اگر بیماری سے صحت پاوے تو ایسی طرح اچھا ہوگا کہ اس کے سب گناہ بخشے جائیں گے نقل کیا اسکو حاکم نے وف گناہوں سے وہ گناہ مراد ہیں جو اللہ تعالیٰ کے کئے ہوں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مطلق گناہ مراد ہوں اور اللہ تعالیٰ حق العباد کو کچھ عفو فرما کر معاف کر دے فخری و مَنْ قَالَ فِي مَصْنَعِهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحُكْمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ثَمَرَاتُ لَوْ تَطَعَّمُهُ التَّكَادُبُ س ق حَبِ مَسْنُ اور جو شخص اپنی بیماری میں یہ دعا پڑھے لا الہ الا اللہ سے آخر تک جسکے الفاظ کا ترجمہ کئی بار گزر چکا ہے پھر مر جاوے یعنی اسی بیماری میں تو نہ کھانگی اسکو دفع کی آگ نقل کیا اسکو ترمذی نسائی ابن ماجہ ابن جہان حاکم نے وَمَنْ سَأَلَ اللَّهَ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ بَلَّغَهُ اللَّهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَفَلَانٌ مَاتَ عَلَى فَرَاشِهِ مَرَعَةً جو کوئی اللہ تعالیٰ سے سچے دل سے شہادت مانگے تو اللہ تعالیٰ اسکو شہیدوں کے مرتبہ پر پہنچاتا ہے اگرچہ وہ اپنے بستر پر مرے نقل کیا اسکو مسلم نے اور چاروں نے مَنْ طَلَبَ الشَّهَادَةَ صَادِقًا أُعْطِيَهَا وَلَوْ لَوْ تَصَبَّهَ مَرَجُو كُنِيَ لَمْ يَكُنْ شَهِيدٌ بَوْنَا سچے دل سے تو اسکو شہید ہونے کا مرتبہ دیا جاتا ہے اگرچہ شہادت اسکو نہ پہنچے یعنی دنیا میں اگرچہ شہید واقعی نہ ہو نقل کیا اسکو مسلم نے مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَوُاقَى نَاقَةً فَقَدْ وَجِبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ سَأَلَ اللَّهَ الْقَتْلَ مِنْ نَفْسِهِ صَادِقًا ثَمَرَاتُ مَاتَ أَوْ قُتِلَ كَانَ لَهُ أَحْسَنُ شَهِيدٍ ع ح جو کوئی اللہ کی راہ میں لڑے لڑائی دیر تھی و فتنی کے دوبارہ ہونے کے درمیان توقف ہوتا ہے تو اس کے لئے بہشت واجب ہوتی ہے جو شخص اللہ سے اپنا مارا جانا دل سے سچ سچ مانگے پھر مرے یا مارا جائے یعنی جہاد کے سوا کسی اور جگہ تو اسکو شہید کا ثواب ہوگا نقل کیا اسکو چاروں نے ف دودہ دو ہونے میں تھوڑی دیر بھر جاتے ہیں تاکہ دودہ اتر آوے پھر دودہنا شروع کرتے ہیں اس بھرنے کو فواف کہتے ہیں یہاں مراد تھوڑی دیر سے یعنی اقل بھی اگر جہاد کر لیا تو یہ ثواب پاوے گا کذا ذکر الفخر اللہم اَرْزُقْنِي شَهِادَةً فِي سَبِيلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِي يَسِيرًا رَسُوْلُكَ خ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی دعا کی اللہم اَرْزُقْنِي شَهِيدًا بِرَأْسِي رَاہ میں شہید ہونا اور میری موت اپنے رسول

مقبول کے شہرین کر معنی مرید منورہ میں نقل کیا اسکو بخاری نے **فَاِذَا حَضَرَ الْمَوْتَ وَجَّهَ إِلَى الْقِبْلَةِ مَسْجُودًا** اور جب کسی کو موت قریب ہو تو اسکا مونہہ قبلہ کی طرف کیا جاوے نقل کیا اسکو حاکم نے **ف** موت قریب ہو یعنی مرثیہ کی علامت معلوم ہو کہ ناک کا بانسہ ٹیڑھا ہو جاوے اور باؤں ڈھیلے پڑ جاوے اور کمر بٹیان و س جادین اور قبلہ کو متوجہ دیون کرے کہ چیت ٹٹا کر باؤں قبلہ کی طرف کر کے سر اوچا کر دے کہ مونہہ قبلہ کی طرف ہو تاخرین کا فتویٰ اسی پر ہے کہ کافی شرح المستی **وَيَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَارْحَمْنِي بِاللَّحِقِ الْاَخْلَى اَخِي مَرَّت** اور قریب المرگ شخص یہ دعا پڑھے **اللهم اغفر لي اخي يعني يا الله تو مجھ کو بخش اور مجھے رحم کر اور مجھ کو رفیق علی سے ملا نقل کیا اسکو بخاری سلم ترمذی نے **ف** رفیق علی انبیا و علیہم السلام کی جماعت ہے کہ انکی روحیں علی علیین میں ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مرض موت میں ہی دعا پڑھتے تھے اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا آخر کلام بھی یہی تھا **لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ اِنَّ الْمَوْتَ سَكَّرَاتٍ سَخَّ سَقِ** اور یہ کلمات کہے **لَا اِلَهَ اِلَّا الله** یعنی کوئی معبود نہیں سوا اللہ کے بیشک موت کی سختیاں ہیں نقل کیا اسکو بخاری نسائی ابن ماجہ نے **ف** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انتقال کے وقت چہرہ مبارک پر پانی ملتے تھے اور یہ کلمات فرماتے تھے **خَيْرُ الْاَلْهَةِ اَعِزِّي عَلَى عَمَارَاتِ الْمَوْتِ وَ سَكَّرَاتِ الْمَوْتِ** اور یہ کہے **اللهم اعني اخي يعني يا الله میری مدد کر موت کی غفلتوں اور موت کی سختیوں پر یعنی میرے ہوش قائم رکھ کہ تجھ کو بھولوں نقل کیا اسکو ترمذی نے **يَقُولُ اللَّهُ مَعَكُمْ وَجَلَّ اَنْ عَبْدًا عَلَى الْمُؤْمِنِينَ عِنْدِي بِمَا نِلْتُ كُلَّ اَخِي خَلِيٍّ خَدَايَ عَزَّ وَجَلَّ فَرَأَيْتُمْ كَيْفَ يَمُرُّ بِنَدَى نَزْدِيكٍ نِيكِي كَيْفَ يَمُرُّ بِرَقَائِمٍ** ہے **ف** یعنی اُس سے آخرت کی نیکوئی میں سے خوشی اور غم میں کوئی نیک فوٹ نہ ہوگی اور اپنی حیثیت کے موافق سب مراتب پایا گیا فخر یکجہ دینی و انسانی **اَنْتُمْ نَفْسُهُ مِنْ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ كَيْفَ يَمُرُّ بِرَقَائِمٍ** کیونکہ میری وہ تعریف کرتا ہے ایسے وقت کہ میں اُسکی جان اُسکے دونوں پہلو سے نکالتا ہوں نقل کیا اسکو احمد نے **ف** یہ جملہ پہلے جملہ کی علت ہے یعنی بندہ مومن ہر نیکی کا استحقاق اسلئے کھتا ہے کہ جان کنی کے وقت میں بھی کہ نازک وقت ہے میری حمد میں مشغول رہتا ہے اور میری پاداشی حالت میں ہاتھ سے نہیں دیتا فخر و حذر **وَ مَنْ حَضَرَ عِنْدَهُ فَلْيَقُوْهُ لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ مَرَّةً** اور جو شخص قریب المرگ کے پاس کوئی اور آدمی ہو تو اسکو **لَا اِلَهَ اِلَّا الله** تلقین کرے نقل کیا اسکو مسلم اور چارون نے **ف** تلقین کے معنی ہیں قریب المرگ کو سمجھانا اور زبان ملا دینا ہے کہ جو شخص اُسکے پاس ہو وہ **لَا اِلَهَ اِلَّا الله** پڑھے تاکہ مرض سن کر خود پڑھنے لگے اور اُس سے یہ نہ کہے کہ تو کلمہ پڑھ کیونکہ یہ نازک وقت ہوتا ہے کہ میں اس شدت میں انکار نہ کر بیٹھے فخر صریح گان **اَخِي مَرَّةً لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ** کہ **مَسْجُودًا** جس کی یہ کلام **لَا اِلَهَ اِلَّا الله** ہو وہ بہشت میں داخل ہوگا نقل کیا اسکو ابوداؤد حاکم نے **ف** بہشت میں داخل ہوگا اگرچہ عذاب کے بعد ہو بشرطیکہ گنہگار ہو اور **لَا اِلَهَ اِلَّا الله** سے ملا ورنہ کلمہ **لَا اِلَهَ اِلَّا الله** محمد رسول اللہ ہے کیونکہ غرض اس کلمہ سے ایمان ہے اور ایمان بدون اقرار محمد رسول اللہ کے صحیح نہیں فخر صریح **اِذَا كُنْتَ عَمَلًا نَفْسِيَّ بِخَيْرٍ فَإِنَّ الْاَلَمَةَ يَكْفِي مَقْنُونًا عَلَى مَا يَقُولُ فَقَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِفُلَانٍ وَارْحَمْهُ******

فِي الْمَهْدِ بَيْنَ وَأَخْلَفَهُ فِي عَقِبِهِ وَالْغَائِبِينَ وَأَعْفَرَ لَنَا وَلَهُ يَا رَبِّ السَّالْمِينَ وَافْتَحْ لَهُ فِي قَابِ وَتَوَلَّى لَهُ قَبْرَ
مَرَدِّ مِسْقِي اور جب کوئی شخص میت کی آنکھ بند کرے تو اپنے نفس کے لئے دعا خیر کرے یعنی اپنے خاتمہ بخیر ہونے کی
 دعا مانگے کیونکہ فرشتے آمین کہتے ہیں اُس دعا پر کہ آنکھ بند کرنے والا کہتا ہے پھر یوں کہے یا امد تو خدائے شخص کو بخش رہیہاں
 اُس میت کا نام لے اور اُس کا درجہ ہدایت یافتہ میں بلند کر اور اُس کا نائب یعنی کارساز ہوا سکے اہل و عیال میں جو اُسکے
 پس ماندہ ہیں اور بھوکا اور اُس کو بخندے اے عالموں کے پروردگار اور اُسکے لئے اُسکی قبر میں فراخی کر اور اُسکے لئے اُسکی قبر
 میں روشنی کر نقل کیا اُس کو مسلم ابو داؤد نسائی ابن ماجہ نے **ف** احتمال ہے کہ اپنے لئے صدی دعا کرے اور اُسکے بعد میت کے
 لئے یہ الفاظ کہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ لفظ فیقول دعا کا بیان ہو یعنی آنکھ بند کرنے والا اس طرح دعا کرے تو غفر لہا میں کہنے
 والا بھی شریک ہو گیا فخر و ثقیل اھلہ اللھم اغفر لی ولکے وَاَعْفَبْنِي مِنْهُ عَقْبِي حَسَنَةً **مَرَعَه** اور چاہئے
 کہ اُسکے گھر والے یوں کہیں یعنی ہر ایک یہ دعا مانگے اللھم اغفر لی الخ یا امد تو مجھ کو اور اُس کو بخش اور مجھ کو اُس کا بدلہ اچھا دے نقل
 کیا اُس کو مسلم اور چارون نے وَلَيَقْرَأْ عَلَيْكَ سُورَةُ قَيْسٍ **سَنَدَقِي حَبَسُ** اور چاہئے کہ کوئی شخص میت
 پر سورہ قیس پڑھے نقل کیا اُس کو نسائی ابو داؤد ابن ماجہ ابن حبان حاکم نے **ف** بعضوں کے نزدیک میت سے مراد شخص قریب
 المرگ ہے اور شائع کا عمل بھی اسی پر ہے اور بعض کہتے ہیں کہ مردہ مراد ہے یہ سورہ اسکے گھر میں یا اُسکی قبر پر پڑھے کتاب النظم
 میں معایت کیا ہے مجھ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت پہنچی کہ جو کوئی سورہ قیس مسلمان پر پڑھ کر دے بعد پڑھتا ہے تو
 نوامد تعالیٰ ہر حرف کے عوض فرشتہ بھیجتا ہے جو میت کے آگے صدف باندھ کر رکھ دے ہوتے ہیں اور امد تعالیٰ سنا سکے
 لئے رحمت و بخشش مانگتے ہیں اور اُسکے جنازے اور دفن میں حاضر رہتے ہیں اور جس مسلمان پر یہ سورہ جاگنی کے وقت پڑھے
 تو ملک الموت اُسکی روح اُس وقت قبض کر لے گا کہ امد تعالیٰ کی خوشنودی اُس سے معلوم کرتا ہے فخر و ثقیل صا حِبْ
 الْمُصِيبَةِ اِنَّ اللَّهَ وَانَا لِيَكُنَّ رَاجِعُونَ اللَّهُمَّ ارْجُنِي فِي مِصْبَتِي وَارْحَلْ لِي خَيْرًا مِنْهَا **مَرَعَه** اور مصیبت
 والا یعنی میت کے پس ماندوں میں سے ہر ایک یہ دعا پڑھے انا سراج یعنی ہم امد کی ملک ہیں اور بھوکا اُسکی طرف پھرنا ہے
 الہی تو مجھ کو میری مصیبت میں ثواب دے اور مجھ کو اُسکے عوض بہتر معایت فرما نقل کیا اُس کو مسلم نے وَارْحَلْ لِي خَيْرًا مِنْهَا وَكَدَّ
 الْعَبْدُ قَالَ اللَّهُ لِيَكُنَّ رَاجِعُونَ فَتَضَمُّ وَلَدَ عَبْدِي فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيَقُولُ مَاذَا قَالَ الْعَبْدُ فَيَقُولُونَ حَمْدُكَ وَاسْتَرجع فيقول
ابن العبد یعنی بیکٹا فی الجنة وسمو لا بکیت **تَحْبِي** اور جب کسی مسلمان بندے کا اڑکا مڑتا
 ہے نوامد تعالیٰ اپنے فرشتوں کو فرماتا ہے کہ تم میرے بندہ کے فرزند کی روح قبض کی وہ عرض کرتے ہیں کہ ہاں امد تعالیٰ
 فرماتا ہے کہ میرے بندہ نے کیا کہا وہ عرض کرتے ہیں کہ اُس نے تیری تعریف کی اور اے انا سراج صی امد تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم میرے
 بندہ کے لئے بہشت میں بڑا گھر بناؤ اور اُس کا نام میت احمد رکھو یعنی اس لئے کہ شکر اور تسلیم کے عوض ما نقل کیا اُس کو ترمذی بن
 جان ابن سنی نے وَارْحَلْ لِي خَيْرًا مِنْهَا وَكَدَّ الْعَبْدُ قَالَ اللَّهُ لِيَكُنَّ رَاجِعُونَ فَتَضَمُّ وَلَدَ عَبْدِي فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيَقُولُ مَاذَا قَالَ الْعَبْدُ فَيَقُولُونَ حَمْدُكَ وَاسْتَرجع فيقول
مَسْمُومٌ فَلْتَضَمُّ وَلْتَحْتَسِبْ حَمْدُكَ اور جب کوئی شخص کہے کہ تو میت کرے یعنی اُس کو تسلی دلاوے تو اس

بے خوفی سے
 اُسکی طرف سے

بے خوفی سے
 اُسکی طرف سے

سلام علیک کر کے یون کہے اندر ہی کے لئے ہے جو اُسے لے لیا یعنی اگر اُس نے اپنی امانت ایللی تو جزع اور فزع چکا ہے اور اندر ہی کے لئے ہے جو کچھ اُس نے دیا اور ہر چیز اُس کے علم کے نزدیک ایک ایک وقت مقرر تک ہے تو مکمل لازم ہے کہ صبر کرو اور ثواب طلب کرو نقل کیا اسکو بخاری سلم ابو داؤد نسائی ابن ماجہ نے **ف** ایک حدیث میں صیفہ ظلت صبراً تحت بوفت غائب کے ہیں اور اس کتاب میں یہ دونو صیفہ حاضر کے ہیں اور لام اور ت انپر ایسے آئے جیسے کلام الہی ایک قرأت میں فلتقرحوا صیفہ حاضر میں یہ حدیث کا قصہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اجزائی میر نے اپنی خدمت میں عرض کر ا بھیجا کہ میری بیٹا حالت نزع میں ہے آپ تشریف لائیں آپ نے سلام فرما بھیجا اور اپنی شاد فرمایا ان لبتا خدا خذنا وخذ شریف میں بیماری مصیبت اور اتم پر سکی ثواب بہت آیا ہے اور وہ کرنے پر عید وارد ہے ہم ان حدیث کو کہ مضمون یہاں بیان کرتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ بھلائی پہنچایا چاہتا ہے تو اُسکو مصیبت میں مبتلا کرنا ہے اور فرمایا کہ جس مسلمان کو رنج یا دکھ یا فکر یا غم و یا نڈیا غم پہنچتا ہے یہاں تک کہ اگر کاٹنا بھی لگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کے سبب سے اُس کے گناہ دور کرتا ہے اور فرمایا کہ جس مسلمان کو بیماری سے یا بیماری کے سوا کسی اور چیز سے ایذا پہنچے تو اللہ تعالیٰ اُسکی برائیاں اسی دور کرتا ہے جیسے درخت اپنے پتے کٹا رہا ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں نے کیسے نہیں دیکھا کہ آپ صبر کی سختی پسندت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زیادہ ہوئی ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کی مثال اسی ہے جیسے تازہ کھیتی کی نالی کہ ہوا اُسکو کھجی اور ٹھڑالتی ہے کھجی اور کھجی کھڑا کرتی ہے یعنی مومن کھجی اچھا رہتا ہے کھجی بلا میں مبتلا ہو جاتا ہے اور منافق کی مثال اسی ہے جیسے صنوبر کا درخت کہ قائم اور ثابت رہے اور کوئی آسیب اُسکو نہ چھوئے یہاں تک کہ دفعہ آگھر جائے یعنی منافق کو امراض اور مصیبت بہت نہیں ہوتی کہ اُس کے گناہوں کا کفارہ ہو اور ام سائب صحابہ کے یہاں حضرت تشریف لیکے اور اُس نے پوچھا کہ کیوں کانپتی ہو اُس نے کہا کہ مجھ کو پتہ چری ہے خدا اسکو برکت نہ دے اپنے فرمایا کہ پتہ کو بڑا نہ کہو کیونکہ وہ نبی آدم کے گناہ دور کرتی ہے جیسے بھٹی لوہے کا میل دور کرتی ہے اور فرمایا کہ جب بندہ بیمار ہوتا ہے یا سفر کرتا ہے تو اُس کے لئے ثواب دیا جاتی ہے جیسے تندرست اور مقیم ہونے کی صورت میں تھا یعنی اگر سیاری یا سفر میں کوئی عمل اُس سے فوت ہوا جو پہلے کیا کرتا تھا تو اُس کا ثواب اُسکو بدستور ملے گا اور فرمایا کہ سوائے شہید فی سبیل اللہ کے سوائے اور شہید میں اول جو دریا میں مرے۔ دوم جو ڈوب کر مرے سوم ذات الجنب مالا چہارم پیش کے مرض سے مرے پنجم جو جل کر مرے ششم جو بکر مرے ہفتم جو عورت حمل سے مرے یہ سب شہید ہیں اور فرمایا کہ بندہ کو رنج یا اُس سے زیادہ اور کم جی پہنچتا ہے کہ جب وہ گناہ کرتا ہے اور بہت سے گناہ ایسے بھی ہیں جسکو اللہ تعالیٰ معاف کر دیتا ہے یعنی اُن کے عوض کوئی تکلیف نہیں دیتا پھر اپنے پیامت پڑھی واما صاکم من مصیبت فباکسبت ایدیکم و یعفو عن کثیر یعنی تمکو جو مصیبت پہنچتی ہے تو وہ اُس چیز کے سبب سے ہے جسکو تمہارے ہاتھوں نے کیا یا اور بہت سی چیزوں کو معاف کر دیتا ہے اور کسی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ زیادہ سخت مصیبت کن لوگوں پہ ہوتی ہے آپ نے فرمایا کہ انبیاء پھر جو اُن کے ہیں مصیبت میں بھی اُن سے کم ہوتے ہیں آدمی پر مصیبت اُس کے دین کے موافق ہوتی ہے اگر دین میں سخت ہوگا تو اسکی مصیبت بھی سخت ہوگی اور اگر دین میں ڈھیلہ ہوگا تو ابھی کم ہوگی اور دیندار ہمیشہ مبتلائے بارہتا ہے یہاں

کہ زمین پر ایسی طرح چلتا ہے کہ اُسکے ذمہ کوئی گناہ باقی نہیں رہتا یعنی مصیبت کے سبب اُسکے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور فرمایا کہ بڑا ثواب بڑی بلا پر ہوتا ہے اور خدا سے عذر و حل جب کسی قوم کو دوست رکھتا ہے تو اُنکو مصیبت میں مبتلا کرتا ہے اس حال میں جو کوئی بلا سے راضی ہو تو اُسکو حولی کی رضا حاصل ہوگی اور جو شخص خفا ہو اُس سے مولیٰ بھی ناراض رہیگا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جب اپنے بندہ سے بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو دنیا میں اُسکے لئے تکلیف جلد دیتا ہے اور جب اپنے بندے سے برائی کیا پاتا ہے تو دنیا میں اُسکے گناہ پر عذاب نہیں دیتا یہاں تک کہ اُسکو قیامت کے دن پورا عذاب دیکھا اور فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کے علم میں کسی بندہ کو کوئی مرتبہ جنت میں ملتا ہے اور وہ بندہ اپنے عمل کے سبب اُس مرتبے پر نہیں پہنچ سکتا تو اللہ تعالیٰ اُسکو اُسکے بدن یا مال یا اولاد کی مصیبت میں مبتلا کرتا ہے پھر صبر عنایت فرماتا ہے یہاں تک کہ اُسکو اسی مرتبے پر پہنچا دیتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے علم میں اُسکو ملنا تھا اور فرمایا کہ جو موت مصیبت والوں کو ثواب عنایت ہوگا تو تندرست والے قیامت میں یہ چاہینگے کہ کاش ہمارے چمڑے دنیا میں مقراضوں سے کاٹے جاتے یعنی اگر میری مصیبت پڑتی تو ہوگا بھی ثواب ایسا ہی ملتا اور فرمایا کہ مومن جب بیمار ہوتا ہے پھر اللہ تعالیٰ اُسکو اس مرض سے عافیت دیتا ہے تو یہ مرض اُسکے اگلے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے اور آئندہ کے لیے نصیحت ہوتی ہے اور منافق جب بیمار ہو کر عافیت پاتا ہے تو اُسکا حال اونٹ کا سا ہے کہ مالک نے اسکا نانو باندھا اُسکے بعد چھوڑ دیا تو اُسکو یہ نہیں معلوم کہ کیوں باندھا تھا اور کیوں چھوڑا یعنی مومن غفلت سے ہوشیار ہو جاتا ہے کہ گناہوں کے سبب مجھے تکلیف ہوئی تھی آئندہ کو باز رہوں اور منافق کو ذرا بھی پروا نہیں ہوتی کہ کیوں بیمار ہوا اور کیوں اچھا ہوا بیماری کا بیان ہو چکا اب تعزیت اور نوحہ کا بیان ہوتا ہے تعزیت کرنی ثواب ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی مصیبت زدہ کی تعزیت کرے اور اُسکو تسلی دلاوے تو اُسکو بھی ثواب مصیبت پر صبر والے کا سا ہوگا تو آدمی کو چاہئے کہ مصیبت زدہ کے پاس جا کر اُسکو تسلی دے اور مصیبت کا ثواب اور سپر صبر کر نیک اجر بیان کرے یہاں کی عورتوں کی طرح نہ پیٹے نہ بیان کرے روئے کہ بہت گناہ ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی اپنے خساے پیٹے اور گریبان پھاڑے اور ایام کفر کی مانند بیان کرے یعنی داویلا اور ہاے دے کرے تو وہ شخص ہم میں سے نہیں اور ابو موسیٰ صحابی بیمار ہی میں ہو کر ہوئے انکی بیٹی آواز سے روتی ہوئی آئی پھر ابو موسیٰ کو آفا کہ ہوا انہوں نے اپنے بیٹی سے کہا کہ تجھکو معلوم نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں بیمار ہوں اسی عورت سے کہ مصیبت میں سر نہ اڑے اور چلاوے اور اپنے کپڑے پھاڑے اور مروی ہے کہ چار خصلتیں ایسی ہیں کہ اُسکو اکثر لوگ نہیں چھوڑتے اول فخر کرنا حسب پر دوسرے طعن کرنا نسب میں تیسرے مینہ کی توقع کرنی ستاروں سے یعنی فلاں ستارہ اگر فلاں منزل میں آویگا تو مینہ برسیگا چہارم میت پر نوحہ کرنا یعنی اُسکی صفات بیان کر کے رونا اور فرمایا کہ جب عورت نوحہ کرنے والی اپنی موت سے پہلے اس فعل سے توبہ نہ کرے تو قیامت کے دن کھڑی کیا دگی ایسے حال میں کہ اُسکے بدن پر قطران کا کرتا ہوگا اور ایک کرتا کھلی کا یعنی اُسپر خارش مسلط کر دی جاوے گی جسپر قطران ملنے لگے تاکہ ایذا زیادہ ملے محاذ اصر نہا اور قطران دوا سیاہ ہو جاتا

اور جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا تو صحابہ اہل بیت کو فرشتوں نے اس طرح تعزیت کی کہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اللہ تعالیٰ کے یہاں تسلی ہے ہر مصیبت سے یعنی وہی صبر اور تسلی دینے والا ہے ہر مصیبت پر اور اُس کے یہاں عوض ہے ہر فوت ہونے والی چیز کا تو تم اللہ ہی پر اعتماد کرو اور اسی سے امید رکھو کیونکہ محروم وہ ہے جو ثواب سے محروم رہے اور تمپر سلام ہوا اور اللہ کی رحمت اور برکتیں نفل کیا اسکو حاکم نے **ف** محروم وہی ہے جو ثواب سے محروم ہو یعنی دنیا کی مصیبت کچھ مصیبت نہیں اسلئے کہ اسکا ثواب آخرت میں موجود ہے بلکہ حقیقی مصیبت یہ ہے کہ آدمی مصیبت پر صبر نہ کرے اور ثواب سے محروم رہے **ف** فَخَرَّ وَدَخَلَ رَجُلٌ أَشْهَبَ اللَّيْلَةَ جَسِيمٌ صَبِيحٌ فَخَطَبَ رِقَابَهُمْ قَبْلَى ثُمَّ التَّمَتَ إِلَى الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فَقَالَ إِنَّ فِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ كُلِّ مُصِيبَةٍ وَرَعِي ضَا مِنْ كُلِّ فَاتٍ وَخَلَقَ مِنْ كُلِّ هَآلِكٍ قَالَى اللَّهُ فَأَيُّكُمْ يَمُوتُ وَالْيَهُ فَارْعَبُوا وَنَظَرُوا إِلَيْكُمْ فِي لُبِّكُمْ فَانْظُرُوا فَإِنَّمَا الْمَصَابِ مِنْ لَمْ يُجَازِ وَانْصَرَفَ فَقَالَ أَيُّكُمْ يَمُوتُ وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ مَا هَذَا الْخَصَرُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ **مُسْن** اور ایک آدمی سفید داڑھی والا فریبہ صورت گھر والوں کے پاس آیا یعنی سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات کے دن اور صحابہ کی گردنوں پر سے پھانگ گیا یعنی از دحام کی وجہ سے جب آگے جانے کو راہ بنائی تو گردنوں کے اوپر سے پھانگ کر آگے بڑھا اور رویا پھر صحابہ کی طرف متوجہ ہوا اور کہا کہ اللہ کے یہاں تسلی ہے ہر مصیبت پر اور عوض ہے ہر فوت ہونے والی چیز کا اور نائب ہے ہر ہلاک ہونے والی کا تو اللہ ہی کی طرف رجوع کرو اور اسی کے ثواب کی رحمت کرو اور مبتلاؤ بلا کرنے میں اُسکی نظر تمہاری طرف ہے یعنی وہ اپنے علم قدیم سے تمہارے دل کی باتوں کو ہر حال میں جانتا ہے تو فکر کرو اور ہوشیار رہو کہ کس طرح صبر کرتے ہو اور کیا کہتے ہو کیونکہ مصیبت زدہ وہی ہے جسکو مصیبت پر بدلانہ دیا جاوے اور ثواب سے محروم ہے یہ کہ کدوہ شخص چلا گیا حضرت ابو بکرؓ اور حضرت علیؓ نے کہا کہ یہ شخص حضرت خضر علیہ السلام رضی اللہ عنہ تھے نفل کیا اسکو حاکم نے **وَمَنْ رَفَعَهُ الْمَيِّتَ عَلَى الشَّرِّ يَرَاهُ وَجْهَهُ فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللَّهِ مَوْمِنٌ** اور جو شخص کہ میت کو چار بائی پر رکھے یا اسکو زمین سے اٹھا دے تو چاہے کہ اسم اللہ کہے نفل کیا اسکو تو فواہن ابی شیبہ نے **وَإِذَا صَلَّى عَلَيْهِ كَبَّرَ ثُمَّ قَرَأَ الْقَائِمَةَ ثُمَّ صَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ امْتِكَ كَانَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَ يَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ أَصْبَحَ فَخِيرًا لِي رَحْمَتِكَ وَأَصْبَحْتَ عَنِيَا عَنْ عَدَائِهِمُ تَخَلَّى مِنَ الدُّنْيَا وَأَهْلِهَا إِنْ كَانَ ذَلِكَ مِنْكُمْ وَإِنْ كَانَ مُحْطِيًا فَاعْفُ لَهُ اللَّهُمَّ لَا تُخْزِنَا أَجْنَءًا وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَ هَؤُلَاءِ **مُسْن** اور جب مردہ پناز پڑھے تو اللہ اکبر کہے پھر احمد پڑھے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے یعنی دوسری دفعہ اللہ اکبر کے بعد اور بہتر یہ ہے کہ نماز کا درود پڑھے پھر پڑھے یعنی تیسری دفعہ اللہ اکبر کے بعد یہ دعا پڑھے اللہم عبدک (خ یعنی یا اللہ یہ تیرا بندہ ہے اور تیری لونڈی کا بیٹا یہ گواہی دیتا تھا کہ کوئی امجدو تیرے سوا نہیں تو اکیلا ہے کوئی تیرا شریک نہیں اور یہ بھی گواہی دیتا تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بندے اور رسول ہیں یہ تیری رحمت کا محتاج ہوا یعنی**

جائزہ اٹھانے اور ناجائز کا بیان

اگرچہ ہمیشہ تیرا محتاج تھا مگر اب اس بیکسی اور تنہائی میں زیادہ محتاج ہوا اور تو اس کے عذاب سے بے پڑا ہے وہ دنیا سے اور دنیا والوں سے علیحدہ ہوا اگر یہ شخص گناہوں سے پاک ہے تو اس کی پاکی زیادہ کر یعنی ثواب کا دل کے دینے سے اور درجات کے بلند کرنے سے اور اگر گنہگار ہے تو اس کی بخشش کر یا اس کو تو بہ کو اس کے ثواب سے محروم مت کر اور نہ بہ کو اس کے پیچھے گمراہ کو معذور بوجہ بصری کے نقل کیا اس کو حاکم نے **ف** جنازہ کی نماز پڑھنی فرض کفایہ ہے اور صحت نماز کی شرط بیت کا مسلمان ہونا اور پاک ہونا اور جنازہ کا سامنے موجود ہونا ہے یعنی ہمارے نزدیک غائب شخص پر نماز درست نہیں اور نماز کے ارکان قیام اور تکبیر میں ہنہ اور اہام شافعی کے نزدیک اچھڑھنا واجب ہے اور اہام مغلطہ اور امام مالک کے نزدیک الحمد کا پڑھنا نماز جنازہ میں نہیں اگر ثناء کے قصد سے پڑھے تو جائز ہے امام غلام رحمہ کے نزدیک تکبیر تحریم کے بعد سبحانک اللہم آخر تک پڑھ کر اذکار الفجر اور بعض دعاؤں میں بجائے پہلی دعا کے تیسری تکبیر کے بعد یہ دعا پڑھنی آئی ہے **اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ وَكُشِّفْ مَذْخَلَهُ وَارْحَمْهُ بِالْمَاءِ وَالشَّيْخِ وَاللَّيْلِ وَنَفَقِهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَفَقْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّائِسِ وَأَبْدَلَهُ دَاكًا خَيْرًا مِنْ خَارِهِ وَاهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ وَرَوْحًا خَيْرًا مِنْ رَوْحِهِ وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ مَرَّتَ سِتْرَ مَرَّةٍ** یا اس کو اس کو بخش اور اس پر رحم کر اور اس کو عافیت دے اور اس کی تفسیر میں معاف کر اور اس کی بھائی اچھی کر یعنی بہت ثواب اور رحمت دے اور اس کی قبر فراخ کر اور اس کو پانی اور برف اور ازلے سے پاک کر یعنی طرح طرح کی بخشش اور رحمتیں کر اور اس کو گناہوں سے صاف کر جیسے سفید کپڑے کو میل سے صاف کیا اور اس کو گھر کے عوض اس کے گھر سے بہتر بلادے اور اس کے اہل سے بہتر اہل یعنی خادم وغیرہ عنایت کر اور بی بی اس کی بی بی سے بہتر رحمت کر اور اس کو بہشت میں داخل کر اور قبر کے عذاب اور دوزخ کے عذاب سے اس کو بچا دے نقل کیا اس کو سلم ترمذی نسائی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ **اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا وَذَكَرِنَا وَأَنْشَأْنَا وَشَاهِدِنَا وَغَايِبِنَا اللَّهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَنَا مَتَا فَكِّهِمْ عَلَى الرَّسْلِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مَتَا فَتَقْ وَكَأَنَّ عَلَى الْأَرْحَامِ اللَّهُمَّ لَا تُخَيِّرْ مَتَا أَخْرَجْنَا وَلَا تَصِلْنَا بَعْدَهُ دَتِ سِ احِبْ مَسْ** اور ایک دعا یہ ہے **اللهم اغفر محمدنا وانا** یا اس کو تو ہمارے زندوں کو بخش اور ہمارے مردوں کو اور ہمارے چھوٹوں کو اور ہمارے بڑوں کو اور ہمارے مردوں کو اور ہمارے عورتوں کو اور ہمارے حاضر شخصوں کو اور ہمارے غائب لوگوں کو یا اس کو تو ہم میں سے جس کو زندہ رکھے تو اس کو سلام پڑھ کر رکھ اور جس کو ہم میں سے موت دے تو اس کو ایمان پر یا اس کو بہ کو اس کے ثواب سے محروم مت کر اور نہ بہ کو اس کے پیچھے گمراہ کر نقل کیا اس کو ابوداؤد ترمذی نسائی احمد ابن حبان حاکم نے **اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبُّنَا وَأَنْتَ خَلَقْتَنَا وَأَنْتَ هَدَيْتَنَا لِلْإِسْلَامِ وَأَنْتَ قَبَضْتَ رُوحَنَا وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِسِرِّهَا وَعَلَيْتَنَا حِشْنًا شَفَعَاءَ فَاعْفِرْ دَسْ** کہ ایک دعا یہ ہے **اللهم انت ربہا یعنی یا اس کو تو اس روح کا پروردگار ہے تو نے ہی اس کو پیدا کیا اور تو نے ہی اس کو اسلام کی راہ دکھائی اور تو نے ہی اس کی روح کو قبض کیا یعنی تیرے ہی حکم سے اس کی روح کو قبض کیا یعنی تیرے ہی حکم سے روح قبض ہوئی اور تیری**

زیادہ جانتا ہے اسکے باطن اور ظاہر کو ہم حاضر ہوں میں سفارش کرنے والے کہ تو بخشدے اسکو روایت کیا اسکو ابو داؤد
نسائی نے۔ نسائی نے بعد لفظ فاغفر کے لہا ضمیر مؤنث کی روایت کی ہے اور ابو داؤد نے لفظ ضمیر مذکر اللہ صمد ازل و لا کن
فلان فی ذمتک و جعل جوارک فقه من فتنۃ القبر و عذاب النار و انت اهل الوفاء و احکم الھم
فاغفر لہ و ارحمہ انت الغفور الرحیم **دفع** ایک دعایہ ہے اللھم ان فلان یا اسد فلان ثبنا فلان
کاتیرے عہد اور تیری ہمسائی کے امن میں ہے یعنی ایمان لانے کی وجہ سے تیری پناہ اور حفاظت میں مرا ہے تو اسکو
قبر کی آزمائش اور دوزخ کے عذاب سے بچا تو ہی وفا والا ہے یعنی پناہ دہہ پورا کرتا ہے اور تو ہی لائق حمد کے ہے یا اسد تو اسکو
بخش اور سپر رحم کر کہ تو بخشنے والا اور مہربان ہے نقل کیا اسکو ابو داؤد ابن ماجہ نے اللھم عبدک و ابن امتک
احتاج الی رحمتک و انت عنی عن عذابہ ان کان محسنًا فرد فی احسانہ و ان کان مسیئًا
فجاء و زعنه **مسن**۔ ایک دعایہ ہے یا اسد تیرا بندہ ہے اور تیری لودھی کا بیٹا تیری رحمت کا محتاج ہوا اور تو اسکو
عذاب سے بے پروا ہے اگر یہ نیک تھا تو اسکی نیکی میں زیادتی کر اور اگر گنہگار تھا تو اس سے درگزر فرما نقل کیا اسکو حاکم نے اللھم
عبدک و ابن عبدک کان یشھد ان لا الہ الا اللہ و ان محمداً عبدک و رسولک و انت اعلم بہ
مسی ان کان محسنًا فرد فی احسانہ و ان کان مسیئًا فاغفر لہ و لا تحسبنا اعداء و لا تقنننا بعدک
حب ایک دعایہ ہے یا اسد تیرا بندہ ہے اور تیرے بندے کا بیٹا ہے یہ گواہی دیتا تھا کہ کوئی معبود سوا ہے خدا کے بہترین
اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بندے اور رسول ہیں اور تو میری نسبت اسکا حال زیادہ جانتا ہے اگر یہ شخص نیک تھا تو اسکی
نیکی میں فروغی کر اور اگر گنہگار تھا تو اسکو بخشدے اور ہکوا اسکے ثواب سے محروم مت کر اور نہ ہکوا اسکے جیسے فتنے میں ڈال نقل کیا
اسکو ابن حبان نے و اذا وضعتہ فی قبری قال بسم اللہ و علی سنتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
دست س حب اور جب مردہ کو اسکی قبر میں رکھے تو بسم اللہ و علی سنتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہے یعنی خدا کے نام
اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے طریق پر اسکو دفن کرنا ہوں نقل کیا اسکو ابو داؤد و ترمذی نسائی ابن حبان نے یا یون کہے
بسم اللہ و یا اللہ و علی ملة رسول اللہ **مسن** یعنی اسکو رکھنا ہوں اللہ کے نام اور اسکے حکم سے اور رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر نقل کیا اسکو حاکم نے منها خلقناکم و فیہا نعیدکم و فیہا نکم و تارۃ اخری
بسم اللہ و فی سبیل اللہ و علی ملة رسول اللہ **مسن** اور دن کے وقت یون کہے منها خلقناکم الخ یعنی ہم نے تمکو
زمین سے پیدا کیا تمہاری اہل کو کہ حضرت آدم علیہ السلام ہیں اور میں ہی میں ہم تمکو بھیجائیں گے یعنی مرے بعد اسی
سے ہم تمکو دوبارہ نکالیں گے یعنی قیامت کو میں دفن کرنا ہوں اللہ کے نام اور اسکی راہ میں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے دین پر نقل کیا اسکو حاکم نے **ف** خدا وے مالگیری میں لکھا ہے کہ مستحب ہے کہ مٹی ڈالنے کے وقت تین لب
بھر کر سرائے کی طرف سے قبر میں ڈالے اول لب میں منها خلقناکم کہے اور دوسرے میں و فیہا نعیدکم اور تیسری میں
و منها نکم تارۃ اخری تو شاید یہ بھی آیا ہو کہ یہاں یہ مقصود ہے کہ مردہ کو قبر میں رکھنے کے وقت یہ دعا پڑھے کاذا فوج

[illegible]

کے برابر خیر ایمان ہوگا نفل کیا اسکو بخاری سلم ترمذی نے **ف** مراد یہ ہے کہ جسکے دل میں تھوڑا سا بھی ایمان ہوگا اور کلمہ
توحید پڑھیکے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے دوزخ سے نکلیں گے **ف** مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَهُ مَا تَعَلَّمَ عَلَى ذَلِكَ إِلَّا دَخَلَ
الْجَنَّةَ وَإِنْ ذَكَرَ سِرًّا وَإِنْ ذَكَرَ سِرًّا وَإِنْ ذَكَرَ سِرًّا وَإِنْ ذَكَرَ سِرًّا وَإِنْ ذَكَرَ سِرًّا وَإِنْ ذَكَرَ سِرًّا وَإِنْ ذَكَرَ سِرًّا
پھر اسی اعتبار پر ہے کہ بہشت میں داخل نہ ہو اگر چاہے نہ کیا ہو اگرچہ اسنے چوری کی ہو ان الفاظ و ان زلی وان سرق کو
تین بار فرمایا نفل کیا اسکو مسلم نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مومن دوزخ میں ہمیشہ نہیں رہیگا اگرچہ توبہ سے بلکہ
اپنے کردار کی سزا پر آخر کو بہشت میں داخل ہوگا اور کافر ہمیشہ دوزخ میں رہیگا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ گناہ سے ہل بیان نہیں
جاتا اگرچہ ایمان کے کمال میں نقصان آجائے یہی مذہب صحیح اہل سنت و جماعت کا فخر جلیل دُعا اِنَّمَا تَكْفُرُ قِيلَ يٰ اَكْفُرْ
اللہ و کیف جَعَلَ دُرِّمًا نَمًا قَالَ الْكُفْرُ مَوَاضٍ قَوْلُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَطْرُ سِغَرٌ صَدْرُ صَدْرُ صَدْرُ صَدْرُ صَدْرُ صَدْرُ
نیکو صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں نے ایمان کیا کیونکہ نیکو کرین اپنے فرمایا کہ زیادہ کہا کہ لا الہ الا اللہ یعنی اس کلمہ سے ایمان
میں قوت اور تازگی آتی ہے نفل کیا اسکو احمد طبرانی نے لَيْسَ كَهَذَا دُونَ اللَّهِ حِجَابٌ حَتَّى تَخْلُصَ إِلَيْهِ **ف** اس کلمہ
کو خدا کے نزدیک کوئی پردہ نہیں یہاں تک کہ اس تک پہنچ جاوے یعنی کوئی خیر اسکے پہنچنے کو نہیں روکتی جلد مقبول ہو جاتا ہے
نفل کیا اسکو ترمذی نے فَقَالَ لَيْسَ كَهَذَا دُونَ اللَّهِ كَلِمَاتٌ لَا يَشْبِيهَا عَمَلٌ **ف** اس کلمہ طیب کا کہنا کوئی گناہ نہیں چھوڑتا
اور کوئی عمل اسکے مشابہ نہیں ہے نفل کیا اسکو حاکم نے وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْأَرْضِ وَالْأَرْضِ وَالْأَرْضِ وَالْأَرْضِ وَالْأَرْضِ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فِي كَفَّةٍ مَّا كَتَبَتْ بِهِ حَبَسَ **ف** اگر ساتون آسمان والے اور ساتون زمین والے ایک پلہ میں ہوں اور
لا الہ الا اللہ کا ثواب دوسرے پلہ میں تو بھی ثواب والا پلہ اُسے بخاری ہوگا نفل کیا اسکو ابن جابر نسائی ہزار نے مَا
قَالَ عَبْدُ قُطَيْبٍ **ف** فَحَسْبُكَ الْكُفْرُ بِاللَّهِ حَتَّى تَقْضَى إِلَى الْعَرْشِ مَا أَجْنَبْتَ الْكِبَارِ **ف** اس
مسن کوئی بندہ اس کلمہ سے کبھی خلاص سے نہیں کہتا کہ اسکے لئے آسمان کے دروازہ نہ کھولیں یعنی اسکی قبولیت اور چڑھنے
کے واسطے یہاں تک کہ پہنچتا ہے عرش تک بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے اجتناب کیا جاوے نفل کیا اسکو ترمذی نسائی حاکم نے
ف کبیرہ گناہوں سے اجتناب کیا جاوے یعنی کلمہ کہنے والے نے بڑے گناہ نہ کئے ہوں بلکہ ہوں تو ان سے توبہ کر لی
ہو اور مقصود یہ ہے کہ قبولیت اور ثواب اس کلمہ کا جب ہی حاصل ہوتا ہے کہ آدمی کبیرہ گناہوں سے بچے بخیر ہے اس ارشاد
خداوندی کے ناما قبل اللہ من المتقين یعنی اللہ تعالیٰ عمل کو صرف پرہیزگاروں ہی سے قبول کرنا سے **ف** لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ
لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحُكْمُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ **ف** مَا مِنْ قَالَهُ عَشْرَ مَرَّاتٍ كَانَ كَمَنْ اعْتَقَى
أَرْبَعَةَ أَنْفُسٍ مِنْ قَوْلِهِ تَعَالَى **ف** مَا مِنْ قَالَهُ عَشْرَ مَرَّاتٍ كَانَ كَمَنْ اعْتَقَى **ف** مَا مِنْ قَالَهُ عَشْرَ مَرَّاتٍ كَانَ كَمَنْ اعْتَقَى
قد نزدیک دس بار پڑھے تو وہ ایسا ہوگا جیسے وہ شخص چار بار دے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے آزاد کوئے نفل کیا اسکو
بخاری سلم ترمذی نسائی احمد نے اور جو کوئی کلمہ مذکور ایک بار پڑھے تو اسکا ثواب ایک بار دے کے آزاد کر نیکی برابر ہوگا نفل کیا اسکو
احمد ابن ابی شیبہ نے وَمِائَةٌ مِّنْ قَوْلِهِ كَانَتْ لَهُ عِدَّةٌ عَشْرَ رِجَالٍ وَكَانَتْ لَهُ مِائَةٌ حَسَنَةً وَجِيَتْ عَنْهُ

عذاب کے اپنے فضل و کرم سے بہشت میں داخل کر لیا یا گناہوں پر عذاب دینے کے بعد فخر من شہداً اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ
وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَاَنْ تُحْمَلْ اَعْبَادُكَ وَرُسُلُهُ وَاَنْ عَلِيٌّ عَبْدُ اللهِ وَرُسُلُهُ وَاَنْ اَمَّتِهِ وَكَلِمَتُهُ اَللّٰهُمَّ
اِلَى مَنْ يَوْمُ رَوْحٍ مِنْهُ وَاَنْ لِحُجَّتِهِ حَقٌّ وَالتَّارُخِيُّ اَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ عَلَى مَا كَانَ مِنْ عَمَلٍ اَوْ مِنْ اَبْوَابِ
الْجَنَّةِ اَلْثَمَانِيَةَ اَيُّهَا شَافِعُ **مَرْسِ** جو کوئی گواہی دے اس بات کی کہ کوئی سجدہ سوا اللہ کے نہیں وہ اکیلا ہے کوئی
اس کا شریک نہیں اور اس بات کی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں اور اس بات کی کہ عیسیٰ علیہ السلام اس کے بندے
اور رسول اور اس کی لوندی کے بیٹے اور اس کا کلمہ میں جس کو مریم کی طرف ڈالا اور اس کی طرف سے روح میں اور اس بات کی کہ بہشت
حق ہے اور دوزخ حق ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو بہشت میں داخل کر لیا جس عمل پر کہ وہ شخص ہو یعنی خواہ نیک عمل پر ہو یا بد عمل پر یا
یہ فرمایا کہ بہشت کے آٹھ دروازوں میں سے جس دروازہ میں سے چاہیگا نقل کیا اس کو بخاری مسلم نسائی نے **ف** بعض روایات
میں جلد اخیر علی ماکان من عمل پر زیادہ آیا ہے اس لئے مصنف نے لفظ اُسی اختلاف روایت بیان کیا اور غرض یہ ہے کہ داخل
کر لیا اللہ تعالیٰ بہشت میں کسی عمل پر بہشت کے آٹھوں دروازوں میں سے جس میں سے وہ چاہیگا اور حضرت عیسیٰ کو کلمہ
اس لئے کہا کہ کن کے کہنے سے بدون باپ کے پیدا ہوئے ہیں فخر کان صدقاً لِّلّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ
وَحْدَهُ اَعْمَرَ جَنَدُكَ وَنَصَرَ عَبْدُكَ وَغَلَبَ الْاَكْحَرَابَ وَخَلَدَ فَاَشْئَىٰ لَكَ مِنْ شَيْءٍ لَّكَ **مَرْسِ** یعنی خدا صلی
علیہ وسلم بھی یہ دعا پڑھا کرتے تھے لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ اَلْحَمْدُ لِعَلِيٍّ كُوْنِي مَبْهُوْمًا مِنْ سِوَا اللهِ كَيْ دِه اَكِيلا سَنَ اَيْنِ شَكَرَكَ غَالِبَ كِيَا اَوْ
اپنے بندہ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کی اور تمہا کا فروں کے گروہ پر غالب ہوا یعنی غزوہ خندق میں بدون آدمیوں کے
لڑے ہوئے فتح ہوئے تو کوئی چیز باقی نہیں اس کے پیچھے نقل کیا اس کو بخاری مسلم نسائی نے **ف** ترجمہ فلا شئ بعدہ کا موافق
ترجمہ شیخ فخر الدین کے ہنر کیا ہے اور ملا علی قاری نے دوسرے معنی مناسب لکھے ہیں کہ عارف کی نظر میں کوئی چیز سوا اس کے
وجود اور حاصل ہونے اس کے مشہود اور دیکھنے اس کے کرم وجود کے نہیں یہ سب اُسی سے ہیں اور اس کی طرف پھر جائینگے تو
توکل اور اعتماد اُسی پر چاہئے کیونکہ نفع اور ضرر اس کے سوا کسی سے نہیں ہو سکتا تو وہ بھی اُسی سے ملتا چاہئے انتہی حد تک
اَلْعَمَلُ بِعِلْمِي كُلِّ مَا اَقُولُ قَالَ قُلْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ اللهُ اَكْبَرُ كَيْتَا وَالتَّحْمِيلُ لِلّٰهِ
كَيْتَا وَتُحْبَبُ اَللّٰهُ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ لَا تُحْوَلُ وَلَا تُفَوَّقُ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ اَللّٰهُمَّ اَعْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِي وَ
اهْدِنِي وَارْزُقْنِي **مَرْسِ** حدیث عربی کی حال کی ہے یعنی اس حدیث کا مصنف نے پتہ بتلایا کہ اُس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
عرض کیا کہ مجھ کو کوئی ایسا کلام سکھاؤ کہ جس کے پڑھنے کی مراد موت کروں آپ نے فرمایا کہ یہ دعا پڑھا کہ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ سے آخر تک اس کے
معنی یہ ہیں کوئی سجدہ نہیں سوا اللہ کے وہ اکیلا ہے کوئی اس کا شریک نہیں اللہ بہت بڑا ہے رنگ کی راہ سے اور تعریف
بہت اندر ہے کے لئے اور اللہ پاک ہے جو پروردگار ہے عالموں کا نہیں ہے بچا گناہوں سے اور نہ قوت عبادت پر بلکہ اللہ غالب
حکمت والی مدد سے یا اللہ تو مجھ کو بخش اور مجھ پر رحم کر اور مجھ کو سیدھا راستہ دکھا اور مجھ کو رزق دے نقل کیا اس کو مسلم نے
ف جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شروع دعا کا لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ سے العزیز الحکیم تک فرمایا تو اعلیٰ نے عرض کیا کہ یہ ذکر

میرے رب کا ہے اس میں میرے لیے کیا ہے آپنے فرمایا اسکے ساتھ پڑھا اللہم اغفر لی آخر تک کذا فی مشکوٰۃ من قال سبحان
اللہ سبحانہ مکرراً کُتِبَتْ لَهُ عَشْرًا وَمَنْ قَالَهَا عَشْرًا کُتِبَتْ لَهُ مِائَةٌ وَمَنْ قَالَهَا مِائَةً کُتِبَتْ لَهُ أَلْفًا
وَمَنْ زَادَ زَادَ اللَّهُ حَسْبَ مَنْ جَوَّوْهُ سُبْحَانَ السُّدُوحِ وَجَدَهُ أَيْ بَارِکَہِ یعنی میں پاکی بیان کرتا ہوں اللہ کی وسبتہ
اُسکی حد سے تو اسکے لئے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جو کوئی ان کلمات کو دس بار کہے اسکے لئے تیرہ نیکیاں لکھی جاتی ہیں
جو کوئی انکو سو بار کہے اسکے لئے ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جو کوئی زیادہ کہے اللہ تعالیٰ اُسکو ثواب زیادہ دے گا یعنی دس گنے
حساب سے ثواب بڑھتا جائیگا نفل کیا اسکو ترمذی نسائی نے مَنْ قَالَهَا مِائَةً مَرَّةً حُطَّتْ خَطَايَاہُ وَإِنْ كَانَتْ
مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ حَقُّ جَوَّوْهُ سُبْحَانَ السُّدُوحِ وَجَدَهُ کو سو بار کہے اسکے گناہ دور کئے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں
نفل کیا اسکو ابو حوانہ نے وَهِيَ أَحَبُّ النَّكَاہِ إِلَى اللَّهِ **مَرْتَسُ مَصْ** اسیہ کلمہ یعنی سبحان اللہ وجمعدہ سب
کلاموں میں سے اللہ کو بہت پیارا ہے نفل کیا اسکو مسلم ترمذی نسائی ابن ابی شیبہ وَهِيَ أَفْضَلُ النَّكَاہِ الَّذِي صَظَفَ
اللَّهُ لِمَا كُنْتُ مَرْسُوقًا اور یہ کلمہ کلام افضل ہے جسکو اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں کے لئے چن لیا ہے نفل کیا اسکو
مسلم ابو حوانہ نے وَهِيَ أَشْجَى مِمَّا تُشْرَحُ بِهَا ابْنَةُ فَاتِمَا صَلَوَاتُہُ الْخَلْقِ وَبِهَا يُرْزَقُ الْخَلْقُ **مَصْ** اسیہ کلمہ وہ ہے
کہ حضرت نوح علیہ السلام نے اُسکی مازوست کا حکم کیا اپنے بیٹے سام کو کہ یہ کلمہ سب مخلوقات کی عبادت اور خلق کی تسبیح
ہے اور اُسکی برکت سے مخلوق کو روزی ملتی ہے نفل کیا اسکو ابن ابی شیبہ مَنْ قَالَهَا غُرْمَتٍ لَهَا شَجَرٌ فِي الْجَنَّةِ
لَهُ يَوْمَئِذٍ اس کو کوئی اس کلمہ کو پڑھے اسکے لئے ایک درخت بہشت میں لگایا جاتا ہے نفل کیا اسکو زبیر نے مَنْ هَاكِهِ الْكَلْبُ أَمَّ
يَاكِهِ أَوْ يَجْلُ بِالْمَالِ أَنْ يَنْفِقَهُ أَوْ جَابِئٍ عَنِ الْعَدُوِّ وَأَنْ يَفَاتِلَهُ فَلْيَكْذِبْ مِنْهَا فَإِنَّهَا أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنْ
جَبَلٍ ذَهَبٍ يَنْفِقُهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ **ط** جسکرات اس بات سے ڈراوے کہ اسکو رنج میں لگی یعنی اگر بیاری وغیرہ کے
سبب شب کی سختی اور محنت کا خوف ہو یا جو کوئی مال کا بخل کرے اسکے خرچ کرنے سے یا بزل ہو دشمن سے اسکے ساتھ لڑنے
سے تو اسکو چاہئے کہ سبحان اللہ وجمعدہ بہت پڑھے یعنی یہ سب باتیں اُسکے پڑھنے سے دفع ہو جائیگی کیونکہ یہ کلمہ اللہ کو بہت
پیارا ہے سونے کے پہاڑ سے جسکو تو خدا کی راہ میں صرف کرے نفل کیا اسکو طبرانی نے أَحَبُّ النَّكَاہِ إِلَى اللَّهِ **سُبْحَانَ**
رَبِّي وَسُبْحَانَ عَوْ كَلَامٍ مِنْ سَبِّهِتٍ يَإِذَا رَأَى كَوْنَهُ سُبْحَانَ رَبِّي وَجَدَهُ نفل کیا اسکو ابو حوانہ نے مَنْ قَالَ سُبْحَانَ
اللَّهِ الْعَظِيمِ كُتِبَتْ لَهُ غُرْمَتٌ فِي الْجَنَّةِ جو کوئی سبحان اللہ العظیم کہے اسکے لئے ایک درخت بہشت میں اُگتا ہے نفل کیا
اسکو احمد نے مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَسُبْحَانَ غُرْمَتٍ لَهَا خَلَّةٌ فِي الْجَنَّةِ **تِ سِ حَبْ مَصْ**
جو کوئی سبحان اللہ العظیم وجمعدہ کہے اسکے لئے خرما کا ایک درخت بہشت میں لگایا جاتا ہے نفل کیا اسکو ترمذی نسائی ابن جابر
حاکم ابن ابی شیبہ نے لَفْظُ الْعَظِيمِ كَابْنِ ابِي شَيْبَةَ كِي رَوَيْتُ مِنْ سَبِّهَا عِمَادَةَ الْخَلْقِ وَبِهَا تُقَطَّرُ أَرْزَاقُهُمْ وَكُونُكُمْ
کلمہ سبحان اللہ وجمعدہ خلق کی عبادت ہے یعنی سب چیزیں زبان حال یا قال سے اُسکی تسبیح اور تحمید میں مشغول ہیں اور اسی کلمہ
کی برکت سے اُنکے رزق معین کئے جانے میں نفل کیا اسکو زبیر نے كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ

جَبَبَتَانِ إِلَى السَّحْنِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ **مَرَّتْ مُصَّ** دو کلمہ میں زبان پر لکھے
 ترازو میں بھاری صاف کو پیار سے یعنی انکا پڑھنے والا امد کو پیار سے وہ دونوں کلمے یہ ہیں سبحان امد و بحمد سبحان امد العظیم نقل
 کیا اسکو بخاری سلم ترمذی ابن ابی شیبہ نے مَنْ قَالَهَا مَعَ اسْتَعْفَرِ اللَّهُ الْعَظِيمَ وَالتَّوْبُ إِلَيْهِ كُنْتُ كَمَا قَالَهَا ثَلَاثًا
 عُلِقَتْ بِالْعَرْشِ لَا يَحُكُّهَا ذَنْبٌ عَمِلَهُ صَاحِبُهَا حَتَّى يَلْقَى اللَّهَ يَقُولُ مَا لَيْفَةً فَخُفِّمَةً كَمَا قَالَهَا رَاوِدُ جَوْنِي ان
 کلموں یعنی سبحان امد و بحمد سبحان امد العظیم کو اس صیغہ استغفار کے ساتھ استغفر امد العظیم و التوب الیہ پڑھے تو یہ کلمات کلمے
 جاتے ہیں جسطرح اُس نے کہا ہو یعنی بالکم و بیش پھر لٹکائے جاتے ہیں عرش میں یعنی بزرگی اور حفاظت کے لئے اُنکو کوئی گناہ
 نہیں ملتا جو انکا پڑھنے والا کرے یہاں تک کہ قیامت کے روز وہ امد سے ملے گا اسی طرح کہ وہ کلمات سر بہر ہونگے جیسے اُس نے
 کہے تھے یعنی اُسی طرح محفوظ ہونگے بدون کسی تبدیل کے نقل کیا اسکو بزار نے **ف** اس میں اشارہ ہے اس بات کا کہ ان کلمات کا
 پڑھنے والا کفر سے محفوظ رہتا ہے کیونکہ سوائے کفر کے کوئی گناہ اگرچہ کبیرہ ہو مثل کونا بدو نہیں کرتا **وَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ**
وَسَلَّمَ لِيُحْيِي نَبِيَّةً وَفَدَحَ حَجْرًا مِنْ عِنْدِهَا فَكُنَّا نَحْنُ فِي مَسْجِدِهَا ثَلَاثًا رَجَعْنَا بَعْدَ آتِ
أَضْحَى وَهِيَ حَاسِيَةٌ مَا زِلْتُ عَلَى الْحَالِ الَّذِي قَدْ قُلْتُ عَلَيْهَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَ ذَلِكَ أَوْ بَعْدَ كَلَامَاتِ
ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلَوْ زِلْتُ بِمَا قُلْتُ مِثْلَ الْيَوْمِ لَوَدَّ نَفْسِي سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرَضَى
نَفْسِي وَزِدْنِي عَمْرًا شَيْئًا وَمِثْلَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اور غیر صلی امد علیہ وسلم نے ام المؤمنین جویریہ رضی اللہ عنہا کو کہا جس وقت
 آپ اُنکے پاس صبح کی نماز پڑھ کر اُنکے گھر سے باہر نکلے اور جویریہ اپنے مصلے پر بیٹھ چکی تھیں پھر آپ وقت چاشت کے بعد
 واپس تشریف لائے اور وہ بدستور بیٹھی تھیں آپ نے پوچھا کہ تو برابر اُسی حال پر رہی جس پر میں نے تجھ کو چھوڑا تھا یعنی صبح سے اب تک
 بیٹھی ہوئی ذکر کرتی رہی ہو جویریہ نے عرض کیا ہاں آپ نے فرمایا کہ میں تجھ سے جدا ہونے کے بعد چار کلمے تین بار ایسے کہے ہیں کہ
 اگر وہ تیری پڑھائی کے ساتھ جلوس دن کے شروع سے تو نے کی ہے تو لے جائیں تو وہ کلمات تیرے ذکر سے بھاری ہو گئے
 وہ یہ ہیں سبحان امد و بحمد الخ یعنی میں پاکی بیان کرتا ہوں و استبداسکی حمد سے بقدر تعداد اسکی خلق کے اور موافق اسکی فرائض
 رضا کے اور برابر اسکے عرش کے وزن کے اور مطابق اسکے کلموں کی مقدار کے نقل کیا اسکو مسلم نے اور چاروں نے اور ابو عرواہ نے
ف علماء جمہم امد نے لکھا ہے کہ اس طرح کے ذکر میں ثواب بہت ہوتا ہے اگرچہ مقدار میں کم ہو چنانچہ وارد ہوا ہے کہ جب
 بندہ **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** عدد خلقہ کہتا ہے تو امد تعالیٰ فرشتوں کو فرماتا ہے کہ اس بندہ کے لئے **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** کہنا مخلوقات کی تعداد کے برابر
 لکھو اور آنحضرت صلی امد علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس ثواب اور فضیلت کی تمنا بندہ امد تعالیٰ سے رکھتا ہے اسکو اپنے نامہ اعمال
 میں بدون عمل کے پاویگا تو اسکا سبب پوچھو گا حکم ہو گا کہ یہ عمل تیری تنہا کریم ہے کذا ذکر الغفر عن الطیبی اور بعض روایت میں چار
 اس طرح آئے ہیں - **سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ خَلْقِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ رِضَى نَفْسِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ ذِكْرُهُ عَمْرِئِ شَيْءٍ سُبْحَانَ اللَّهِ**
مِثْلَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ **مُصَّ** **عُو** سبحان امد و بحمد خلقہ سبحان امد و بحمد نفسہ سبحان امد و بحمد ذکرہ سبحان امد
 ماد کلمات اس روایت میں پہلے کلمہ پر بحمد نہیں ہے اور باقی تین جگہ لفظ سبحان اسر زیادہ ہے نقل کیا اسکو مسلم نسائی ابن ابی

مِلَا مَا احْصٰی كِتَابَهُ رُكْط اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوہریرہؓ سے کہا کہ میں تجھ کو کچھ سکھاتا ہوں یعنی ذکر
 جامع کہ وہ بہتر ہے اللہ تعالیٰ کے ذکر کرنے سے رات دن میں اور دن رات میں وہ یہ ہے سحان اللہ عدد ما خلق آخر تک یعنی
 پاکی ہے اللہ کو اُسچیز کے شمار کے جو اُسے پیدا کی اور پاکی ہے اللہ کو اُسچیز کے بھرنے کے جو اُسے پیدا کی اور پاکی ہے اللہ کو
 ہر چیز کے شمار کے برابر اور پاکی ہے اللہ کو ہر چیز کے بھرنے کے برابر اور پاکی ہے اللہ کو اُسچیز کے شمار کے جو اُسکی کتاب یعنی لوح
 محفوظ ہے جمع کیا کہ اُس میں سب کچھ لکھا ہے اور پاکی ہے اللہ کو اُسچیز کے بھرنے کے برابر جو اُسکی کتاب میں جمع ہے اور تعریف ہے
 اللہ کو اُسچیز کے شمار کے برابر جو اُسے پیدا کی اور تعریف ہے اللہ کو ہر چیز کے شمار کے برابر اور تعریف ہے اللہ کو ہر چیز کے بھرنے کے برابر
 اور تعریف ہے اللہ کو اُسچیز کے شمار کے برابر جو اُسکی کتاب نے جمع کیا اور تعریف ہے اللہ کو اُسچیز کے بھرنے کے برابر جو اُسکی کتاب میں ہے
نَقَلَ كَيْفَا سَكُو طَبْرَانِي نَعَى وَقَالَ كَوْنِي اِمَامَةً اَكْأَخْبِرُكَ بِالْكَرْوَا فَضْلُكَ مِنْ ذِكْرِكَ الْمَلِكُ مَعَ الشَّاهِدِ وَالْهَاشِمِ
مَعَ الْكَلِيلِ اَنْ تَقُولَ سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ سُبْحَانَ اللَّهِ مِلَادَ مَا خَلَقَ سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا فِي
الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ وَ سُبْحَانَ اللَّهِ مِلَادَ مَا فِي الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ وَ سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا احْصٰى كِتَابَهُ
وَسُبْحَانَ اللَّهِ مِلَادَ مَا احْصٰى كِتَابَهُ وَ سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ كُلِّ شَيْءٍ وَ سُبْحَانَ اللَّهِ مِلَادَ كُلِّ شَيْءٍ وَ
اَلْحَمْدُ لِلَّهِ مِثْلُ ذَلِكَ مَسْ حَب مَسَّن اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوامامہؓ کو فرمایا کہ کیا میں تم کو
 بتاؤں ایک ایسا ذکر جو بہت اور افضل یعنی ثواب اور کیفیت میں تیرے ذکر کرنے سے رات اور دن اور دن رات میں
 ہو وہ یہ ہے کہ تو یوں کہے سحان اللہ عدد ما خلق آخر تک یعنی پاکی ہے اللہ کو اُسچیز کے شمار کے برابر جو اُسے پیدا کی پاکی ہے
 اللہ کو اُسچیز کے بھرنے کی برابر جو اُسے پیدا کی پاکی ہے اُسچیز کی تعداد کے برابر جو زمین اور آسمان میں ہے اور پاکی ہے اللہ
 کو اُسچیز کے بھرنے کے کہ زمین اور آسمان میں ہے اور پاکی ہے اللہ کو اُسچیز کے شمار کے برابر جو اُسکی کتاب نے جمع کیا اور پاکی
 ہے اللہ کو اُسچیز کے بھرنے کی برابر جو اُسکی کتاب میں ہے اور پاکی ہے اللہ کو ہر چیز کی گنتی کے برابر اور پاکی ہے اللہ کو ہر چیز
 کے بھرنے کے برابر اور احمد سداً سیرح پڑھا یعنی جہان سحان اللہ تھا ساری دعائیں اُسکی جگہ احمد سداً سیرح پڑھا کیا اسکو
سَائِي ابْنِ جَابَانِ حَاكِمُ نَعَى وَكَذَا رَوَاهُ طَرَاةُ الْاَنَاءِ قَالَ مَضَى سُبْحَانَ اللَّهِ اَلْحَمْدُ لِلَّهِ ثُمَّ قَالَ وَنُسَبُّهُ
مِثْلُ ذَلِكَ وَنُكَلِّمُهُ مِثْلُ ذَلِكَ وَكَذَا رَوَاهُ اَسْوَى التَّكْنِيْنِ اور اسیرح طبرانی نے اسکو روایت کیا مگر
 اُسے سحان اللہ کی جگہ احمد سداً کہا ہے پھر کہا کہ سحان اللہ سیرح پڑھے اور اللہ اکبر سیرح پڑھے اور اسکی مانند احمد
 نے روایت کیا ہے پھر اللہ اکبر کہنے کے **وَقَالَتْ سَلْمَى اُمُّ بَنِي اَبِي رَافِعٍ يَارَسُوْلَ اللَّهِ اَخْبِرْنِي بِكَلِمَاتٍ وَلَا**
تَكْلِفْنِي عَلَيَّ فَقَالَ قَوْلِي عَشْرَ مَرَّاتٍ اَللَّهُ اَكْبَرُ يَقُوْلُ اللَّهُ هَذَا لِي وَقَوْلِي سُبْحَانَ اللَّهِ عَشْرَ مَرَّاتٍ
يَقُوْلُ اللَّهُ هَذَا لِي وَقَوْلِي اَللَّهُمَّ اَعْظِمْ لِي يَقُوْلُ اللَّهُ قَدْ فَعَلْتَ فَتَقُوْلِي اِنَّ عَشْرَ مَرَّاتٍ يَقُوْلُ قَدْ
فَعَلْتَ ط اور سلمیٰ نے جو ابو رافعؓ کی اولاد کی ماں ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ یا رسول
 اللہ مجھ کو چند کلمے بتا دیجئے اور بہت مدت تک یہی یعنی تھوڑے ہوں کہ یاد ہو سکیں آپ نے فرمایا کہ دس بار اللہ اکبر کہنا اللہ اعلم

فرانیکا کہ یہ میرے لئے ہے اور پھر سبحان اللہ دوس بار کہنا تو اللہ تعالیٰ فرمایا کہ یہ میرے لئے ہے یعنی بڑائی اور پاک کی خاص
مجھ ہی کو ہے نہ کسی دوسرے کو اور کہنا اللہم اغفر لی یعنی یا اللہ تو مجھ کو بخش اللہ تعالیٰ فرمایا کہ میں نے تجھ کو بخشا تو تو
اس لفظ کو دس بار کہی اور پھر بار اللہ تعالیٰ فرمایا کہ میں نے تجھ کو بخشا نقل کیا اسکو طبرانی نے **ف** ابورافع حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام آزاد تھے اور انکی بی بی سلمیٰ حضرت فاطمہ رضی کی اولاد اور حضرت ابراہیم کی دانی جانی تھیں
کہذا ذکر الفخر **أَفْضَلُ الْكَلَامِ سُبْحَانَ رَبِّيَ وَسُبْحَانَ رَبِّيَ وَسُبْحَانَ رَبِّيَ** سب کلام سے بہتر سبحان
ربی و سجدہ دو بار کہنا ہے نقل کیا اسکو ترمذی نے **وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَمْلِكُنْ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ**
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ يَمْلِكُ الْمِيزَانَ هُوت اور سبحان اللہ و الحمد کا کہنا زمین و آسمان کے درمیان کو بھرتا ہے یعنی ثواب
سے اور فضا اٹھاتا ہے کہنا اعمال کی راز کو بھرتا ہے نقل کیا اسکو مسلم ترمذی نے **ف** سبحان اللہ کے یہ معنی ہیں کہ اللہ
تعالیٰ سب عبادوں سے پاک ہے اور الحمد اللہ کے یہ معنی کہ اللہ بہت بڑا ہے اور احوال و لا قوۃ الا باللہ کے یہ معنی کہ گناہوں سے
پھر انہیں ہے اور نہیں ہے قوت طاعت پر اگر اللہ کی محافظت اور مدد سے یہاں ان الفاظ کے معنی لکھ دیے کہ گے ترجمہ
مذکور نہیں ہوا **أَحَبُّ الْكَلَامِ إِلَى اللَّهِ أَنْبَعُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَكَرَّ إِلَهُ إِلَّا اللَّهُ لَا يُضِلُّكَ بِأَيِّ قَهْقَرَةٍ بَدَأَتْ**
هُت بہت پیارا کلام اسکو چار کلمات ہیں سبحان اللہ و الحمد اللہ و لا الا اللہ اور اللہ اکبر تجھ کو ضرر نہیں کرتا انہیں سے جس
کلمہ سے ابتدا کرے یعنی تقدیم تاخیر ایک کی دوسرے پر ضرر نہیں مگر اولیٰ ہی ہے کہ حدیث کی ترتیب کے موافق پڑھے نقل کیا اسکو
مسلم ترمذی نے **هُيْ أَفْضَلُ الْكَلَامِ بَعْدَ الْقُرْآنِ وَهِيَ مِنَ الْقُرْآنِ آيَةُ چاروں کلمے بہترین کلام ہیں قرآن کے بعد**
اور یہ کلمات قرآن ہی کے ہیں یعنی اگرچہ سب اکٹھے ایک جگہ قرآن میں مذکور نہیں لیکن علیحدہ علیحدہ سب مذکور ہیں نقل
کیا اسکو احمد نے **مَنْ قَالَهَا كُتِبَ لَهُ بِكُلِّ حَرْفٍ عَشْرُ حَسَنَاتٍ ط** جو کوئی انکو پڑھے اس کے لئے ہر حرف کے بدلے
دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں نقل کیا اسکو طبرانی نے **لَإِنْ أَقُولُهَا أَحَبُّ إِلَيَّ فَمَا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ هُت**
نَسْ مُصْ عُو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا ان کلمات کو کہنا مجھ کو بہت پیارا ہے **سُبْحَانَ رَبِّيَ عَزَّ وَجَلَّ**
یعنی دنیا کی سب چیزوں سے پیارا ہے نقل کیا اسکو مسلم ترمذی نے **سَائِي ابْنِ ابْنِ شَيْبَةَ ابْنِ عَوْنٍ سَمِعَ ابْنَ الْحَنَّةَ كَهَيْئَةِ النَّبِيِّ**
عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأَنَّهُ قَالَهُ وَأَنَّهُ سَمِعَهُ هُت بہت کی مٹی اچھی ہے اور پانی میٹھا اور وہ ہر بار میدان میں
اس کے درخت یہ کلمات میں نقل کیا اسکو ترمذی نے **ف** یعنی جو کوئی ایک کلمہ انہیں سے پڑھے ایک درخت جنت میں بویا
جاتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شبِ عرابعہ کو میں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات کی انہوں نے کہا اے
محمد نبی است کو میری طرف سے سلام کہنا اور یہ کہنا ان **ابْنَةُ طَيْبَةِ التَّرْتِيلِ خ** فخر اور ایک روایت میں **بَعْدَ نِيَادِهِ آيَا**
يُسْرَسُ لَكَ بِكُلِّ وَاحِدَةٍ شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ ق مَسْ طَس تیرے لئے بدلے ہر ایک کلمے کے ایک درخت
بہشت میں بویا جاتا ہے نقل کیا اسکو ابن ماجہ حاکم نے اور طبرانی نے **أَوْسَطُ مِيزَانِ خُت** و **أَجَلَتْ كُوْنِ النَّارِ قُوْنِ الْغِيَا**
هَدِي تم آگ و دوزخ سے اپنی سپرناؤ یعنی ان کلمات کو کہو **ف** یعنی وہ سپر ہے کہ تم ان چار کلموں کو کہو چنانچہ راوی نے

اَرْبَعٌ رَكَعَاتٍ تَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكَعَةٍ قَائِمًا فِي الْكُتُبِ وَسُورَةٍ جَسَدٌ تَوَانِ دَلَّ فَصْلَتُونَ كَوْرُكَا اسْمُ قَالِ
 تیرے گناہ بخشیدگا پہلے اور پچھلے پڑانے اور سننے چوکے اور استہجوتے اور بڑے چھپے اور کھلے وہ دس فصلتیں یہ ہیں
 کہ چار رکعتیں پڑھو ہر رکعت میں الحمد اور کوئی سی سورت **ف** ابن عباس رضی عنہما سے منقول ہے کہ چار سو تین یہ ہیں کہ سورہ نکاح
 اور عصر اور کافرون اور اخلاص پڑھے اور بعض روایت میں اذان و اذیت اور العادیات اور اذا جاء وقتل ہو اس آئی ہیں
 فَإِذَا قَرَأْتَ مِنَ الْقُرْآنِ فَذَكَرْ رَكَعَةً وَأَنْتَ قَائِمٌ قُلْتُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
 وَاللَّهُ أَكْبَرُ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً ثُمَّ تَرَكْتُ فَقَالَ لَهَا وَأَنْتِ لَا تَعْرِفِينَ عَشْرًا ثُمَّ تَرَفَعُ رَأْسَكَ مِنَ السُّجُودِ
 فَقُلْ لَهَا عَشْرًا ثُمَّ تَرَفَعُ سَاجِدًا فَقُلْ لَهَا عَشْرًا ثُمَّ تَرَفَعُ رَأْسَكَ مِنَ السُّجُودِ فَقُلْ لَهَا عَشْرًا ثُمَّ تَسْجُدُ
 فَقُلْ لَهَا عَشْرًا ثُمَّ تَرَفَعُ رَأْسَكَ مِنَ السُّجُودِ فَقُلْ لَهَا عَشْرًا قَبْلَ أَنْ تَقُومَ فَإِنَّ لَكَ خَمْسًا وَسَبْعِينَ
 مَرَّةً فِي كُلِّ رَكَعَةٍ تَفْعَلُ ذَلِكَ فِي أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ وَحَسْبُ تَوْبَةٍ بَعْدَ رَكَعَةٍ مِنْ قُرْآنٍ سَبْعِينَ مَرَّةً
 رَسْمٌ تَوَكُّبُ سَجْدَةِ الْحَمْدِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ
 سبحان ربی العظیم کہنے کے بعد پھر توبہ پناہ سر رکوع سے اٹھا اور ان کلیموں کو دس بار کہہ یعنی سبح السبحہ کے بعد پھر سجدہ
 میں جا اور ان کلیموں کو دس بار کہہ یعنی سبحان ربی الاعلیٰ کہنے کے بعد پھر پناہ سر سجدہ سے اٹھا اور ان کلیموں کو دس بار
 کہہ پھر دوسرا سجدہ کر اور ان کلیموں کو دس بار پڑھ پھر پناہ سر سجدہ سے اٹھا اور ان کلیموں کو کھڑا ہونے سے پہلے دس بار
 کہہ تو یہ تسبیحات ہر رکعت میں پچتر بار ہوئیں چاروں رکعت میں یہی فعل کر ان استطعت ان تصليها في كل يوم
 مَرَّةً فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فِي كُلِّ يَوْمٍ مَرَّةً فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فِي كُلِّ شَهْرٍ مَرَّةً فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فِي كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً
 سَنَةً مَرَّةً فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فِي عُمْرِكَ مَرَّةً **دَقِ مَسْجِدَ** اگر تجھ سے ہو سکے کہ ہر دن میں ایک بار اس نماز
 کو پڑھے تو پڑھ اور اگر ہر روز نہ پڑھ سکے تو ہر ہفتہ میں ایک بار پڑھ اور اگر ہفتہ میں نہ پڑھ سکے تو ہر مہینہ میں ایک بار پڑھ اور اگر مہینہ
 میں نہ پڑھ سکے تو ہر برس میں ایک بار پڑھ اور اگر برس میں بھی نہ پڑھ سکے تو تمام عمر میں ایک بار پڑھ نفل کیا اسکو ابوداؤد ابن
 ماجہ حاکم ابن حبان نے **ف** میں نے استاد یگانہ آفاق مولانا محمد اسحق صاحب زادہ احمد شرفا سے سنا کہ یہ تسبیحات
 قعدون میں امتیازات سے پہلے پڑھے بخلاف دوسرے ارکان کے کہ انہیں اُنکے ذکر و ن کے بعد پڑھے اور جلال الدین
 سیوطی رحمہ نے لکھا ہے کہ قعدہ اخیر میں امتیازات کے بعد سلام پھیرنے سے پہلے یہ دعا پڑھے اللہم انی اسالک توفیق اہل
 الہدیٰ و اہل الیقین و مناصحہ اہل التوبہ و عزم اہل الصبر و جدل اہل الخشیتہ و طلب اہل الرغبة و تعبد اہل الورع و عرفان
 اہل العلم حتی اتقاک اللہم انی اسالک مخافۃ تجزئی عن معاصیک حتی امل بظاہرک علی الحق بخصاک یعنی اے خداوند توبہ و خوفناک حتی
 وخلصک لک فیصیر جہادک حتی امل علیک فی الامور کلہا و حسن النطن بک سبحان خالق انور ربنا اتھم لنا نورنا و غفر لنا ابک علی کل
 شیء قدیر بجمک یا ارحم الراحمین اسکے معنی یہ ہیں یا اے مہربان تجھ سے مانگتا ہوں ہدایت والوں کی توفیق اور یقین والوں کے احوال
 اور توبہ والوں کی خیر خواہی یعنی اخلاص اور عبودیت کا قصد و ہمت اور نور والوں کی کوشش اور رعیت والوں کی طلب اور

پر بزرگواروں کی عبادت اور عالموں کی معرفت یہاں تک کہ میں تجھ سے ملوں یا اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں ایسا خوف کہ مجھ کو
 تیری نافرمانی سے باز رکھے اور یہاں تک کہ میں ایسے عمل کروں تیری طاعت کے جنکے سبب میں تیری خوشنودی کے لائق
 ہوں اور یہاں تک کہ تجھ سے ڈر کہ خالص توبہ تیرے سامنے کروں اور یہاں تک کہ تیرے لئے خالص خلاص تجھ سے جاکر
 کروں اور یہاں تک کہ سب باتوں میں تجھ ہی پر بھروسہ کروں اور تجھ سے مانگتا ہوں تجھ نیک گمان رکھنا پاک ہے نور کا
 پیدا کر نوالا اسے ہمارے پروردگار ہمارے لئے ہمارا نور پور کر اور کچھ بخش کہ توبہ حیرتہ قادری سے اپنی رحمت سے یا رحم
 الرحیم - یہ دعا طبرانی نے بھی اوسط میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس نماز میں خالق النور تک سلام سے پڑھنے پر
 نقل کی ہے اور عبدالعزیز بن داؤد رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ جو کوئی جنت کا ارادہ کرے تو اپنے اوپر صلوٰۃ التبیغ کا پڑھنا لازم
 کرے اور ابو عثمان زاہد نے کہا ہے کہ میں نے کوئی حیرتہ سمجھی اور غم کے دفع کرنے کے لئے صلوٰۃ التبیغ کے برابر نہیں دیکھی
 اور اکثر امیہ اور بزرگوں کا عمل سپر رہا ہے اور جمعہ کے روز دوپہر پڑھنا اس نماز کا پڑھنا مستحب ہے اور اگر اس میں سجدہ سہو کی
 احتیاج پڑے تو ان سجدوں میں تسبیحات نہ پڑھے کیونکہ شمار میں ہو سے زیادہ ہو جائیگا فحش و فحش فقیر کہتا ہے اے اللہ
 میں لکھا ہے کہ تکبیر تحریر کے بعد تپاڑھے پھر قرأت سے پہلے ان تسبیحات کو پندرہ بار پڑھے اور قرأت کے بعد دس بار
 پھر درار کان میں دس نفل بار پڑھے اور دوسرے سجدہ کے بعد پچھلے تسبیحات نہ پڑھے اور نہ تسبیحات کے قدون میں
 اور یہی صورت بہتر ہے اور اسی کو عبداللہ بن مبارک نے اختیار کیا ہے اور اگر تسبیح کے بعد دواحول ولاقوۃ الایمان اللہ العلی
 اعظم بھی زیادہ کرے تو بہتر ہے کہ بعض روایات میں یہ بھی آیا ہے کذافی احمد زوی مع ولا حول ولا قوۃ الا باللہ
 قاتلکم الباقیات الصالحات وھن یخططن لکما یخططن الشجرۃ ورفقا وھن من کونز الجنة
 ط اور یہ کلمات یعنی سبحان اللہ والحمد للہ ولا الا اللہ والحمد للہ ان الفاظ کے ساتھ دواحول ولاقوۃ الایمان تفسیر آریہ الباقیات
 الصالحات کے میں یعنی بقیات الصالحات سے مراد یہی پانچون کلمے ہیں اور یہ پانچون کلمات گناہوں کو ایسا جھاڑتے
 ہیں جیسے درخت اپنے پتوں کو جھاڑتا ہے اور یہ کلمات جنت کے خزانوں میں سے ہیں نقل کیا اسکو طبرانی نے ف
 یعنی گنج بہشت کے حاصل ہونے کے سبب ہیں یا انکے پڑھنے والوں کو دنیا کے خزانہ کے برابر جنت میں نوازیگا
 بلکہ اس کے مقابلہ میں یہاں کے خزانوں کی کیا حقیقت ہے کذا ذکر الفخر بن حنی من القرآن من لا یستطیعہ مضم
 یہ کلمات قایم مقام قرآن کے ہوتے ہیں اس شخص کے حق میں کہ قرآن نہ پڑھے سکے نقل کیا اسکو ابن ابی شیبہ نے وکذا لک
 مع اللہم ارحم الراحمین وعا فی و اھدی فی فخری من القرآن من لا یستطیعہ من احدا
 فقد مکیک من الخیر کس اور یہی طرح یہ کلمات اللہم ارحم الراحمین وعا فی و اھدی فی و اھدی فی کے ساتھ قایم مقام
 قرآن کے ہوتے ہیں اس شخص کو جو قرآن نہ پڑھے سکے جس نے یہ کلمات یاد کئے اس نے اپنا ہاتھ نیک سے بھر لیا نقل کیا اس
 ابو داؤد نسائی نے وھن ایضا یغیر اللہ مع و تبارک اللہ فی فضل علیہن ملائکہ و فضمن تحت
 جناحہ و صعد بہن الی علیہ علیہ السلام و تبارک اللہ فی فضل علیہن ملائکہ و فضمن تحت

وَجْهَ الْخَيْرِ مُوَحَّدٌ اور یہ کلمات بدون دعا کے یعنی اللہم ارحم الراحمین کے اور بابرک اللہ کے ساتھ یہ فضیلت کھتر
ہیں کہ آپ ایک فرشتہ مقرر ہوتا ہے کہ وہ ان الفاظ کو اپنے پروں میں جمع کرتا ہے یعنی احتیاط کے لئے اور آسمان پر انکو
لے چڑھتا ہے جس کسی فرشتوں کی جماعت پر وہ گذرتا ہے تو وہ فرشتے ان کلمات کے پڑھنے والے کے حق میں بخشش
مانگتے ہیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی ذات اُن کلموں سے تعریف کی جاتی ہے بمعنی انکو خدا کی درگاہ میں
عرض کرنے میں نالا اسکی رحمت اور خوشنودی اُنکے پڑھنے والے پر متوجہ ہو نفل کیا اسکو موتوفا حاکم نے اِنَّ اللہَ مُصْطَفٰ
مِنَ الْکَلَامِ اَزْ بَعْدِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ فَمَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ كُتِبَ لَهُ
عَشْرُونَ حَسَنَةً وَحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُونَ سَيِّئَةً وَمَنْ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ فَمِثْلُ ذَلِكَ وَمَنْ قَالَ اللّٰهُ
اَكْبَرُ فَمِثْلُ ذَلِكَ وَمَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمِثْلُ ذَلِكَ وَمَنْ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ مِنْ قِبَلِ
نَفْسِهِ كُتِبَ لَهُ ثَلَاثُونَ حَسَنَةً وَحُطَّتْ عَنْهُ ثَلَاثُونَ سَيِّئَةً مِّنْ اَمْسٍ رَّسَدَ تَعَالٰی نے آدمی کے
کلام سے چار کلمے جن لئے ہیں وہ یہ ہیں سبحان اللہ والحمد للہ لا الہ الا اللہ واللہ اکبر تو جو کوئی سبحان اللہ کہے اُسکے لئے بیس
نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اُسکے بیس گناہ دور کئے جاتے ہیں اور جو کوئی الحمد للہ کہے تو اُسکا ثواب بھی ایسا ہی ہوگا اور
جو شخص اللہ اکبر کہے تو اُسکا ثواب بھی اس طرح ہے اور جو کوئی لا الہ الا اللہ کہے تو اُسکا ثواب بھی اُسی جیسا ہے اور جو کوئی
الحمد للہ رب العالمین اپنے دل سے کہے یعنی از خود بدون ریا اور کسی کے جبر کے کہے تو اُسکے لئے بیس نیکیاں لکھی جاتی
ہیں اور اُسکے بیس گناہ دور کئے جاتے ہیں نفل کیا اسکو نسائی احمد حاکم ہارنے اَمَّا يَسْتَطِيعُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّعْمَلَ كُلَّ
يَوْمٍ مِّثْلَ اَحَدِكُمْ قَالَ قَالُوا اَيَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنْ يَسْتَطِيعُ ذَلِكَ قَالَ كُلُّكُمْ يَسْتَطِيعُهَا قَالُوا اَيَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
مَاذَا قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ اَعْظَمُ مِنْ اَحَدٍ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَعْظَمُ مِنْ اَحَدٍ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اَعْظَمُ مِنْ اَحَدٍ
وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَعْظَمُ مِنْ اَحَدٍ رَّسَدَ تَعَالٰی نے صحابہؓ سے فرمایا کہ تم میں سے کسی کو یہ طاقت نہیں کہ
ہر روز کو وہ احد کے برابر عمل کرے یعنی اُس عمل کا ثواب کوہ احد کی برابر جو صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ یا کون کر سکتا ہے
اپنے فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک کر سکتا ہے انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ وہ کیا عمل ہے آپ نے فرمایا کہ سبحان اللہ کہنے کا
ثواب اُس سے بہت ہے اور لا الہ الا اللہ کہنے کا ثواب اُس سے بہت زیادہ ہے اور الحمد للہ کہنے کا ثواب اُس سے بہت زیادہ ہے اور اللہ اکبر کہنے کا ثواب اُس سے
بہت زیادہ ہے نفل کیا اسکو بابرطبرانی نے سُبْحَانَ اللّٰهِ مِائَةٌ تَعْدِلُ مِائَةً رَّقِيَةً مِّنْ وَلَدِ الرَّسُولِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِائَةٌ
تَعْدِلُ مِائَةً مِّنْ مَّسْرَجَةٍ مَّجِيدَةٍ يَّعْمَلُ عَلَيْهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ مِائَةٌ تَعْدِلُ مِائَةً مِّنْ بَدَنَةٍ
مُّقَدَّسَةٍ مُّتَقَبِّلَةٍ مِّنْ قَمَرٍ مُّصْطَفًى مِائَةً مِّنْ سَبْعَةِ مِائَةِ طَسَّ سَوَابِ سُبْحَانَ اللّٰهِ کہنے کا ثواب برابر اُس ثواب
کے ہے کہ سو بروہ اولاد اسماعیل علیہ السلام سے آزاد کرے اور سوا بار احمد اللہ کہنے کا ثواب برابر اُس ثواب کے ہے کہ سو گھوڑوں
زمین کے لگام دیے ہوئے پر غازیان راہ خدا کو سوار کیا جاوے یعنی جہاد کے لئے اور سوا بار اللہ اکبر کہنے کا ثواب اُس ثواب
کے برابر ہے کہ سو اونٹ گلو بند پڑے ہوئے مقبول کو قربانی کیا جاوے نفل کیا اسکو نسائی ابن ماجہ حاکم طبرانی ابن ابی شیبہ

اور طبرانی کی ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ وہ اونٹ کہ میں فریج کئے جاوین یعنی یہ بہت فضیلت رکھتا ہے ایسا ہی ثواب
 کہنے والا بیگاف قلاوہ اسکو کہتے ہیں کہ قربانی کے جانور کے گلے میں کوئی چیز باندھ دیتے ہیں تاکہ قربانی کی عکالت
 ہو وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ بِمَلَأَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ **س ق ق** نقل ط اور لا آلا الاسد کا ثواب بھر دیتا ہے
 آسمان زمین کے درمیان نقل کیا اسکو نسائی ابن ماجہ حاکم احمد طبرانی نے صحیح بخاری میں نیز ان اعمال میں یعنی چار
 اَللّٰهُ اِلَّا اللَّهُ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَالْوَلَدُ الصَّالِحُ يُتَوَقَّعُ لِلْمُسْلِمِ فَجَنَّتْ سَبْعَةُ
س ح ح **س ق ق** بہت اچھی بہت عمدہ ہیں پانچ چیزیں کیا ہی بھاری ہیں میزان اعمال میں یعنی چار
 کلمات کا کہنا لا آلا الاسد اور سبحان اللہ اور الحمد للہ اور اللہ اکبر اور پانچوں بات مرد مسلمان کے نیکبخت بیٹے کا مزا کہ اس پر ثواب
 چاہے یعنی صبر و شکر اور راضی بقضائے ہونے سے نقل کیا اسکو نسائی ابن ماجہ حاکم احمد طبرانی نے اِنْ فَمَا كُنْ كَرُونَ
 مِنْ جَلَالِ اللَّهِ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ يَعْطِفُ عَنْكَ الْعَمَلُ شَرِّ لَهْمَنْ دَوَى كَدَوَى
 النُّحْلِ لَنْ كَرِّ بَصَاحِيحًا أَمْ لَيْسَتْ أَحَدًا كَرَّ أَنْ يَكُونَ أَوْ لَا يَكُونَ مَنْ يَكُنْ كَرِّ بِه **س ق ق** من چیزوں سے
 تم اس کی بزرگی بیان کرتے ہو انہیں سے یہ کلمات ہیں سبحان اللہ اور لا آلا الاسد اور الحمد للہ کلمات عرش کے گچھرتے
 ہیں انکی جھن جھنا ہر شہد کی کبھی کی طرح ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کو اپنے پڑھنے والے کا حال یاد دلاتے ہیں تم میں سے کوئی
 یہ نہیں چاہتا کہ کوئی چیز ایسی ہو یا ہمیشہ ہو کہ اسکی یاد دلاتی رہے۔ نقل کیا اسکو ابن ماجہ حاکم نے اِسْتَكْرَمُوا مِنْ الْبَاقِيَاتِ
 الصَّالِحَاتِ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ **س ح ح**
 تم بہت پڑھو باقی رہنے والی نیکیاں جو یہ ہیں اللہ اکبر اور لا آلا الاسد اور سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا حول ولا قوة الا باللہ
 نقل کیا اسکو نسائی ابن ماجہ نے قُلْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ فَإِنَّهَا كَذْرَ مَنْ كَذَرَ الْجَنَّةِ **ع ا ر**
ط کہا کہ لا حول ولا قوة الا باللہ کیونکہ یہ کلمہ خزانہ ہے بہشت کے خزانوں میں سے نقل کیا اسکو صحیح مستدرک ابن ماجہ
 بر طبرانی نے باب مَرْنِ ابْنِ الْجَنَّةِ **ط س** یہ کلمہ دروازہ ہے بہشت کے دروازوں میں سے نقل
 کیا اسکو احمد طبرانی نسائی نے غَرَسَ الْجَنَّةِ **ح ط** یہ کلمہ بہشت کا درخت ہے یعنی اسکے پڑھنے سے بہشت
 میں درخت گنتا ہے نقل کیا اسکو ابن ماجہ احمد طبرانی نے وَتَقْدَمُ مَا تَهَادَوُا مِنْ سَعَةٍ وَتَسْعَيْنِ
 كَأَنَّهَا إِيسَرُهَا **ط س ق** اور پہلے یہ حدیث گزرجی کہ کبار لاهل ثنائوں نے یار یوں کی دوا ہے جن میں سے
 ادنیٰ غم ہے اسکو حاکم طبرانی نے نقل کیا ہے كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مَا قَالَهُ اللَّهُ فِي
 مَا قَسَيْتُمْهَا قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَهْلُوا قَالُوا لَا حَوْلَ عَنِ مَعْصِيَةِ اللَّهِ إِلَّا بِمَعْصِيَةِ اللَّهِ وَلَا قُوَّةَ عَنِ
 طَاعَةِ اللَّهِ إِلَّا بِطَاعَةِ اللَّهِ وَابْنُ سَعْدٍ کہتے ہیں کہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا کہ میں نے یہ کلمہ یعنی
 لا حول ولا قوة الا باللہ پڑھا اپنے فرمایا کہ تو جانتا ہے کہ اس کلمہ کے کیا معنی ہیں میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اسکا رسول یاد
 جانتے ہیں اپنے آپنے فرمایا کہ اسکے یہ معنی ہیں کہ نہیں ہے پھر اس کی نافرمانی سے پھر اس کی محافظت کے اور نہیں ہے اس کی

طاعت پر توت بجز اس کی مدد کے نقل کیا اسکو بزار نے دیکھی مع وَلَا مَتَجًا مِنَ اللَّهِ إِلَّا إِلَيْهِ لَنُؤْتِيَنَّكَ كُنُوزَ
الْجَنَّةِ مَنْ رَاوِیہ کلمہ لاجل کا ان الفاظ کے ساتھ وَلَا نَجْأُ مِنَ اللَّهِ إِلَّا إِلَيْهِ یعنی اور نہیں ٹھکانا اللہ سے مگر
اُسکی طرف ایک غزانہ ہے جنت کے خزانوں سے نقل کیا اسکو نسائی بزار نے **ف** یعنی نجات کی جگہ خدا کے خدا سے
کوئی نہیں بجز اُنہی کی طرف کے جیسے یہ ہندی کی مثل ہے اِن بجز کو اے توحید اِن ہی اِن پرکارے مَنْ قَالَ رَضِیْتُ
بِاللَّهِ نَبَاً وَبِالرَّسُولِ نَبَاً وَبِالْحَقِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَسُوْلًا نَبَاً وَجَبَتْ لَہُ الْجَنَّةُ **مَنْ رَدَّ**
مَضَّ جو کوئی کہے نصیت باس سے رسولاً نبیاً تک اُسکے لئے جنت واجب ہوتی ہے اسکے معنی یہ ہیں کہ میں راضی ہوں
اللہ کے پروردگار ہونے سے اور اسلام کے دین ہونے سے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول اور پیغمبر ہونے سے نقل کیا
اسکو نسائی مسلم ابوداؤد ابن ابی شیبہ نے مَنْ قَالَ اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمُ الْغَيْبِ الشَّہَادَةُ اِنِّیْ
اَعْمَدُ اِلَیْكَ فِیْ هَذِهِ الْحَیْوَةِ الدُّنْیَا اِنِّیْ اَشْہَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ وَاَنْ مُحَمَّدًا
عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ فَاَنْتَ اِنْ تَوَلَّیْتَنِیْ اِلَیْ نَفْسِیْ تَقَرَّرَ نَبِیِّ مِنَ الشَّرِّ وَتَبَاعَدَ فِیْ مِنَ الْخَیْرِ وَاِنِّیْ اِنْ اَتَیْتُ
اِلَّا بِرَحْمَتِکَ فَاجْعَلْ لِیْ عِنْدَکَ عَقْدًا اَتُوْفِیْہِ لِقَاءَ رَاقِبَتِہٖ اَنْتَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ اِلَّا مَا قَالَ اللہُ
عَزَّ وَجَلَّ یَوْمَ الرِّقْمَةِ لِمَلٰئِکَتِہٖ اِنْ عِبْدِیْ عِندِیْ عَقْدًا اَفَاَوْفِیْہٗ اِیَّا ہُ فِیْ ذٰلِکَ اللہُ عَزَّ وَ
جَلَّ الْجَنَّةُ جو کوئی یہ دعا اللہ رب العالمات سے لاتخلف المیعاد تک پڑھے اللہ عزوجل قیامت کے دن اپنے فرشتوں کو فرما دے گا
کہ میرے بندہ نے مجھ سے ایک عہد کیا ہے اسکو وہ عہد پورا کرو اور اسکو اللہ عزوجل بہشت میں داخل کرے گا اور دعا کے معنی
یہ ہیں یا اللہ آسمانوں اور زمین کے پروردگار اے جاننے والے چھپے اور ظاہر کے میں عہد کرتا ہوں تیرے ساتھ میں اس دنیا
کی زندگی میں اس بات کا کہ میں گواہی دیتا ہوں یہ کہ کوئی محبوب نہیں سوا تیرے تو اکیلا ہے کوئی تیرا شریک نہیں اور یہ کہ محمد
صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بندہ اور رسول ہیں تو اگر مجھ کو میرے نفس کے حوالہ کرے گا اپنی توفیق و عنایت مجھ سے بند کرے گا تو نفس
مجھ کو بلائی سے نزدیک کرے گا یعنی اسلئے کہ وہ ہوا و حرص سے بھرا ہوا ہے تو بلائی ہی کرے گا اور مجھ کو بھلائی سے دور کرے گا اور
میں تمکینہ نہیں کرتا اگر تیری رحمت پر تو میرے واسطے اپنے پاس ایک عہد کرے یعنی طاعتوں کے قبول کرنے اور بخشش کرنا
اور بہشت میں داخل کرنا جسکو تو قیامت کے دن پورا کئے گی کہ تو اپنے وعدہ کو خلاف نہیں کرتا **ف** لفظاً لایعبار
الاقال اسدین رائد ہے چنانچہ ترجمہ اسی کے موافق کیا گیا یا پہلی عبارت میں کلمہ نفی مقدر ہوا وہ یہ استثنا اُسی مقدر سے ہو
گوا یا اہل یون تھی کہ اس دعا کو کوئی بندہ نہیں کہتا اگر اللہ تعالیٰ یوں فرما کر گناہ سے **وَع قَالَ سُبْحٰنَکَ فَاَخْبَرَکَ النَّبَا**
اِنَّ عِبْدًا لَّرَحْمٰنِ اَنْ عَمٰی مَا اَخْبَرَنِیْ بِکَذٰوْلَکَ اَفْکَال مَا فِیْ اَهْلِہٖنَا جَارِیۃٌ اِلَّا وَہِیْ تَقُوْلُ ہٰذَا فِی
خَلْقِہَا اس حدیث کے راوی کہتے ہیں جو تبع تابعین میں سے ہیں کہ میں نے تاسم بن عبد الرحمن سے کہا جو مجھے
تاسم بن کہ عرف نے کہ وہ بھی تاسم ہیں مجھے خبر دی اس اسطرح کی تاسم نے جواب دیا کہ ہمارے گھر کی کوئی ایسی رکن
نہیں جو یہ دعا اپنے ہر دم میں نہ پڑھتی ہو یعنی یہ حدیث صحیح ہے اور ہمارے خود دو بزرگ میں مشہور ہے نقل کیا اسکو احمد

وَمَا جَلَسَ الرَّجُلُ وَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا أَطْيَبًا مَبَارَكًا فَيُحِبُّ رَبَّنَا وَيَرْضَى فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ بَتَدَرَّهَا عَشْرَةُ أَمَلَاءٍ كُلُّهُمْ حَرِيصٌ عَلَى أَنْ يَكْتَسِبُهَا فَمَا دَرَوْا كَيْفَ يَكْتَسِبُهَا حَتَّى رَفَعُوا هَذَا إِلَى خِزْيِ لَعْنَةٍ فَقَالَ الْكُتُبِيُّ هَذَا قَالَ عَبْدِي **حَبِيبُ** مَنْسُورٌ وَحَبِيبُ رَحْمَتِهِ

شخص جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا اور اُس نے یہ کلمات کہے احمد مد سے یعنی تک جسکے معنی ہیں کہ سب تعریف خدا کو ہے بہت سی تعریف پاکیزہ بابرکت جسطرح کہ ہمارا پروردگار دوست رکھے اور راضی ہو تو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ہم اُس ذات کی جسکے قبضہ میں میری جان ہے کہ ان الفاظ کی طرف دس فرشتے دُور سے کہ سب انکے ثواب لکھنے کے آرزو مند تھے اور انکو معلوم نہوا کہ اسکا ثواب کیونکر لکھیں یہاں تک کہ انکو اللہ تعالیٰ کے پاس اٹھا لیگئے خدا سے عزوجل نے فرمایا کہ انکا صلح پر لکھو جیسے میرے بندے نے کہا ہے یعنی صدق و خلاص سے نقل کیا اسکا بن جان حاکم نے **و** مراد یہ ہے کہ اُسکے الفاظ جو ان کے توں لکھ رکھو اور انکا ثواب لکھنے کے درپے نہ ہو کیونکہ انکا ثواب میرے فضل و کرم پر تو ہوتا ہے جتنا چاہو گا دیکھا کذا ذکر اغفر اور ابوعلی اور قاضی ابو یوسف نے اپنے سنن میں اور ابو الحسن قطان نے مطولات میں اور ابن سنی نے کتاب عل الیوم و اللیلہ میں اور ابن منذر اور ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے حضرت عثمان بن عفان رض سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اس ارشاد خداوندی کا مطلب پوچھا کہ تعالیا السموات والارض یعنی ایسی جگہیں گنجائش آسمانوں اور زمین کی اتنے بچھا کر ارشاد فرمایا کہ اے عثمان تو نے مجھ سے ایسی بات پوچھی کہ تجھ سے پہلے کسی نے اُسکو مجھ سے نہیں پوچھا آسمانوں اور زمین کی گنجائش یہ کلمات ہیں لا اَلاَ اللہ والہند والہند اکبر اور سبحان اللہ اور استغفر اللہ والہند لا اَلاَ اللہ اور سورہ لاول والآخر والظاہر والباطن سبھی دہشت و بھی لانیوت بیدہ الخیر و بدی علی کل شیء قدیر یعنی جیسے نجی سے خزانہ کھلتا ہے اور تصرف میں آتا ہے ویسے ہی اُسکے پڑھنے والے کو آسمانوں اور زمین کی برکتیں حاصل ہوتی ہیں اور جی پہلے چار کلمات کے گذر گئے اور استغفر اللہ سے آخر تک کے یہ معنی ہیں کہ میں بخشش مانگتا ہوں اُسکے کہ کوئی مسموہ اُسکے سوا نہیں وہی اول ہے وہی آخر وہی ظاہر وہی باطن ہے جلاتا ہے اور مارتا ہے اور دایسا زندہ ہے کہ نہ مر گیا اُسکے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے پھر فرمایا اے عثمان جو کوئی اس دعا کو ہر روز سو بار پڑھے تو اُسکے سبب سے اُسکو دس چیزیں عنایت ہوتی ہیں اول یہ کہ اُسکے گزشتہ گناہ بخشے جاتے ہیں دوسرے یہ کہ اُسکے لئے اُس سے نجات لگی جاتی ہے تیسرے یہ کہ اُسکے ساتھ دوسرے فرشتے مقرر ہوتے ہیں کہ رات دن میں اُسکی محافظت آفتوں اور بلاؤں سے کریں چوتھے یہ کہ اُسکو دس ہزار ثواب ملتا ہے پانچویں یہ کہ اُسکو ثواب ایسے شخص کا ہوتا ہے جو دس ہزار حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے آزاد کرے ساتویں یہ کہ اُسکے لئے ایک مکان بہشت میں بنایا جاتا ہے آٹھویں یہ کہ اُسکو چورسین ملتی ہیں تو ان میں سے اُسکے ہر پودہ کا کاج رکھا جاوے گا دسویں یہ کہ اُسکے اہل بیت کے شر آدمیوں کے حق میں سفارش مقبول ہوگی اے عثمان اگر تو کر سکے تو کسی دن اسکو نذر کر کے سبب تجھ کو مراد ملے گی مراد پانے والوں کے ساتھ اور اُسکے سبب سے تو اولین و آخرین پر سبقت لے جا لے گا اور چھٹی بات اصل نسخہ میں یہ گئی ہے شاید وہی بھول گیا یا کتاب

اور ابن مردودہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ تعالٰی السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ مَجْلُوکَاتُیَّ اے آپ نے فرمایا کہ وہ یہ میں سبحان اللہ والحمد للہ ولا اِلهَ الا اللہ والحدیث کبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ہوا الاول والاخر والظاهر والباطن مدیدہ الخیر حی ویمیت وہو علی کل شیء قَدِیر جو کوئی اسکو دس بار صبح کو اور دس بار شام کو پڑھے تو اسے عثمان اللہ تعالیٰ اسکو چھ چیزیں عطا فرماتا ہے اول محفوظ رہنا اطمینان اور اُسکے لشکر سے دوام دیا جانا قنطار یعنی تودہ ثواب کا بہشت میں رسوم نکاح ہونا اور بڑی آنکھوں والی سے چہارم بخشا جانا اُسکے گناہ کا چھ اُسکا ساتھ ہونا حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے اُنکے قبہ میں ششم حاضر ہونا بارہ فرشتوں کا اُسکے مرنے کے وقت ناکہ اُسکو خوشخبری دین رضا وحق کی اور اُسکو اُسکی قبر سے آراستہ کر کے موقف میں لیجائیں اور اگر قیامت کے اہوال میں سے کچھ اُسکو معلوم ہو تو وہ یہ کہیں کہ تو خوف مت کر کیونکہ تو مومن لوگوں میں سے ہے پھر اللہ تعالیٰ اُس سے آسان حساب لیگا پھر اُسکو جنت کا حکم کیا جائیگا تو فرشتے اُسکو موقف سے بنا کر کے جنت میں لیجائیں گے جیسے دہن کو لیجاتے ہیں یہاں تک کہ خدا کے حکم سے اُسکو بہشت میں داخل کرینگے اور لوگ ابھی شدت حساب ہی میں ہونگے کذا فی الدال المنثورہ

وَقَدْ تَرَسَّیْتُ الْاِسْتِغْفَارَ مَرَّةً مَرَّةً اور سید الاستغفار کا بیان پہلے گذرا یعنی صبح کی دعاؤں میں جسکو بخاری نسائی نے روایت کیا فقیر کہتا ہے کہ صبح کی دعاؤں میں دعا سید الاستغفار کو نام لیکر ذکر نہیں کیا بلکہ اس نام کی قید سے دعاؤں مذکور رات دن کے وظیفہ میں مذکور ہے اور وہ ان بھی بخاری اور نسائی سے منقول اِنِّیْ لَا اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ حَتّٰی تَاْتِیَ رَایَکَ فِی الْیَوْمِ سَبْعَیْنِ مَرَّةً ص ص اُسکو ابو یعلیٰ نے اور اُسکے سامنے توبہ کرتا ہوں دن میں ستر بار نقل کیا اسکو ابو یعلیٰ اور طبرانی نے اوسط میں ابو یعلیٰ حدیث کے شروع میں دو روایتیں رکھتا ہے ایک میں فقط استغفر اللہ ہے اور دوسری میں و اتوب الیہ بھی ہے اور حدیث کا اخیر دو نور و اتوبون میں فی الیوم سبعین مرۃ ہے کذا ذکر الفخر الکثر من سبعین مَرَّةً ح ح ص ق

طس توبہ اور استغفار ستر بار سے زیادہ کرتا ہوں نقل کیا اسکو بخاری نسائی ابن ماجہ نے اور طبرانی نے اوسط میں مائة مَرَّةً طس مصلیٰ ہر روز توبہ و استغفار سو بار کرتا ہوں نقل کیا اسکو طبرانی نے اوسط میں اور ابن ابی شیبہ نے تَوْبُوْا اِلٰی رَبِّکُمْ فَاِنِّیْ اَتُوْبُ اِلَیْہِ فِی الْیَوْمِ مِائَةً مَرَّةً ع ع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کو فرمایا کہ اپنے پروردگار کے سامنے توبہ کرو کیونکہ میں اُسکے سامنے دن میں سو بار توبہ کرتا ہوں نقل کیا اسکو ابو حواری نے مَا اَصْحٰی مِنْ اِسْتِغْفَرٍ وَاِنْ عَادَ فِی الْیَوْمِ سَبْعَیْنِ مَرَّةً کُفَّ عَنْہُ گناہ پر اصرار نہیں کیا جس شخص نے کہ مغفرت چاہی اگرچہ دن میں ستر بار وہی گناہ کیا ہو نقل کیا اسکو ابو داؤد نے ف گناہ پر اصرار کرنا برا ہے کیونکہ اصرار کے باعث منیرہ گناہ کبیرہ ہو جاتا ہے اور گناہ کبیرہ پر اصرار کرنا قریب کفر کے ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی گناہ پر توبہ اور استغفار کرے اور اُس سے شرمندہ ہو خواہ منیرہ گناہ ہو یا کبیرہ تو اصرار کی حد سے باہر ہو جاتا ہے اسلئے کہ اصرار کنندہ وہی ہے کہ گناہ کی مغفرت اللہ سے اور اپنے گناہ سے شرمندہ نہ ہو ف اِنَّہٗ لَیُعَاذُ عَلٰی قَوْلِیْ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ

فی کیومر مائتہ سن **مرد سن** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے دل پر یہ ہو جاتا ہے اور میں اللہ تعالیٰ سے دن بھر
سوا بخشش ناگتا ہوں نقل کیا اسکو مسلم ابوداؤد نسائی نے **ف** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے تھے کہ دل مبارک
ہر وقت جناب باری میں حاضر رہے اور کیوں غافل نہ ہو لیکن بوجہ صلاح خیروں میں مشغول ہونے کے شگلا کھانے پینے اور
ازواج سے اختلاط کرنے اور ایسے ہی اور خیروں سے جو فی الجملہ غفلت ہو جاتی تھی اسکو اپنی نسبت پر وہ اور گناہ جانکر استغفار
کرتے تھے اور علمائے لیسان کے اور سنی بھی لکھے ہیں اور اکثر نے یہ لکھا ہے کہ یہ لفظ متشابہات سے ہے اسکا علم اللہ اور اس
ہی کو معلوم ہے **فخر** واللہ فی نفسی بیدار لو اخطأت لم یحییٰ تکلیفًا کما کرم ما بین السماء والارض ثم استغفر
اللہ لعمری کرم واللہ فی نفسی محمد بیدار لو لم یخطئوا الجاء اللہ یفکروا یخطئون ثم لیستغفرون فیغفر
لہم اوص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جسکے قبضہ میں میری جان ہے کہ اگر تم اتنے گناہ کرو کہ
تہاؤ گناہ آسمان وزمین کے درمیان کو بھر دیں پھر تم اللہ سے استغفار کرو تو وہ تمہارے گناہ بخشدیگا اور قسم ہے اس ذات
کی جسکے قبضہ میں محمد کی جان ہے کہ اگر تم گناہ نہ کرو تو خدا تعالیٰ ایک دوسری قوم کو لاوے جو گناہ کرے اور اسکے بعد اللہ
بخشش چاہیں اللہ انکی مغفرت کرے نقل کیا اسکو احمد ابویعلیٰ نے **ف** اس حدیث سے مغفرت اور رحمت رحمت
الہی کا بیان مقصود ہے یعنی وہ ایسا بخشنے والا ہے کہ اپنے نام غفور کے معنی ظاہر کر نیکیوں جس صورت میں کہ تم گناہ نہ کرو دوسری
مخلوق پیدا کرے جو گناہ کریں انپر صفت مغفرت کی ظاہر کرے اور غرض اس سے یہ ہے کہ لوگ توبہ کر نیکی رعیت کریں
نہ یہ کہ عبت گناہ پر کریں اسلئے کہ گناہ سے توائسے منع کیا ہے اور رسول مقبول کو اسی لئے بھیجا ہے **فخر** واللہ فی
نفسی بیدار لو لم ینزلوا الذہب اللہ یمکو ولجاء یفکروا ینزلون فیستغفرون اللہ فیغفر لہم
ھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جسکے قبضہ میں میری جان ہے کہ اگر تم گناہ نہ کرو تو اس
تکو لیجاوے اور دوسری قوم کو لاوے جو گناہ کریں اور اللہ سے بخشش چاہیں اور اللہ انکو بخشنے نقل کیا اسکو مسلم نے
عن استغفر اللہ عفر اللہ لہ **ت سن** جو کوئی اللہ سے بخشش چاہے اللہ تعالیٰ اسکو بخشا ہے نقل کیا اسکو ترمذی
نسائی نے **من احب ان تسر کا صحیفۃ فلیکن فیما من الارستغفار طس** جو کوئی یہ چاہے کہ اسکو
اسکا نامہ اعمال خوش کرے تو چاہئے کہ اس میں بہت استغفار ورج کرے نقل کیا اسکو طبرانی نے اوسط میں مائتہ
مسلم یعل ذنبا لا وقف الملک الموکل بالخصاؤد ثم ینزلک ساعات فان استغفر اللہ من ذنہ
ذالک فی شئی من تلك الساعات لم یبق قفۃ علیہ و لم یعد ث یوم القیمۃ **مس** جو کوئی مسلمان
کوئی گناہ کرتا ہے تو فرشتہ جاسکے گناہوں کے لکھنے پر عین ہے تین ساعت تک ٹھہرتا ہے یعنی تھوڑا تو وقف کرتا
ہے اور وہ گناہ نامہ اعمال میں نہیں لکھتا تو اگر وہ شخص گناہگار اللہ تعالیٰ سے اپنے اس گناہ کی بخشش ان تین ساعتوں
کے اندر چاہے تو فرشتہ اسکو اس گناہ پر گناہ لکھتا یعنی آخرت میں جبکہ ہر سیکو اسکے گناہ دکھائے جائیگا اور قیامت
کے دن اس گناہ پر ضابطہ نیا جائیگا نقل کیا اسکو حاکم نے **ان** ابیہ قال لربی عز وجل وعیرتک وجلا لک لا یحییٰ

أَعُوذُ بِنَبِيِّ أَدَمَ مَا دَامَتِ الْأَرْوَاحُ فَيَقُولُ فَقَالَ لَهُ رَبُّهُ فَبِعِزَّتِي وَجَلَالِي لَا أَكُنَّ حُ أَغْفِرُ لَهُمْ
مَا اسْتَغْفَرُوا فِي أَحَدٍ شَيْطَانٌ نَسِيَ أَنْ يَدْعُوَهُمْ لِيُغْفِرَ لَهُمْ عَزَّتْ أَوْ بَرَكَتِ عَزَّتْ أَوْ بَرَكَتِ عَزَّتْ أَوْ بَرَكَتِ عَزَّتْ
بَنِي آدَمَ كَوَيْلِهِمْ لَمْ يَكُنْ جَبَّابٌ لَمْ يَكُنْ جَبَّابٌ لَمْ يَكُنْ جَبَّابٌ لَمْ يَكُنْ جَبَّابٌ لَمْ يَكُنْ جَبَّابٌ لَمْ يَكُنْ جَبَّابٌ
بَارِئُ شَيْءٍ مِمَّا كَانُوا يَكُونُونَ جَبَّابٌ لَمْ يَكُنْ جَبَّابٌ لَمْ يَكُنْ جَبَّابٌ لَمْ يَكُنْ جَبَّابٌ لَمْ يَكُنْ جَبَّابٌ لَمْ يَكُنْ جَبَّابٌ
الَّذِي جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَادُّنْ بَا هُتَسُّسُ اور اُس شخص کی حدیث پہلے گزری

یعنی

یعنی صلوٰۃ التوبہ میں جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور اُس نے عرض کیا کہ ہاں میرے گناہ یعنی اپنے اسکو بھی استغفار
کے لئے فرمایا تھا اس حدیث کو حاکم نے نقل کیا ہے مَا مِنْ حَافِلٍ لَيْلٍ يَرْفَعُكَ إِلَى اللَّهِ فِي يَوْمٍ صَحِيحَةٍ فَإِنَّ
فِي أَوَّلِ الصَّحْفَةِ وَفِي آخِرِهَا اسْتِغْفَارًا إِلَّا قَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِي مَا بَيْنَ طَرَفِي
الصَّحْفَةِ كَرَامَاتِينَ جَبَّابٌ لَمْ يَكُنْ جَبَّابٌ لَمْ يَكُنْ جَبَّابٌ لَمْ يَكُنْ جَبَّابٌ لَمْ يَكُنْ جَبَّابٌ لَمْ يَكُنْ جَبَّابٌ
مِنْ أَوَّلِهَا إِلَى آخِرِهَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى بَارَكَ وَتَعَالَى بَارَكَ وَتَعَالَى بَارَكَ وَتَعَالَى بَارَكَ وَتَعَالَى
طَرَفِي مِمَّا كَانُوا يَكُونُونَ جَبَّابٌ لَمْ يَكُنْ جَبَّابٌ لَمْ يَكُنْ جَبَّابٌ لَمْ يَكُنْ جَبَّابٌ لَمْ يَكُنْ جَبَّابٌ لَمْ يَكُنْ جَبَّابٌ
أَوْ مِي كَسَ دَاهِنِي طَرَفٌ سَبَّ جَوْنِي كَانِ لَكُنْ هَا سَبَّ جَوْنِي كَانِ لَكُنْ هَا سَبَّ جَوْنِي كَانِ لَكُنْ هَا
بَنَدَ نِي كَرَا سَبَّ دَاهِنِي طَرَفٌ وَالْأَوَّلُ جَبَّابٌ لَمْ يَكُنْ جَبَّابٌ لَمْ يَكُنْ جَبَّابٌ لَمْ يَكُنْ جَبَّابٌ لَمْ يَكُنْ جَبَّابٌ
جَابِتَا سَبَّ دَاهِنِي طَرَفٌ وَالْأَوَّلُ جَبَّابٌ لَمْ يَكُنْ جَبَّابٌ لَمْ يَكُنْ جَبَّابٌ لَمْ يَكُنْ جَبَّابٌ لَمْ يَكُنْ جَبَّابٌ
دَاهِنِي طَرَفٌ وَالْأَوَّلُ جَبَّابٌ لَمْ يَكُنْ جَبَّابٌ لَمْ يَكُنْ جَبَّابٌ لَمْ يَكُنْ جَبَّابٌ لَمْ يَكُنْ جَبَّابٌ لَمْ يَكُنْ جَبَّابٌ
مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ حَسَنَةٍ طَرَفٌ جَوْنِي كَانِ لَكُنْ هَا سَبَّ جَوْنِي كَانِ لَكُنْ هَا سَبَّ جَوْنِي كَانِ لَكُنْ هَا
لَمْ يَكُنْ جَبَّابٌ لَمْ يَكُنْ جَبَّابٌ لَمْ يَكُنْ جَبَّابٌ لَمْ يَكُنْ جَبَّابٌ لَمْ يَكُنْ جَبَّابٌ لَمْ يَكُنْ جَبَّابٌ
الْأَوَّلُ جَبَّابٌ لَمْ يَكُنْ جَبَّابٌ لَمْ يَكُنْ جَبَّابٌ لَمْ يَكُنْ جَبَّابٌ لَمْ يَكُنْ جَبَّابٌ لَمْ يَكُنْ جَبَّابٌ
اور پہلے ہی کی دعاؤں میں یہ حدیث گزری کہ جو کوئی استغفار پڑھنے کی راہ میں کرے اور جو کوئی اسکو بہت پڑھے تو اللہ
تعالیٰ اُسکے لئے ہر نیکی سے نکلنے کی راہ کر دیتا ہے آخر حدیث تک جسکو ابوداؤد و نسائی ابن حبان نے نقل کیا ہے وَ
تَقْدَرُ مِنْ اسْتَغْفَرَ لِمُؤْمِنٍ وَمِنْ اسْتَغْفَرَ لِمُؤْمِنَةٍ كُلِّ يَوْمٍ الْحَدِيثُ ط اور پہلے ہو چکی یعنی سونیکہ وقت کی
دعاؤں میں یہ حدیث کہ جو کوئی بخشش چاہے مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لئے ہر روز آخر حدیث تک جسکو
طبرانی نے نقل کیا ہے وَتَقْدَرُ حَرِّ حَدِيثِ النَّبِيِّ جَاءَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
أَحَدًا نَائِدًا نَبِيًّا قَالَ يَكْتُبُ عَلَيْهِ قَالَ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ قَالَ يُغْفَرُ لَهُ طس طس اور پہلے گزری یعنی باز تو بے
بیان میں اُس شخص کی حدیث کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں سے ایک شخص
گناہ کرتا ہے اپنے فرمایا کہ اُسے لکھا جاتا ہے اُسے کہ ہر روز بخشش چاہتا ہے اُس گناہ سے اپنے فرمایا کہ اُسکا گناہ بخشا جاتا ہے

اس حدیث کو طبرانی نے اوسط اور کمین نقل کیا ہے یَعُوْزُ اللّٰهُ تَعَالٰی یَا بَنَیْ اٰدَمَ اِنَّكَ مَا دَعَوْنِیْ وَرَجَوْنِیْ
 غَفَرْتُ لَكَ عَلٰی مَا كَانَ مِنْكَ وَلَا اَبَا لَیْ یَا بَنَیْ اٰدَمَ لَوْ بَلَغْتَ ذُنُوْبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَ
 غَفَرْتُ لَكَ یَا بَنَیْ اٰدَمَ لَوْ اَتَيْتَنِیْ بِقَرَابِ الْاَرْضِ خَطَا یَا تَوَلَّیْتَنِیْ لَا تُشْرِكْ فِیْ شَیْءٍ لَّا یُکْشَفُ
 بِقَرَابِیْ مَغْفِرَةً **ت** اسے تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے آدم کے بیٹے تو جب تک مجھ سے دعا کریگا اور مجھ سے امید رکھیگا
 میں تجھ کو بخش دوں گا تو کسی حالت پر مہر اور میں پر دا نہیں رکھتا اے ابن آدم اگر تیرے گناہ بلندی آسمان تک پہنچیں پھر
 تو مجھ سے بخشش چاہے تو میں تیری مغفرت کو دنگالے ابن آدم اگر تو میرے پاس زمین بھر کر گناہ لاوے پھر مجھ سے
 لے اس طرح پر کہ میرے ساتھ شریک نہ کرنا ہو کیونکہ تو میں لاؤنگا تیرے لئے زمین بھر کر بخشش نقل کیا اسکو ترمذی نے
 اِنَّ عَبْدًا اَصَابَ ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ اَذْنَبْتُ ذَنْبًا کَاغْفِرُهُ لَیْ فَقَالَ رَبُّہٗ اَعْلِمَ عَبْدِیْ اَنْ اَنْ لَّہٗ رَبًّا
 یَغْفِرُ الذَّنْبَ وَاِیْحَدُ بِہٖ غَفَرْتُ لِعَبْدِیْ ثُمَّ مَكَثَ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَصَابَ ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ
 اَذْنَبْتُ ذَنْبًا اٰخَرَ کَاغْفِرُهُ لَیْ فَقَالَ اَعْلِمَ عَبْدِیْ اَنْ لَّہٗ رَبًّا یَغْفِرُ الذَّنْبَ وَاِیْحَدُ بِہٖ غَفَرْتُ
 لِعَبْدِیْ ثُمَّ مَكَثَ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَصَابَ ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ اَذْنَبْتُ ذَنْبًا اٰخَرَ کَاغْفِرُهُ لَیْ فَقَالَ
 اَعْلِمَ عَبْدِیْ اَنْ لَّہٗ رَبًّا یَغْفِرُ الذَّنْبَ وَاِیْحَدُ بِہٖ غَفَرْتُ لِعَبْدِیْ ثَلَاثًا فَلِیَعْمَلَ مَا شَاءَ **خ** **م** **س** ایک بندہ
 کے بندہ میں سے گناہ کو پہنچا اور اسے کہا کہ اے میرے پروردگار میں نے گناہ کیا تو اسکو میرے لئے بخش دے اسکے پروردگار
 نے فرشتوں سے کہا کہ آیا میرے بندے نے جانا کہ اسکا کوئی رب ہے جو گناہ بخشتا ہے اور گناہ پر کڑا ہے میں نے اپنے
 بندے کو بخش دیا پھر وہ بندہ کسی مدت تک جو اسے تعالیٰ کو منظور تھی گناہ سے ٹھیرا پھر اس نے کوئی گناہ کیا اور کہا کہ اے میرے
 رب میں نے گناہ کیا تو اسکو بخش دے اسے تعالیٰ نے فرمایا کیا میرے بندہ نے جانا کہ اسکا کوئی رب ہے کہ گناہ بخشتا
 ہے اور گناہ پر مواخذہ کرتا ہے میں نے اپنے بندے کو بخش دیا پھر بندہ جس مدت تک اسے تعالیٰ نے چاہا پھر گناہ کیا اور کہا
 اے میرے رب میں نے گناہ کیا تو اسکو معاف کر اسے تعالیٰ نے فرمایا کیا میرے بندہ نے جانا کہ اسکا کوئی رب ہے جو
 گناہ بخشتا ہے اور اسے مواخذہ کرتا ہے میں نے اپنے بندے کو بخش دیا تین بار ایسا ہی ہوا پھر وہ بندہ جو چاہے
 عمل کرے نقل کیا اسکو بخاری سلم نسائی نے **ف** لفظ ثلاثا سے راوی نے تکرار کا بیان کیا یعنی سوال و جواب بندہ اور
 اسے تعالیٰ کا حدیث میں تین بار ہے اور طبعی آل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب تک بندہ استغفار کرتا رہے
 جو چاہے کیا کرے بشرطیکہ اپنے گناہ سے ندامت کرتا رہے یہ بیان استغفار کی فضیلت کا ہے اور اسکی تاثیر گناہوں
 کی بخشش میں اور عنایت الہی کا کمال ظاہر کرنا ہے نہ یہ کہ گناہوں کے لئے اجازت دینی ضرور طوبی لمن وجہ
 فِیْ حَیْثُفَتْہٗ اَسْتَغْفَرَ اَکْثَرَ **ق** خوشحالی ہے اسکو جو اپنے نامہ اعمال میں استغفار بہت پائے نقل کیا اسکو
 ابن ماجہ نے وَنَقَلَہٗ حَدِیْثُ الذِّیْ شَکَّیْ اِلَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ ذَرَبَ لِسَانُہٗ فَقَالَ
 اَبْنَیْ اَنْتَ مِنْ اَلَا سْتَغْفِرُ **م** **ض** **ی** اور یہی گندی اس شخص کی حدیث جس نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی

خدمت میں اپنی زبان کی تیزی کا شکوہ کیا تو آپ نے اسکو فرمایا کہ تو تنفّار سے کہاں ہے یعنی کیوں غافل ہے نقل کیا اس حدیث کو ابن ابی شیبہ اور ابن سنی نے وکیفیتہ لا استغفار استغفر اللہ استغفر اللہ موقوف اور طریز استغفار پڑھنے کا یہ ہے کہ کہے استغفر اللہ استغفر اللہ یعنی میں بخشش چاہتا ہوں اس سے دوبار نقل کیا اسکو موقوفاً مسلم نے ف کر کہنے سے مراد کثرت ہے نہ صرف دوبار کہنا مقصود یہ ہے کہ کثرت سے بخشش چاہے کذا ذکر الغفر من قال استغفر اللہ الذی لا الہ الا هو الحی القیوم واَتُوبَ اِلَیْهِ غُفِرَ لَکَ وَ لَئِنْ کَانَ قَدْ فَرَغَ مِنَ التَّحَفِّ دَبَّتْ ثَلَاثُ مَرَّاتٍ **ت ح موقوف** جو کوئی یہ الفاظ پڑھے استغفر اللہ سے اتوب الیہ تک جسکے یہ معنی ہیں کہ میں بخشش چاہتا ہوں اُس اللہ سے کہ کوئی معبود سوا اُسکے نہیں وہ زندہ ہے اور توانا اور میں توبہ کرتا ہوں اُسکے سامنے تو اُسکی بخشش کی جاتی ہے اگرچہ بھاگا ہو کافروں کی لرٹائی سے کہ وہ گناہ کبیرہ ہے نقل کیا اسکو ابو داؤد ترمذی نے اس دعا کو تین بار پڑھے نقل کیا اسکو ترمذی اور ابن جبان نے مرفوعاً اور طبرانی نے موقوفاً خمس مَرَّاتٍ غُفِرَ لَکَ وَ لَئِنْ کَانَ عَلَیْکَ مِثْلُ ذَبَابِ الْجَحْرِ **مض** جو کوئی اس استغفار کو پانچ بار پڑھے تو اُسکی بخشش کی جاتی ہے اگرچہ پسر گناہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔ نقل کیا اسکو ابن ابی شیبہ نے وَ اِنْ کُنَّا لَنَعْدُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ فِی الْمَجْلِسِ الْوَاحِدِ رَبِّ اغْفِرْ لَیْ وَ تَبَّ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ مِائَةً مَّرَّةٍ **ع** جب یہ معنی سمجھا گنا کرتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عاکو ایک ہی مجلس میں سو بار رب اغفر لی سے الرحیم تک یعنی اے میرے پروردگار تو مجھ کو بخش اور میری توبہ قبول کر بیشک تو یہی ہے توبہ قبول کرنے والا مہربان یعنی یہ دعا اکثر زبان مبارک پر جاری ہوتی نقل کیا اسکو چاروں نے اور ابن جبان نے وَمَا أَحْسَنَ قَوْلَ الرَّبِّیعِ بْنِ مُحْتَلِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْہُ لَا یَقُلُ أَحَدٌ کَمَا اسْتَغْفِرُ اللّٰهُ وَ اَتُوبُ اِلَیْهِ فِی کَوْنٍ ذَنْبًا وَ کَذَبًا کَلَّ یَقُولُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَیْ وَ تَبَّ عَلَیَّ اور ربیع بن خثیم تابعی رضی اللہ عنہ نے کیا اچھی بات کہی ہے کہ کوئی تم میں سے یوں نہ کہے یعنی غفلت دل کے ساتھ کہ استغفر اللہ و اتوب الیہ میں بخشش چاہتا ہوں اللہ سے اور اُسکے سامنے توبہ کرتا ہوں کیونکہ یہ کہنا گناہ اور جھوٹ ہوگا بلکہ یوں کہے اللہم اغفر لی و تب علی یعنی یا اللہ تو مجھ کو بخش اور میری توبہ قبول کر یعنی اپنی رحمت اور توفیق عطا دینے سے **ف** اسلئے کہ توبہ اور استغفار کے مقام میں جو دامت اور حضور کا وقت ہے غفلت کرنا حقیقت میں ہنسی اور بے ادبی ہے اور لفظ استغفار اس نام سے مغفرت کی طلب اور توبہ کرنے کی خبر دینی ہے جب حقیقت میں طلب نہ ہوئی تو یہ کہنا جھوٹا ہوا اور گناہ سے یہاں گناہ شرعی مراد نہیں بلکہ طریقت کی تقصیر اور بے ادبی اور مقام حضور سے غفلت مراد ہے کیونکہ اہل طریقت غفلت کو معصیت سمجھتے ہیں خصوصاً توبہ اور استغفار کے مقام میں کہ خشوع اور خضوع کا وقت ہے کذا ذکر الغفر اور بلا علی قاری نے بھی لکھا ہے کہ یہ گناہ شرعی نہیں بلکہ مقربانِ درگاہ کی نسبت تقصیر ہے جیسے اس قول میں حسنات الابراہیمات المقربین یعنی اچھے لوگوں کی نیکیاں مقربوں کی برائیاں ہوتی ہیں اور یہی رح سے منقول ہے کہ استغفار میں بہر حال فائدہ ہے لیکن حضور قلب کے ساتھ نور علی نور ہے اور کمال کے چھوڑنے سے گناہ لازم نہیں آتا

کیونکہ سب علما کا اس پر اجماع ہے کہ جو کوئی اس کو یاد کرے یا زبان سے استغفار پڑھے بدون حضور قلب کے تو وہ گنہگار نہیں
 ہوتا بلکہ اپنے بعض اعضاء کے اعتبار سے عابد ہی ہوتا ہے۔ تمام ہوئی تقریر ماعلیٰ قاری کی۔ اب سنئے کہ لفظ توبہ علیٰ تکبیر
 کا کلام تمام ہوا اسکے بعد جو نوی نے کتاب لا ذکا میں بریج کا قول نقل کر کے شبہ کیا ہے کہ استغفار اس کی کراہت اور اسکے
 جھوٹ ہو نے پر مبنی واقف نہیں ہوا تو اس کا جواب مصنف آگے دیتا ہے جبکہ شروع و میں کما فہم ہے فخر و لیس
 کما فہم بعض اعمتینا ان الاستغفار علیٰ هذا الوجه یکنان کین باکل فهو ذنب فانہ اذا استغفر عن
 قلب لا یرى لا یستغفر طلب المغفرة ولا یجاء الی اللہ بعلیہ فان ذلک ذنب عفا بہ النجس فان
 هذا کقول رب اربعۃ استغفارا کما یجاء الی الاستغفار کثیرا واما اذا قال اتوب الی اللہ وکم یتب فلا شک
 انہ کین ذنب اور قول بریج کے معنی وہ نہیں جو ہمارے بعض پیشواؤں نے یعنی نووی نے سمجھ میں کہ صریح استغفار یعنی لفظ
 استغفار اس سے جھوٹ ہوتا ہے یعنی فقط ان الفاظ سے ذکر کرنا جھوٹ نہیں ہے کہ اس پر اعتراض وارد ہو بلکہ میں کہتا ہوں کہ وہ
 صورت اس وجہ سے گناہ ہے کہ جب کہنے والا دل غافل سے بخشش چاہے کہ وہ کو مغفرت چاہے کہ اس نے حاضر نگاہ ہو اور دل
 سے اس کی طرف التجا کرے تو یہ صورت گناہ ہے جس کی سزا یہ ہے کہ استغفار کے مقبول ہونے سے محروم رہے اور یہ صورت
 ایسی ہے جیسے حضرت رابعہ کا قول ہے کہ ہمارا استغفار یعنی رابعہ کے ساتھ بہت سے استغفار کا محتاج ہے اور جن میں
 میں گزبان سے کہا اتوب الی اللہ سے یہ رجوع کیا تو بیشک یہ کہنا جھوٹ ہوا
 مصنف کے قول کا اصرار
 رد ب لوف وشریحول کیا کہ استغفار کے غفلت سے چھٹنے
 جسے میں جھوٹ لازم آتا ہے کیونکہ میں مغفرت کا طالب ہمیشہ ہوتا ہے اگرچہ
 میں اس کو خبر نہ ہو تو غافل شخص جو مغفرت مانگتا ہے وہ سچا ہے کیونکہ واقع میں طلب اسکے
 میں ہے اگرچہ اس وقت حاضر نہ ہو اس سے معلوم ہوا کہ استغفار اس کہنے میں جھوٹ نہ ہوگا بلکہ غفلت کا گناہ ہوگا اور اتوب
 الیہ کو غفلت سے کہنے میں جھوٹ ہوگا کیونکہ یہ بیان اپنے رجوع کرنا ہے اور رجوع کبھی ہوتا ہے اور کبھی نہیں ہوتا تو
 نووی نے جو مطلق جھوٹ لازم آتا ہے سمجھ کر اعتراض کیا تھا وہ دور ہو گیا واللہ اعلم فخر واما الدعا بالمغفرة
 والتوبة فانہ وان کان غافلا فقد یصادف وقتا مقبلا فمن الذکر طریق الباب یوشک ان
 یتلی ویتخیم ذلک اکثرہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المجلس الواحد منہ مائۃ مرتۃ وقطعہ لمن قال
 استغفر اللہ واتوب الیہ بالمغفرة وان کان قال من من النعمان مائة او ثلاث مرات اور باقی
 راہ دعا کرنا بخشش اور توبہ کے لئے یعنی اللہم اغفر لی و تب علی کہہ دینا اگرچہ کہنے والا غافل ہو مگر بعض اوقات ایسا موقع ملتا
 ہے یعنی اوقات قبولیت میں سے کہ اس کی دعا مقبول ہوتی ہے کیونکہ جو شخص دروازہ بہت کھٹکتا ہے وہ کبھی نہ کبھی اسکے
 اندہ جائیگا اور اللہم اغفر لی و تب علی کے پڑھنے کو جو بہتر کہا ہے اس کا بہتر ہونا اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ پیغمبر صلی اللہ
 علیہ وسلم ایک ہی مجلس میں اسی صیغہ کو سو بار فرماتے تھے اور نیز اس جہ سے کہ اپنے اس شخص کے حق میں جتنے استغفار اس کو

نسائی ابن ابی بن جہان نے **ف** قاری کا سینہ شک کی تھیلی کی طرح ہے اور قرآن شک کی مانند نوکر قاری نے قرآن پڑھا تو اسکی بکت پڑھنے اور سنے والیکو پہونچی اور جس نے سنا اسکو ثواب حاصل ہوا اور اگر سیکھا اور نہ پڑھا تو اسکی بکت نہ اسکو پہونچی نہ دوسرے کو فخر من قرآن آخر ما من کثیر لہ فکہ حسنة والحسنة بعشر أمثلها لا أقول القرآن حرف ألف حرف ولا ف حرف و من حرف ف جو کوئی ایک حرف کلام مجید کا پڑھے تو اسکو ایک نیکی ہے اور نیکی دس نیکیوں کے برابر ہوتی ہے یعنی ثواب میں یہ نہیں کہتا کہ سارا الم ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف اور لام ایک حرف اور میم ایک حرف ہے یعنی الم کہنے میں تیس نیکیاں ہوئی نقل کیا اسکو ترمذی نے لاحسنک الا فی شئین رجل اناء الله القرآن فهو یقوہ بہ اناء اللیل واناء النهار ورجل اناء الله مالا فهو ینفقہ اناء اللیل واناء النهار

ہر شخص صرف دو شخصوں میں ہے یعنی یہ رشک کرنا کہ میں بھی ایسا ہی ہو جاؤں کسی پر نہ چاہئے صرف دو شخصوں پر ہوا ایک وہ جسکو اللہ تعالیٰ نے قرآن دیا یعنی حافظ کیا کہ وہ جسکی خدمت کرتا ہے رات کے وقتوں میں اور دوسرا وہ شخص جسکو اللہ نے مال دیا کہ وہ خرچ کرتا ہے رات کے وقتوں میں اور دن کے وقتوں میں نقل کیا اسکو بخاری سلم نے **ف** دوسری روایت میں یوں آیا ہے کہ اسکو خرچ کرتا ہے رات میں اور اسکی خوشنودی میں تو اگر کوئی شخص اسراف کے طور پر خرچ کرے تو اسپر رشک درست نہیں حاصل حدیث یہ ہے کہ کسی نعمت والے کو دیکھ کر رشک نہ کرنا چاہئے مگر اس نعمت والے پر جسکی نعمت اللہ سے نزدیک کرے اور اسی حکم میں داخل ہیں شہید اور مجاہد وغیرہا کہ انکے درجوں کی بھی آرزو جائز ہے فخر یقال لصاحب القرآن اقرأ وارتق ورتل کما کنتم ترتلون فی الدنیا فان منزلتک عندنا خیرا یتقرأ **ک** قرآن پڑھنے والے سے کہا جائیگا کہ پڑھا اور پڑھ یعنی بہشت کے درجوں پر اور پڑھ کر پڑھ جیسے تو دنیا میں پڑھ کر پڑھتا تھا یعنی بے اور تجوید کے ساتھ کیونکہ تیرا تہ اس آخرایت کے پاس ہے جسکو تو پڑھینگا۔ نقل کیا اسکو ابو داؤد ترمذی نے **ف** صاحب قرآن وہ ہے کہ قرآن کی تلاوت اور اسپر عمل کرے اور جس نے کہا کہ جو قرآن کے معانی جانتا ہو اور اسکا فہم ہوا اور منقول ہے کہ بہشت کے درجات شمار میں قرآن کی آیتوں کے برابر ہیں تو جو کوئی تمام قرآن آہستہ تجوید کے ساتھ پڑھینگا وہ بہشت کے اوپر کے درجہ پر جائے گا حال کے لائق ہو پڑھینگا اور جس نے تھوڑا تجوید سے پڑھا اور تھوڑا بدون تجوید کے وہ اسی قدر پڑھینگا جتنا تجوید سے پڑھا ہو مصنف نے لکھا ہے کہ اس حدیث میں دلیل ہے کہ جو حافظ توقف اور تجوید سے پڑھتے ہیں انکو بہشت میں علی درجہ ملے گا حاصل ہے کہ تجوید اور ترتیل اور قرآن کے معنی میں غور کرنا اور تہ رکعتا ہے و فخر الذی یقرأ القرآن وهو ماہر بہ مع السفرة الیکم امر البرة والذی فی یقرأ القرآن یتغنح فیہ وهو علیہ شاق لہ اجاز **خ** جو شخص کہ قرآن پڑھتا ہے اور وہ اس سے خوب واقف ہے وہ نیکی لکھنے والوں فرشتوں کے ساتھ ہوگا جو بزرگ اور اچھے ہیں اور جو شخص کہ قرآن پڑھتا ہے اور اس میں اکتا ہے اور قرآن اسپر شکل ہوتا ہے تو اسکو دو ہزار ثواب ہوتا ہے نقل کیا اسکو بخاری سلم نے **ف** ماہر کے معنی یہ ہیں کہ استاد

کامل حفظ اور تجوید اور تلاوت میں ہو اور پڑھنا اسپر یاد کے سبب اگر ان نہ ہو تو ایسا شخص آخرت میں ان رتوں میں ہوگا جہاں ملائکہ اور انبیاء ہونگے اور انکے کڑھنے والے کو دوسرا ثواب مطرح ہے کہ ایک تلاوت کا ثواب دوسرا مشقت کا اور بار کا ثواب بلاشبہ اس سے زیادہ ہوگا کیونکہ وہ انبیاء اور فرشتوں کے ساتھ ہوگا لیکن تعب اور مشقت کے اعتبار سے غیر بار کو بھی ثواب ملے گا غرض کہ مقصد و طالب کا سلی کرنا ہے اُسکی مشقت اور ریاضت پر فخر **الْفَاتِحَةُ** اَعْظَمُ سُورَةٍ مِّنَ الْقُرْآنِ **هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ** **دَسَقِ** سورہ فاتحہ یعنی الحمد قرآن کی بڑی سورت ہے وہ سات آیتوں کی ہے جو کہ پڑھی جاتی ہیں اور قرآن مجید ہے نقل کیا اسکو بخاری ابوداؤد نسائی ابن ماجہ نے **ف** سورہ فاتحہ کا نام کلام الہدیین سبع مثانی اور قرآن عظیم آیا ہے سبع اسلئے کہ سات آیتوں کی ہے اور مثانی یعنی مکرر اسلئے کہ تائز میں بار بار پڑھی جاتی ہوا اسکو قرآن عظیم مبالغہ کے طور پر فرمایا ہے کیونکہ اسرار اور معانی سارے قرآن کے محل طور پر اس سورہ میں ہیں **مِنْ فِخْرِ اَعْطَيْتُ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ هُش** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ کو سورہ احمد عرش کے نیچے سے عطا ہوئی یعنی ٹھکتی تھی اور یہ ارشاد اُسکی بزرگی سے کیا یہ ہے نقل کیا اسکو حاکم نے **بَيْنَا جَبْرَائِيلُ قَاعِلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ نَفِيصًا مِّنْ فَوْقِهِ فَفَرَّ رَأْسَهُ فَقَالَ هَذَا مَلَكٌ نَزَلَ إِلَى الْأَرْضِ لَمْ يَنْزِلْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ فَسَلِّمْ وَقَالَ الْبَشَرُ بَنُو آدَمَ أَوْ نَفِيصًا لَمْ يَنْزِلْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ فَسَلِّمْ** **فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَحَوَاتِيمِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ لَنْ تَقْرَأَ بِهَا مِنْهَا إِلَّا اَعْطَيْتُهُ هُش** اس شان میں کہ جبریل علیہ السلام غیر صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مجھے بھیجے تھے جب جبریل نے ایک آواز اپنے اوپر سے سنی اور اپنا سر اٹھایا اور کہا کہ یہ آواز نہ الا ایک فرشتہ ہے جو زمین پر آ رہا ہے اور آج کے سوا کبھی نہیں اُترا اُس فرشتے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام کیا اور کہا فردہ لیجئے دونوں دنوں کا جو آپ کو دیے گئے یعنی یہ دوسو تین اپنے پڑھنے والے کے لئے قیامت کو نذر ہو گئی اور درہ کی آفات سے بچائیں گی اور تم سے پہلے کسی نبی کو وہ نذر نہیں یا گیا ایک انہیں سے سورہ فاتحہ ہے دوسرا خانہ سورہ بقرہ کا آپ انہیں سے کوئی حرف نہ پڑھیں گے کہ اسکا ثواب آپ کو نہ ملے نقل کیا مسلم نسائی نے **ف** آپ کو ثواب نہ ملے یا یہ کہ دعا جو انہیں ہے وہ قبول نہ ہو یعنی جو دعا سورہ فاتحہ اور آخر بقرہ میں ہے مثلاً **اَدْنَا اَصْرًا لِّسْتَقِيمَ** اور ربنا لا اناخذنا اور سوائے انکے وہ قبول ہوگی اس تقدیر پر حرف سے مراد کلمات ہیں جو آیتوں میں واقع ہوئے ہیں یہ معنی انسب اور اولیٰ ہیں اور خانہ سورہ بقرہ بعضوں نے آسن الرسول سے لکھا ہے اور کعب احبار اور مصنف نے سدافی السموات سے آخر تک **فَخَزِنَ الْبَقَرَةَ** یہ بیان سورہ بقرہ کی فضیلت کا ہے **اِنَّ الشَّيْطَانَ يَفْرِشُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِي يُفْقَرُ اُفَيْدَ الْبَقَرَةِ** **هَرَّتْ** شیطان بھاگتا ہے اُس گھر میں سے جس گھر میں سورہ بقرہ پڑھی جاتی ہے نقل کیا اسکو مسلم ترمذی نسائی نے فقیر کہتا ہے کہ سورہ بقرہ پڑھنا گھر میں دفع شیطان و تیب کے لئے مطرح ہے کہ چار آدمی گھر کے چاروں کونوں میں گھرے ہو کر ایسی طرح اس سورہ کو پڑھیں کہ ایک کی آواز دوسرے تک پہنچے اسکو منہ مجرب پڑا **اَقْلُ وَهَاتَا فَاتَا اَخَذَ هَا بَرَكَةً وَتَرَاهَا حَسْرَةً وَلَا يَسْتَطِيعُ اَلْبَطَلَةُ هَرَّتْ** سورہ بقرہ کو پڑھو کیونکہ اسکا پڑھنا

شیطان اہل اور اولاد کے پاس نہیں آئیگا اور اپنا تصرف نہ کرے گا نقل کیا اسکو ابن جہان نے اَلْاٰتِیَّانِ اَمِنْ الرَّسُوْلِ
 اٰخِرُ الْبَقَرَةِ لَا تَقْرَآنِ فِيْ ذٰلِكَ لَیْسَ فِیْہَا شَیْطَانٌ کَانَ سَبْحُ مَسْ دَوَّاتِیْنِ اَمِنْ
 الرسول سے سورہ بقرہ کے آخر تک ایسی ہیں کہ نہ بڑھی جائیں کسی گھر میں تین بار کہ پھر شیطان اُس گھر کے پاس چھٹکے نقل کیا اسکو
 ترمذی نسائی ابن جہان حاکم نے اِنَّ اللّٰہَ خَتَمَ الْبَقَرَةَ بِاٰیَتَیْنِ اَعْطٰنِیْہُمَا مِنْ کَلِمَۃٍ اَلَّذِیْ تَحْتَ عَرْشِہٖ
 فَتَعْلَمُوْہُنَّ وَ عَلِمُوْہُنَّ نِسَاءَ کُمْ وَاَبْنَاؤَکُمْ فَاَنْتُمْ صٰلِحُوْنَ وَّوَقَّانٌ وَّوَدَّعَاؤُہُمْ اَسَدُنَالِیْ نے
 سورہ بقرہ کو ختم کیا دوا تینوں سے جو مجھ کو دی ہیں اپنے اُس خزانہ سے جو عرش کے نیچے ہے یعنی اپنے خزانہ رحمت سے تو
 تم انکو سیکھا اور اپنی عورتوں اور اپنے بیٹوں کو سکھا واپسی سب گھر والوں کو سکھاؤ کیونکہ وہ آیتیں رحمت ہیں اور قرآن
 یعنی اُسکا کلام اور دعا ہیں نقل کیا اسکو حاکم نے اَلَا نَعْمَ اَمْرٌ سَمِیْعٌ سُوْرَةُ اِنْعَامِ کی فضیلت کا بیان ہے لَیْسَ اَنْزَلْتُ سَبْعَ
 رَسُوْلٍ اَللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُوْا ثُمَّ قَالَ لَقَدْ شِیْعَ لَہٰذِہِ السُّوْرَةُ مِنْ اَمَلِکُمْ مَا سَلَّ فَا
 اَمَلُ فِیْہِ مَسْ جَب سُوْرَةُ اِنْعَامِ اُتْرَی اَنْخَضَرَتْ صٰلِی السُّدِ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ نے سہانہ اسکر کہا یعنی خوشی کی وجہ سے پھر فرمایا کہ
 اس سورہ کے ساتھ اتنے فرشتے آئے کہ آسمان کے کنارہ کو ڈھانک لیا نقل کیا اسکو حاکم نے اَلَا کَفَّہٗ سُوْرَةُ کَہْفِ کی
 فضیلت کا بیان مِّنْ قُرْاٰہَا یَوْمَ الْجُمُعَةِ اَضَاءٌ لَّہٗ مِنَ النُّوْرِ مَا یَبِیْنُ الْجُمُعَتَیْنِ مَسْ جو کوئی سورہ کَہْفِ
 کو جمعہ کے دن پڑھے روشن ہوتا ہے یعنی اُسکا دل اُسکے لئے نور سے یعنی اس سورہ کے نور سے اس جمعہ سے آئندہ
 ہم نقل کیا اسکو حاکم نے مِّنْ قُرْاٰہَا لَیْلَةُ الْجُمُعَةِ ضَاءٌ لَّہٗ مِنَ النُّوْرِ فَمَا یَبِیْنُہٗ وَ یَبِیْنُ الْبَیِّنَاتِ الْعَتِیْقِ
 ہو جی جو کوئی اسکو جمعہ کی رات میں پڑھے روشن ہوتا ہے اُسکے لئے نور پڑھنے والے سے لیکر فائدہ کعبہ تک یعنی اسکو
 بہت نفع حاصل ہوگا نقل کیا اسکو توفیق دارمی نے مِّنْ قُرْاٰہَا کَمَا اَنْزَلْتُ کَانَ لَہٗ نُوْرٌ اَمِنْ مَقَامِہٖ اِلٰی مَلٰئِکَۃِ
 وَمِنْ قُرْاٰہَا عِشْرَ اٰیَتٍ مِّنْ اٰخِرِہَا خَرَجَ الدَّجَالُ لَمْ یَسْلُطْ عَلَیْہِ مَسْ جو کوئی سورہ کَہْفِ کو ایسی
 طرح پڑھے جیسا تری ہے یعنی تریل و تجوید سے بے کم دشیں پڑھے تو اُسکے لئے ایک روشنی ہوگی پڑھنے والے کی پڑھالو
 کی جگہ سے کہ معظمت تک اور جو شخص دس آیتیں آخر سورہ کَہْفِ سے یعنی دس آیتیں آخر سورہ کَہْفِ سے پڑھے اور اُسکے بعد دجال
 نکلے تو دجال کو اُس شخص پر تسلط نہ ہوگا نقل کیا اسکو نسائی حاکم نے مِّنْ قُرْاٰہَا سُوْرَةُ الْکَافِّ کَانَ لَہٗ نُوْرٌ اَمِنْ اٰخِرِہٖ
 اَلْقِیْمَةُ مِّنْ مَّقَامِہٖ اِلٰی مَلٰئِکَۃِ وَمِنْ قُرْاٰہَا عِشْرَ اٰیَتٍ مِّنْ اٰخِرِہَا خَرَجَ الدَّجَالُ لَمْ یَسْلُطْ عَلَیْہِ مَسْ
 جو کوئی سورہ کَہْفِ پڑھے اُسکو قیامت کے دن نور ہوگا اُسکی جگہ سے کہ ایک یعنی جتنی مسافت پڑھنے والے اور کہ
 میں دنیا میں ہوگی اُس قدر وہاں نور ہوگا اور جو کوئی دس آیتیں آخر سورہ کَہْفِ کی پڑھے پھر دجال نکلے تو اسکو ضرر نہ کرے گا
 نقل کیا اسکو طبرانی نے اوسط میں فقیر کہتا ہے کہ مصنف نے اپنی شرح میں شروع آیتوں کا دس آیتیں آخر سورہ کَہْفِ سے کیا
 ہے اور ظاہر ہے کہ شروع آیت اَنْحَسِبُ لَذِیْنَ کَفَرُوْا سے ہوگا اشارہ پر اہم ہو جائے اور یہی مناسب معلوم ہوتا ہے
 تو جو کوئی ان آیات کے معنی سمجھ گیا فائدہ دجال سے محفوظ رہے گا کیونکہ ان میں عجیب مضامین ہیں مثلاً اَنْحَسِبُ لَذِیْنَ کَفَرُوْا

ان تین دعبادی میں دینی اولیا وغیرہ کذا فی خزائن من حفظ عشر آیت من اولها عصم من فتنۃ الدجال
دس جو کوئی دس آیتیں اہل سورہ کہف کی یعنی شروع سے من امرنا شد تک یاد کرے بجا یا جاوے گا فتنۃ دجال
 کے سے نقل کیا اسکو سلم ابو داؤد ترمذی نسائی نے من حفظ عشر آیت ہر کہ من قرأ العشر الاواخر من الکہف
 عصم من فتنۃ الدجال **دس** جو کوئی دس آیتیں یاد کرے یہ الفاظ سلم ابو داؤد نے بیان کئے یعنی انکی
 روایت میں شروع حدیث کا من حفظ ہے اور دوسری روایت میں شروع حدیث بطرح ہے من قرأ العشر الاواخر یعنی جو کوئی
 دس آیتیں آخر سورہ کہف کی پڑھے گا محفوظ رہے گا دجال کے فتنہ سے نقل کیا اسکو سلم ابو داؤد نسائی نے من قرأ ثلث آیت من
 اول الکہف عصم من فتنۃ الدجال **تین** جو کوئی تین آیتیں شروع سورہ کہف کی پڑھے بجا یا جاوے گا دجال کے فتنہ
 سے نقل کیا اس کو ترمذی نے من أدرك الدجال فليقرأ عليك قوايها الحديث **مرحہ** جو کوئی
 دجال کو پاوے تو چاہے کہ اس سورہ کہف کی شروع آیتیں یعنی تین یا دس آیتیں پڑھے آخر حدیث تک جبکو سلم ابو داؤد
 نقل کیا ہے فأتىها جباراً ثم من فتنته كذا کہ تین تہا رہی نگہبان میں دجال کے فتنہ سے نقل کیا اسکو ابو داؤد
 نے وأعطيت طاه والطوا سين والحقوا ميم من العاخر مؤسسى شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 کہ جبکو سورہ طہ اور جنکے شروع میں طلوع یعنی سورہ نعل وغیرہ اور جنکے شروع میں حمل ہے موسیٰ علیہ السلام کی تختیوں سے
 غایت ہوئی میں نقل کیا اسکو حاکم نے **ف** یعنی یہ سورتیں تورت سے ہی ہیں جز بر جد کی تختیوں پر لکھی ہوئی اتر کر
 تختیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم سات سورتیں ہیں اور دو فرخ کے دروازہ بھی سات تو ہر ایک ہم ایک ایک
 دروازہ پکڑی ہو جائیگی اور جناب باری میں عرض کر گئی کہ ابھی اس دروازہ میں ایسے شخص کو داخل مت کرو جو مجھ پر ایمان
 لایا اور مجھ کو پڑھا اور فرمایا ہر درخت کا ایک پھل ہوتا ہے اور قرآن کے پھل ہم والی سورتیں ہیں یہ باغ ہرے بھرے گھنٹے
 ہیں جو چاہے کہ جنت کے باغوں میں میوہ کھاوے وہ ان سورتوں کو پڑھے تو صبح کو گناہ بخشتا ہوا اٹھے گا اور جو کوئی الم
 تنزل سجدہ اور سورہ ملک رات دن میں پڑھے گویا اسے لیلۃ القدر کو پایا یعنی اس رات کے جاگنے کا ثواب ملے گا
 کذا فی الدر المنثور اور جو کوئی حم الدخان جمعہ کی رات میں پڑھے تو اسکی مغفرت ہوتی ہے اور جنت میں اس کے لئے ایک
 گھر بنایا جاتا ہے کذا فی لطائف النبی قلب القرآن لیس لا یقرأ ہا رجل یرید اللہ واللہ الا لیخۃ الا
 غفر لہ اقول وھا علی موتا کما **دس** **دس** قرآن کا دل سورہ یس ہے جو کوئی اسکو پڑھے کہ اسداؤ آخرت
 کے گھر کو چاہتا ہو یعنی صرف اللہ کی خوشی اور جنت مطلوب ہو تو اسکی بخشش ہوتی ہے اسکو اپنے مردوں پر پڑھو نقل کیا
 اسکو نسائی ابو داؤد ابن ماجہ بن جہان نے **ف** قرآن کا دل یعنی اسکا خلاصہ کیونکہ قیامت کا ذکر مفصل اور توحید
 وغیرہ کا بیان اس میں مذکور ہے اور اسکو موٹی پڑھے اگر پڑھو ثواب پہونچے یا موتی سے مراد قریب لگ ہوں ان پر پڑھنے سے
 یہ غرض کہ قیامت وغیرہ کا ذکر سنیں اور انکے معانی سمجھیں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس سورہ کی خاصیت یہی ہو کہ اوست
 کا پڑھنا سفید ہو چنانچہ بعض علماء نے کہا ہے کہ اس سورہ کو جس مطلب کے لئے پڑھو مفید ہوتی ہے جیسے آنحضرت صلی

علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی اسکو خوف میں پڑھے مامون ہو جائے بھوکا پڑھے تو سیر ہو گا پڑھے تو کپڑے پیاسا پڑھے
 توبائی ملے اور نیز فرمایا کہ جو کوئی نیس پڑھے اسکو دس قرآن پڑھنے کا ثواب لکھا جاتا ہے کذا ذکر علی اور وعدہ مغفرت اور رحمت
 الہی کا جمعہ کی رات میں اسکو پڑھنے پر وارد ہوا ہے کذا فی وظائف النبی الفتح سورہ انافتح کی فضیلت کا بیان ہے
 احب الی من کما طلعت علیہ الشمس **مس** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورہ فتح مجھ کو بہت پیاری
 ہے انجز سے جب آفتاب نکلا یعنی دنیا اور اسکی چیزوں سے زیادہ مجھ سے بہت نقل کیا اسکو بخاری نسائی ترمذی نے تبارک
 الملک سورہ ملک کی فضیلت کا بیان **تِلْكَ نَافِلَاتُكَ** ایہ شفعۃ لرجل حتی یغفر لہ **کہ جب سورہ مس تیس آیتوں**
 یعنی سورہ ملک کے ایک شخص کی سفارش کی یہاں تک کہ وہ بخشا گیا نقل کیا اسکو ابن جابر اور چارون نے اور حاکم نے
 تَشْتَغِرُ لِحَبَابِهِ حَتَّى يُغْفَرَ لَكَ **جب** یہ سورہ بخشش مانگتی ہے اپنے پڑھنے والے کے لئے یہاں تک کہ
 بخشا جاتا ہے نقل کیا اسکو ابن جابر نے وَدِدْتُ أَنَّهُ فِي قَلْبِ كُلِّ مُؤْمِنٍ **مس** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 فرمایا کہ میں اس بات کو دوست رکھتا ہوں کہ سورہ ملک ہر مؤمن کے دل میں ہو یعنی اسکو یاد ہو اور پڑھتا رہے نقل کیا اسکو
 حاکم نے یُوْنُسُ فِي الرَّجُلِ فِي قَبْرِهُ قَتْلُهُ رَجُلًا مَقْتُولٍ لَيْسَ لَكَ سَبِيلٌ كَانَ يَقْرَأُ فِي سُورَةِ الْمَلِكِ
 تَحْمِيْلًا مِنْ صَدْرِهِ مِنْ بَطْنِهِ تَحْمِيْلًا مِنْ رَأْسِهِ كُلُّ يَقُولُ ذَلِكَ فِيهِ تَمْنَعُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ
 وَهِيَ فِي الْقَوْلِ مَنْ قَرَأَهَا فِي لَيْلَةٍ فَقَدْ أَكْثَرَ وَأَطْيَبَ **مس** مذاب کے فرشتے آدمی کے پاس اسکی
 قبر میں آتے ہیں یعنی دفن کے بعد سوال کے لئے تو اسکے پاؤں کی طرف سے آتے ہیں یعنی اہل پاؤں کی جانب سے سوال شروع
 کرتے ہیں تو پاؤں کہتے ہیں کہ تلو میرے تعرض کی کوئی راہ نہیں کیونکہ شخص میرے سبب سے نبی ماز میں مجھ کھڑا ہو کر سورہ ملک
 پڑھتا تھا پھر فرشتے سینے کی طرف سے پیٹ کی جانب سے آتے ہیں پھر سر کی طرف سے آتے ہیں ہر ایک حضور ہی کہتا ہے تو یہ سو
 ملک فرشتوں کو مذاب قبر سے روکتی ہے اور یہی سورت توبیت میں اس فضیلت سے ذکر ہے کہ جو کوئی اسکو کسی رات میں پڑھے
 تو اسے بہت نیکیاں اور بہت اچھا کام کیا نقل کیا اسکو موقوفہ حاکم اذ لزلت یزید القرآن **ف** افلازلت قرآن
 کی چوتھائی ہے یعنی ثواب میں نقل کیا اسکو ترمذی نے **ف** اسلئے کہ قرآن میں توحید اور نبوت اور معاش اور آخرت کا احاطہ
 ہے اور اس سورہ میں آخرت کا بیان اچھی طرح ہے اس اعتبار سے قرآن کی چوتھائی کے برابر ہوئی اور بعضوں نے یہ معنی لکھے
 ہیں کہ اسکا ثواب قرآن کی چوتھائی کے اہل کے برابر ہوتا ہے یعنی بدون مضاعف کرنے کے جو اہل ثواب ہوتا ہے اسکے
 برابر فخر تعدیل نصف القرآن **مس** وہ سورہ آدم سے قرآن کے برابر ہے نقل کیا اسکو ترمذی حاکم نے
ف اسلئے کہ قرآن میں دنیا اور آخرت کا ذکر ہے اور اس سورت میں آخرت کا خوب ذکر ہے تو اس کا طے آدھے قرآن
 کے برابر ہوئی یا اسکا ثواب آدم سے قرآن کے اہل ثواب کے برابر ہے فخر یا رسول اللہ اقرا فی سواد کما معہ فاقرأ
 اذ لزلت الارض حتی قرع منها فقال والدی بعثک بالحق لا ازید علیہا ابداً ثم اذ بر الرجل فقال
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم اقلہم الریحیل من تین **مس** جب ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھ کو پڑھاؤ ایک سورۃ جاس یعنی جس میں دین و دنیا کے سب مطلب ہوں
 اپنے اسکو اذ از زلزلۃ الارض پڑھائی یہاں تک کہ اس سے فارغ ہوئے اس شخص نے کہا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے
 ملکوت کے ساتھ بھیجا میں اس سے کبھی زیادہ نہ کروں گا یعنی یہی سورۃ مجھے کافی ہے پھر نے پیچھے پھیری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
 فرمایا کہ یہ شخص مطلب یا ب ہوا یہ الفاظ دوبار فرمائے نقل کیا اسکو ابوداؤد نساہی حاکم ابن جہان نے **ف** اس سورہ کا
 سب مطالب کو شامل ہونا اس لحاظ سے کہ میں شعل شعل ذرۃ آخر تک میں سب کچھ کرنا نہ کرنا ذکر ہے اور آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی بعد مغرب کے جمعہ کی شب میں دو رکعت پڑھے اور ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ ایک بار اور سورہ اذ
 زلزلۃ پندرہ بار پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر جان کنی آسان کرے اور عذاب قبر سے اسکو پناہ دے اور پل صراط سے اسکو گزرنا
 قیامت کے دن آسان کرے کہانی شرح الصمد والکافرون **وَرَبِّهِ الْقُرْآنِ ت** سورہ کافرون قرآن
 کی چوتھائی کے برابر ہے نقل کیا اسکو ترمذی نے **تَعْدِلُ رَبِّعُ الْقُرْآنِ ت** مفسر وہ سورہ قرآن کی چوتھائی کے
 برابر ہے نقل کیا اسکو ترمذی حاکم نے **ف** قرآن میں ذکر توحید اور نبوت اور احکام اور قصص کا ہے اس سورہ میں توحید
 خوب مذکور ہے اس لحاظ سے چوتھائی ہوئی یا اسکا ثواب چوتھائی قرآن کے اہل ثواب کی مانند ہے **فَخَرِ لِّغَمِّ الشُّقُوتِ**
هَمَّا يَقْرَأُ فِي التَّكْوِينِ قَبْلَ الْفَجْرِ الْكَافِرُونَ وَالْإِخْلَاصِ حَبِيبُ دو سورتیں اچھی ہیں جو فجر کی
 سنتوں میں پڑھی جاتی ہیں وہ سورتیں قلیا اور قل ہوا اللہ میں نقل کیا اسکو ابن جہان نے **اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ**
وَرَبِّهِ الْقُرْآنِ ت سورہ اذ جاء قرآن کی چوتھائی ہے نقل کیا اسکو ترمذی نے **ف** قرآن میں اگلوں اور پھیلوں
 کا قصہ مذکور ہے اور امر اور نہی اور اس سورہ میں آئندہ کا قصہ مذکور ہے اس سبب چوتھائی ہوئی یا اسکا ثواب چوتھائی
 قرآن کے اہل ثواب کے برابر ہے **فَخَرِ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ثَلَاثُ الْقُرْآنِ خ** مرتبہ قل ہوا اللہ تعالیٰ قرآن
 کی ہے نقل کیا اسکو بخاری سلم ترمذی ابن ماجہ نے **تَعْدِلُ ثَلَاثُ الْقُرْآنِ خ** **د** مفسر وہ سورہ تہائی
 قرآن کے برابر ہے نقل کیا اسکو بخاری ابوداؤد ترمذی حاکم نے **ف** قرآن میں قصہ میں اور احکام اور توحید اور اس سورہ
 میں توحید خوب مذکور ہے تو اس لحاظ سے قرآن کی تہائی ہوئی یا اسکا ثواب تہائی قرآن کے اہل ثواب کے برابر ہے
فَخَرِ وَقَالَ عَنْ رَجُلٍ كَانَ يَقْرَأُ بِهَا لَكَ صَحَابَهُ فِي الصَّلَاةِ أَخْبَرُونَا أَنَّ اللَّهَ يُحِبُّ خ مفسر او
 پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو وقت ایک شخص کا ذکر ہوا جو اپنے یاروں کی امامت کے وقت نماز میں قل ہوا اللہ پڑھا کرتا تھا
 کہ اسکو خبر دے کہ اللہ تعالیٰ اسکو دوست رکھتا ہے نقل کیا اسکو بخاری سلم نساہی نے **ف** ایک صحابی ہر نماز میں اللہ کے بعد
 قل ہوا اللہ پڑھا کرتے لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا آپ نے فرمایا کہ اس سے اسکا سبب پوچھو
 لوگوں نے اسے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ یہ عربی کی صفت ہے میں اسکو دوست رکھتا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چال
 سک فرمایا کہ اس سے کہو کہ اللہ تعالیٰ بھی تمھکو دوست رکھتا ہے کہ اذکر الفخرو قال لیس جل گان یلا ذر فراء نکامع غیر
فِي الصَّلَاةِ مُحِبُّكَ اِيَّاكَ اَدْخَلَ الْجَنَّةَ ت اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو جو ہمیشہ اور تلوں کے

ساتھ قتل ہوا اور بھی نماز میں پڑھا کرتا تھا ارشاد فرمایا کہ تیرا اس صورت کو دوست رکھنا تجھ کو جنت میں داخل کرے گا قتل کیا اسکو بخاری
ترمذی نے **ف** ایک صحابی ہر نماز میں جب امامت کرتے تو قتل ہوا اور پڑھتے اُسکے بعد اور یہ بھی پڑھتے لوگوں نے اسے
کہا کہ یہ کیا بات ہے کہ تم اس سورہ پر بس نہیں کرتے اسکو پڑھو اور دوسری ہی پڑھو جب اس نے صلی اللہ علیہ وسلم اُنکے محل میں
تشریف لیگے تو لوگوں نے یہ بات اُنکی خدمت میں عرض کی آپ نے اُنسے یہ سب پوچھا اُنہوں نے عرض کیا کہ میں اسکو دوست
رکھتا ہوں تب آپ نے ارشاد فرمایا کہ اسکو دوست رکھنا تجھے جنت میں داخل کرے گا **وَسَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ أَهْكَاهَا قَالِ**
وَجَبَّتِ الْجَنَّةُ أَيُّ لَهْمٍ طَسَسَ مَسَسَ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو سا کہ قتل ہوا اور پڑھتا تھا
فرمایا کہ بہشت واجب ہوئی راوی کہتے ہیں یعنی اُنکے قتل کیا اسکو مسلم ترمذی نے اور موطا لکھن اور نسائی حاکم نے والذی فی
نَفْسِي يَمْلِكُهُ إِنَّهَا لَلْعَدَلُ لُتْلُكَ الْقُرْآنِ **دَس** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اُس ذات کی جسکے
قبضہ میں میری جان ہے کہ قتل ہوا اور تہائی قرآن کے برابر ہے قتل کیا اسکو بخاری ابو داؤد نسائی نے مَنِ ارَادَ أَنْ يَتَنَاوَرَ
عَلَى فِرَاشِهِ فَنَامَ عَلَى عَيْنَيْهِ ثُمَّ قَرَأَ مِائَةَ مَسَّةٍ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ إِذَا كَانَ يُقْرَأُ الْقُرْآنَ يَقُولُ لِلرَّبِّ
يَا عَبْدِي أَوْ حُلْ عَلَى عَيْنَيْكَ الْجَنَّةُ **ت** جو کوئی چاہے کہ اپنے بستر پر سو پھر اپنی داہنی کروٹ پر لیٹ کر سو باقی ہوا
پڑھے تو جب قیامت کا دن ہوگا پورے دو گنا اسکو فرماویگا کہ اے میرے بندے اپنی داہنی طرف سے بہشت میں داخل ہو
قتل کیا اسکو ترمذی نے **ف** اسلئے کہ داہنی طرف کے محل اور باغ وغیرہ بائیں طرف سے افضل ہیں کذا ذکر الغفر اور جو
کوئی دس بار قتل ہوا اور پڑھے اُسکے لئے ایک محل بہشت میں بنتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس
جبریل اچھی صورت سے ہر شام بشارت آئے اور کہا اے محمد اللہ تعالیٰ تمکو سلام کے بعد فرماتا ہے کہ ہر چیز کا ایک نسب ہے
اور میرا نسب قتل ہوا اور احد ہے جو کوئی میرے پاس تیری امت کا شخص ایسا آویگا جس نے قتل ہوا اور احد اپنی عمر میں ہزار بار
پڑھی ہوگی تو میں اُسکو نجات کا نشان دوں گا اور اُسکے آگے میرا عرش ہوگا اور اُسکی شفاعت ایسے نثار آدمین کے حق
میں قبول کروں گا جس پر عذاب واجب ہو گیا ہوگا اور فرمایا کہ جو کوئی سفر کا ارادہ کرے اور اپنے گھر کے دروازہ کے دو نوبار
کہا کہ گریہ بار قتل ہوا اور احد پڑھے تو اللہ تعالیٰ اُسکا گھر بیان رہتا ہے یہاں تک کہ سفر سے پھر آوے اور حضرت انس رضی
موسیٰ ہے کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ تبوک میں تھے کہ ایک دن آفتاب نہایت روشن کہ دیا کبھی نہیں
دیکھا تھا نکلا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اُس سے تعجب کیا اور حضرت جبریل سے اُنکے آنے پر پوچھا کہ اس روشن کا
سبب کیا ہے انہوں نے کہا کہ اسکا یہ سبب ہے کہ معاویہ بن معاویہ لیشی نے آج مدینہ طیبہ میں اتھال کیا اللہ تعالیٰ نے
اُنکے جنازہ پر ہزار فرشتوں کو بھیجا کہ انکی نماز پڑھیں اپنے پوچھا کہ اس توفیق کا کیا سبب ہے جبریل علیہ السلام نے کہا کہ یہ شخص
قتل ہوا اور احد پڑھے اور بیٹھے اور چلے اور اوقات شام روزی میں بہت پڑھتا تھا تم بھی اسکو بہت پڑھو کہ یہ سورہ تمہارا
رب کا نسب ہے اور جو کوئی اسکو پچاس بار پڑھے اللہ تعالیٰ اُسکے پچاس ہزار درجے بلند کرے اور اُسکی پچاس ہزار برائیاں دور کرے
اور اُسکے لئے پچاس ہزار نیکیاں لکھے اور جتنا کوئی زیادہ پڑھے اتنا ہی اللہ تعالیٰ اُسکو ثواب زیادہ دے گا فی اللہ المستور اور

انحرقت علیٰ اسد علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی قل ہو اللہ احد اپنے مرض موت میں پڑھے تو اپنے قبر کے فتنہ سے محفوظ رہیگا اور قبر کے بھیجنے سے ہامون اور قیامت کے دن فرشتے اسکو اپنی ہتیلیوں پر اٹھائینگے یہاں تک کہ اسکو کل صراط سے پار کریں اور جنت میں لیجائیں کذا فی شرح البصیرۃ والعلق والناس قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کی فضیلت کا بیان
اَلَا اَعْلَمُکُمْ خَیْرَ سَمُوٰی کَلِمَیْنِ فَرَمَکَادَس پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے عقبہ صحابی نہ کو ارشاد فرمایا کہ میں تجھکو دو اچھی چیزیں
 نہ بتا دوں جو پڑھی جاتی ہیں نقل کیا اسکو ابو داؤد نسائی نے **ف** اچھی سے مراد یہ ہے کہ پناہ مانگنے کے لئے بہترین اور وہ
 دونوں سورتیں قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ہیں **ع** اقرا بھما و لکن تقر ایتھما **س** جب ان دونوں
 سورتوں کو پڑھ تو ہرگز نہ پڑھیگا ان دونوں جیسی یعنی تعوذ کے حق میں اور کچھ ان سورتوں کے برابر نہیں نقل کیا اسکو نسائی ابن
 حبان نے و کان صلی اللہ علیہ وسلم یقول ذمین الحان و عین الا لشان حتی ترکت المعوذ کما ت
 اخذ یوما و ترک ما سواھما **ت** **س** ق اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگا کرتے ہیں سے اور آدمی کی نظر
 سے یعنی اور دعائیں پڑھکر یہاں تک کہ سورہ فلق اور سورہ ناس اتریں جب یہ دونوں اتریں تو اپنے پناہ کے لئے ان دونوں کو اختیار
 کیا اور انکے سوا دوسری دعاؤں کو چھوڑ دیا نقل کیا اسکو ترمذی نسائی ابن ماجہ نے ماسأل مسأل ولا استعاذ مستعید
و عیثما مض نہ انکا کسی مانگنے والے نے اور نہ پناہ پکڑی کسی پناہ چاہنے والے نے ان دونوں سورتوں میں کسی
 ساتھ یعنی سوال اور پناہ مانگنے میں کوئی انکی مثل نہیں نقل کیا اسکو ابن ابی شیبہ نے **اقرا بھما کلما تمت و کلمتا**
قمت مض پڑھ ان دونوں کو جب تو سووے اور جب تو اٹھے نقل کیا اسکو ابن ابی شیبہ نے **اقرا یا عوذ ذریعۃ**
الفلق کانت لکن تقر السورۃ احب الی اللہ و ابلیغ عندک منها فان استطعت ان لا تفوتک فافعل
مست قل اعوذ برب الفلق کو پڑھا کر کیونکہ تو کوئی سورہ ایسی نہ پڑھیگا جو اللہ کے نزدیک اسکی نسبت زیادہ پیاری ہو اور
 زیادہ پہونچی والی اور خوب کامل اسکے نزدیک ہو یعنی تعوذ کے حق میں تو اگر تجھ سے یہ ہو سکے کہ اسکا پڑھنا تجھ سے نافع ہو
 یعنی اسکی مدد مت نماز وغیرہ میں اگر ہو سکے تو نقل کیا اسکو حاکم نے **لن تقر شیئا ابلیغ عند اللہ من قل اعوذ**
ذریعۃ الفلق تو ہرگز نہ پڑھیگا کوئی سورہ جو خوب کامل ہو خدا کے نزدیک بہ نسبت قل اعوذ برب الفلق کے نقل کیا
 اسکو ابن نبی نے **اَلَا تَرٰ اَیْتِی تَرٰکِتِ اللّٰلَہُ کَو تَرٰ مَشَکْھَنَ کَطَ الْفَلَقِ وَالنَّاسِ مَرَّتِ س** عجیب آیتیں ہیں
 آجکی رات اتری ہیں تو نے ان جیسی کبھی نہ دیکھی ہونگی وہ آیتیں سورہ فلق اور سورہ ناس ہیں نقل کیا اسکو مسلم ترمذی نسائی
 نے **ف** الم تعجب کے لئے آتا ہے اسلئے اسکا لفظی ترجمہ نہیں کیا گیا اور جو شخص قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس
 پڑھتا ہے تو کوئی چیز باقی نہیں رہتی کہ یوں نہ کہتے ہو کہ آہی تو اس شخص کو میری بُرائی سے محفوظ رکھ اور جسے سورہ احمد پڑ
 گویا کلام اللہ کی چوتھائی پڑھی اور جو کوئی سورہ تکثر پڑھتا ہے گویا ہزار آیتیں پڑھتا ہے کذا فی الدر المنثور فی فضائل
 حوایم اور جو کوئی جمعہ کی نماز کے سلام پھیرنے کے بعد نماز کی ہیئت پر بیٹھا ہو سورہ فاتحہ اور خلاص اور فلق اور ناس
 سات سات بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ اسکے اگلے پچھلے گناہ معاف کرتا ہے اور اسکو ہرگز اس کے شمار کے موافق ثواب عبادت

فرماتا ہے اور ایک روایت میں بعد ان سورتوں کے رات بار بار دعا پڑھنی بھی مذکور ہے اللہم یا غنی یا حمید یا مبدی یا معید یا
 رحیم یا ودود کفنی بجلالک عن حرامک و ببطاعتک عن معصیتک و اغثنی بفضلک عن سواک۔ تو جو کوئی اس پر مواظبت کرے
 اللہ تعالیٰ اسکو اپنی خلق سے غنی کرے اور اسکو ایسی جگہ سے روزی دے جہاں سے اسکو گمان بھی نہ ہو۔ اور ابن ہنی
 نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی بعد نماز جمعہ کے سورہ اخلاص اور سورہ
 فلق اور سورہ ناس سات سات پڑھے تو اللہ تعالیٰ اسکو ان کے وجہ سے دوسرے جمعہ تک ہر برائی سے پناہ دیتا ہے
 کذا فی وظائف النبی۔ اور قرآن کے بعض فضائل اور بعض سورتوں کے جو مصنف نے بیان نہیں کئے ہم مشکوٰۃ وغیرہ سے
 چمکے لکھتے ہیں کہ لوگوں کو مفید ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے دل کو زنگ لگتا ہے جیسے لوہے کو
 پانی لگنے سے زنگ آتا ہے صحابہ نے عرض کیا کہ اسکا جلا کرنا کیا ہے آپ نے فرمایا کہ موت کا بہت یاد کرنا اور قرآن کی تلاوت
 اور فرمایا کہ جو کوئی قرآن پڑھے اور اس پر عمل کرے تو اسکے ان باپ کو قیامت کے دن ایسا تاج پہنایا جاوے گا جسکی روشنی ثواب
 کی روشنی سے جو دنیا کے گھردن میں ہو بہت اچھی ہوگی تو اگر آفتاب کی روشنی تمہارے گھردن میں ہو تو اس شخص کا خیال
 کرنا چاہئے جسے قرآن پر عمل کیا ہو یعنی جب اسکے ان باپوں کا یہ درجہ ہوا تو خود اسکا کیا درجہ ہوگا اور فرمایا کہ جسے قرآن پڑھاؤ
 اسکو یاد کیا اور اس کے حلال کو حلال جانا اور اس کے حرام کو حرام یعنی اس پر عمل کیا تو اللہ تعالیٰ اسکو بہشت میں داخل کرے گا اور اسکی
 سفارش اسکے گھر والوں میں سے ایسے دس شخصوں کے حق میں قبول فرمائے گا کہ سب کے لئے دوزخ واجب ہوئی ہوگی۔
 اور فرمایا کہ جو شخص قرآن کو پڑھے اور پھر اسکو بھول جاوے تو وہ اللہ تعالیٰ سے قیامت کے دن ایسی صورت سے نیکو لگاؤں گا
 ہاتھ کٹا ہوا ہوگا اور فرمایا کہ جس شخص نے قرآن کے حرام کو حلال جانا وہ قرآن پر ایمان نہیں لایا۔ اور فرمایا کہ اے قرآن دانہ
 تمکیم کرو قرآن پر یعنی اسکے معانی میں فکر کرنے اور اس کے اسرار جاننے سے غافل نہ ہو صرف اسکے الفاظ پر بھروسہ مت کرو اور
 فرمایا کہ قرآن کو اوقات شباروزی میں جیسا چاہئے ویسا پڑھو یعنی اسکے پڑھنے میں چار باتیں چاہئیں اول لفظوں کو درست
 پڑھنا دوم معانی کا سمجھنا سوم معانی کا مقصود معلوم کرنا۔ چہارم اسکے موافق عمل کرنا جب اس طرح پڑھے تو پڑھنے کا حق
 ادا ہوا اور فرمایا کہ قرآن کو ظاہر و معنی تین طرح سے ظاہر ہوتا ہے۔ اول پڑھنا دوم عمل کرنا سوم تعظیم کرنا۔ اور فرمایا کہ قرآن
 کو ہر آواز خوش پڑھو اور جو مضمون اُسمین ہے اسکو سوچو یعنی جو تین اُسمین تنبیہ اور وعید اور خوف کی ہیں اُسمین بہت
 غور کرو کہ تمکو نجات ملے اور فرمایا کہ قرآن کے ثواب میں جلدی نہ کرو یعنی اسکا بدلہ دنیا میں نہ چاہو کیونکہ آخرت میں اسکا ثواب
 ثواب ہے اور فرمایا کہ سورہ فاتحہ میں ہر باری کی شفا ہے اور جو کوئی سورہ آل عمران کو جمعہ کے دن پڑھے اس پر فرشتے
 رات تک رحمت بھیجتے ہیں اور فرمایا کہ جمعہ کے دن سورہ ہود پڑھو۔ اور فرمایا کہ جو کوئی سورہ ایلین صبح کو پڑھتا ہے اسکی سب
 حاجتیں روا کی جاتی ہیں اور جو کوئی اسکو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے پڑھتا ہے اسکے پیشر کے گناہ بخشے جاتے ہیں
 اور فرمایا ہر چیز کی ایک زینت ہے اور قرآن کی زینت سورہ رحمن ہے۔ اور جو کوئی سورہ واقعہ ہر رات میں پڑھے تو اسکو فاقہ
 کبھی نہ پہنچے۔ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ اپنے بیٹوں کو حکم کیا کرتے کہ اس سورہ کو ہر شب پڑھا کرین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوست

کہتے تھے سورۃ صبح اسم ربک الاعلیٰ کو اور فرمایا کہ جو کوئی شب کو سورۃ حم دُخان پڑھے تو صبح کرتا ہے اسی کیفیت سے کہ اسکے لئے
 ستر ہزار فرشتے بخشش مانگتے ہیں اور جو کوئی ہر روز دو سو بار قل ہو اللہ پڑھے تو اسکے پیاس بر سکے گناہ دور کئے جاتے
 ہیں بشرطیکہ اس پر قرآن نہ ہو یعنی بندہ کا حق بخشا نہیں جاتا اور فرمایا کہ جسکے دل میں کچھ بھی قرآن نہ ہو اسکا دل اُجاڑ لگھ کی طرح
 ہے اور جامع صغیر میں روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی یہ بات دوست رکھے
 کہ اپنے رب سے کلام کرے تو اسکو چاہئے کہ قرآن کی تلاوت کرے اور قرآن کی تلاوت سب عبادتوں سے افضل ہے اور
 جیسے اسکے پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کی نزدیکی حاصل ہوتی ہے دوسری چیز سے ویسی نہیں ہوتی انتہی۔ اور جب کلام اُسم
 پڑھنا شروع کرے تو پہلے عوذ پڑھے اور یہ جانے کہ میں اپنے رب سے مناجات کرتا ہوں اور پڑھنے میں مدد دے اگرچہ
 تکلف کے ساتھ ہو اور جب آیہ رحمت پر پہنچے تو خوش ہو اور دعا کرے اور اگر آیت عذاب پر پہنچے تو ڈرے اور پناہ
 مانگے اور جواب کہ شروع کتاب یعنی ادب الذکر میں مذکور ہو سکے انکو بجا لاوے اور آخر سورہ فاتحہ کے اور نیز سورہ بقرہ
 کے آخرین آیتیں کہے اور فباہی الا اور کیا کذب ان کے جواب میں کہے لائیں من نعم ربنا انکذب فلک الحمد اور سورہ قیامت کے
 آخرین ہلی کہے اور سورہ مسلات کے آخرین آیت باسما اور سورہ اعلیٰ کے شروع میں سبحان ربی الاعلیٰ اور سورہ تین کے
 آخرین ہلی وانا اعلیٰ ذلک من انشاہدین کہے اور سورہ صغی سے آخر قرآن تک کی سورتوں میں تکبیر کہنا مسنون ہے یعنی
 ختم سورہ کے بعد لا اے اللہ واللہ اکبر کہے اور جب قرآن ختم کرے تو الحمد اور شروع سورہ بقرہ کا مغنون تک پڑھے یعنی
 وظائف اپنی کے مضمون کا خلاصہ ہے اگر کسیکو مفصل دیکھنا ہو تو انہیں یا قرأت کی دوسری کتاب میں دیکھئے وَالْاَدْبِیۃُ
 الَّتِیْ هِیَ غَیْرِ مَخْصُومَۃٍ یَّوْضَعُ وَلَا سَبَبَ اور یہ بیان اُن دعاؤں کا ہے جو کسی وقت اور سب کے ساتھ مضمون
 نہیں ف بلکہ مشتمل ہیں تمام اوقات اور حالات اور دین و دنیا کے طالب کو اللہ تعالیٰ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْکَسْلِ
 وَالْهَرَمِ وَالْمَعْرُوۃِ وَالْمَآثِمِ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ
 الْقَبْرِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَنَاءِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْمَسْجِدِ الدَّجَالِ اللّٰهُمَّ اغْضِلْ خَطَايَا
 عَمَّكَ الشَّلٰی وَالْبَرْدِ وَتَقِ قَلْبِیْ مِنْ الْخَطَايَا کَمَا یَنْتَعِی الثَّوْبُ الْاَبَیضُ مِنَ الدَّائِسِ وَبَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ
 خَطَايَا کَمَا بَاعَدْتَ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں کاملی سے اور زیادہ بڑھا ہونے
 سے اور فرض سے اور گناہ سے یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں آگ کے عذاب اور آگ کے فتنہ سے یعنی ایسے امتحان سے
 جو دخل و مزاج کا موجب ہو یا طرہ و غرض کے سوال سے اور پناہ مانگتا ہوں فتنہ قبر سے یعنی منکر نکیر کے جواب میں حیران
 رہنے سے اور پناہ مانگتا ہوں عذاب قبر سے اور تو انگری کے فتنہ کی برائی سے یعنی فسق و فجور اور اسراف اور مال حرام کمانے
 سے اور پناہ مانگتا ہوں محابلی کے فتنہ کی برائی سے یا اللہ میرے گناہ پاک کر برف اور لوے کے پانی سے اور میرا دل گناہوں
 سے پاک کر جیسے سفید کپڑے سے پاک کیا جاتا ہے اور دوری و آل مجھ میں اور میرے گناہوں میں جیسے تو نے فاصلہ
 کیا مشرق اور مغرب میں نقل کیا اسکو صلح ستہ میں اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْکَسْلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ

جو عاملین کسی وقت اور سب پر یقین نہیں

اولاً ورنہی فرما ع۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجَبَنِ وَالْبَغْلِ وَسُقْمِ الْعَمْرِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَدْلَابِ
 الْقَبْرِ **دَس ق حَب** یا اسد میں پناہ مانگتا ہوں نامردی اور بخلی اور عریٰ برائی سے یعنی زندگی میں اعمال
 صالح نہ ہوں یا معیشت کی تنگی ہو اور پناہ مانگتا ہوں سینہ کے فتنہ سے یعنی عقائد ماسدہ وغیرہ سے اور قبر کے عذاب سے
 نقل کیا اسکو ابو داؤد نسائی ابن ماجہ ابن حبان نے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْتَ تَصْلِيْهِ
 اَنْتَ الْحَيُّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَالْحَیُّ وَالْاَشْیَءُ یَمُوْتُوْنَ **مَرَحَس** یا اسد میں تیری پناہ مانگتا ہوں
 تیرے غلبہ کی کہ کوئی معبود سوا تیرے نہیں اس بات سے کہ تو مجھ کو گمراہ کرے تو وہ زندہ ہے جو نہ مرے گا اور جن اور آدمی سب
 مر گئے نقل کیا اسکو بخاری مسلم نسائی نے اَللّٰهُمَّ اِنَّا اَعُوْذُ بِكَ مِنْ جُحْدِ الْبَلَاءِ وَدُرِّ الشَّقَاوِ وَسُقْمِ
 الْقَصَاوِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاۓ **ع** یا اسد میں تیری پناہ مانگتے ہیں بلا کی مشقت اور بختی کے پالینے اور بری تقدیر سے اور دشمنوں
 کے خوش ہونے سے یعنی ہماری مصیبت پر نقل کیا اسکو بخاری نے **ف** حضرت عمرؓ سے منقول ہے کہ بلا کی مشقت بل
 کی قلت اور اولاد کی کثرت ہے اور بری تقدیر سے مراد وہ برائی ہے کہ تقدیر سے حاصل ہو **فخر** اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ
 مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ **دَس ق** یا اسد میں تیری پناہ مانگتا ہوں اُس چیز کی برائی سے جو
 میں نے کی یعنی گناہ سے اور پناہ مانگتا ہوں اُس چیز کی برائی سے جو میں نے نہیں کی یعنی آئندہ کہ کوئی کام تیری مرضی کے خلاف
 نہ کروں نقل کیا اسکو مسلم ابو داؤد نسائی ابن ماجہ نے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ **س م** یا اسد
 میں تیری پناہ مانگتا ہوں اُس چیز کی برائی سے جو مجھ کو میں جانتا ہوں یعنی نیا اور پرکھ ہو اور اُس چیز کی برائی سے جو مجھ کو میں نہیں جانتا نقل کیا اسکو نسائی ابن
 ابی شیبہ نے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاۓ نِعْمَتِكَ وَجَمْعِ سَخَطِكَ
دَس یا اسد میں تیری پناہ مانگتا ہوں تیرے نعمت کے جاتے رہنے اور تیری عافیت کے بدل جانے سے اور تیرے
 عذاب ناگہانی سے اور تیرے سب غضبوں سے نقل کیا اسکو مسلم ابو داؤد نسائی نے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَخَطِ
 وَمِنْ شَرِّ بَصَرِیْ وَمِنْ شَرِّ لِسَانِیْ وَمِنْ شَرِّ قَلْبِیْ وَمِنْ شَرِّ مَنِيَّتِیْ **ب دَس م** یا اسد میں تیری
 پناہ مانگتا ہوں اپنی سماعت کی برائی سے یعنی بُری اور جھوٹی باتیں نہ سنوں اور اپنی بینائی کی برائی سے یعنی گناہ کی چیز نہ دیکھوں
 اور اپنی زبان کی برائی سے یعنی کلام یہودہ اور فحش نہ کہوں اور اپنے دل کی برائی سے یعنی عقائد باطلہ اور حسد وغیرہ نہ رکھوں اور
 اپنی ہمت کی برائی سے یعنی نہ کرنے سے نقل کیا اسکو ترمذی ابو داؤد نسائی حاکم نے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْقَطْرِ
 وَالْفَاقَةِ وَالذِّلَّةِ وَاعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اَظْلَمَ اَوْ اُظْلَمَ **دَس ق م** یا اسد میں تیری پناہ مانگتا ہوں
 فقر اور فاقہ سے اور ذلیل ہونے سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں کسی پر ظلم کروں یا کوئی مجھ پر ظلم کرے نقل
 کیا اسکو ابو داؤد نسائی ابن ماجہ حاکم نے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَدْمِ وَاعُوْذُ بِكَ مِنَ التَّدْيِیِّ وَاعُوْذُ
 بِكَ مِنَ الْعَرَقِ وَالْحَرَقِ وَالْهَرَمِ وَاعُوْذُ بِكَ اَنْ یَّتَخَبَّطَ لَی الشَّیْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَاعُوْذُ بِكَ مِنْ
 اَنْ اَمُوْتُ فِی سَبِيْلِكَ مَذْبُوْحًا وَاعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اَمُوْتُ لَدَیْكَ **دَس م** یا اسد میں تیری

پناہ مانگتا ہوں مکان کے گرنے سے یعنی دیکر نہ مروں اور تیری پناہ مانگتا ہوں بلند جگہ سے گر پڑنے سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں ڈوبنے اور جلنے اور زیادہ بڑھے ہونے سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ شیطان مجھ کو مرتے وقت حیران کرے یعنی دوسوہ ڈاکٹر لکرا کر اسے اور تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ تیری راہ میں بیٹھ بھیر کر مروں یعنی جہاد بھاگ کر اور تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ زہر دار جانوروں کے کاٹنے سے مروں نقل کیا اسکو ابو داؤد نسائی حاکم نے **ف** ڈوب کر یا جل کر وغیرہ سے مراد اگرچہ شہادت کا حکم رکھتا ہے لیکن اس سے پناہ اسلئے مانگی کہ وہ وقت نازک ہوتا ہے مبادا بیصبری کرے اور شیطان قابو پا کر لکرا کر دے۔ **فَضَّلَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْأَخْلَاقِ وَالْأَعْمَالِ وَالْأَهْوَاءِ حَبِ مَسْ وَالْكَذَوَاتِ** یا اے میں تیری پناہ مانگتا ہوں بُرے اخلاق اور اعمال بلاوربری خواہشوں سے نقل کیا اسکو ترمذی ابن حبان حاکم نے اور ترمذی کی ایک روایت میں والاد ما بھی ہے یعنی بری جالیوں سے **اللَّهُمَّ لَا تَسْتَلِكْ مِنْ خَلْفِي مَا سَأَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ حَبِ** یا اے تم مجھ سے مانگتے ہیں انجیر کی بھلائی کہ تجھ سے تیرے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگی اور تجھ سے پناہ مانگتے ہیں انجیر کی برائی سے جس سے تیرے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی اور تجھ سے مدد مانگی گئی ہے اور تجھ ہی پر کفایت ہے یعنی تو ہی سب کو کافی ہے اور نہیں ہے پھر انکا ہونا اور نہ قوت عبادت پر گمراہ کی مدد سے نقل کیا اسکو ترمذی نے **ف** ابوامامہ صحابی کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بہت سی دعا پڑھی جو مجھے یاد نہ رہی میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ نے بہت سی دعا کی کہ مجھ کو یاد نہ رہی آپ نے فرمایا کہ میں تجھ کو ایسی دعا بتاؤں کہ ان میں سب دعائیں آجائیں پھر آپ نے **اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ آخِرَتِكَ تَعْلِيمَ فِرَائِي** کہ یہ دعا جامع ہے **فَضَّلَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ جَارِ السَّوْعَةِ فِي دَارِ الْمَقَامَةِ فَإِنْ جَارَ الْبَادِيَةَ يَتَحَوَّلُ مَسْ حَبِ مَسْ** یا اے میں تیری پناہ مانگتا ہوں بُرے ہمسایہ سے سکونت کے گھر میں کیونکہ جمل کا ہمسایہ یعنی سفر کا ہمسایہ بدل جاتا ہے یعنی آدمی سفر سے دوسری جگہ چلا جاتا ہے تو ایسے ہمسایہ کی برائی سہل ہے مشکل اُسی ہمسایہ کی برائی ہے جو ہمیشہ پاس رہے نقل کیا اسکو نسائی ابن حبان حاکم نے **أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الْكُفْرِ وَاللَّيْنِ مَسْ حَبِ مَسْ** میں پناہ مانگتا ہوں اس کی کفر اور قرض سے نقل کیا اسکو نسائی ابن حبان حاکم نے **اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْبَةِ الدَّيْنِ وَعَلْبَةِ الْعَدُوِّ وَشِمَاكَةِ الْأَعْدَاءِ حَبِ مَسْ** یا اے میں تیری پناہ مانگتا ہوں بہت قرضدار ہونے سے اور دشمنوں کے خوش ہونے سے نقل کیا اسکو حاکم ابن حبان نے **اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَقَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَدُعَاءٍ لَا يَسْمَعُ وَنَفْسٍ لَا تَشْبَعُ مَسْ مَسْ** و **مِنْ الْجُوعِ فَإِنَّهُ يُلْسُ الضَّجِيعُ مَسْ مَسْ** و **مِنْ الْخِيَانَةِ فَيُسْتِطِطُ الْعِطَانَةُ وَمِنْ الْكُسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَ** **مِنْ الْهَرَمِ وَمِنْ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْدَلِ الْعُمْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الدُّجَالِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْحَيَاةِ**

وَالْمَكَاتِ اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ عَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَمُنْجِيَاتِ أَمْرِكَ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ آثِمٍ وَالْعِزَّةَ
 مِنْ كُلِّ بَرٍّ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ **مُص** یا اے مین تیری پناہ مانگتا ہوں ایسے علم سے جو مفید نہ ہو
 اور ایسے دل سے جو خوف نہ کرے اور اس سے جو مقبول نہ ہو اور ایسے نفس سے کہ سیر نہ ہو نقل کیا اسکو حاکم ابن ابی شیبہ نے
 اور تیری پناہ مانگتا ہوں جسکو کہے کہ در بری بخواب یعنی ایکے سبب سے مضر اور خاطر جمعی میں فرق آنا ہے اور جسکو کہ
 منع سے عبادت کرتا ہے نقل کیا اسکو حاکم ابن شیبہ نے اور پناہ مانگتا ہوں میں خیانت سے کہ بری خصلت والی ہے
 اور کاہلی اور بخل اور نامردی اور بہت بول چال ہونے سے اور اس بات سے کہ خوار زندگی کی طرف پھیل جاؤں اور دجال
 کے فتنے اور قبر کے عذاب اور زندگی اور موت کے فتنے سے یا اے مہم تیرے سے مانگتے ہیں ایسے عمل کہ تیری بخشش کو لازم کریں
 اور مانگتے ہیں ایسے عمل کہ تیرے حکم سے نجات دین یعنی تیرے حکم کی بجا آوری کے عہدہ سے خلاصی دین اور
 مانگتے ہیں ہر گناہ سے محفوظ رہنا اور نیکی سے غنیمت بنی بہرہ وافی پانا اور مانگتے ہیں بہت کو پہنچنا اور اس سے نجات
 پانا نقل کیا اسکو حاکم نے **اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَاعْمَلُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ حَبِ** یا اے مین تیرے
 سے مانگتا ہوں علم نافع اور تیری پناہ مانگتا ہوں ایسے علم سے جو نفع نہ دے نقل کیا اسکو ابن جابر نے **اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ**
بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَعَمَلٍ لَا يَرْفَعُ وَقَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَقَوْلٍ لَا يَسْمَعُ حَبِ **مُص** یا اے مین تیری
 پناہ مانگتا ہوں اس علم سے کہ نفع نہ دے اور اس عمل سے کہ آسمان پر اٹھایا جائے یعنی قبول نہ ہو جو بطل ہو نیکی یا اخلاص
 نہ ہو نیکی اور پناہ مانگتا ہوں اس دل سے کہ نہ دے اور اس دعا سے کہ مقبول نہ ہو نقل کیا ابن جابر حاکم ابن ابی شیبہ نے
اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ أَنْ نَرْجِعَ عَلَى أَهْقَابِنَا أَوْ نُفَاقِنَ عَنْ دُنْيَا مَوْخِرٍ یا اے مین تیری پناہ مانگتے
 ہیں اس بات سے کہ اپنی پیٹریوں کے بل پھرین یعنی ایمان کے بعد مرتد ہو جائیں یا فتنہ میں ڈالے جائیں اپنے دین سے منفر
 دین میں تصور آجائے نقل کیا اسکو موقوفہ بخاری سلم نے **نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الْفِتَنِ**
مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ عَظِيمِ یا اے مین تیری پناہ مانگتے ہیں اسکی آگ کے عذاب سے
 اور پناہ مانگتے ہیں اسکی ان فتنوں سے جو ظاہر ہوئے اور جو پوشیدہ ہیں یعنی آئندہ کو ظاہر ہوں ہم پناہ مانگتے ہیں
 اسکی دجال کے فتنے سے نقل کیا اسکو ابو عوانہ نے **اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ**
لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ هَوٍّ لَا يَزِيدُكَ
مُص **طَس** یا اے مین تیری پناہ مانگتا ہوں اس علم کے نفع نہ دے اور اس دل سے کہ خوف نہ کرے اور اس
 نفس سے کہ سیر نہ ہو اور اس دعا سے کہ مقبول نہ ہو یا اے مین تیری پناہ مانگتا ہوں ان چاروں سے نقل کیا اسکو
 ابن ابی شیبہ نے اور طبرانی نے اوسط میں **اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَخَطَايَايَ وَعَدِي طَس** یا اے مین
 بخش دے سب میرے گناہ جو میں نے چوک کر کئے ہیں اور جو جا کر کئے ہیں نقل کیا اسکو طبرانی نے اوسط میں
اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ دُعَاءٍ لَا يَسْمَعُ وَقَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَنَفْسٍ لَا تَشْبَعُ ط یا اے مین تیری پناہ مانگتا ہوں

اُس دعا سے کہ مقبول نہ ہو اور اُس دل سے کہ خوف نہ کرے اور اُس نفس سے کہ سیر نہ نقل کیا اسکو طبرانی نے **اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُسَلِ وَالْهَمِّ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ ط** یا امدین تیری پناہ مانگتا ہوں کاہلی اور بہت بڑھا ہونے اور سینہ کے فتنے سے یعنی بُرے عقائد اور کینہ اور حسد وغیرہ سے اور قبر کے عذاب سے نقل کیا اسکو طبرانی نے **اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ يَوْمِ السُّوءِ وَمِنْ سَاعَةِ السُّوءِ وَمِنْ صَاحِبِ السُّوءِ وَمِنْ جَارِ السُّوءِ فِي دَارِ الْمَقَامَةِ ط** یا امدین تیری پناہ مانگتا ہوں برے دن سے یعنی جس میں دین و دنیا کی برائی واقع ہو اور پناہ مانگتا ہوں بری رات سے اور بری ساعت سے جس میں تیری یاد سے غافل ہوں اور پناہ مانگتا ہوں بُرے ساتھی سے یعنی جو اچھی صلاح نہ دے اور پناہ مانگتا ہوں بُرے مہم سایہ سے سکونت کے گھر میں نقل کیا اسکو طبرانی نے **اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُؤْسِ وَالتَّجَوُّنِ وَالتَّجَدُّدِ وَالسَّيِّئِ الْأَسْقَامِ دَس مُص** یا امدین تیری پناہ مانگتا ہوں برص سے اور دیوانگی سے اور جذام سے اور بُری بیاریوں سے نقل کیا اسکو ابو داؤد و نسائی ابن ابی شیبہ نے **اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّقَاقِ وَالتَّفَاقِ وَالسُّوءِ الْأَخْلَاقِ ط** یا امدین تیری پناہ مانگتا ہوں مخالفت اور نفاق سے اور بُری عادتوں سے نقل کیا اسکو ابو داؤد نے **اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُوعِ فَإِنَّهُ يُلْسِلُ الضَّيِّعَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ فَإِنَّهَا بَلَسَتْ الْبَطَانَ ط** یا امدین پناہ مانگتا ہوں بھوک سے کہ وہ بری بھوک ہے اور تیری پناہ مانگتا ہوں خیانت سے کہ وہ بُری رفیق نہانی ہے نقل کیا اسکو ابو داؤد نے **اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْأَذَى كَيْفَ مِثَّ عَلَيْهِ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يَسْمَعُ ط** یا امدین پناہ مانگتا ہوں چار چیزوں سے ایسے علم سے جو نفع نہ دے اور ایسے دل سے جو خوف نہ کرے اور ایسے نفس سے جو سیر نہ نقل کیا دعا سے کہ مقبول نہ ہو نقل کیا اسکو ابو داؤد نے **اللَّهُمَّ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ط دَس** یا امدے ہمارے پروردگار رکھ دو دے دنیا میں بھلائی یعنی عافیت وغیرہ اور آخرت میں بھلائی یعنی بخشش اور جنت اور سچا رکھو اگ کے عذاب سے نقل کیا اسکو بخاری سلم ابو داؤد و نسائی نے **اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَجَهْلِي وَلَا تُسْرِفْ لِي فِي أَمْرِي وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي ط** یا امدین بخش میرے گناہ جو میں نے چوک کر کئے ہیں اور اسجانی سے کئے ہیں اور میری زیادتی کو میرے کام میں اور وہ گناہ بخش جسکو تو بہت جانتا ہے بہت سیرے نقل کیا اسکو بخاری سلم ابن ابی شیبہ نے **اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي جِدَّتِي وَهَنَّتِي وَحَطَايَايَ وَتَعَدِّي وَكُلَّ ذَلِكَ عِنْدِي ط** یا امد تو بخش میرے وہ گناہ جو قصداً کئے ہیں اور جنہی سے کئے ہیں اور جو چوک کر کئے اور جو جانکر کئے ہیں اور یہ سب میرے پاس موجود ہیں یعنی یہ جلدانی عاجزی اور اپنے گناہوں کا اقرار ہے نقل کیا اسکو بخاری سلم نے اور ایک روایت میں یہ جملہ بھی زیادہ آیا ہے **أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ط** یا امد تو اگے کرنے والا ہے یعنی رحمت اور بخشش میں جسکو چاہے اگے کر دے اور تو پیچھے کرنے والا ہے یعنی نفی رحمت سے جسکو چاہے پیچھے کر دے اور تو ہر چیز پر تاور ہے نقل کیا اسکو بخاری سلم نے **اللَّهُمَّ اغْفِرْ**

لِيْ جِدِّي وَهَنْزِي وَحَطَايِي وَكُلُّ ذَلِكْ عِنْدِي مُصَّصٌ يَا اَسَدِ مِيرے وہ گناہ بخش جو
 میں نے قصداً کئے اور جو غصہ سے کئے اور جو چوک کر کئے اور جو جا کر کئے اور یہ سب میرے پاس موجود ہیں نقل
 کیا اسکو ابن ابی شیبہ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ عَنِّيْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الشَّلْحِ وَالْبَرْدِ وَنَقِّ قَلْبِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا
 نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ
 وَالْمَغْرِبِ **ح** مُرَّ يَا اَسَدِ صَوِّجْ مِيرے گناہوں کو برف اور ازلے کے پانی سے اور میرے دلوں کو گناہوں سے
 ایسا پاک کر جیسا تو نے سفید کپڑے کو میل سے پاک کیا اور دوری ڈال مجھ میں اور میرے گناہوں میں جیسا تو نے
 فاصلہ کیا پورب اور چھین نقل کیا اسکو بخاری سلم نے اَللّٰهُمَّ مُصَوِّرَ الْقُلُوْبِ صَوِّرْ قُلُوْبَنَا عَلٰی
 لِحَاظِكَ **م** **ر**سَّ يَا اَسَدِ دلوں کے بھرنے والے ہمارے دلوں کو بھیرے اپنی طاعت پر نقل کیا اسکو سلم
 نسائی نے اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ وَسَلِّ دُنِيْ مُرَّ يَا اَسَدِ توجھ کو دین کی راہ دکھا اور مجھ کو راہ مستقیم پر ہتھامت دے
 نقل کیا اسکو سلم نے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ الْهُدٰى وَالسَّدَادَ مُرَّ يَا اَسَدِ میں تجھ سے مانگتا ہوں ہدایت اور
 راہ راست پر بھیرنا نقل کیا اسکو سلم نے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ الْهُدٰى وَالسَّقٰى وَالْعَفَاةَ وَالْغِنٰى **م**
ب **ق** **ی** **ا**سَدِ میں تجھ سے مانگتا ہوں ہدایت اور پرہیزگاری اور پارسائی اور خلق سے بے پروائی اور دلکی توانگری
 نقل کیا اسکو سلم ترمذی ابن ماجہ نے اَللّٰهُمَّ اصْلِحْ لِيْ دِيْنِيْ الَّذِيْ هُوَ عَصَمَةٌ اَمْرِيْ وَاصْلِحْ لِيْ
 دُنْيَايَ الَّتِيْ فِيْهَا مَعَاشِيْ وَاصْلِحْ لِيْ اٰخِرَتِيْ الَّتِيْ فِيْهَا مَعَادِيْ وَاجْعَلْ الْحَيٰوةَ زِيَادَةً لِّيْ
 فِيْ كُلِّ خَيْرٍ وَاجْعَلْ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّيْ مِنْ كُلِّ شَرٍّ **م** **ر** **ی** **ا**سَدِ درست کر میرا دین جو بچاؤ ہے میرے کام کا
 اور درست کر میری دنیا جس میں میری زندگی ہے اور درست کر میری آخرت جس میں میری بازگشت ہے اور زندگی کو میرے
 لئے ہر نیکی میں زیادتی کا سبب کر جس میں نیکی بہت کروں اور موت کو میرے حق میں ہر برائی سے راحت کر نقل
 کیا اسکو سلم نے **ف** **د** **ی** **ن** کو کام کا بچاؤ واسطے کہا کہ نام امور کی درستی دین کی درستی سے ہوتی ہے اور نفس اور مال
 میں بچاؤ اسی سے حاصل ہوتا ہے اور گناہوں سے بچنے اور عذاب آخرت سے محفوظ رہنے کا باعث بھی ایمان کا مال
 ہوتا ہے اور دنیا کی اصلاح و جمعیت کے حاصل ہونے سے اور عبادت کی توفیق سے ہوتی ہے اور اصلاح آخرت خاتمہ
 بخیر ہونے سے ہوتی ہے اور موت کو میرے حق میں ہر برائی سے راحت کر اسکے یہ معنی کہ اگر ایسا فتنہ ظاہر ہو جو میرے
 گناہ کرنے اور ایمان سے نکل جانیکا باعث ہو تو مجھ کو اس سے پیشتر وفات دے تاکہ راحت پاؤں **ف** **ح** **ر** **ی** **ا**سَدِ اَعْفِزْ
 لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَعَافِنِيْ قَازِ قَنِيْ **م** **ر** **ی** **ا**سَدِ اَعْفِزْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَعَافِنِيْ قَازِ قَنِيْ **م** **ر** **ی** **ا**سَدِ اَعْفِزْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَعَافِنِيْ قَازِ قَنِيْ **م** **ر** **ی** **ا**سَدِ اَعْفِزْ
 کیا اسکو سلم نے اور سلم کی ایک روایت میں اس دعا کے بعد بھی پڑھا دینی یعنی مجھ کو سیدھی راہ دکھا رت آ عیسیٰ
 وَلَا تُعِنِّ عَلَيَّ وَلَا تُصِّرْ عَلَيَّ وَلَا تُمَكِّنْ عَلَيَّ وَلَا تُهْدِنِيْ وَلَا تُسَلِّمْ عَلَيَّ وَلَا تُنْصِرْ لِيْ وَلَا تُنْصِرْ لِيْ
 عَلٰی مَنْ بَغَى عَلَيَّ رَتَّ اجْعَلْنِيْ لَكَ ذَكَاةً لَكَ شَكَاةً لَكَ كَهَابًا لَكَ مِطْوَاةً لَكَ مَحْشَاةً لَكَ لِبَاقًا لَكَ

مِنْبَارِ رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِي وَاعْسِلْ حَوْبَتِي وَاجِبْ دَعْوَتِي وَثَبِّتْ حُجَّتِي وَسَلِّ دَلِيلِي وَ
 اهْدِ قَلْبِي وَاسْكُنْ صَدْرِي **عَهْدُ مَسْ مَسْ** اے میرے پروردگار تو میری مدد کر
 یعنی اپنے ذکر اور شکر کی اور اچھی عبادت کی توفیق دے اور دشمنوں کی مدد نہ کر میرے غر پر یعنی جو دشمن کہ مجھ کو تیری
 طاعت سے روکے خواہ شیطان ہو یا انس و جن انکو مجھ پر غالب نہ کر اور تو مجھ کو اپنے مدد سے یعنی نفس اور شیطان و سب دشمنوں
 پر مجھ کو غالب کر اور انکو مجھ پر مدد نہ دے اور میرے لئے اپنے کمر اور انکے لئے مجھ پر کمر مت کر اور مجھ کو یہ سیدھی راہ دکھا اور
 سیدھی راہ چلنا میرے حق میں آسان کر اور مجھ کو مدد دے اُس شخص پر جسے مجھ پر ظلم کیا اے میرے پروردگار مجھ کو
 ایسا کر دے کہ ہو جاؤں تجھ کو بہت یاد کرنے والا تیرا بہت شکر کرنا والا تجھ سے بہت ڈرنا والا تیری اطاعت بہت کرنا
 تیرے سامنے بہت فروتنی کرنا والا بہت آہ و نالہ کرنا والا بہت توبہ کرنا والا اے میرے پروردگار تو میری توبہ قبول
 کر اور میرے گناہ کو دھو ڈال اور میری دعا پذیرا کر اور میری دلیل ثابت رکھ یعنی ایمان کو یا منکر نکیر کے جواب میں
 ثابت رکھ اور میری زبان سیدھی کر یعنی سوا حق اور سچی بات کے اور کچھ زبان پر نہ آوے اور میرے دل کو راہ دکھا اور
 میرے سینے سے کینہ نکال دے نقل کیا اسکو چاروں نے اولین جہان حاکم ابن ابی شیبہ نے **ف** مکررب کو کہتے
 ہیں اور اسد کے مکر سے یہاں بلا و نکال بھیجنا دشمنان میں رہے ایسی جگہ سے کہ وہ گمان بھی نہ کریں **فَخْرِ اللَّهُمَّ**
اعْظُرْ لَنَا وَأَرْحَمْنَا وَارْضُ عَنَّا وَتَقَبَّلْ مِنَّا وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَنَجِّنَا مِنَ النَّارِ وَأَصْلِحْ لَنَا شَأْنَنَا كُلَّهُ
ق کہ یا اسد تو جو بخشش اور ہر قسم کر اور میرے راضی ہو یعنی اپنی طاعت کی ہکو توفیق دے کہ تیری رضامندی کا باعث
 ہو اور میرے قبول کر ہمارے اعمال اور ہکو بہت میں داخل کر اور ہکو اگ سے نجات دے اور ہمارے سب کام درست
 کر نقل کیا اسکو ابن ماجہ ابو داؤد نے **اللَّهُمَّ أَلْفَ بَيْنَ قُلُوبِنَا وَأَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا وَاهْدِنَا سُبُلَ السَّلَامِ**
وَنَجِّنَا مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَجَنِّبْنَا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَبَارِكْ لَنَا فِي أَسْمَاعِنَا
وَأَبْصَارِنَا وَقُلُوبِنَا وَأَرْوَاحِنَا وَذَرِكُنَا يَا تَبَّ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّقَابِ الرَّحِيمُ وَاجْعَلْنَا
شَاكِرِينَ لِنِعْمَتِكَ مُشْكِرِينَ بِهَا قَائِلِينَ بِهَا وَآمِنًا عَلَيْكَ **ط** یا اسد ہمارے دلوں میں الفت
 ڈال یعنی تاکہ آپس میں دوستی رکھیں اور اصلاح کر ہمارے درمیان اور ہکو سلامتی کی راہیں دکھا اور ہکو کفر کے اندھیروں
 سے نجات دے ایمان کی روشنی کی طرف اور ہکو گناہوں سے بچاؤ جنہیں سے ظاہر ہوئے یعنی جو ہو چکے ہیں انکو
 بخش دے اور جو انہیں سے چھپے ہیں ابھی نہیں ہوئے انہیں محفوظ رکھا اور ہکو برکت دے ہماری ساعتوں اور بیناتوں
 اور دلوں اور بینوں اور اولاد میں اور ہماری توبہ قبول کر کہ تو کہ توبہی ہے توبہ قبول کرنے والا مہربان اور ہکو اپنی نعمت
 کا شکر گزار اور اس پر تعریف کرنا والا اور ہکو اُس نعمت کا قبول کرنے والا کر اور اُس نعمت کو ہم پر نام کر نقل کیا اسکو
 ابو داؤد ابن جہان حاکم طبرانی نے **اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ التَّوْبَةَ فِي الْآخِرِ وَأَسْأَلُكَ عَزِيمَةَ الرَّشَدِ وَأَسْأَلُكَ**
شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَأَسْأَلُكَ لِسَانًا صَادِقًا وَتَلَبُّسًا سَلِيمًا وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا

مَا تَعْلَمُونَ وَسَأَلْتُكَ مِنْ خَيْرٍ مَا تَعْلَمُ أَتَكْتُمُ عَلَيَّ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ **بِتَحْبِصٍ مَصْنُوعَةٍ** یا اے مومن
 تجھ سے مانگتا ہوں ثابت رہنا دین کے معاملہ میں اور مانگتا ہوں تجھ سے پختہ ہدایت یعنی ہدایت کو اپنے ذمہ لازم سمجھو
 اُسکو رخصت بنانوں اور تجھ سے مانگتا ہوں تیری نعمت کا شکر اور تیری عبادت کو اچھی طرح کرنا اور تجھ سے مانگتا ہوں
 سچی زبان اور چنگا دل یعنی بُرے عقاید اور بُرے اخلاق سے پاک اور تیری پناہ مانگتا ہوں اُس چیز کی برائی سے جسکو
 تو جانتا ہے یعنی جسکی برائی تجھے معلوم ہو اور تجھ سے مانگتا ہوں اسچیز کی بھلائی جسکی بھلائی تو جانتا ہے اور تجھ سے بخشش
 چاہتا ہوں اُس گناہ کی جسکو تو جانتا ہے یعنی اور میں نہیں جانتا بیشک تو ہی ہے چھپی باتوں کا جاننے والا۔ نقل کیا اسکو
 ترمذی ابن حبان حاکم ابن ابی شیبہ اللہم اغفر لی مَا قَدْ كُفْتُ وَمَا أَخْشَيْتُ وَمَا أَسْرَدْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ
 وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي **مَصْنُوعُ الْكَلَامِ إِلَّا أَفْتِ** آیا اسکو بخش وہ گناہ جو میں نے پہلے کئے اور جو میں نے پیچھے کئے
 اور جو میں نے پوشیدہ کئے اور جو میں نے ظاہر کئے اور وہ گناہ جسکو تو بہت جانتا ہے بہ نسبت میرے نقل کیا اسکو حاکم
 احمد نے ابو احمد کی ایک روایت میں لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ بَعْدَ زِيَادَةٍ يَا هُوَ بِعَيْنِي كَوْنِي مَعَهُ نَهْنِي سَوَاتِرِي اللَّهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ
 خَشْيَتِكَ مَا تَحْتَوِي بِهِ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِينِكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تَبْلُغُنَا بِهِ جَنَّاتِكَ وَمِنْ الْيَقِينِ
 مَا تَهْوِي بِهِ عَلَيْنَا مَصَاصِيثَ الدُّنْيَا یا اے مومن کو نصیب کر اپنے خوف سے اسقدر جس سے تو ہم میں اور اپنی نافرمانیوں
 کے درمیان حائل ہو یعنی اُس ڈر کے سبب سے ہم تیرے گناہوں سے بچیں اور ہکو اپنی طاعت سے اسقدر نصیب کر جسکے
 سبب سے تو اپنی بہشت میں ہکو پہنچا دے اور ہکو یقین اسقدر نصیب کر جسکے سبب سے تو ہم دنیا کی مصیبتیں آسان کر دے
ف یعنی تو اپنی ذات اور صفات پر اور رسول مقبول کے ارشاد پر ایسا یقین دے کہ دنیا کی سختیاں ہم پر آسان ہوں مثلاً
 جسکو اسکی زراتی کا یقین ہو گا وہ ہرگز فکر نہ کرے گا اور اسی پر بھروسہ کرے گا جو کوئی اس بات کا یقین کرے گا کہ آخرت کی مصیبتیں
 زیادہ سخت ہیں اور دنیا کی مصیبتیں ناپائدار ہیں تو اس پر یہاں کی مصیبتیں آسان ہو جائیں گی تو ایسا یقین ہکو عطا فرما آمین
 یا رب العالمین فخر وَ مَرْتَعَانَا بِأَسْمَاءِ عَنَّا وَأَبْصَارُنَا وَ قُوَّتُنَا مَا أَحْيَيْتَنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا اور ہکو
 فائدہ مند کر ہماری سماعتوں اور ہماری بینائیوں اور ہماری قوت سے جب تک تو ہکو زندہ رکھے اور فائدہ مند کی کو ہم پر
 وارث کر **ف** یعنی اسکو باقی رکھنا لوگوں میں جو بعد ہمارے ہوں یا اسکو باقی رکھ ہماری آخر عمر تک **ع** فقیر کہتا ہے کہ
 ضمیر مفعول لفظ واجلہ کے راجع کرنے میں کئی قول ہیں ایک یہ کہ راجع ہے فعل متغای کے مصدر کی طرف جیسے ترجمہ نے
 ترجمہ کیا اور ایک قول یہ ہے کہ سمع اور بصیر وغیرہ ہر ایک کی طرف راجع ہے اور اس قول کی مؤیدہ حدیث ہے جو آگے
 آئیگی متنی سمعی و بصری واجلہما **س** ضمیر تثنیہ سمع اور بصری کی طرف راجع ہے قاضی عیاض نے اسکو ترجیح دی ہے اور مبنی
 دہی ہیں جو ملعلی نے لکھے ہیں وَاجْعَلْ نَارَكَ أَعْلَى مَنْ ظَلَمْنَا وَانْصُرْنَا عَلَى مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِيبَتَنَا
 فِي دِينِنَا وَلَا تَجْعَلْ لَدُنَّا أَلَكَبْرَهَةً وَلَا تَجْعَلْ عَلَيْنَا وَلَا غَايَةً رَعْبَةً وَلَا تَسْلُطْ عَلَيْنَا مَنْ لَا يَرْحَمُنَا
بِتَحْبِصٍ مَصْنُوعَةٍ اور ہماری کینہ کشی اُس شخص پر کہ جس نے ہم پر ظلم کیا یعنی ہم ظالم ہی سے بدلہ لیں اور ہمارے برادران

فرمایا کہ اے محمدؐ کس چیز کے ثواب لیلے میں شے آپس میں جھگڑتے ہیں یعنی ایک کہتا ہے کہ میں ایجاؤں اور دوسرا کہتا ہے کہ میں
 ایجاؤں پھر اس نے مجھے اُس بات کا علم غایت کیا میں نے کہا کہ کفارات میں جھگڑتے ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کفارات
 کیا ہیں میں نے کہا کہ قدم رکھنا جامعوں کے حاصل کرنا اور نماز کے بعد مسجدوں میں بیٹھنا یعنی دوسری نماز کے
 انتظار میں اور وضو کا پورا کرنا سخت وقتوں میں یعنی سوسوی وغیرہ میں۔ فرمایا پھر کس چیز میں جھگڑتے ہیں میں نے
 عرض کیا درجاءت میں فرمایا وہ کیا ہیں میں نے کہا کہ کھانا کھلانا اور کلام نرم کرنا اور تہجد پڑھنا ایسے وقت میں کہ لوگ سوتے
 ہوں پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کچھ مانگ میں نے یہی دعا مانگی اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے
 محمدؐ ہر نماز کے بعد یہ دعا پڑھا کر اگر اُس روایت میں کچھ الفاظ اسکی نسبت کم ہیں اور کچھ لفظوں میں بھی فرق ہے یا
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ حُبَّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِي يُبَلِّغُنِي حُبَّكَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ
 أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي وَأَهْلِي وَمَنْ الْمَاءِ الْبَارِدِ حُبِّ مَنْسُ يَا اَللّٰهُمَّ مِنْ تَحْتِ يَدَيْكَ يَا اَللّٰهُمَّ
 اور اُس شخص کی محبت جو تجھے دوست رکھے اور اُس عمل کی محبت جو مجھکو تیری محبت پر پہنچا دے یا اللہ تو اپنی محبت
 مجھکو بہت پیاری کر میری جان کی محبت اور میرے اہل کی اور ٹھنڈے پانی کی محبت سے نقل کیا اسکو ترمذی حاکم نے
 حُبِّ مَنْسُ پانی کی محبت دل سے ہوا کرتی ہے تو یہ مراد ہوئی کہ تیری محبت دل سے ہوا کرتی ہے اور آنحضرت صلی
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ دعا داؤد علیہ السلام کی دعاؤں میں سے ہے کہ فی المشك
 مَنْ يَتَّقُنِيْ حُبُّهُ عِنْدَكَ اللَّهُمَّ فَكَمَا رَزَقْتَنِيْ فَمَا أُحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُرْبًى
 اگر اپنی محبت اور اُس شخص کی محبت جسکی محبت مجھکو تیرے پاس نفع دے یا اللہ حُبِّ يَا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ
 دوست رکھتا ہوں تو اسکو میری قوت کا سبب کر اچیز میں جسکو تو دوست رکھتا ہے یعنی تو نے جو مجھکو میری محبوب
 چیز یعنی مال اور عافیت وغیرہ عطا فرمائی انکو شکر اور انہی طاعت کا سبب کرنا کہ میں انکو تیری راہ اور خوشنودی میں صرف
 کروں اللَّهُمَّ وَمَا زَوَيْتَ عَلَيَّ فَمَا أُحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُرْبًى عَالِيًّا فَإِنِّي أُحِبُّ حُبًّا يَا اَللّٰهُمَّ جو چیز کہ تو نے مجھ سے باز
 رکھے اور نہیں دی اسی چیزوں میں سے جسکو میں دوست رکھتا ہوں تو اسکو میری فراغت کا سبب اچیز میں کہ جسکو تو دوست
 رکھتا ہے نقل کیا اسکو ترمذی نے حُبِّ بَنِي جَبَالِ وغیرہ تو نے مجھکو نہیں دیا تو اسکو اپنی عبادت میں مشغول ہو گیا
 سبب کر کہ بدون کسی مانع کے تیری عبادت ہی میں مشغول رہوں فَخَفِرَ اللَّهُمَّ مَتَّعْنِيْ وَبَصِّحْنِيْ وَاجْعَلْهُ
 الْوَارِثَ مَتْنِيْ وَأَنْصُرْنِيْ عَلَى مَنْ يَظْلِمُنِيْ وَخُذْ مِنْهُ بِنَارِيْ مَنْسُ حُبِّ يَا اَللّٰهُمَّ جو مجھکو فائدہ مند
 کر میری سماعت اور بینائی سے اور ان دونوں کو میرا وارث کر یعنی باقی رکھتا آخر تک میری مدد کر اُس شخص کے مقابلہ میں جو مجھ
 ظلم کرے اور اُس سے میرا کینہ اور بدلہ لے نقل کیا اسکو ترمذی حاکم نے یا مَقْلَبَ الْقُلُوبِ ثَبَّتْ قَلْبِيْ عَلَى ذِيكَ
 حُبِّ مَنْسُ اَصْ اے دلون کے پھرنے والے میرا دل ثابت رکھ اپنے دین پر نقل کیا اسکو ترمذی
 زانی حاکم احمد ابویعلیٰ نے اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ إِنَّمَا تَأْتِيكَ تِلْكَ وَتَعْلَمُ الْإِنْفَادَ وَمُرَافَقَةُ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ

میں اور شوق تیرے ملنے کا اور تیری پناہ مانگتا ہوں، شر کرنے والی سختی حتیٰ بیماری اور فقر سے جسمیں صبر ہوں اور پناہ مانگتا ہوں گراؤ کرنے والے فقر سے یعنی مال و جاہ کی زیادتی سے جو گراہ کرے یا اسد بکھڑا آستہ کرایان کی زینت سے اور بکھڑا نہا اور راہ یاب کر نقل کیا اسکو نسائی حاکم احمد طبرانی نے **مسند** مانگتا ہوں کلام خلاص سے یہ مراد کہ حق ہی کہوں خلج مجھ سے راضی ہو یا ناراض یا اپنی خوشی اور خفگی کی حالت میں حق کہوں عوام کی طرح نہ ہوں کہ خفگی میں برا کہتے ہیں اور خوشی میں خوشاں کرتے ہیں اور انکھوں کی ٹھنڈک سے مراد انکی لذت ہے یا اطلاع کا باقی رہنا اپنے بعد یا نازی سدا اور اولیٰ یہ ہے کہ وہ نوجوان کی بھلائی مراد ہو اور راہ نہا اور راہ یاب کا یہ مطلب کہ جیسے اور نکما بھی راہ تبادین آپ بھی اسپر عمل کریں ایسے ہوں کہ خود را فضیحت و دیگر سے را نصیحت کذا ذکر الغفر ایکیا حضرت عمار صحابی رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی لیکن نماز میں اختصار کیا کسی نے کہا کہ تیرے نماز میں تخفیف کی انہوں نے کہا کہ مجھے کچھ ضرر نہیں کیونکہ میں نے اس نماز میں وہ دعا پڑھی ہے جسکو میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے پھر یہی دعا پڑھی۔ اللہم بعلک اغیب الخ کذا فی انسائی اور شیخ عبدالحق رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ ظاہر یہ ہے کہ التجات کے بعد پڑھتے ہو گئے اللہ تعالیٰ اَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلْتُكَ عَبْدُكَ وَبَشِيكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ شَرِّ مَا عَاذْتُكَ مِنْهُ عَبْدُكَ وَنَبِيَّكَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ وَأَسْأَلُكَ أَنْ تَجْعَلَ كُلَّ قَضَاءٍ لِي خَيْرًا **اقرب** **مسند** یا اسد میں تجھ سے مانگتا ہوں تمام بھلائیوں بالفضل اور آئندہ کی یعنی اس جہان میں اور اس جہان میں جو کچھ میں آنے جاتا ہوں اور جو کچھ نہیں جانتا اور میں تیری پناہ پکڑتا ہوں تمام برائیوں سے اس جہان میں اور اس جہان میں جو کچھ مجھے معلوم ہے اور جو معلوم نہیں یا اسد میں تجھ سے مانگتا ہوں بھلائی اچھیز کی جسکو تجھ سے تیرے بندے اور تیرے پیغمبر نے مانگا اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں اچھیز کی برائی سے جس سے تیرے بندہ اور تیرے نبی نے پناہ مانگی یا اسد میں تجھ سے بہشت مانگتا ہوں اور ایسی چیز جو بہشت کے نزدیک کرے کلام ہو یا کام اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں دوزخ سے اور اچھیز سے جو دوزخ کے نزدیک کرے قول ہو یا عمل اور میں تجھ سے مانگتا ہوں اس بات کو کہ تو خیر حق میں ہر حکم کو بہتر کرے نقل کیا اسکو ابن ماجہ ابن جہان حاکم نے **مسند** اَسْأَلُكَ مَا قَضَيْتَ لِي مِنْ أَمْرٍ أَنْ تَجْعَلَ عَاقِبَتَهُ خَيْرًا **مسند** اور حاکم کی ایک روایت میں پہلی دعا میں یہ کلمات زیادہ آئے ہیں **وَأَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا سَأَلْتُكَ مِنْهُ** سے مانگتا ہوں یہ بات کہ جو کچھ تو نے میرے لئے کسی امر کا حکم کیا تو اسکا انجام اچھا کرے **اللَّهُمَّ أَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا وَأَجِرْنَا مِنَ خَيْرِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْآخِرَةِ** **توجیب مسند** یا اسد تو انجام ہمارا اچھا کر سب کاموں میں اور تو سکو محفوظ رکھ دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے نقل کیا اسکو ابن جہان حاکم نے **اللَّهُمَّ احْفَظْنِي بِالْإِسْلَامِ قَائِمًا وَاحْفَظْنِي بِالْإِسْلَامِ قَائِمًا وَاحْفَظْنِي بِالْإِسْلَامِ قَائِمًا**

عَاقِبَةُ عَبْدُكَ

لَا تَقْدِرُ وَلَا تَسْتَيْبُ بِي عَذَابًا وَلَا حَاسِدًا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي أَسْأَلِكَ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ خَيْرًا إِنَّهُ يَبِيدُكَ مُسْنِ
 حَبَّ يَا اسدِ تَجھ کو نگاہ رکھ اسلام پر پھڑے ہونی کی حالت میں اور مجھ کو اسلام پر نگاہ رکھ بیٹھے ہوئے اور مجھ کو نگاہ رکھ
 اسلام پر سوتے ہوئے اور میری مصیبت پر کسی دشمن کو خوش رست کر اور نہ کسی حاسد کو یا اسد میں تجھ سے اگلتا ہوں ہر
 بھلائی جسکے خزانے تیرے قبضہ میں ہیں نقل کیا اسکو حاکم ابن حبان نے اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اَنْتَ
 اخِذٌ بِمَا صَيَّغْتَهُ وَاسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ الَّذِي هُوَ يَبِيدُكَ كُلَّهُ حَبَّ يَا اسد میں تیری پنا اگلتا ہوں اس
 چیز کی برائی سے جسکی پیشانی کے بال نو پکڑ رہا ہے یعنی جو تیرے قبضہ قدرت میں ہے اور تجھ سے اگلتا ہوں تمام بھلائی
 جو تیرے قبضہ میں ہے نقل کیا اسکو ابن حبان نے اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ اَسْأَلُكَ مِنْ جِبَابِكَ وَرَحْمَتِكَ وَغَيْرِ مَا اَعُوذُ بِكَ
 وَالسَّلَامَةُ مِنْ كُلِّ اَثَمٍ وَالْغَنِيمَةُ مِنْ كُلِّ بَرٍّ وَالْفَوَازُ بِالْحَيَاةِ وَالْخَلَائِقُ مِنَ النَّارِ مُسْنِ ط یا اسد میں
 تجھ سے مانگتے ہیں وہ اعمال کہ موجب ہوں تیری رحمت کے اور لازم کرین تیری بخشش کو اور مانگتے ہیں ہر گناہ سے
 سلامتی اور ہر نیکی سے غنیمت اور مانگتے ہیں مراد حاصل ہونی بہشت سے اور مضبوط رہنا آگ سے نقل کیا اسکو حاکم
 طبرانی نے اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَا تَدْعُ لَنَا ذَنْبًا اِلَّا اَغْفِرْتَهُ وَلَا تَهْلِكْ لَنَا فِتْنَةً وَلَا تَبْنِ لَنَا اِلَّا قَضَيْتَهُ وَلَا حَاجَةَ
 مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اِلَّا قَضَيْتَهُ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ط هَبَّ يَا اسد ہمارا کوئی گناہ مت چھوڑ
 جسکو تو نہ بخشے اور نہ کوئی ایسا فکر چھوڑ جسکو تو دور نہ کرے اور نہ کوئی قرض جسکو تو ادا نہ کرے اور نہ کوئی حاجت دنیا
 اور آخرت کی حاجتوں سے جسکو تو ادا نہ کرے اسے بہت رحم کرنے والے رحم کرنے والوں میں نقل کیا اسکو طبرانی نے کبیر
 میں اور کتاب الداعیین اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ اَعِزَّنَا عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ مُسْنِ آ یا اسد ہماری مدد
 اپنے ذکر اور اپنے شکر پر اور اپنی عبادت کو اچھی طرح کرنے پر یعنی تیری عبادت میں اسی طرح کرین کہ گویا تجھے دیکھ رہے ہیں
 نقل کیا اسکو حاکم احمد نے اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ اَعِزَّنَا عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ یا اسد تو میری مدد اپنے
 ذکر کرنے اور اپنے شکر کرنے اور اپنی عبادت خوب کرنے پر نقل کیا اسکو ابن حبان نے اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَرَّبْنِي بِمَا اَرَادَ بَقْتَنِي وَبَارَكْ
 لِي فِيهِ وَخَالَفْ عَلَى كُلِّ غَائِبَةٍ لِي بِخَيْرٍ مُسْنِ یا اسد تو مجھ کو قناعت دے اسچیز پر جو تو نے مجھ کو نصیب
 کی یعنی تھوڑی ہو یا بہت اور مجھ کو اُمین برکت دے اور میری ہر چیز غائب رہے خلیفہ ہو خیر کے ساتھ یعنی میرے
 مال اور اہل کو جب میرے پاس نہوں اچھی طرح رکھ نقل کیا اسکو حاکم نے اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ اَسْأَلُكَ عَيْشَةً نَقِيَّةً وَ
 صَيِّغَةً سَوِيَّةً وَكَمْرًا غَيْرَ مَخْزِيٍّ وَلَا فَاضِحٍ مُسْنِ یا اسد میں تجھ سے اگلتا ہوں پاکیزہ زندگی اور اچھا
 مزاج یعنی ایمان کے ساتھ اور اگلتا ہوں پھر ناجو غائب ہوا اور نہ نصیحت کرنے والا یعنی حشر کے دن نقل کیا اسکو حاکم نے
 اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ اِنِّي ضَعِيفٌ فَقَوِّ فِي رِضَاكَ ضَعْفِي وَخُذْ لِي الْخَيْرَ بِمَا صَيَّغْتَهُ وَاجْعَلْ لِي سَلَامَةً مِنْهُ
 رِضَايَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ اِنِّي ضَعِيفٌ فَقَوِّ فِي ذَلِيلِي وَاعِزَّنِي فِي وَرَائِي فَخَيْرٌ فَاذْ ذُقْنِي مُسْنِ
 یا اسد میں کمزور ہوں تو میری ناتوانی کو اپنی خوشی کے حاصل کرنے میں توت دے اور کچھ میری پیشانی کے بال بھلائی کی طرف

اور اسلام کو میری نہایت رضا مندی کر یعنی مقصود بالذات مجھ کو اسلام ہونہ دنیا کے امور یا اسد میں ضعیف ہوں تو مجھ کو
 قوی کر اور میں ذلیل ہوں تو مجھے عزت دے اور میں محتاج ہوں تو مجھ کو مدد دے اور میں غریب ہوں تو مجھ کو غنی کر اور میں
 اللہم انت الاول فلا شیئ قبلك وانت الاخر فلا شیئ بعدک اعوذ بک من کل دابة ما صیتھا
 بیدک واعوذ بک من الالئم والکسل وعدا مل لقار وفتنة القار واعوذ بک من الماثر و
 المغرم واللہم تقنی من خطایای کما تقیت الثواب الا بیض من الدنس اللہم باعد بیتی وبتی
 خطایای کما باعدت بیتی المشرق والمغرب لهذا ما سأل محمد ربه طس یا اسد تو ہی پہلے
 تھا کہ کوئی چیز تجھ سے پہلے نہ تھی اور تو ہی آخر ہے کہ کوئی چیز تیرے بعد نہیں میں تیری پناہ مانگتا ہوں ہر زمین کے
 چلنے والے سے جسکے پیشانی کے بال تیرے قبضہ میں ہیں یعنی جو تیرے اختیار میں ہے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں
 گناہ سے اور کاہلی اور قبر کے غلاب اور قبر کے فتنے سے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں گناہ کی جگہ حاضر ہونے سے اور
 فرض سے یا اسد مجھ کو میرے گناہوں سے ایسا پاک کر جیسے تو نے سفید کپڑے کو میل سے پاک کیا ہے یا اسد تو دوری
 والے میں اور میرے گناہوں میں جیسے تو نے دوری کی مشرق اور مغرب میں یہ وہ دعا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے
 اپنے رب سے مانگی یعنی اپنے اثناء دعا میں یہ کلمہ بھی فرمایا ہذا سال الخ نفل کیا اسکو طرانی نے کبیر اور واسطہ میں اللہم
 انی اسألك خیر المسألة وخیر الدعاء وخیر التمسک وخیر العمل وخیر الثواب وخیر الخیرات
 وخیر المسامات وتبتنی وثقل موازینی وحقق ایمانی وارفع درجתי وتقبل صلواتی واعظم
 خطیبتی واسألك الدرجة العلی من الجنة امین اللہم انی اسألك قواح الخیر وخواتم
 وخوامعہ وآولہ وآخرہ وظاہرہ وباطنہ والدراجة العلی من الجنة امین اللہم انی
 اسألك خیر ما انی وخیر ما افعل وخیر ما اعمل وخیر ما بطن وخیر ما ظہر والدراجة
 العلی من الجنة امین اللہم انی اسألك ان ترفع ذکری وتضع وزیری وتصلح امری و
 تطہر قلبی وتخصن فرجی وتوفق قلبی وتعزلی ذنبی واسألك الدراجة العلی من الجنة
 امین اللہم انی اسألك ان تبارک لی فی سمعی وفی بصری وفی روحی وفی خلفی وفی خلقی و
 فی اهل لی وفی عیالی وفی مملکتی وفی عملی وتقبل حسناتی واسألك الدراجة العلی من الجنة
 امین مسن طس یا اسد میں تجھ سے مانگتا ہوں بہترین سوال یعنی سوال کی چیز میں اور مانگتا ہوں
 اچھی دعا اور اچھا مرد یا اچھا عمل اور اچھا ثواب اور اچھا جینا اور اچھا مرنا اور یہ مانگتا ہوں کہ تو مجھ کو ثابت رکھ اور
 اسلام پر اور بجاری کر میرے اعمال کے بوجھ یعنی میزان اعمال میں اور میرا مکان ثابت اور استوار رکھ اور میرا درجہ
 بلند کر اور میری نماز قبول کر اور میرے گناہ بخش دے اور تجھ سے مانگتا ہوں بہشت کے بلند درجے تو اس دعا کو قبل
 کر یا اسد میں تجھ سے مانگتا ہوں بہلائے کے سر اور اسکے انتہائیں یعنی جامع بہلائی ان یعنی جو دو نوجہاں میں نفع میں

اور بھلائی کا اول اور اسکا آخر اور اسکا ظاہر اور اسکا باطن اور بہشت کے بلند درجے اس دعا کو قبول فرما۔ یا اسد میں تجھ سے مانگتا ہوں اُسچیز کی بھلائی جسکو میں لاتا ہوں یعنی عبادتیں اور اُسچیز کی بھلائی جو میں کرتا ہوں یعنی اعضا سے اور اُسچیز کی بھلائی جو میں کرتا ہوں دل سے اور اُسچیز کی بھلائی جو پوشیدہ ہے یعنی جسکا ہونا آخرت میں مقدر ہے اور اُسچیز کی بھلائی جو ظاہر ہے یعنی دنیا میں واقع ہوئی اور مانگتا ہوں بہشت کے بلند درجے تو اس دعا کو قبول کر۔ یا اسد میں تجھ سے مانگتا ہوں یہ بات کہ تو میرا ذکر بلند کرے اور تو میرے گناہ کا بوجھ دور کرے اور تو میرا حال اچھا کرے اور تو میرے دل کو پاک کرے اور میری شرمگاہ کو محفوظ رکھے یعنی بدکاری سے اور تو میرے دل کو روشن کرے اور تو میرے گناہ بخشے اور میں تجھ سے مانگتا ہوں بہشت کے بلند درجے تو یہ دعا قبول کر یا اسد میں تجھ سے یہ سوال کرتا ہوں کہ تو میرے لئے برکت دے میری سماعت اور میری بینائی اور میری روح اور میری صورت اور میری سیرت اور میرے اہل و عیال اور میری حیات اور میری موت اور میرے عمل میں اور یہ کہ تو میری نیکیاں قبول کرے اور میں تجھ سے مانگتا ہوں بہشت کے بلند درجے تو اس دعا کو قبول کر نقل کیا اسکو حاکم نے اور طبرانی نے کبیر اور اوسط میں اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَوْسَعَ رِزْقِكَ عَلٰی عِنْدِ کِبْرِیِّیْ وَ اِنْقِطَاعِ عُمْرِیْ فِیْ حُسْنِ طَعْنِیْ یا اسد اپنی یہ فرخ کر روزی بھیج میرے بڑھاپے کے وقت کر اور میری عمر کے تمام ہوئے پر نقل کیا اسکو حاکم نے اور طبرانی نے اوسط میں اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوبِیْ وَ حَسْبِیْ وَ عَمَلِیْ حَسْبِ یا اسد تو بخش میرے گناہ میری جو کم اور میرے گناہ دانستہ کو نقل کیا اسکو ابن حبان نے یا مَنْ لَا تَرَاهُ الْعَبُودُ وَلَا تُحَاطُ بِهِ الظُّنُونُ وَلَا یَصِفُهُ الْوُصْفُونَ وَلَا تُغَیِّرُهُ الْحَوَادِثُ وَلَا یَحْشَسُیْ لَهَا وَ اَنْزِلْ عَلَیْکُمْ مُتَافِیْلَ الْجِبَالِ وَ مَکَاثِلَ الْبَحَارِ وَ عَدَدَ قَطْرِ الْاَمْطَارِ وَ عَدَدَ وَرَقِ الْاَشْجَارِ وَ عَدَدَ مَا اَظْلَمَ عَلَیْهِ اللَّیْلُ وَ اَشْرَقَ عَلَیْهِ النَّهَارُ وَلَا تُؤَاوِیْ مِنْهُ سَمَاءٌ سَمَاءً وَ لَا اَرْضٌ اَرْضًا وَ لَا جَبَلٌ جَبَلًا وَ لَا فِیْ قُبْرِیْ وَ لَا جَبَلٌ مَّافِیْ وَ عُمْرِیْ اجْعَلْ خَیْرَ عُمْرِیْ اَخِرَیْ وَ خَیْرَ عَمَلِیْ خَوَاتِمَہُ وَ خَیْرَ اَیَّامِیْ یَوْمَ الْاَفْکَ فِیْہِ طَعْنِ لے وہ شخص کہ جسکو انھیں نہیں دیکھ سکتیں اور جسکی کنہ ذات و صفات کو گمان نہیں پہنچ سکتے اور جسکی تعریف وصف کرنے والے نہیں کر سکتے اور جسکو مادے نہیں بدل سکتے اور جو زمانہ کی گردشوں سے نہیں ڈرتا اور جو بہاؤوں کے وزن اور دیراؤں کے پیمانے اور مینہ کی بوندوں کی گنتی اور درخت کے پتوں کی شمار جانا ہوا و نیز اُس چیز کی شمار جہاں نے اندھیرا اور دن نے روشنی کی ہے جاتا ہے یعنی دنیا کی سب چیزوں سے واقف ہے اور اُس سے ایک آسمان دوسرے آسمان کو نہیں چھپا سکتا اور نہ ایک زمین دوسری زمین کو چھپا وے اور نہ دریا اُسچیز کو جو اسکے گہراؤ میں ہے اور نہ پہاڑ اُسچیز کو جو اسکے اندر میں یعنی کانین اور چشمے اور مقصود یہ ہے کہ یہ سب موجودات ہر حال میں اُسکے سامنے موجود ہیں چیزوں کے اندر اور باہر کی اشیا سب اُسکو معلوم ہیں تو اے ایسے اوصاف والے میری آخر عمر کو بہتر کر اور میرے آخر عمل کو بہتر عمل فرما اور میرے دنوں میں سے اُس دن کو بہتر کہ جس میں میں تجھ سے ملوں نقل کیا اسکو طبرانی نے اوسط میں یا وَلِیُّ الْاَسْلَافِ وَ اَھْلِہٖمُ ثَمَّتِیْ بِہِمْ کَشْحِ الْاَفْکَ ط اے اسلام اور مسلمانوں کے مددگار تو مجھ کو سلام پر ثابت رکھ یہاں تک کہ میں تجھ سے ملوں نقل کیا

عِلْمًا كَافِعًا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ طَس یا اے زمین تجھ سے مانگتا ہوں علم نفع دینے والا اور میں
 تیری پناہ مانگتا ہوں اُس علم سے جو نفع نہ دے نقل کیا اسکو طبرانی نے کبیر اور وسط میں **اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا**
نَافِعًا وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا طَس یا اے زمین تجھ سے مانگتا ہوں علم فائدہ مند اور عمل مقبول نقل کیا اسکو طبرانی نے اوسط
 میں **اللَّهُمَّ ضَعْ فِي أَرْضِنَا بَرَكَاتًا وَزِينَةً وَسَكَنًا طَس** یا اے اسی زمین ہمارے زمین میں اسکی برکت اور زینت
 اور خاطر جمعی رکھ یعنی جو چیزیں زینت کی سبب ہیں وہ پیدا کیا اسکو ترقی تازہ اور خاطر جمعی سے یہ مقصود ہے کہ اسکی
 باشندگی وادرسی کر کہ انکی خاطر جمع ہو نقل کیا اسکو طبرانی نے اوسط میں **اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّكَ الْاَوَّلُ فَلَا**
شَيْءُ مَبْلُوكٌ وَالْآخِرُ فَلَا شَيْءُ بَعْدَكَ وَالظَّاهِرُ فَلَا شَيْءَ فَوقَكَ وَالْبَاطِنُ فَلَا شَيْءَ دُونَكَ اَنْتَ
تَقْضِي عَنَّا الدَّيْنَ وَانْ تُعْزِمْنَا مِنَ الْفَقْرِ مَص یا اے زمین تجھ سے مانگتا ہوں اس بات کے وسیلہ سے کہ
 تو امان ہے کوئی چیز تجھ سے پہلے نہیں اور تو آخر ہے کوئی چیز تیرے بعد نہیں اور تو ظاہر ہے کوئی چیز تیرے اوپر نہیں اور تو
 پوشیدہ ہے کوئی چیز تیرے نیچے نہیں یہ مانگتا ہوں کہ تو ہمارے ذمہ سے قرض ادا کرے اور تو ہمو محتاجی سے بے پروا کر
 نقل کیا اسکو ابن ابی شیبہ نے **اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَهْدِي بِكَ لَا رَيْبَ لَكَ مِنْ شَيْءٍ فَهَيَّ حَيْثُ**
يَا اے زمین تجھ سے راہ نمائی چاہتا ہوں اپنے اُس کام کی جو میرے لئے بہتر ہو اور تیری پناہ مانگتا ہوں اپنے نفس
کی برائی سے نقل کیا اسکو ابن جبران نے اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَغْفِرُكَ لَدُنِّي وَأَسْتَهْدِي بِكَ لِمَا لَمْ أَشِدْ أَمْرِي فِي
وَأَتُوبُ إِلَيْكَ قَتُبَ عَلَى أَنَّكَ أَنْتَ رَبِّي اللَّهُمَّ فَاجْعَلْ رَغْبَتِي إِلَيْكَ وَاجْعَلْ غِنَايَ فِي صَدْرِي
وَأَبَارِكْ لِي فِيهَا وَرَفْتِي وَتَقَبَّلْ مِنِّي إِنَّكَ أَنْتَ رَبِّي مَص یا اے زمین تجھ سے بخشش مانگتا ہوں اپنے
 گناہوں کی اور تجھ سے رہنمائی چاہتا ہوں اپنے حال کے مقاصد کی یعنی اپنے سب معاملات میں میانہ روی چاہتا ہوں
 کہ کمی بیشی نہ ہو اور تیرے سامنے توبہ کرنا ہوں تو میری توبہ قبول کر کیونکہ تو ہی ہے میرا پروردگار یا اے اسی میری خستہ و
 طرف کر یعنی تیرے سوا دوسرے کی خواہش نہ کروں اور میری بے پروائی میرے سینہ میں کراؤ مجھکو برکت دے اُس
 چیز میں جو تیرے مجھکو دی اور مجھ سے قبول کر یعنی استغفار اور اطاعت کیونکہ تو ہی ہے میرا پروردگار نقل کیا اسکو ابن
 ابی شیبہ نے **يَا مَنْ أَطَهَرَ الْجَمِيلَ وَسَاوَى الْقَبِيحَ يَا مَنْ لَا يُؤْخَذُ بِالْجَمْرِ وَلَا يُهْتَكُ الشَّوْءُ يَا عَظِيمَ**
الْعَفْوِ يَا حَسَنَ النَّجَاوِيَا وَسِعَ الْمَغْفِرَةُ يَا بَاسِطَ الْيَدَيْنِ يَا لِحَمَّةٍ يَا صَاحِبَ كُلِّ نَجْوَى يَا مُسْتَهْدِي
كُلِّ شَكْوَى يَا كَرِيمَ الصَّفْرِ يَا عَظِيمَ الْمَنِّ يَا مُبْتَدِي النِّعَمِ قَبْلَ انْخِفَاقِهَا يَا بَرَّاءَ وَيَا سَيِّدَ نَاوَا
مَنْ لَا نَاوِيَا غَايَةَ رَغْبَتِنَا أَسْأَلُكَ يَا اللَّهُ اَنْ لَا تَنْفِي عَنِّي حَافِي بِالْتَّكَا مَص اے وہ شخص جسے غریبی اور
 نیکی ظاہر کی یعنی اپنے بندوں کی اور ڈھانکی برائی لے دے شخص کہ نہیں پکڑا اُنکا ہوں کے سبب سے یعنی مجھو انکے مساوی
 ہو نیکیے مواخذہ نہیں کرنا بلکہ توبہ کی امید پر توقف فرماتا ہے بلکہ اکثر درگزر کرتا ہے اور سبکی پروردہ درسی نہیں کرنا اے
 بہت صاف کرنے والے اے عمدہ درگزر کرنے والے اے بخشش کے حامی کرنے والے اے قدرت کے دونوں ہاتھوں کو

رحمت سے کھولنے والے یعنی بہت دینے والے اے ہر راز کے صاحب یعنی ہر ایک رازدار کا راز اور مناجات تجھے معلوم ہے
 لے ہر شکایت کی نہایت یعنی سب کی شکایت تو ہی سنتا ہے اے گناہوں سے اچھے درگزر کرنے والے اے بہت
 احسان کرنے والے اے نعمتوں کے شروع کرنے والے اُنکے مستحق ہونے سے پیشتر یعنی طاعت اور عبادت کرنے سے پیشتر
 نعمت عنایت کرتا ہے اے ہمارے پروردگار لے ہمارے سردار لے ہمارے مالک لے ہمارے غبت کی انتہا یعنی تیرے
 برابر ہر کسی چیز کی غبت نہیں میں تجھ سے اگلتا ہوں اے اسد یہ بات کہ تو میری صورت کو آگ سے نہ جلاوے نقل کیا
 اسکو حاکم نے **ف** منتهی کل شکوئی میں اس بات کا اشارہ ہے کہ اُسکے سوا کسی سے اپنی شکایت کرے جیسے حضرت یعقوب
 علیہ السلام نے فرمایا انا شکوئی وحرئی الی اللہ یعنی میں اپنے حال پر ملال کی شکایت اور غم صرف خدا کے سامنے کرتا ہوں
 فخر تَمْنُوْهُ رُكْ هُدًى تَفْلِكَ الْحَمْدُ عَظَمَ حَمْلُكَ فَعَفَوْتَ فَلَكَ الْحَمْدُ بَسَطْتَ يَدَكَ فَاعْطَيْتَ
 فَلَكَ الْحَمْدُ رَبَّنَا وَجْهَكَ الْكَرَمُ الْوَجُوْهُ وَجَاهُكَ اعْظَمُ الْحُجَاوِ وَعَظِيْمَتُكَ اَفْضَلُ الْعَظِيْمَةِ وَ
 اَهْنَا هَا نَطَاعُ رَبَّنَا فَتَشْكُرُوْا تَعْصِي رَبَّنَا فَتَغْفِرُ وَتُجِيبُ الْمُضْطَرَّ وَتُكْشِفُ الضُّرَّ وَتُشْفِي السَّقَمَ
 وَتُغْفِرُ الذَّنْبَ وَتَقْبَلُ التَّوْبَةَ وَلَا يَجِيْزِيْ بِالْاَعْلَى اَحَدٌ وَلَا يَكْلَمُ مَدْحًا قَوْلُ قَائِلٍ **ص**
مَوْمُض نیز نور ہدایت پورا ہوا تو نے یہی راہ دکھائی سو تجھی کو تعریف ہے تیری بردباری زیادہ ہوئی تو نے بندوں
 کو بخشا سو تجھی کو تعریف ہے تو نے اپنی قدرت کا ہاتھ انعام سے پھیلایا اور ہر کسی کو عطا دی تو تجھی کو تعریف ہے اے
 ہمارے پروردگار تیری ذات مقدس سب ذاتوں سے بزرگ ہے اور تیرا رتبہ سب رتبوں سے بہت بڑا ہے اور تیری
 بخشش سب بخششوں سے افضل اور بہت گوارا ہے اے رب ہمارے تو طاعت کیا جاتا ہے تو اسکا ثواب دیتا ہے
 اور تو نافرمانی کیا جاتا ہے تو اسے تو بخشتا ہے اور تو عاجز کی دعا قبول کرتا ہے اور تو ضرر کو دور کرتا ہے اور تو
 بیمار کو شفا دیتا ہے اور تو گناہ کو بخشتا ہے اور تو توبہ قبول کرتا ہے اور کوئی تیری نعمتوں کا بدلہ نہیں دیتا اور تیری تعریف کو
 کسی کہنے والے کا قتل نہیں پہنچ سکتا نقل کیا اسکو ابو بعلی نے اور ابو ثوبان ابن ابی شیبہ نے اَللّٰهُمَّ لَا تُنِ اَسْأَلُكَ
 مِنْ فَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ فَإِنَّهُ لَا يَكِلُكَ إِلَّا أَنْتَ **ط** اے اسد میں تجھ سے اگلتا ہوں تیرے فضل اور تیری رحمت کیونکہ
 رحمت کا الگ ساتیرے کوئی نہیں نقل کیا اسکو طبرانی نے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا أَخْطَاْتُ وَمَا تَعَمَّدْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ
 وَمَا أَكَلْتُ وَمَا حَمَلْتُ وَمَا عَلِمْتُ **ار** اے اسد تو میرے وہ گناہ بخش جو میں نے چوک کر کئے اور جو قصداً کئے اور جو
 پوشیدہ کئے اور جو ظاہر کئے اور جو ناداشتہ کئے اور جو جاہل کرکئے۔ نقل کیا اسکو احمد بن حنبل نے
 اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَظُلْمَنَا وَهَرْنَا وَجَدْنَا وَخَطَايَا وَعَمَدَنَا وَكُلَّ ذَلِكْ عِنْدَنَا **ا** اے اسد
 ہمارے گناہ بخندے اور ہمارے ظلم اور ہماری یہود گمان اور ہمارے قصداً گناہ اور ہمارے چوک کے گناہ اور ہمارے نیت
 گناہ معاف کر اور یہ سب گناہ ہمارے پاس موجود ہیں نقل کیا اسکو احمد بن حنبل نے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ خَطَايَا وَعَمَلِيَّ
 وَهَرْنِيْ وَجَدْنِيْ وَلَا تَحْشِ مَنِيْ بِنِكَ مَا أَعْطَيْتَنِي وَلَا تَقْشِرْ عَنِّيْ فِيمَا أَحْشَيْتَنِي **طس** اے اسد تو بخش میری

جو کہ اور میرے دانستہ گناہ اور میری سیودگیان اور میرے قصداً گناہ اور مجھ کو محروم مت کر انجیز کی برکت سے جو تو نے مجھے دی
اور مجھ کو فتنہ میں مت ڈال انجیز میں جس سے تو نے مجھے محروم کیا یعنی کسی چیز کے ذریعے کو فتنہ کا سبب مت کر کہ اس پر مصری وغیرہ کروں
نقل کیا اسکو طبرانی نے اوسط میں **اللَّهُمَّ احْسَنْتَ خَلْقِي فَاحْسِنْ خَلْقِي** اصل یا اسد نے اچھی بنائی میری صورت
نوا جی کر میری سیرت نقل کیا اسکو احمد ابو علی نے **رَبِّ اغْفِرْ ذُنُوبِي وَارْحَمْ وَاَهْلِي فِي السَّبِيلِ لَا تَقْهَرْ مَا أَصْرِي**
میرے پردہ کا بخشش اور رحم کر اور مجھ کو سیدھی راہ دکھا یعنی دین کی نقل کیا اسکو احمد ابو علی نے **سَلِّمُوا اللَّهُ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ**
فَإِنَّ أَحَدًا لَمْ يُعْطَ بَعْدَ الْيَقِينِ خَيْرًا مِنَ الْعَافِيَةِ **سُقِ حَبْشُ** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ اسد تعالیٰ سے بخشش اور عافیت مانگو کیونکہ کوئی شخص ایمان کے بعد کوئی خیر یافت سے بہتر نہیں دیا گیا یعنی روئے
ایمان کے بعد عافیت ہی کا درجہ ہے نقل کیا اسکو ترمذی نے ابی جابر بن جان حکم نے یا رسول اللہ علفنی شیکاً اذ عوف
اللہ یہ فقال سَلِّ زَبَاكَ الْعَافِيَةَ فَهَكَذَا يَا مَعْ تَوَجَّهْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلِّمْنِي شَيْئًا أَسْأَلُهُ
رَبِّي عَمَّا وَجَلَّ فَقَالَ يَا عِزُّ سَلِّ اللَّهُ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ط حضرت عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ
میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھ کو کچھ سکھاؤ کہ میں اسد سے ان کلمات کے ساتھ دعا کروں اپنے فرمایا کہ اپنے پردہ کار سے
عافیت مانگو تو میں چند روز ٹھہرا ہا پھر انکی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھ کو کچھ بتاؤ کہ میں اسکو اپنے پردہ کار
عزوجل سے مانگوں اپنے فرمایا میرے چچا اسد سے دنیا اور آخرت کی عافیت مانگو نقل کیا اسکو طبرانی نے یا عِزُّ اَلْكَرْدُ الْعَافِيَةُ
یا الْعَافِيَةُ ط میرے چچا عافیت کی بہت دعا نقل کیا اسکو طبرانی نے مَا سَأَلَ اللَّهُ الْعِبَادُ شَيْئًا أَفْضَلَ مِنْ أَنْ
يَعْفَرَ لَهُمْ وَيُعَافِيَهُمْ كَالسَّوَالِ مِنْ بَنَدُونَ نے کوئی چیز اس سے بہتر نہ مانگی کہ اسد کو بخشے اور عافیت دے یعنی بخشش
اور عافیت کا سوال سب سوالوں سے بہتر ہے نقل کیا اسکو ترمذی نے یا رسول اللہ اَلَا تَعْلِمُنِي دَعْوَةً أَدْعُوهَا كَيْفِيَّةً
قَالَ بَلَى قَوْلِي اللَّهُمَّ رَبِّ النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ وَارْحَمْ غُفْرَتِي ذُنُوبِي وَأَذْهَبْ غَيْظَ قَلْبِي وَأَجِرْنِي مِنْ مُضِلَّاتِ
الْفِتَنِ مَا أَحْيَيْتُنَا أَهْلَ امَّ سَلِّ لِي عَرْضُ كَيْدِ يَارَسُولَ اسد آپ مجھے ایسی دعا نہیں سکھائے جو میں اپنے لئے مانگوں
آپ نے فرمایا کہ ہاں سکھاتا ہوں یون کہہ اللہم رب النبی الخ یعنی اے اسد پردہ کار مغیہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے تومیرے گناہ
بخشش اور میرے دل کا غصہ دور کر یعنی وہ چیزیں دور کر جسے غصہ ہوتا ہے شلاحہ وغیرہ اور سچا مجھ کو گمراہ کرنے والے فتنوں سے
جب تک تو بکمزور نہ رکھے نقل کیا اسکو احمد نے لَا يَقُولَنَّ أَحَدٌ كَلَّمَ اللَّهُمَّ لَقِنِّي حُجَّتِي فَإِنَّ الْكَافِرَ يُلْقِنُ حُجَّتَهُ وَ
لَكِنَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ لَقِنِّي حُجَّةَ الْإِيمَانِ عِنْدَ الْمَمَاتِ ط تم میں سے کوئی یون دعا نہ مانگے کہ اسد مجھ کو میری
دلیل سمجھا کیونکہ کافر بھی اپنی دلیل سمجھایا جاتا ہے یعنی دلیل باطن اسکو بھی سکھائے ہیں اسلئے صرف دلیل کی دعا مانگے
بلکہ یون کہے یا اسد مجھ کو ایمان کی دلیل سمجھا یعنی کل طیب وغیرہ منیکے وقت مجھ کو نصیب کر نقل کیا اسکو طبرانی نے **فَضَّلِ**
الصَّلَاةَ وَالسَّلَامَ عَلَى النَّبِيِّ عَلَيْهِ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ درود و سلام بھیجنے
کی فضیلت نیم خدا پر کہ ان پر بہتر درود و سلام مَا جَلَسَ قَوْمٌ مُجْتَمِعِينَ إِلَّا كَرَّمَ اللَّهُ فِيهِمْ وَلَمْ يُصَلُّوا عَلَى نَبِيِّهِمْ

ہوتا ہے کہ انی الشکوۃ وشرح الغفر من صلی علی واحدہ صلی اللہ علیہ عشرہ کذا **س ط ج**
 کوئی بھی ایک بار درود بھیجے تو اسے تعالیٰ اُس پر سن درود بھیجا، نقل کیا اسکو مسلم ابو داؤد ترمذی نے طبرانی نے جاء صلی اللہ علیہ
 وسلم ذات یوم فی البئر فی وجہہ فقال انہ جاء فی جبرئیل فقال ان ربک یقول اما یرضیک
 یا محمد انہ لا یصلی علیک احد من امتک الا صلیت علیہ عشرہ او لا یسلم علیک احد من امتک
 الا سلمت علیہ عشرہ **اس حب من مض فی** سیر علیہ السلام علیہ سلم ایک دن تشریف لائے یعنی
 صحابہ کے پاس اور خوشی معلوم ہوئی تھی آپ کے چہرہ مبارک پر لڑا اپنے فرمایا کہ میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے اور یہ کہا
 کہ تیرا پروردگار فرماتا ہے کہ کیا تجھ کو یہ بات خوش نہیں کرتی اے محمد کہ تجھ پر تیری امت میں سے جو کوئی درود بھیجے تو اُس پر
 دس بار درود بھیجون اور جو کوئی تیری امت میں سے تجھ پر سلام بھیجے تو میں اُس پر دس بار سلام بھیجون نقل کیا اسکو نسائی
 ابن حبان حاکم ابن ابی شیبہ دارمی نے من صلی علی واحدہ صلی اللہ علیہ عشرہ صلوٰۃ وخطبت عنہ
 عشرہ مخطبات ورفعت لہ عشرہ کذا **س حب من کذا** جو کوئی ایک بار محمد پر درود بھیجے اسے تعالیٰ
 اُس پر دس بار درود بھیجتا ہے اور اس کے ذمہ سے دس گناہ دور کئے جاتے ہیں اور اس کے دس درجہ بہشت میں بلند کئے جاتے
 ہیں نقل کیا اسکو نسائی ابن حبان حاکم بن ابی طبرانی نے۔ اور نسائی اور طبرانی کی ایک روایت میں یہ الفاظ بھی زیادہ آئے ہیں
 وکُتبت لہ بها عشرہ حسنات **س ط** یعنی لکھی جاتی ہیں اُس کے لئے درود کے سبب سے دس نیکیاں من صلی علی
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم واحدہ صلی اللہ علیہ وکُتبت لہ سنباۃ صلوٰۃ اُجر کوئی درود بھیجے ایک بار
 سیر علیہ السلام علیہ سلم پر تعالیٰ اور اس کے فرشتے اُس پر درود بھیجتے ہیں یعنی بہت بھیجتے ہیں نقل کیا اسکو احمد نے وکیفیۃ
 الصلوٰۃ والسلام علیہ وسلم تقدیرا کیفیت یعنی درود اور سلام کے بھیجنے کی طرح سیر علیہ السلام
 علیہ وسلم پر پہلے گزرنے والی یعنی النبیات کے بعد قال علی رضی اللہ عنہ کل دُعاء فُجُوک حتی یصلی علی محمد
 صلی اللہ علیہ وسلم وال محمد **س ط** حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہر وہ ملک جہتی ہے قبولیت سے یعنی
 قبول نہیں ہوئی یہاں تک کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آل محمد پر درود بھیجا جاوے۔ نقل کیا اسکو طبرانی نے واسطہ میں وحقن
 عمر رضی اللہ عنہ ان الدعاء من فک الکلمۃ والارض لا یستقل وذلہ شیء حتی یصلی علی
 نبيک **س ط** اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دعا آسمان و زمین میں پھیری جاتی ہے اُس میں سے کچھ اُپر نہیں جاتا
 جب تک تو اپنے پیغمبر پر درود بھیجے نقل کیا اسکو ترمذی نے **ف** یعنی دعا کا قبول ہونا موقوف ہے درود بھیجنے پر اور درود قبول
 ہی ہوتا ہے تو اس کے ذریعہ سے دعا بھی قبول ہو جاتی ہے فخر وقال الشیخ ابو سلیمان الدلائلی رحمۃ اللہ علیہ
 اذا سالت اللہ حاجۃ فابدأ بالصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم ادع بما شئت ثم ارحم
 بالصلوٰۃ علیہ صلی اللہ علیہ وسلم فان اللہ سبحانه یمکن الصلوٰۃ ین فی کل صلوٰۃ من ان یکلم ما ینہما
 اور شیخ سلیمان دارانی نے کہا ہے کہ جب تو اللہ تعالیٰ سے کوئی حاجت مانگے تو اسکو سیر علیہ السلام علیہ سلم کے درود بھیجے

سے شروع کر چکا ہے دعا مانگ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے سے اپنی دعا کو ختم کر لیں کہ خدا سے سبحانہ اپنے کرم سے دونوں درودوں کو قبول کرنا ہے یعنی اول و آخر دعا کے درودوں کو اور وہ اس سے بزرگ تر ہے کہ اُن دونوں کے درمیان کی چیز کو چھوڑ دے **ف** یعنی اول و آخر کے درود کے طفیل سے انکی بیچ کی دعا قبول ہو جاتی ہے اور شیخ ابوسلیمان کا نام عبدالرحمن ہے شام کے بڑے اولیا اور فضلاء میں سے ہیں انکا انتقال شمسہ ہجری میں ہوا لہذا ذکر الفخر اور درود شریف کی فضیلتیں اسکے سوا اور بھی بہت ہیں لہذا احاطہ تقریر میں آنا مشکل ہے لیکن حصول سعاد کے لئے چند روایتیں بیان ہوتی ہیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان پر عمل نصیب کرے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی کتاب میں مجھ پر درود بھیجتا ہے یعنی کتاب میں لکھتا ہے تو اُسکے لئے فرشتے ہمیشہ بخشش مانگتے ہیں جب تک کہ میرا نام اُس کتاب میں رہے اور فرمایا کہ جس نے قرآن کی تلاوت کی اور اپنے پروردگار کی حمد بیان کی اور بغیر صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا اور اپنے رب سے مغفرت چاہے تو اُسے خیر کی جستجو اسکے ٹھکانے سے کی اور درود شریف کے پڑھنے سے آدمی کی محتاجی دور ہوتی ہے اور وہ لوگوں سے بے پناہ ہو جاتا ہے۔ جابر بن سمہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے مجھ کو کہ ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ آپ کے پاس ایک آدمی آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ کرنا عمل اللہ بہت نزدیک ہے اپنے فرمایا کہ سچی بات اور امانت کا ادا کرنا اُسے عرض کیا کہ پورا درود بھی پڑھئے اپنے فرمایا کہ اگر تمنا کر پڑھنا اور گویا روزہ رکھنا اُسے عرض کیا کہ کچھ اور زیادہ فرمائیے اپنے فرمایا کہ خدا کا ذکر زیادہ کرنا اور مجھ پر درود بھیجنا کہ یہ امر فقر کو دور کرتا ہے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے کچھ فرشتے ہیں سیر کرنے والے جب وہ ذکر کے حلقہ پر گزرتے ہیں تو ایک دوسرے کو کہتے ہیں کہ بیٹھ جاؤ اور جب لوگ دعا کرتے ہیں وہ فرشتہ آمین کہتے ہیں اور جب یہ لوگ درود بھیجتے ہیں بغیر صلی اللہ علیہ وسلم پر تو وہ بھی اُنکے ساتھ درود بھیجتے ہیں یہاں تک کہ جب وہ فراغت پاتے ہیں تو بعض فرشتہ بعض کو کہتے ہیں کہ ان لوگوں کو مژدہ ہو کہ یہ ایسی طرح پھرتے ہیں کہ انکی بخشش ہو گئی۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم کوئی چیز پھری جاؤ تو مجھ پر درود بھیجو وہ چیز تم کو یاد آجائی یہ عمل مجرب ہے۔ اور حافظ اعلیٰ نے کتاب ترغیب میں جبار اور مجھ سند سے جو عبد اللہ ابن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما پہنچتی ہے روایت کیا کہ انہوں نے کہا کہ جس کیوا اللہ کی طرف حاجت ہو تو چاہئے کہ وہ جمعرات اور جمعہ کو روزہ رکھے اور ظہارت کرے یعنی غسل با وضو اور جمعہ کی نماز کو اول وقت جاوے اور کچھ صدقہ اللہ کے نام پر دے کہ ہو یا زیادہ پھر جب جمعہ پڑھ چکے تو یہ دعا پڑھے اللھم انی اسالک باسم اللہ الرحمن الرحیم الذی لا الہ الا هو عالم الغیب والشہادۃ ہوا الرحمن الرحیم واسالک باسم اللہ الرحمن الرحیم لا الہ الا ہو الحق العزیز الذی لا لا خذہ سنۃ ولا نوم لا مات عظمتہ السموات والارض الذی عنہ لا الوجہ وشتت لہ الاصوات ووجلت اطلوب من خشیتہ ان تصلی علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم وان تعطینی حاجتی وہی کہ لکھنا یعنی لفظ کذا کو لکھا جائے اپنی حاجت بیان کرے تو یہ اسکی دعا انشاء اللہ قبول ہوگی اور عبد اللہ بن عمرو کہتے تھے کہ یہ مانا دنوں کو مست سکھا اگر نہ کر وہ اس سے گناہ اور قطع رحم کی دعا کر نیکی اور سفیان ثوری جب مجلس سے اٹھنے کا ارادہ کرتے تو یوں کہتے صلی اللہ علیہ وسلم لا نکلت علی محمد وعلی انبیائہ وعلی بعض علمائے حدیثوں سے استنباط کرتے لکھا ہے کہ درود شریف بندہ کے لئے زبانی نور کا سبب ہے بل صراط پر اور اس بات کا سبب ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کے لئے سنا

اور زمین والوں کے درمیان میں اچھی تعریف باقی رکھے کیونکہ درود بھیجنے والا اللہ سے یہ طلب کرتا ہے کہ اپنے رسول پر تعریف
 کرے اور انکی توفیق کرے اور جبرائیل کی جنس ہوا کرتی ہے ایسے اسکی تعریف باقی رہیگی اور نیز درود شریف درود بھیجنے والی
 ذات اور جبرائیل برکت کا سبب ہوتا ہے اور دوسری بہت سی خوبیوں کا باعث ہے مثلاً رحمت خدا کا پہنچنا اور
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہمیشہ کو محبت ہونی اور سہرہ کائنات کا پڑھنے والے کو دوست رکھنا اور دین
 کی راہ کا معلوم ہونا اور دلکا زہد ہونا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پڑھنے والے کے نام کا پیش ہونا اور پل صراط
 پر قدم جمنا اور اُس سے پار ترنا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کے یعنی کہ بندہ آپکے لئے دعا کرے اور بندہ کا دعا و سوال
 کرنا اپنے رب کے دوسرے ہے ایک یہ کہ اپنی حاجات اور مہمات اللہ تعالیٰ سے مانگے دوسرے یہ کہ اسکے دست کی صفت و ثناء کرے
 تو اس صورت میں بیشک اللہ تعالیٰ اُسکو دوست رکھیکا اور اُسکا رسول بھی اُس سے محبت کر لیکا کیونکہ اُس نے اپنی حاجت ذکر
 اور وقت دعا کو اللہ اور رسول کی محبوب چیز میں صرف کیا اور اپنی حاجات پر مقدم رکھا تو اگر درود کا فائدہ کچھ نہ ہوتا تو صرف اللہ
 اور رسول کی محبت ہی ہوتی تو یہی فائدہ کافی تھا یہ صنف حصین حصین کہتے ہیں کہ درود شریف کے فوائد بیشمار اور اُسکے
 ثمرات دنیا اور آخرت میں بے تعداد ہیں خصوصاً تنگیوں اور مہمات اور فکروں اور قصار حاجات کے لئے اُس سے میں نے اسکا
 بارہا تجربہ کیا کہ اگر خوف اور ہلاک کی جگہ میں مبتلا ہوں تو مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے ہی سے نجات ملی گذر
 فی الفلح شرح المولف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی مجھ پر درود بھیجے گویا اُس نے ایک برہ آزاد کیا
 اور فرمایا کہ مجھ پر بہت سی قومیں طرد ہوئی کہ انکو میں نے بیجا نونگہاں کر لیا کیونکہ کثرت درود کے باعث اور فرمایا کہ تم میں سے قیامت
 کے دن بڑا نجات پائے والا اُسکی دہشتوں اور اُسکے مقامات سے وہ ہوگا جو تم میں سے مجھ پر بہت درود بھیجتا ہو گا اور حضرت
 ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا گناہوں کو نابود کرتا ہے بہ نسبت ٹھنڈے پانی کے
 آگ کو یعنی جیسے ٹھنڈا پانی آگ کو بجھاتا ہے اُس سے زیادہ درود گناہوں کو مٹاتا ہے گذر فی الفلح اور درود بھیجنا واجب ہے
 جب ذکر کیا جاوے اور سنا جائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک اور حضرت حسن بصری فرماتے تھے کہ جسکو یہ
 منظور ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض سے پورا پالا پیسے تو یہ درود پڑھا کرے اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی محمد و آلہ و صحابہ و
 اولادہ و ازواجہ و قدرتیہ و اہل بیتہ و اصحابہ و انصارہ و اشیاعہ و مجاہدینہ و علینا معہم جمعین یا رحمہم لا یمین اور ایک
 بزرگ سے منقول ہے کہ انہوں نے امام شافعی کا حال اُن سے مرنے کے بعد خواب میں پوچھا انہوں نے کہا کہ میرے رب
 نے مجھ کو بخش دیا اور مجھ پر رحم کیا اسوجہ سے کہ میں نے اپنے ایک رسالہ کے شروع میں اس درود کو ذکر کیا تھا اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 علی آل محمد کلما ذکرک و ذکرہ الذاکرون و صلی علی محمد علی آل محمد کلما غفل عن ذکرک و ذکرہ العاقلون۔ ایک بزرگ سے منقول
 ہے کہ کچھ لوگ کشتی میں سوار ہوئے تو ایک تیز مہاجلی اُن سے اُنکو ہر طرف سے گھیر لیا اور دیا نے سوج ماری اور طوفان ہوا
 تو سب گھبرا گئے اور ڈوبنا اور موت کا یقین کر لیا اسی حالت میں ایک شخص نے کچھ سونے اور کچھ مانگتے دیکھا کہ آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم اس فتنے کے دور کرنے اور نجات ملنے کے لئے اُسکو یہ درود تعلیم فرماتے ہیں اور ارشاد فرماتے ہیں کہ اپنے

اپنے یاروں کو یہ درود سکھا کہ وہ اسکو ہزار بار پڑھیں وہ شخص کہتا ہے کہ جب میں ہوشیار ہوا تو میں نے لوگوں کو وہ درود سکھایا اور وہ پڑھنے لگے ارادہ ہزار بار پڑھنے کا تھا لیکن تین سو بار ہی پڑھا تھا کہ تجات پائی اور میں ٹھیکر گئیں اور وہ درود یہ ہے اللہم صل علی سیدنا محمد وعلی آلہ واصحابہ صلوٰۃ تجئنا بہا من جمیع الاموال والافات وتقضی لنا بہا جمیع الحاجات وتطہرنا بہا من جمیع السیئات وترفعنا بہا عندک علی الدرجات وتبلغنا بہا نقی الغایات من جمیع الخیرات فی الحیوۃ وبعد المات انک علی کل شیء قذیر۔ اور ایک بزرگ سے منقول ہے کہ جو کوئی درود ذیل کو کثرت سے پڑھے تو اسکو برکت سے خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جمال جہان آرا سے مشرف ہو۔ اللہم صل علی محمد کا امتزاج ان تفصیلی علیہ اللہم صل علی محمد کا ہوا بلکہ اللہم صل علی محمد کا تحب وترضی لہ اللہم صل علی روح محمد فی الارواح وعلی جسد محمد فی الجسود وعلی قبرہ فی القبر کذا فی وظائف ابنی اور حضرت شیخ عبدالحق رحمہ نے جذب القلوب میں لکھا ہے کہ طہارت کے ساتھ درود ذیل کی ملازمت سے خواب میں رویت سیدنا ام سلمہ اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہوتا ہے۔ اللہم صل علی محمد وآلہ وسلم کا تحب وترضی لہ۔ اور منافرا الاسلام میں ہے کہ جو کوئی جمعہ کے روز ہزار بار یہ درود پڑھے اللہم صل علی محمد النبی الامی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھ لگایا اپنی منزل بہشت میں دیکھے اور اگر دیکھے تو پانچ جمعوں تک ایسا ہی کرے خدا کے فضل سے اسکو وہ چیز نظر آئیگی جس سے اسکو مسرت ہو اور جو کوئی جمعہ کی رات کو دو گانہ نماز پڑھے اور ہر رکعت میں بعد احمد کے گیارہ بار آیت الکرسی اور گیارہ بار سورہ اخلاص پڑھے اور سلام نماز کے بعد سو بار یہ درود پڑھے اللہم صل علی محمد النبی الامی وآلہ وسلم تو اسکو خواب میں زیارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیب ہوگی اگر اسکی بقدر میں ہے تو تین جمعہ سے انشاء اللہ زیادہ عرصہ نہ گذرے گا۔ اور بعض فقرائے اسکا تجربہ کیا ہے واحمد لد اور یہ بھی روایت ہے کہ جو کوئی شب جمعہ میں دو گانہ نماز پڑھے اور ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد پچیس بار قل ہوا لد اور ہزار بار یہ درود پڑھے صلی اللہ علی النبی الامی تو وہ بھی سعادت دیدار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خواب میں بہرہ مند ہو گا یہ عمل بھی مجرب ہے۔ اور اس سنا کے حاصل کرنیکو دوسرے طریق بھی لوگوں نے بیان کئے ہیں اور سب کا خلاصہ یہ ہے کہ ظاہر اور باطن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر میں مستغرق رہے اور درود کی کثرت اور دائمی توجہ اسطرف رکھے اور مدار کار اللہ تعالیٰ کے فضل و عنایت پر موقوف ہے واللہ الوفی اور جیسے سید کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام پر درود کی کثرت جمعہ کی رات میں فضیلت رکھتی ہے اس حکم میں دو شنبہ کی رات بھی جمعہ کے شریک ہے کیونکہ دو شنبہ بھی عمدہ دنوں میں سے ہے کہ اس میں بندوں کے اعمال درگاہ عزت میں پیش ہوتے ہیں۔ احیاء العلوم میں ہے کہ جو کوئی شب دو شنبہ کو چار رکعتیں نماز کی ادا کرے اور پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص دس بار پڑھے اور دوسری رکعت میں دس بار بڑھو اے یعنی میں بار پڑھے اور تیسری میں تیس بار اور چوتھی میں چالیس بار اور سلام کے بعد بھی پچھتر بار سورہ اخلاص پڑھے اور اپنے لئے اور اپنے والدین کے لئے پچھتر بار استغفار پڑھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر پچھتر بار درود بھیجے اس کے بعد جو حاجت حق سبحانہ سے مانگیگا اسکو ملے گی اور درود کی فضیلت پنج شنبہ کے دن میں بھی حدیث میں وارد ہوئی ہے چنانچہ منافرا الاسلام میں ہے کہ حدیث میں آیا ہے

کہ جو کوئی جمعرات کے دن سو بار ورد پڑھے کبھی محتاج نہ ہو گا تمام ہوا کلام شیخ کا۔ اور یہاں تک فضیلت درود شریف پوری ہو چکی اب مصنف بعد ذکر کرنے دارانی کے کلام کے کہتا ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ جَمَدٌ مُّحَمَّدٌ اَللّٰهُمَّ كَاذِبُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ

بالبین محمد

اسد بکت

بناں محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جیسے تو نے بکت اتنی ابراہیم اور ابراہیم پر بکت تو قرینہ
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ كَمَا ذَكَرَهُ الدَّاكِرُونَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ كَمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِ الْغَافِلِينَ
 یعنی گشتیں آیا اسد تو رحمت خاص بھیج اپنے حبیب کبھی مانگو یا دکرین یاد کرنے والے یا اسد تو رحمت خاص بھیج جب
 مانگے ذکر سے غفلت کریں غفلت کرنے والے نبی ہمیشہ رحمت بھیج کیونکہ کوئی زمانہ ذاکرون اور غافلون سے خالی
 نہیں رہتا اور سلام بھیج بہت سلاسل اَللّٰهُمَّ حَقِّقْهُ عِنْدَكَ اِنْ فُزَّ عَنْ الْخَلْقِ مَا نَزَلَ بِهِمْ وَلَا تَسْلُطْ عَلَيْهِمْ
 مَنْ لَا يَرِي حِمْمَهُ فَقَدْ حَلَّ بِهِمْ مَا لَا يَرُفَعُهُ غَيْرُكَ وَلَا يَدْفَعُهُ سِوَاكَ اَللّٰهُمَّ قَرِّجْ عَنَّا يَا كَرِيْمُ
 يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ یا اسد محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اُس حق کے ذریعہ سے جو تیرے پاس ہے مخلوق سے دور کر دے مصیبت
 کو اپنے اتاری ہے اور اپنے مصلحت کر ایسے شخص کو جو اپنے رحم کو لے کر اپنے مصیبت اتاری ہے جسکو کوئی سوا تیرے دور نہیں
 کر سکتا اور نہ اسکو کوئی سوا تیرے کھوسکے یا اسد میرے سختی دور کر لے کر مے والے سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم
 قَالَ مُحَمَّدٌ لِّمُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَجَّارِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمُ بَيْتُهُمْ وَوَاحِدٌ بَيْتُهُمْ فِي
 شِدَّةٍ قَرَعَتْ مِنْ تَرْصِيفِ هَذَا الْحَصَنِ الْخَصِيْنِ مِنْ كَلَامِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَتَرْصِيفِ هَذَا الظُّلْمِ الثَّانِي وَالْعِشْرِيْنَ مِنْ خِيَارِ الْحَقِّ اَمْرٍ سَنَةِ اِحْدَى
 وَتِسْعِيْنَ وَسَبْعًا تَقَرَّبَ رَسُوْلِيْ اَللّٰی اَنْشَأَهَا بِرَاسِ عَقْبَةِ الْكُتَّانِ دَاخِلٍ دِمَشْقَ الْمَكْرُوْسَةِ
 اَللّٰی حَمَاهَا اللّٰهُ تَعَالٰی مِنْ اَلْاَقَاتِ وَسَائِرِ بِلَادِ الْمُسْلِمِيْنَ اِسْ كِتَابُ كَا مَصْنَفُ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ
 الْحَجَّارِ كَمَا تَعَالٰی اُسْ كِي غَرَبَتْ مِنْ اُسْ كِي لُفَّ فَرَاوَسْ اُوْر خُفِيْ مِنْ اُسْ كَا مَا تَهْ كُيْسْ كِهْتَا هَسْ كِهْتَا هَسْ كِهْتَا هَسْ
 كِي تَرْيَبْ سَبْ كَلَامُ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے مرتب ہوئی فراغت پائی انوار کے دن ظہر کے بعد بائیسویں تاریخ
 بحرست مہینہ ذی الحجہ ۱۲۵۷ ہجری مقدسہ میں اپنے اُس مدرسہ میں جسکو میں نے عقبہ کتان کے راستہ کے سرے پر
 بنایا تھا محفوظ دمشق کے اندر خدا تعالیٰ اسکو اور تمام مسلمانوں کے شہروں کو اوقات سے بچا دے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِهِ
 دِمَشْقَ مَغْلَقَةً بَلْ مُشَيَّدَةً بِالْاَحْجَاوِ وَالْخَلَاكِيْ يَسْتَعِيْثُوْنَ عَلٰی اَسْوَارِ الْاِنَّاسِ فِيْ جَمْعِيَّةٍ
 عَظِيْمَةٍ مِنَ الْاِحْصَاوِ وَالْيَاةِ مَقْطُوْعَةٍ وَلَا يَدْرِيْ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰی اَلْتَضَيُّعُ مَرْفُوعَةٌ وَقَدْ اُحْرِقَ
 ظَوَاهِرُ الْبَلَدِ وَهَبَ اَكْبَرُ كُلِّ اَحَدٍ خَافَتْ عَلَى نَفْسِيْهٖ وَآهْلِهَا وَوَالِدِهَا وَوَلَدِهَا مِنْ دُنُوْهَا وَسُوءِ

بناں محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جیسے تو نے بکت اتنی ابراہیم اور ابراہیم پر بکت تو قرینہ

اب کتاب کا خاتمہ شروع ہوتا ہے حسین علیہ السلام کی حدیث میں

بشرخص کو لازم
عبادت کا
لکھا
نہیں لکھا
عنوان ترجمہ نے لکھا ہے وہی مشکوٰۃ میں ہے **کتاب الرقاق** یعنی اس میں ایسی حدیثیں مذکور ہیں جو مذکورہ
کریں **ف** جواب مشکوٰۃ میں عربی عبارت میں ہے اس کا ترجمہ ہندی میں بیان کیا گیا ہے جس کو کسی حدیث میں شبہ ہو
تو مشکوٰۃ میں دیکھ لے **قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ كَانَ مَغْبُورًا فِيهِ مَا كَثُرَ مِنَ النَّاسِ**
الْكِبْرِيَّةِ وَالْكَفَرِ أَخْرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فرمایا دو نعمتیں ایسی ہیں کہ جنہیں بہت لوگ ٹوٹے ہیں میں اول تدریج
دوم فراغت فقیر کہتا ہے کہ مطلب اس کا یہ ہے کہ بہت لوگ ان دونوں نعمت کی قدر نہیں جانتے اور نعمت انکو راہیگان
کرتے ہیں اور ان کے معاملہ میں نفس سے دھوکہ کھاتے ہیں اور فراغت سے مراد یہ ہے کہ کوئی کام اور کوئی تشویش آدمی
کو نہوا اور مقصود یہ ہے کہ بدن کی صحت اور بیگاری بڑی نعمتیں ہیں اللہ نیکو مسخّر المؤمنین و جنت الکافین دنیا
مؤمن کا قید خانہ ہے اور کافر کا باغ فقیر کہتا ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ مؤمن پر رحمت و شفقت دنیا میں ہی ہے اور
کافر کو لذت و راحت اور بعض نے یہ معنی لکھے ہیں کہ مؤمن ہر چیز پر نعمت و راحت میں رہے مگر اس کو ثواب آخرت کے مقابلہ
میں قید خانہ سمجھیں گا اور کافر ہر چیز پر سختی اور شدت میں رہے لیکن عذاب آخرت کے مقابلہ میں اس کو جنت سمجھیں گا لہذا فرمایا
حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ وَحُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ دوزخ نفسانی خواہشوں سے ڈھائی گئی ہے اور جنت شقیوں
سے چھپائی گئی ہے وحی یعنی نفسانی خواہشوں کے ارتکاب سے دوزخ کو پہنچتا ہے اور شقیوں جھیلنے کے باعث
سے یعنی شہوات کو در کرنے اور راحت کی شقیوں اٹھانے سے جنت کو پہنچتا ہے لہذا فرمایا **السَّيِّئُ يُعْطَى عَبْدُ اللَّهِ**
وَعَبْدُ اللَّهِ تَرَهُمْ وَعَبْدُ اللَّهِ يُعْطَى رِضًى فَإِنْ لَمْ يُعْطَ سَخَطُ النَّعْسِ وَانْتِكَاسُ
إِذَا شِئْتَ فَلَا انْتِكَاسَ طَوْفَ لَيْلٍ لَعَبْدٍ أَخِي بَعْنَانٍ فَرَسًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَشَعَّتْ رَأْسُهُ مُعَابَرَةً

قول

صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں سے سب کیس کو اپنا ہی مال زیادہ پیارا ہے اپنے وارث کے مال کی نسبت آپ نے فرمایا کہ اپنا مال وہ ہے جو آگے بھیجا یعنی خیرات کر کے ذخیرہ آخرت کیا اور وارث کا مال وہ ہے جو پیچھے چھوڑا یعنی مرنے کے بعد لیس الغنی عن کثرت العرض ولكن الغنی عنی لنفسی تو انگری اسباب کی کثرت سے نہیں ہوتی لیکن تو انگری نفس کی تو انگری ہے **ف** یعنی تھوڑے پر قانع ہونے یا علم اور عمل کے کمالات حاصل ہونے سے تو انگری ہوتی ہے سید عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یاخذ من عتق لہو کذا الکلیات فیعمل بہن اویعلم من یعمل بہن قلت انا یا رسول اللہ فاحذ بید فی مائد خمساً فقال اتق المحرم تلک العبد الناس فادض بما قسم اللہ لک تلک ان کنی الناس احسن الی جارك تلک من مینا واجب للناس ما تحب لنفسک تلک من مینا ولا تلک من مینا فان الیقظ من مینا القلب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ باتیں مجھ سے کون لیتا ہے جو اپنے عمل کرے یا انکو ایسے شخص کو سکھا دے جو اپنے عمل کرے میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں لیتا ہوں آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر پانچ باتیں شمار کیں اور فرمایا کہ حرام چیزوں سے پرہیز کر لو گون میں سے زیادہ عابد ہو جائیگا اور راضی ہو اسی چیز پر کہ اللہ تعالیٰ نے تیری قسمت میں کیا کہ سب لوگوں سے زیادہ تو انگری ہو جائیگا اور اپنے ہمسایہ کے ساتھ احسان کر کہ تو مومن کامل ہو جائیگا اور لوگوں کے واسطے وہ بات پسند کر جو اپنے حق میں تو پسند کرتا ہے کہ پکا مسلمان ہو جائیگا اور بہت مت منہس کیونکہ بہت منہسا دلو مارتا ہے ان اللہ یقول ابن آدم نفس غریباً دتی املاً صدک غنی و اسداً فقراً ولان لا تفعل ملامت یدک شغلاً و لکن اسداً فقراً اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اسے آدم زاد تو فارغ ہو میری عبادت کے لئے میں تیرا سینہ بھر دو لکابے پروائی سے اور تیری محتاج کو بند کر دو لگا اور اگر تو ایسا کر لگا یعنی میری عبادت کے لئے فارغ نہ ہو گا تو تیرا ہاتھ کام سے بھر دو لگا اور تیری محتاج کو بند کر دو لگا مقصود یہ ہے کہ دنیا کے شغلوں میں مصروف رہنے سے غفلتی اور احتیاج دور نہیں ہوتی اور اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف رہنے سے آرام اور بے پروائی دونو حاصل ہوتی ہیں حق - ذکر کی رحل عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد اذ دعا وجہاً ذکر اخر برعہ فقال الشی صلی اللہ علیہ وسلم لا تعدل بالبرعہ یعنی التوہج ایک شخص کا ذکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوا عبادت اور شفقت میں یعنی وہ شخص عبادت اور محنت بہت کرتا ہے اور دوسرے شخص کا ذکر ہوا و درج میں یعنی پرہیز گار ہے تو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عبادت کو برابر درج سے یعنی پرہیز گاری افضل چیز ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لرجل وهو یعطہ غنم خمساً قبل خمس شباک قبل ہر ماک وصحتاک قبل سقمک وغناک قبل فقرک و قرآک قبل شغلاک و حیلو تاک قبل موت تاک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو فرمایا کہ آپ اسکو نصیحت فرماتے تھے کہ پانچ چیز دو کم پانچ باتوں سے پہلے غنیمت جان لو

اپنی جوانی کو اپنے بڑھاپے سے پہلے دوم اپنی تندرستی کو اپنے مرض سے پہلے سوم اپنی توانگری کو اپنی محتاجی سے پیشتر
چہارم اپنی بیکاری کو کام سے پہلے پنجم اپنی زندگی کو اپنی موت سے پہلے فقیر کو تائبہ کی بیکاری کو شغل سے پہلے غنیمت
جان اسکے یہ معنی کہ دین کے کام سے پہلے اگر دنیا کا کوئی کام اور شویش نہ ہو تو اسکو غنیمت سمجھنا چاہئے اور اسوقت میں
ایسا کام کرنا چاہئے جس سے نجات حاصل ہو حق مَا يَنْتَظِرُ أَحَدُكُمْ إِلَّا غِنًى مُطْغِيًا أَوْ فَقْرًا مُنْهِيًا
أَوْ مَرَضًا مُفْسِدًا أَوْ هَرَمًا مُفْنِدًا أَوْ مَوْتًا مُجْهِزًا أَوِ الدَّجَالَ أَوِ الدَّجَالَ شَرُّ غَائِبٍ يُنْتَظَرُ أَوْ
السَّاعَةِ وَالسَّاعَةُ أَذْهَلُ وَأَمْسَ تَمَّ مِنْ سَبْرٍ أَيْ هَرَاكِبٍ هِيَ أَنْفَارُ كَرَاهِي كُوْهِبٍ بِاتِّمَامٍ مِشِ آتِي مَرْتَبِ الْغَرَرِ
مگر اگر نبوالی یعنی خدا کی امر و نہی سے یا محتاجی بھلا نبوالی یعنی بھوک کے فکر میں طاعت حق بھو بجا ہے یا بیاری بگاڑنے
والی یعنی بدن میں سستی لاوے جس سے دین کا کام نہ ہو سکے یا بڑھاپے عقل کرنے والا کہ عقل ٹھکانے سے بے یاموت
اچانک آنے والی حسین فرصت توبہ کی نہ ملے یا دجال کا انتظار تو دجال بڑا غائب ہے جسکا انتظار کیا جائے یا قیامت
کا انتظار ہے اور قیامت نہایت سخت اور تلخ ہے ف حاصل یہ کہ آدمی فرصت کو غنیمت نہین جانتا گویا آنفتوز
اور کردہات کا منتظر ہے یعنی فقر کی حالت میں آسائش اور سلامت حال کو غنیمت نہین گنتا اور اسپر صبر نہین کرتا بلکہ تو انگریز
چاہتا ہے جو سرکش کرے اور راہ حق سے گمراہ کرے اسبطح تو انگریز کی حالت میں نعمت کا شکر نہین کرتا اور اسکو خدا
کی طرف سے نہین پہچانتا اور نہ اسکی عبادت کرے اسی ہی باقی چیزوں کا حال قیاس کرنا چاہئے حَقَّ الْاِكْرَانِ الدُّنْيَا
مَلْعُونَةٌ مَلْعُونَةٌ مَا فَضَّلَا إِلَّا ذِكْرَ اللَّهِ وَمَا وَالَاهُ وَعَالِيُوْا أَوْ مَتَعَلُوْا حَبْرَةً
ہو کہ دنیا ملعون ہے اور جو چیز دنیا میں ہے اسپر لعنت ہوئی ہے مگر اللہ کا ذکر کرنا اور وہ باتیں جو ذکر
اللہ سے نزدیک کرین اور عالم با علم کا طالب لوگوں کا اُنْتِ الدُّنْيَا تَقْدِرُ عِنْدَ اللَّهِ جَوَّاحٌ بَعْضُهُ
مَا سَقَى كَأَقْرَابٍ مِنْهَا شَشْنُ بَءٍ اگر دنیا اللہ کے نزدیک مچھر کے پر کے برابر ہوئی تو اللہ تعالیٰ کا فر
کو اس سے ایک گھونٹ بھی نہ پلانا فقیر کہتا ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر خدا کے نزدیک
دنیا کی کچھ بھی قدر ہوتی تو کافروں کو اس سے کچھ بہرہ نہ ہوتا بلکہ قدر و منزلت کی چیز اپنے اچھا
ہی کو عنایت فرماتا مَنْ أَحَبَّ دُنْيَا أَضَلَّ بِأَخْسَنِهَا وَمَنْ أَحَبَّ أَخْسَنَهَا
أَضَلَّ بِدُنْيَا كَأَشْرُ مَا يَفْقَى عَلَى مَا يَفْقَى جَوَّاحٌ اپنی دنیا کو محبوب جانے تو نبی
آخرت کو ضرر پہنچاتا ہے اور جو کوئی اپنی آخرت کو دوست رکھے وہ اپنی دنیا کو ضرر پہنچاتا ہے تو
اختیار کر دایسی چیز کو جو باقی رہے یعنی آخرت کو ایسی بات پر جو فنا ہو جاوے یعنی دنیا پر آخرت
کو ترجیح دو ف کیونکہ جب دنیا کی محبت رکھیگا اس کے حاصل کرنیکی فکر میں دوبارہ بگاڑ آخرت کے فکر
کے لئے فراغت نہین پائیگا۔ حَقَّ لِعَيْنِ عَبْدِ الدِّينِيَّارِ وَلِعَيْنِ عَبْدِ الدَّارِ هُوَ لَعْنٌ ہوا خدا
کا بندہ اور ملعون ہوا درم کا بندہ فقیر کہتا ہے کہ لمن جملہ خبریہ ہو سکتا ہے اس کے بموجب یہ ترجمہ ہے جو

ہوا اور جو سکسہ ہے کہ جلد افشاء یعنی مائے ہو یعنی زندہ دنیا اور دہم راندہ درگاہ ہو کہ نیکی اور رحمت سے دور پڑے۔ حق
 مَا ذُنُوبَانِ جَاءَاكَ اَنْ سَلَا فِي غَنَمٍ بِاَقْسَدَ لَهَا مِنْ حِرْصٍ عَلَى الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِيْنِمْ دُوْجُوْ
 بھڑیے جو کسی ریوڑ میں چھوڑے جائیں وہ اس ریوڑ کی اتنی تباہی نہیں کرتے جتنی آدمی کی حرص مال اور شرف پر اس کے
 دین کو تباہ کرتی ہے **ف** لہذا متعلق اس کا ہے یعنی جیسے مال اور شرف کی حرص میں تباہی ڈالتی ہے ویسی تباہی
 بھی ریوڑ میں بھڑکریوں کی تباہی نہیں کرتے غرض یہ کہ حرص کا فساد بہت ہوتا ہے۔ حق لَا تَحْجِدُ وَالضَّيْعَةُ
 فَكُنْ عَبْوًا فِي الدُّنْيَا بَاغٍ اَوْ يَهْتَبِيْ كَوْمَتٍ حَاصِلٌ كَرُوْكَ اُس کے سبب دنیا میں غربت کرو گے مَا اَنْفَقَ مَوْءُوْنٌ مِّنْ
 نَّفَقَةٍ اِلَّا اَسْحَرٰ فِيْهَا اِلَّا نَفَقَتُهُ فِيْ هٰذَا التُّرَابِ کوئی مؤمن کچھ خرچ نہیں کرتا کہ اس میں سکون و تاب نہ ملتا ہو بخیر اس کے
 خرچ کرے اس میں مٹی میں یعنی مکان بنانے میں خرچ کرے نیکو ثواب کچھ نہیں ملتا **ف** مکان سے یہ مراد ہے کہ حاجت سے
 زائد اور فخر کے لئے بناے اِنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ بِمِائَةٍ مِّنْ مَّوَدَّ مَعَهُ قَرٰى قَبْتٌ
 مُّشْرِفًا قَالِ مَا هٰذِهِ قَالَ اصْحَابُهُ هٰذِهِ لِفُلَانٍ رَّجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَسَكَتَ وَحَمَلَهَا فِيْ نَفْسِهِ
 حَتّٰى لَمَّا جَاءَ صَاحِبُهَا فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَاَعْرَضَ عَنْهُ صَنَعَ ذٰلِكَ مَرًا اَحْتٰى عَرَفَتْ الرَّجُلُ
 الْعُصْبَ فِيْهِ وَالرَّعْرَاضَ عَنْهُ فَشَكَى ذٰلِكَ اِلَى اصْحَابِهِ وَقَالَ وَاللّٰهِ اِنْ لَّا تَذْكُرُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا خَرَجَ قَرٰى قَبْتًا فَجَعَلَ الرَّجُلُ اِلَى قَبْتِهِ هَدْمًا حَتّٰى سَوَّاهَا بِالْاَرْضِ فَخَرَجَ
 رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمَّ رَجُلًا قَالِ مَا صَدَقْتَ الْقَبْتَةَ قَالُوْا شَكَى اِلَيْهَا صَاحِبُهَا
 اَعْرَضَتْكَ فَلَا تَخْبَرُ نَاكَ هَدْمًا فَقَالَ اَمَّا اِنْ كُنَّ بِنَاءٌ وَقَالَ عَلٰى صَاحِبِهِ اِلَّا مَا كَانَتْ اَلَا كُنْتُمْ
 اِلَّا مَا كَانَتْ مِنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَدًا رُفِعَ اَبَدًا رُفِعَ اَبَدًا رُفِعَ اَبَدًا رُفِعَ اَبَدًا رُفِعَ اَبَدًا
 ارشاد فرمایا کہ یہ کیا ہے یعنی کس نے بنایا ہے آپ کے اصحاب نے عرض کیا کہ یہ فلان شخص انصاری کا ہے آپ چپ ہو رہے
 اور اس بات کو اپنے دل میں رکھا یہاں تک کہ اُس کا بنانے والا آیا اور لوگوں میں آپ پر سلام کیا تو آپ نے اس سے مونہہ
 پھیر لیا اس شخص نے یہ امر کئی دفعہ کیا یعنی کئی بار سلام کیا اور آپ نے مونہہ پھیر لیا یہاں تک کہ اس شخص نے آپ میں غصہ
 اور اپنے طرف سے روگردانی معلوم کی اس نے اس بات کی آپ کے مقرب یاروں سے شکایت کی اور کہا کہ بخدا میں رسول
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو غصہ دیکھتا ہوں لوگوں نے کہا کہ آپ نکلے تھے اور تیرا برج دیکھا تھا یعنی بغا ہر ہی وجہ جنگی کی
 ہوئی وہ شخص اپنے برج پر گیا اور اُس کو ڈھا ڈالا یہاں تک کہ اُس کو زمین کے چھوڑ کر دیا پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک
 روز نکلے تو اس برج کو نہ دیکھا آپ نے ارشاد فرمایا کہ وہ برج کیا ہوا لوگوں نے عرض کیا کہ اُس کے بنانے والے نے مجھے کچھ
 سنا نہ پھیر لینے کی شکایت کی تھی میں نے اُس کو خبر دی یعنی اس برج کی اس لیے اُس نے اُس کو ڈھا ڈالا آپ نے فرمایا کہ اگاہ ہو ہر عمارت
 اپنے بنانے والے پر وبال ہے بجز اس عمارت کے کہ نہ اس لفظ کو دودفعہ فرمایا اور مقصود یہ ہے بجز اس عمارت کے نہ
 چارہ ہو اس سے یعنی جو عمارت رہنے کی ضرورت کے لئے ہو اُس کے سوا بلا ضرورت بنانا وبال ہوتا ہے لَيْسَ اِلٰى ذٰلِكَ

حَقُّ سِوَايَ هَذِهِ الْخَصَالِ بَدِيَّةٌ يَسْكُنُهَا وَتُؤْتِي بِهَا عَوْنُهَا وَجَلْفُ الْخَبَرِ وَالْمَاءُ أَوْ زَادَ مَا حَقُّ
 ان باتون کے سوا اور کسی چیز میں نہیں ایک گھر جس میں ہے اور ایک کپڑا جس سے اپنی برہنگی چھپا دے اور خشک روٹی یعنی
 بدون سالن کے اور ایک بانی جاء رجل فقال يا رسول الله دلني على عمل اذا انا عملته اجبتني الله واجبتني
 الناس قال اذهب في الدنيا ليحجك الله واذ هدا فيما عند الناس سبحك الناس اي شخص یا عرض کیا یا رسول
 اللہ مجھ کو ایسا عمل بتائے کہ جب میں اسے کروں تو اللہ مجھے دوست رکھے اور لوگ مجھے دوست رکھیں اپنے فرمایا کہ دنیا میں بڑی
 کرامت ہے دوست رکھنا اور ان چیزوں میں جو لوگوں کے پاس ہیں بے غنہ کی یعنی سیکہ مال کی غنہ مت کرو کہ لوگ تجھے دوست
 رکھیںے نام علی حصان فقام وقد اتر في جسد فقال ابن مسعود يا رسول الله لو امرتنا ان
 نبسط لك ونعمل فقال مالي وللدنيا وما انا والدنيا الا كراكب استظل تحت شجرة ثم راح
 وتركها آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک بوریے پر سوئے اور اٹھے ایسی کیفیت سے کہ آپ کے جسم میں بوریے کے نشان ہو گئے
 تھے ابن مسعود نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کاش آپ بکھو فرماتے کہ ہم آپ کے لئے بھینچو یا بھجواتے اور کوئی بات کرتے اپنے فرما
 کہ مجھ کو دنیا سے کیا سروکار میرا اور دنیا کا ایسا حال ہے جیسے کوئی سوار کہ کسی درخت کے نیچے سایہ لے پھر اسکو چھوڑ کر چلا جاوے
 ف کوئی بات کرتے یعنی جو آپ کی راحت اور لذت کا سبب بنتی جیسے دنیا کی آسائش کی چیزیں ہیں سید قال اعط
 اولياي عندي لمؤمن خفيف الحاذ ذو حظ من الصلوة بحسن عبادته واطاعته في السر وال
 كان غامضا في الناس لا يشكرا اليه بالاصابع وكان ينفقه كفا فافضلك على ذلك ثم تقدم بيده
 فقال محلت منيته قلت بواكيتك قلت ترانه آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے دوستوں میں سے میرے
 نزدیک رشک کے لائق وہ مؤمن ہے جو سبکبار ہو یعنی مال اور عیال کم رکھتا ہو غنا سے بڑے حصے والا جو جیسے اپنے رب کی
 عبادت اچھی کی اور اسکی فرمانبرداری پوشیدگی میں بجالاے اور لوگوں میں مشہور نہ ہو ان تکلیفوں سے اسکی طرف اشارہ نہ کیا
 جاتا ہو اور اسکا رزق احتیاج کے موافق نہا جس پر سے صبر کیا پھر اپنے ہاتھ پر ہاتھ ملاوے اور شاد فرمایا اسکی موت جلد
 آئی ہو اور سپرد کرنے والیاں کم ہوں اسکی میراث کم رہی ہو نفیر کہنے کو کہتے ہیں بہانہ یہ غرض ہے کہ تعجب اور غلیل
 کے طور پر ایک انگلی کو دوسری پر مارا جیسے روپیہ رکھنے میں مارنے میں حق عرض علی ربی لیجعل لی نبطا مسکة
 ذهباً قلت لا يارب ولكن اشبع بئى ما واجه بئى ما فاذا اجعت تضعت اليك وذكرك واذ
 شبعنت حمدتك وشكرتك مجھ میرے رب نے یہ غلام کیا کہ میرے لئے بھلا رہا کہ کو سونا بنا دے میں نے غرض کی کہ
 یارب ایسا نہ کر لیکن ایسا کہہ کہ ایک روز شکم سیر ہوں اور ایک روز بھوکا رہوں تو جب میں بھوکا رہوں تیرے سامنے آؤں
 اور بھوکا یا کروں اور جب میں شکم سیر ہوں تو تیری حمد کروں اور تیرا شکر کروں بھلا اُس زمین کو کہتے ہیں جس میں بھوکا
 ہوں اور نہ کہ کی زمین ایسی ہی ہے حق من اصبح منكوا منافي يتر به معا في جسد عندك فقلت
 بئى ما فكمما حازرت له الدنيا بحال فابرها جبروني ثم من صبح کرے اس طرح کہ اپنے نفس میں مومن ہو اور

اپنے دن میں عافیت کے ساتھ اسکے پاس ایک دن کی غذا ہو گویا اسکے لئے دنیا سرسبز ہو گئی ماکلاً ادرحی
وَمَا أَشْرَقَ شَرْقًا بَطْنُ مُحَمَّدٍ بَنِیْ اَدْرَاكُلَاتٍ یَقِیْنُ صَلَیْہَہُ فَاِنْ كَانَ لَا مَحَالَةَ فَثَلَاثُ طَعَامٍ وَ
ثَلَاثُ شَرَابٍ وَثَلَاثُ لَفْظٍ اَدْمِیْ لَمْ یَنْهَیْ بَرْنَ ہنہن بھر زیادہ براسیٹ سے یعنی پیٹ کو انگوٹھ ناک بھرنا نہایت
برکات ہے آدم زاد کو چند لقمہ کافی ہیں جو اسکی پیٹھ سیدھی رکھیں تو اگر پیٹ بھرنا ضروری ہی ہو تو تہائی پیٹ کھانے کے لئے
رکھے اور تہائی پانی کے لئے اور تہائی اپنا راس لینے کے لئے سَمِعَ رَجُلًا یَجْشَعُ فَعَالَ اَقْصَرَ مِنْ جُشَعًا لَّكَ كَانَ
اَطْوَلَ النَّاسِ حَیْثُ عَمِلَ مِنَ الْقِيَمَةِ اَلْھُوَ اَوْھُو شَبَعًا فَاِیْ لَدُنْیَا اَخْفَضَتْ عَلٰی السَّرِیْہِ وَسَلَمَ نَے ایک شخص کو دکھا لیتے
سنا اپنے فرمایا کہ اپنی دکان کو کرسی پر کھا کہ بہت کھانے سے دکان آتی ہے کیونکہ لوگوں میں سے زیادہ بھوکا دیکھا اسکے دن
ہو گا جو ان میں سے زیادہ شکم سیر دنیا میں ہو گا یعنی جو دنیا میں پیٹ زیادہ بھرے گا وہی آخرت میں زیادہ بھوکا رہے گا۔
اِنَّ لِکُلِّ اُمَّةٍ فِتْنَةً وَفِتْنَةُ الْاُمَمِیِّ الْمَالُ ہر امت کے لئے ایک آزمائش ہے اور میری امت کی آزمائش مال ہے
یعنی اللہ تعالیٰ انکو تو انکو آزمائش سے کرنا ہے کہ انکو جانچے کہ ہر امت پر ہے میں یا نہیں حق یحیٰ یا بن اَدْمِیْ
الْقِيَمَةُ كَانَتْ بِكَ جُحُودٌ فَيَقُولُ بَيْنَ يَدَيَّ اَللّٰهُ فَيَقُولُ لَهُ اَعْطَيْتُكَ وَخَقَّ لَنَّاكَ وَالْعَمَلُ عَلَيْكَ فَمَا
صَنَعْتَ فَيَقُولُ رَبِّ جَمَعْتَهُ وَتَمَنَّنَتْهُ وَتَرَكْتُهُ اَلْاَزْمَا كَانَ فَارِجُفْنِيْ اِيْلَكَ بِهٖ كَلِمَةٍ فَيَقُولُ لَهُ
اَرِنِيْ مَا قَدْ مَنَنْتَ فَيَقُولُ رَبِّ جَمَعْتَهُ وَتَمَنَّنَتْهُ وَتَرَكْتُهُ اَلْاَزْمَا كَانَ فَارِجُفْنِيْ اِيْلَكَ بِهٖ كَلِمَةٍ فَاِذَا
عَبَدْتُ لَمْ تَقْدِرْ خَيْرًا فَيَمْضِيْ بِهٖ اِلَى النَّارِ اَدْمِیْ کو قیامت کے دن لایا جائیگا گویا کہ وہ بکری کا بچہ ہے یعنی
ضعف اور حقارت کے سبب اور اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا کیا جائیگا تو اللہ تعالیٰ اسکو فرمایگا کہ میں نے تجھ کو مال
دیا تھا اور تجھ کو مالک کیا تھا اور تجھ پر انعام کیا تھا تو تو نے کیا کیا وہ عرض کرے گا کہ میرے پروردگار میں نے اسکو
جمع کیا اور بڑھایا اور جب قدر تھا اس سے میں نے اسکو زیادہ چھوڑا تو اب مجھ کو دنیا میں بھیجنا کہ میں اس سبک
تیرے پاس لاؤں اللہ تعالیٰ اس سے ارشاد فرمایگا کہ مجھ کو دکھا جو تو نے کوئی بھلائی آگے بھیجی پھر وہ بھی گریگا
یا رب میں نے اسکو اکٹھا کیا اور اسکو بڑھایا اور جب قدر تھا اس سے زیادہ چھوڑا تو مجھ کو بھیج کر تیرے سامنے سب
حاضر کروں فرض کیا اسکے حال سے ظاہر ہو گا کہ وہ ایسا بندہ ہے جس نے کوئی خیر آگے نہیں بھیجی تو اسکو دوزخ میں بھیجا
حکم کیا جائیگا لَا تَزُولُ قَدَمَا بَنِیْ اَدْمِیْ مِنَ الْقِيَمَةِ وَحَتَّى یُسْأَلَ عَنْ خَمْسِ عَمَلٍ فَمِنْ اَعْمَالِہٖ وَ
عَنْ شَبَابِہٖ فَمِنْ اَبْلَاکِہٖ وَعَنْ مَّالِہٖ مِنْ اَبْنِ الْاَنْسَبِہٖ وَفَمِنْ اَنْفَقَہٗ وَمَا ذَا عَمَلٍ فَمِنْ اَعْمَالِہٖ ابْنِ
آدم کے دونوں باطن قیامت کے دن اپنی جگہ سے نہ ہلے گی یہاں تک کہ پانچ باتوں سے پوچھا جائے اول اسکی عمر کا حال
کہ اسکو کس چیز میں فنا کیا دم اسکی جوانی کا حال کہ کس چیز میں صرف کی سویم اسکے مال کا حال کہ اسکو کھانے کا کیا جام
اسکو کس چیز میں صرف کیا نجم اپنے علم کے بموجب کیا عمل کیا ماکہک عبد فی الدنیا اے اَبْنَتِ اللّٰہُ الْحَکْمَہُ
فِیْ قَلْبِہٖہٗ وَانْطَلَقَ بِہَا لِسَانُہٗ وَبَشَّرَہٗ عَیْبُ الدُّنْیَا وَدَاۡہَا وَدَوَّۡہَا وَخَرَجَہٗ مِنْہَا سَالِمًا اِلٰی

دارالسلام جو بندہ دنیا میں ہے غیبتی کرنا ہر تو اللہ تعالیٰ اسکے دلیں انائی پیدا کرنا ہر اور اسکی باج و انائی بلانا ہر اور اسکو دنیا کا عیب دینا
 کا مرض اور اسکا علاج دکھا ہر اور اسکو دنیا سے صحیح مسلم بہشت کی طرف نکالنا ہر و دنیا کے مرض سے مخلص ہونا ہر و ہر کسب و کار میں
 ہر حق قال قل اقلع من اخلص الله قلبه لا ايمان جعل قلبه سلبا و كسا له صا و ناقه و نفسه مطمئنة و خليفته مستقيمة
 و جعل اذنه مسمعة و عينه ناظرة فاما الاذن فسمع و اما العين فمفترضة لما يؤمن على القلب و
 قل اقلع من جعل قلبه و اعيانا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نجات پائی اس شخص نے جسکا دل اللہ تعالیٰ نے
 خالص کیا ایمان کے لئے اور اس کے دل کو سالم بنایا یعنی اخلاق بد سے اور اسکی زبان کو سچی اور اس کے نفس کو اطمینان والا اور
 اسکی طبیعت کو سیدھی بنایا اور اس کے کان کو حق بات کا سننے والا اور اسکی آنکھ کو صانع کی دلیلین دیکھنے والی بنائی تو
 کان تو ایک قیف ہے باقی رہی آنکھ وہ ٹھیرانے والی اُس بات کی ہے جسکو دل نگاہ رکھتا ہے اور نجات پائی اس شخص
 نے جسکا دل نگہبان ہو و شروع کرنا یا گیا ف کان قیف ہے یعنی جیسے قیف سے عرق وغیرہ شیشہ میں بہو پختا
 ہے اسی ہی بات کان سے دل میں بہو پختی ہے اور آنکھ ٹھیرانے والی ہے یعنی آنکھ کی راہ سے بھی بہت چیزیں دل میں
 جاتی ہیں اور اُس میں ثابت رہتی ہیں حق اذ اذ آیت اللہ عنہ و جعل يعطى العبد من الدنيا على معاينه
 ما يحب و اما هو استبد راج ثم لا رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما نسئ ما ذكرنا به
 فتحنا عليهم ابواب كل شيء حتى اذا فرجوا بما اوتوا اخذناهم بغتة فاذا هم مبلسون
 جب تو دیکھے کہ اللہ عز و جل کو کہ وہ کسی بندہ کو دنیا میں سے اسکی محبوب چیزیں باوجود اسکی نافرمانیوں کے عنایت فرماتا ہے
 سو یہ صرف ڈھیل دینی ہے پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی فلما نسئ ما ذكرنا به لآیہ یعنی جب کافر محبوب
 وہ باتیں جسے انکو نصیحت کی گئی تو سمجھنے پر ہر چیز کے دروازے کھول دیے یہاں تک کہ جب وہ خوش ہوئے ان چیزوں
 سے جو انکو دی گئیں سمجھنے انکو یکایک پکڑا تو سوف حیران نا امید ہو گئے ان رجل من اهل الصفة ثوبی و ترك
 دينارا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كية قال ثم ثوبی اخر فانك دينارا فقال
 رسول الله صلى الله عليه وسلم كيتان ايك شخص نے اہل صفہ میں سے وفات پائی اور ایک شرفی چھوڑی
 تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ایک غ ہے بلوی کہتے ہیں کہ پھر دوسرا شخص ملا اور اسنے وہ شرفیاں چھوڑیں
 تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ دو غ ہیں ف یہ ارشاد نہاد و فقر کے حق میں کہ دعویٰ فقیری کریں اور مال کمیز
 جھوٹے دعوے کی بھی سزا ہے کہ اس مال سے انکو دانا جاوے لیکن اگر مال جمع کرے اور اسکی زکوٰۃ ادا کرتا رہے تو ممنوع
 نہیں حق و عن معاوية انه دخل على خاله ابی ہاشم بن عتبة يعوده فبکی ابو ہاشم فقال
 ما يبكيك يا وجمع يشذرك امرح من على الدنيا قال كلا ولكن رسول الله صلى الله عليه
 وسلم عهد اليك انك اذا اخذت ما قال وما ذاك قال سمعته يقول انما يكفيناك من جمع المال
 خادم و مترك في سبيل الله و اني قد جففت امرح من امرح من مروي ہے کہ اپنے امون باور

سچے کو ہم جانتے ہیں لیکن غم القلب کیا۔ پہلے آپ نے فرمایا کہ وہ ایسا آدمی ہے جو اگر ہمتی ہو کہ اس پر کوئی گناہ ہو نہ ظلم نہ کینہ نہ
 حسد اور بھڑاؤ نہ ہو۔ اذْكَرَ بَيْنَكَ وَلَا سَلْبَكَ مَا كَانَتْ لَكَ الدُّنْيَا حِفْظًا أَمَانَةً وَوَصْدًا قَدْ حَلَّ بَيْتُ وَحُشْنٌ حَلِيفَةٌ
 وَحِفْظَةٌ فِي طَعْنَةٍ جَائِزَةٍ مِینَ مِینَ کہ جب تجھ میں ہوں تو تجھ کو دنیا کے فوت ہونے سے کچھ غم نہ رہیں ایک امانت کی ضمانت
 دوم بات کا سچ کہنا سہم وادت کا اچھا ہونا چہارم پرہیزگاری لقمہ میں ف دنیا کے فوت ہونے سے اسٹھے غم نہ ہو گا کہ
 بہشت کی نعمتیں ہاتھ لگنی اور لقمہ میں پرہیزگاری سے یہ مراد ہے کہ حرام اور حاجت سے زیادہ نہ ہو اور بہت نہ کھاوے
 سیدوہی قَالَ بَلَّغْنِي أَنَّهُ قِيلَ لِلْفَخَّانِ الْحَسْبُكَ مَا بَلَغَ بِكَ مَا نَزَى يَعْنِي الْفَضْلُ قَالَ وَصْدًا قَدْ حَلَّ بَيْتُ وَ
 اَدَاءُهَا مَا نَزَى وَتَوَكَّلْ مَا لَا يَعْنِي اِمَامُ مَالِک نے کہا کہ مجھ کو یہ خبر ہو چکی ہے کہ کسی نے قہمان حکم سے کہا کہ تجھ کو کس
 چیز نے اس مرتبہ پر پہنچایا جو ہم دیکھتے ہیں یعنی فضیلت پر قہمان نے کہا کہ بات کس طرح کہنے اور امانت کے ادا کرنے اور یہاں
 بات چھوڑنے نے مجھ کو اس درجہ پر پہنچایا جو اعمالِ نیک کی اُصلوۃ فقوۃ یَا رَبِّ اَنَا الصَّالِحَةُ فَقُوۃً فَيَقُولُ اِنَّكَ
 عَلٰی خَيْرٍ فَيَحْيٰی الصَّدَقَةُ فَقُوۃً فَيَقُولُ اَنَا الصَّدَقَةُ فَيَقُولُ اِنَّكَ عَلٰی خَيْرٍ ثُمَّ يَحْيٰی الصَّيَامُ فَقُوۃً
 یَا رَبِّ اَنَا الصَّيَامُ فَيَقُولُ اِنَّكَ عَلٰی خَيْرٍ ثُمَّ يَحْيٰی الْاَعْمَالُ عَلٰی ذَلِكَ یَقُولُ اللّٰهُ تَعَالٰی اِنَّكَ عَلٰی خَيْرٍ
 ثُمَّ يَحْيٰی الْاِسْلَامُ فَقُوۃً یَا رَبِّ اَنْتَ السَّلَامُ وَاَنَا الْاِسْلَامُ فَقُوۃً اللّٰهُ تَعَالٰی اِنَّكَ عَلٰی خَيْرٍ بِكَ
 الْیَوْمَ اَخَذْنَا وَبِكَ اَعْطٰی قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی فِیْ کِتَابِهِ وَمَنْ یَنْتَبِذْ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُقْبَلَ مِنْهُ وَ
 هُوَ فِی الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخُسْرٰی اِنِ اَعْمَالَ اُوْنِیْکَ مِیْنِ شَعَاعَتِ کے لئے قیامت میں تو نماز اور عبادت اور کبھی بے میرے پروردگار
 میں نماز ہوں مگر شفاعت کا رتبہ ہے تو اسد تعالیٰ فرمائے گا کہ تو بھلائی پر ہے یعنی تو خوب ہے لیکن صرف تو ہی کفایت نہیں کرتی
 پھر صدقہ اور عبادت کرے گا کہ یارب میں صدقہ ہوں ارشاد فرمائے گا کہ تو بھلائی پر ہے پھر روزہ آدینکا اور عرض کرے گا کہ یارب
 میں روزہ ہوں ارشاد کرے گا کہ تو بھلائی پر ہے پھر اعمالِ صالحہ آئینکے اسد تعالیٰ فرمائے گا کہ تو بھلائی پر ہے پھر اسلام آدینکا
 اور عرض کرے گا کہ یارب تو عیبوں سے سالم ہے اور میں اسلام ہوں تو اسد تعالیٰ فرمائے گا کہ تو بھلائی پر ہے آج میں تجھی سے
 مواخذہ کروں گا اور تیرے ہی ذریعہ سے دوں گا یعنی چاہے اسد تعالیٰ اپنے قرآن مجید میں فرماتا ہے من یتبع غیر
 الاسلام آتٰیہ یعنی جو کوئی سوائے اسلام کے کوئی دین نہ دھونڈے تو ہرگز اس سے مقبل نہ ہوگا اور وہ شخص آخرت میں
 نقصان والوں سے ہوگا جاکہ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَظِیْمٌ وَاَقْرَبُ فَقَالَ اِذَا مُتَّ
 فِی صَلَاتِكَ فَصَلِّ صَلَاتَہٗ مُوَدِّعٌ وَلَا تَتَكَلَّمْ وَلَا تَعْلَمْ لَعْنَةُ عَدُوٍّ وَاَجْمَعِ اَوْلَیَاکَ سِوَا فِی اَیْدِیْ
 النَّاسِ ایک شخص غیبی صلے اسد علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور عرض کیا کہ مجھ کو نصیحت فرمائی اور مختصر فرمائی آپ نے فرمایا کہ جب
 تو اپنی نماز میں کھڑا ہو تو ایسی طرح اسکو ادا کر جیسے رخصت کرنا ہو ایسی کلام مت بول جس سے تو کوئی عذر کرے اور
 دل میں نا اہمدی ٹھان لے اس مال سے جو لوگوں کے قبضہ میں ہے یعنی انکے مال کی طرح مکرر رخصت کرنے والے
 کی طرح نماز پڑھ یعنی جو ماسوی اسد کو چھوڑنے والا مواد کل سے مراد روز قیامت پروردگار کے سامنے ہے حق تبارک و تعالیٰ

ف مقصود یہ ہے کہ فاجر کا انجام عذاب سخت ہے کہ کبھی فتنہ نہ ہوگا تو سپر رشک کرنا اچھا نہیں حق (اذا احببت الله
عبدك احماؤه الدنيا كما يظن احدكم في محبة المنة حب الله تعالى کسی بندہ کو دوست رکھتا ہے تو اسکو
دنیا سے روکتا ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو پانی سے روکے رہتا ہے یعنی استغاثہ کے کو ائتتاتان بکیر مھماہین
ادھر بکیر المونک والمونک حین لکمی من من الفتنة ویکون فلة المال وفلة المال اقل للحساب
دو چیزیں ہیں جنکو آدمی برا جانتا ہے ایک موت کو مالانکہ موت مومن کے حق میں فتنہ سے بہتر ہے دوم برا جاتا ہے مال کی
کمی کو مال کا کم ہونا حساب کی کمی کا باعث ہے۔ شکی نأ الی الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انجوع قرعنا
عن بطوننا عن حجر حجر قرع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بطوننا عن حجر حجر قرع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کہتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بھوک کی شکایت کی اور اپنے پیٹ کھول کر ایک ایک ٹھچر دکھایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا پیٹ کھول کر دو ٹھچر دکھائے ف یعنی ہر ایک نے بھوک کے مارے اپنے پیٹ پر ٹھچر باندھ لئے تھے کہ
کھڑے ہونے اور سستہ چلنے کی قوت ہو اور غرض یہ کہ اناؤ دکھایا کہ میں سے اسباب میں زیادہ ہوں اسپر صبر کرنا چاہئے
حق خصلتان من کانتا فیہ کتبہ اللہ شاکرا صابرا من نظر فی دینہ الی من هو فوقہ فاقدر علی
یہ ونظر فی دنیاہ الی من هو دونہ فحمل اللہ علی ما فضله اللہ علیہ کتبہ اللہ شاکرا صابرا ومن
نظر فی دینہ الی من هو دونہ ونظر فی دنیاہ الی من هو فوقہ فاقدر علی ما کان منہ لکم کتبہ اللہ شاکرا صابرا جس
شخص میں دو خصلتیں ہوں اللہ تعالیٰ اسکو شکر گزار صابر لکھتا ہے یعنی جو شخص کہ اپنے دین میں اپنے سے زیادہ کو دیکھے
اور اسکی پیروی کرے اور اپنی دنیا میں اپنے سے کمتر کو دیکھے اور اسکی حمد کرے اسبات پر کہ اللہ نے اسکو اس کم پر فضیلت
دی تو ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ شاکر صابر لکھتا ہے اور جو کوئی اپنے دین میں اپنے سے کمتر شخص کو دیکھے اور اپنی دنیا میں
اپنے سے زیادہ کو دیکھے اور اسوس کرے اچھیر رجوا سکون ملی تو ایسے شخص کو اللہ شاکر لکھے نہ صابر ف یعنی جب میں
کی بات کرے تو اپنے سے فضل کو دیکھنا چاہئے کہ میں نے یہ کام کیا کیا ہے فلاں شخص مجھ سے زیادہ کرتا ہے تب صابر شاکر
لکھا جائیگا اور جب نہ لکھتا اگر دنیا کی تکلیف غیر دیکھے تو اپنی کم تر کو دیکھے کہ اسکی نسبت پھر بھی اچھا ہوں تو مجھ سے زیادہ نصیب
میں گرفتار ہے تو اسبات سے صبر جائیگا اور اس کے خلاف کرنے میں غرور اور حسد پیدا ہوگا قال امس فی خلیتی لیسبع
امس فی محبت المساکین والدنوی منهم وامرئی ان انظر الی من هو دونی ولا انظر الی من هو فوقی
وامرئی ان اصل السیم وان اذ برکت وامرئی ان لا اسأل احدا شیئا وامرئی ان اقول بالحق
وان کان مرئی ان لا اخاف فی اللہ لومة لا یترو وامرئی ان اکثر من قول لا حول ولا قو
الا باللہ فانھن من کثر تحت العرش ابذرہ کہتے ہیں کہ مجھکو میرے دوست یعنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
سات باتوں کا حکم کیا ایک مجھکو حکم کیا ساکین کے دوست رکھنے اور ان سے قریب ہونیکا اور ایک مجھکو حکم کیا کہ اپنے سے
کمتر کو دیکھوں یعنی دنیا کے باب میں اور اپنے سے زیادہ کو نہ دیکھوں اور ایک مجھکو حکم کیا کہ صلہ رحم کروں یعنی رشتہ داروں

سے سلوک کردن اگرچہ وہ قطع قرابت کرین اور ایک مجھکو یہ حکم کیا کہ کسی سے کچھ نہ مانگوں اور ایک مجھکو یہ حکم کیا کہ حق بات کہوں اگرچہ تلخ ہو اور ایک مجھکو یہ حکم کیا کہ دین خدا کے معاملہ میں کسی ملامت گرگی ملامت سے نہ ڈروں اور ایک مجھکو یہ حکم کیا کہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ زیادہ کہا کروں کیونکہ یہ کلمہ عرش کے نیچے کے خزانہ میں سے ہے حَبِّبَ الْکَلَامُ وَالنِّسَاءُ وَجُعِلَتْ قُرْآنُ عَيْنِي فِي الصَّلَاةِ مجھکو محبوب کر دی گئی خوشبو اور جو تین اور کی گئی ہے میری راحت نماز میں ہے اِيَّاكَ وَالتَّوَكُّلُ فَإِنَّ عِبَادَ اللَّهِ لِيُسْئِلُوا بِالْمَتَاعِ اپنے آپکو دور رکھ آرام طلبی سے کیونکہ اللہ کے بند آرام طلب نہیں ہوتے۔ یعنی جو اللہ کی عبادت میں مشغول ہیں وہ تن آسانی نہیں کرتے مَنْ رَضِيَ مِنَ اللَّهِ بِالْيُسْرِ مِنَ الرِّزْقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِالْقَلِيلِ مِنَ الْعَمَلِ جو کوئی اللہ سے راضی ہو تھوڑے سے رزق پر تو اللہ اس سے راضی ہوتا ہے تھوڑے سے عمل پر مَنْ جَاعَ أَوْ اخْتَجَعَ فَلَمَنَّهُ النَّاسُ كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُزِدَّكَ رِزْقًا سَنَةً مِنْ حَلَالٍ جو کوئی مجھوکا ہوا محتاج ہو اور لوگوں سے سہاوت کو چھپا دے تو خدا سے عذر مانگے حق ہوگا کہ اسکو ایک برس کا رزق وجہ حلال سے روزی کرے إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ عَبْدًا عَمِلَ ذَلِكَ مِنَ الْفَقِيرِ الْمُتَعَفِّفِ أَبَا الْعِيَالِ اللہ تعالیٰ اپنے بندے مومن کو دوست رکھتا ہے جو فقیر اور پارسا اور کنیہ والا ہو اسْتَسْقَى بَعْثُ مَا عُمِرَ فَبُيِّنَ بَيْنَهُ قَدْ شَيْبَ يَعْسَلُ فَقَالَ إِنَّهُ لَطَيِّبٌ لَكِنِّي أَسْمَعُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ نَحَى عَلَى قَوْمٍ شَهْوَاهُ تَهْوَى فَقَالَ أَذْهَبْتُمْ طَيِّبًا تَكُونُ فِي حَيَاةِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا فَأَخَافُ أَنْ تَكُونُوا حَسَنًا تَنَاسَلُ عَجَلْتُمْ لَنَا فَاكْثَرْتُمْ بِهِ اِیک روز حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بانی مائتات آپ کے پاس بانی شہد ملا ہوا لائے انہوں نے فرمایا کہ یہ عمدہ چیز ہے لیکن میں خدا سے عذر مانگتا ہوں کہ اُس نے ایک قوم پر انکی خواہشوں کا عیب کیا ہے اور فرمایا ہے اذہتم طیباً تم فی حیاتکم الدنیا داہمتہم ہا۔ یعنی تم اپنی خواہشوں کو اپنی دنیا کی زندگی میں لے چکے اور اُن سے تم فائدہ اٹھا چکے تو میری اس بات سے ڈرتا ہوں کہ ہماری نیکیوں کا ثواب ہمو جلد دیا جائے اور اپنے اُس بانی کو نہ پیا ف یعنی جیسے کافروں کو اللہ تعالیٰ فرمایا کہ دنیا ہی میں فائدہ اٹھا چکے تو مبادا ہماری نیکیوں کے عوض یہ نعمتیں دنیاوی نہ ہو جائیں اور ہم دہائے ثواب سے محروم رہیں اسلئے وہ شہد کا شربت نہ پیا۔ قَالَ مَا شَيْعُنَا مِنْ قَوْمٍ حَتَّى فَتَحْنَا خِيَابَهُمْ فَفَرَّقَ بَيْنَهُمْ ابْنُ عَمْرٍو کہتے ہیں کہ ہم کمجوروں سے شکم سیر نہوے یہاں تک کہ ہم نے خیر کو فتح کیا باب سوم اہل اور حرص کا بیان اہل کے سنی اُچیر کی امید رکھنی جب کو دل چاہے مثلاً عمر کا زیادہ ہونا اور الدار ہونا۔ سید قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْرَأُ ابْنُ أَدَمَ وَكَشِبَتْ مِنْهُ اَلْثَنَانِ اَلْمُحْرَصُ عَلَى الْمَالِ وَالْمُحْرَصُ عَلَى الْعَمَلِ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ آدمی بوڑھا ہوتا ہے اور اسکی دو چیزیں جوان ہوتی ہیں ایک اہل پر حرص کرنا دوم عمر پر حرص کرنا اَحْصَانُ رَزَقَ اللَّهُ اِلَى اَمْرِ اٰخَرٍ اَجَلَهُ حَتَّىٰ بَلَغَهُ سِتِّينَ سَنَةً اللہ تعالیٰ نے اُس شخص کا مقرر کر دیا جسکی اجل میں تاخیر کی یہاں تک کہ اسکو ساٹھ برس تک پہنچاؤ ف یعنی جب اتنی عمر کو پہنچ گیا اور پھر بھی توبہ نہ کی اور مر گیا تو اسکا کچھ مقرر نہ بنا جائیگا کیونکہ جوانی میں توقع بڑھا ہے کی تمی اور بڑھاپے میں سوا مرنے کی کیا توقع ہوگی حَتَّىٰ لَوْ كَانَ لِابْنِ اَدَمَ

وَأَدْبَانٍ مِنْ مَالٍ لَا تُبْغَىٰ تَالِيَةً وَلَا يُجْلَىٰ جُحَىٰ ابْنِ أَدَمَ لَا التُّرَابَ وَيَتَوَقَّعُ اللَّهُ عَلَىٰ مَنْ كَانَتْ
اگر آدمی کے پاس دوائے مال کے ہوں تو تیسرے کو چاہیگا اور آدمی کے پیٹ کو کوئی چیز نہیں بھرتی بھرشی کے یعنی ٹی
میں جانے تک حرص نہیں جاتی اور اس توبہ قبول کرتا ہے اس شخص کی جو توبہ کرے یعنی حرص سے قَالَ أَخَذَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ جَسَدِي فَقَالَ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَيْرُ نَبِيٍّ أَوْ عَابِرِ سَبِيلٍ وَعَدَّ
نَفْسَكَ مِنْ أَهْلِ الْقُبُورِ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا بعض بدن پکڑا اور فرمایا کہ دنیا
میں رہ اسی طرح کہ گویا کہ تو مسافر ہے یا راہ کا گزرنے والا اور اپنے نفس کو قبر والوں میں شمار کر ف یعنی مخلوق سے علا
قطع کرنے اور اپنی لذتوں کو چھوڑنے کے سبب اپنے آپکو مردہ کی طرح جان۔ حق قَالَ مَنْ يَتَارَسُوَلُ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا وَأُمَّيْ نَطَائِنُ شَيْئًا فَقَالَ مَا هَذَا يَا عَبْدَ اللَّهِ قُلْتُ شَيْءٌ مِمَّنْ صَلَّيْتُ قَالَ أَلَا مَنِ اسْتَرْحَ
مِنْ ذَلِكَ ابْنِ عُمَرَؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہم پر گزرے اور میں اور میری ماں گھر کو گارا لگا رہے تھے آپ نے
فرمایا کہ اے عبد اللہ یہ کیا ہے میں نے عرض کیا کہ دیوار ہے کہ جسکی ہم مرست کرتے ہیں اپنے فرمایا کہ اگر زیادہ جلد سے ف
یعنی جبل اور دنیا سے گذرنا اسکے ڈھنسنے سے زیادہ جلد ہے اور عرض یہ کہ آخرت کی صلاح اور مرست دنیوی امور میں مشغول
ہونے سے بہتر ہے۔ ح إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُهْرِقُ الْمَاءَ فَيَتِمُّمُ بِالْتُّرَابِ قَائِلًا
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْمَاءَ مِنْكَ قَرِيبٌ يَقُولُ مَا يَذُرُّنِي لَعَلِّي لَا أَبْلُغُكَ رَسُولُ خُصَمَاءِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ
پھرشی سے تیم کرتے ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ میں عرض کرتا کہ یا رسول اللہؐ میری آپ سے نزدیک ہے تو آپ فرمانے کہ مجھے کیا حکم
ہے کہ شاید پانی تک نہ پہنچوں ف یعنی عمر و فاکر سے اور فرصت نہ پاؤں کہ پانی تک پہنچوں اور وضو کروں حق۔
قَالَ هَذَا ابْنُ أَدَمَ وَلَهُذَا اجْلُهُ وَوَضَعَ يَدَهُ عِنْدَ قَعَاءَ ثُمَّ بَسَطَ فَقَالَ وَثَمَّ أَصْلُهُ أَخْضَرَتْ صَلَاسُ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ آدمی ہے اور یہ اسکی موت ہے اور اپنا ہاتھ اپنی گڈی کے پاس رکھا پھر ہاتھ پھیلا یا یعنی دور کیا
اور فرمایا اس جگہ اسکی آرزو ہے یعنی فاصلیہ ف مقصود یہ ہے کہ اجل نزدیک ہے اور آرزو دور دورا نکھار اُمَمِي
مَا بَيْنَ السَّيِّئِينَ إِلَى السَّعِيدِينَ وَأَقْلَهُهُمْ مَنْ يَجُوزُ زُذْلِكَ مِيرِي هِت کی عمر میں ساٹھ سے لیکر ستر برس تک
میں اور انہیں سے کم ایسے شخص ہیں کہ اس سے تجاوز کریں أَوَّلُ صَلَاحٍ هَذَا وَأَوَّلُ الْيَقِينِ وَالزُّهْدُ وَ
أَوَّلُ مُسَاكِدِهَا الْجَلُّ وَالْأَكْمَلُ اس ہت کی درستی اول یقین ہے اور زہد اور اسکا اول بگاڑ بخل ہے اور آرزو +
ف یعنی اس بات کا یقین ہو کہ اللہ تعالیٰ رازق اور رزق کا قلیل ہے جسکو اس بات کا یقین ہو گا وہ بخل نہ کریگا اور جو کوئی
زہد یعنی دنیا سے بے رغبتی کریگا تو آرزو نہ کریگا۔ سِيدُ لَيْسَ الزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا لَيْسَ الْغِلْظُ وَالْحَشِينُ وَأَكْلُ
الْجُشْبِ إِنَّمَا الزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا وَفَضْلُ الْأَمَلِ دُنْيَا مِ بے رغبتی ہو ا کپڑ پٹنے اور گری کا لباس پہننے اور وہ کسی
روٹی کھانے سے نہیں بلکہ دنیا میں بے رغبتی آمد کا کم کرنا ہے سَمِعْتُ مَا لَيْكَا وَسَمِعْتُ أَيْ شَيْءٍ الزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا قَالَ
طَيْبُ الْكُتُبِ وَفَضْلُ الْأَمَلِ زَيْدُ بْنُ عَصَبٍ کہتے ہیں کہ میں نے ام المک حنے سنا اس حال میں کہ انہے کسی نے

پوچھا کہ دنیا میں زہر کیا چیز ہے انہوں نے فرمایا کہ حلال کمانی اور آرزو کا کم ہونا **باب چہارم مال اور عمر کو طاعت**
 کے لئے دوست رکھنے کا بیان **قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ الْمُتَّقِيَ**
الْغَنَى الْخَفِيَ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے بندہ متقی غنی گوشہ نشین کو یعنی جو مخلوق سے
 علیحدہ ہو کر خدا کی عبادت کرے **أَنْ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ قَالَ مَنْ طَالَ عَمْرُهُ وَحَسُنَ**
عَمَلُهُ قَالَ فَأَيُّ النَّاسِ شَرٌّ قَالَ مَنْ طَالَ عَمْرُهُ وَسَاءَ عَمَلُهُ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ کونسا آدمی بہتر
 ہے آپ نے فرمایا کہ جسکی عمر زیادہ ہو اور اسکے عمل اچھے ہوں اسے عرض کیا کہ کونسا آدمی بُرا ہے آپ نے فرمایا کہ جسکی عمر زیادہ اور
 اسکے عمل بُرے ہوں **يَقُولُ ثَلَاثُ أَقْسَمَ عَلَيْكَ وَأَحَدٌ تُكْمَلُ حِلَّتُهُ فَاحْفَظْهُ فَإِنَّ الدِّينَ يُقْسَمُ عَلَيْكَ**
فَإِنَّهُ مَا نَقَصَ مَالٌ عَبْدًا مِنْ صَدَقَةٍ وَلَا ظَلَمَ عَبْدٌ مُظْلَمًا صَابِرًا عَلَيْهِ إِلَّا زَادَهُ اللَّهُ بِهَا عِزًّا وَلَا
فَتَحَ عَبْدًا بِأَبِ مَسْئَلَةٍ إِلَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ بَابَ فَخْرٍ وَأَمَّا الَّذِي أَحَدٌ تُكْمَلُ فَاحْفَظْهُ فَهَذَا إِمَامُ
الدُّنْيَا لَا رِبْعَةَ نَفَرٍ عَبْدٍ رَزَقَهُ اللَّهُ مَالًا وَعِلْمًا فَهُوَ يَتَّقِي فِيهِ رَبَّهُ وَيَصِلُ رَحْمَةً وَيَعْمَلُ لِلَّهِ فِيهِ
يُحْيِيهِ هَذَا بِأَفْضَلِ الْمَنَازِلِ وَعَبْدٌ رَزَقَهُ اللَّهُ عِلْمًا وَلَمْ يَزِدْهُ مَالًا فَهُوَ صَادِقُ النَّبِيِّ يَقُولُ
لَوْ أَنَّ لِي مَالًا لَعَمِلْتُ يَوْمَ فُلَانٍ فَأَجْرُهُمَا سَوَاءٌ وَعَبْدٌ رَزَقَهُ اللَّهُ مَالًا وَلَمْ يَزِدْهُ عِلْمًا فَهُوَ
يَخْطِئُ فِي مَالِهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ لَا يَتَّقِي فِيهِ رَبَّهُ وَلَا يَصِلُ فِيهِ رَحْمَةً وَلَا يَعْمَلُ فِيهِ حَقَّ هَذَا إِيَّاكَ خَبَرْتُ
الْمَنَازِلَ وَعَبْدٌ لَمْ يَزِدْهُ اللَّهُ مَالًا وَلَا عِلْمًا فَهُوَ يَقُولُ لَوْ أَنَّ لِي مَالًا لَعَمِلْتُ فِيهِ يَوْمَ فُلَانٍ فَهُوَ
نَيْبَتُهُ وَوَزِيرُهُمَا سَوَاءٌ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ تین باتیں ہیں جن میں سے کسی ایک حق ہونے پر میں قسم کھاتا
 ہوں اور ایک حدیث سے بیان کرتا ہوں کہ تم اسکو یاد رکھو جن باتوں پر میں قسم کھاتا ہوں وہ توبہ میں کہ کسی بندہ کا مال
 صدقہ سے کم نہیں ہوتا اور کوئی بندہ کسی طرح کا ظلم نہیں کیا جاتا کہ اس پر وہ صبر کرے مگر اللہ تعالیٰ اس کے سبب سے اسکی عزت
 بڑھاتا ہے اور کوئی بندہ سوال کا دروازہ نہیں کھولتا کہ اللہ تعالیٰ اس پر محتاجی کا دروازہ نہ کھولے اور یہی وہ حدیث جسکو میں
 بیان کرتا ہوں اور تم اسکو یاد رکھو اسکو یوں فرمایا کہ دنیا جا رہی آدمیوں کے لئے ہے ایک وہ بندہ جسکو اللہ نے مال اور علم
 دیا تو وہ اُنہیں اپنے پروردگار سے ڈرتا ہے اور صلہ رحم کرتا ہے اور اللہ کے واسطے مال میں اسکا حق ادا کرتا ہے تو یہ شخص افضل
 مرتبہ کا ہے اور دوسرا وہ بندہ جسکو اللہ نے علم دیا اور مال نہ دیا اور وہ نیت کا سچا ہے یوں کہہتا ہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا
 تو میں بھی فلاں شخص کا سا کام کرتا تو ان دونو شخصوں کا ثواب برابر ہے اور تیسرا وہ بندہ جسکو اللہ نے مال دیا اور علم نہ دیا
 اور وہ اپنے مال میں بے جا بے بوجھے جا بیجا فحش کرتا ہے اُنہیں اپنے رب سے نہیں ڈرتا اور نہ اپنے قریبوں سے سلوک کرے
 اور نہ موافق حق کے اُنہیں عمل کرے تو یہ شخص نہایت برے مرتبہ کا ہے اور چوتھا وہ بندہ کہ اللہ نے نہ اسکو مال دیا نہ علم
 اور وہ یوں کہہتا ہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں اُنہیں فلاں شخص یعنی تیسرے بندے کا سا کام کرتا تو یہ شخص نہایت

وَالِ التَّنْزِيلِ فَجَبَّ نَاهُ لَمَّا قَالَ اللَّهُمَّ إِنَّا مَنَّا فَمَنْظَرْتُ فَإِذَا الْجَنَّةُ فَكَرَامَتُكَ قَالَ وَذَهَبَتْ إِلَى التَّنْزِيلِ
فَوَجَدَتْ نَاهُ مُنْجِلًا قَالَ فَرَجَعَ النَّصِيحُ قَالَ أَصْبَلْتُ بَعْدَ شَيْئًا قَالَتْ أَمْرًا نَعْمَ مِنْ رَبِّنَا وَكَامَرُ إِلَى الرَّحْمَةِ
فَنُكْرُذَ لَكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَمَّا لَانَهُ لَوْ كُنْتُ بِفِيهَا لَمْ تَزَلْ تَدُورُ إِلَى بَيْتِهِ الْعِزَّةِ الْفِيهِ
اسے گھر والوں میں آیا اور جب اُنکی حاجت دیکھی تو جھل کو نظر لایا یعنی گھر اگر جب اُسکی بی بی نے دیکھا یعنی شوہر کا نکل جانا تو
جلی کی طرف اُٹھی اور اُسکو تیار کیا اور تنویر جاکر اُسکو جھونکا پھر کہا یا اے خدا تو ہر ذوق سے پھر اُسے نظر کی تو دیکھا کہ کمر بند
بھگڑ گیا تھا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ وہ عورت تنور کے پاس گئی تو اُسکو روٹیوں سے بھرا یا راوی کہتے ہیں کہ اُسکا شوہر واپس
آیا اور کہا کہ میرے پیچھے نکلو کچھ ملا اُسکی بی بی نے کہا کہ ہاں ہمارے پردہ گار کے یہاں سے اور شوہر جلی کے پاس گھرا ہوا
اور اُسکو اٹھا لیا یہ حال پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا گیا آپؐ فرمایا کہ آگاہ ہو کہ اگر وہ شخص جلی کو نہ اٹھا تو قیامت تک
بڑے بھرتی رہتی اِنَّ الرِّزْقَ لَيَطْلُبُ الْعَبْدَ حَتَّى يَطْلُبَهُ اَجَلُهُ رِزْقُ بِنْدَةٍ كَوَلِّبُ كَرَاهِيَةٍ جِيسَ اُسکی جلی اُسکو
طلب کرتی ہے فقیر کہتا ہے کہ اسی مضمون کو مشنوی مولانا رومؒ میں بیان کیا ہے ہاں توکل کن مہربان پاؤ
رِزْقُ تَوْبَتُو تَوَاشِقُ تَرَسْتُ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانِي اَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَخْلِي بَيْنَنَا مِنَ الْاَنْبِيَاءِ ضَرْبَةً فَوْقَ قَدَمَيْهِ وَهُوَ يَسْمِعُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَيَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ
لِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ گویا میں دیکھ رہا ہوں رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم کو کپ ایک نبی کا انبیاء میں سے بیان کرتے تھے کہ انہوں نے قوم نے مارا اور انکو خون آلودہ کیا اور وہ خون اپنے
چہرہ سے پونچھتے جاتے تھے اور کہتے تھے کہ اُہی میری قوم کو بخندے کہ وہ نہیں جانتے **باب ششم نواد و شہرت**
کابان - یعنی عبادت جو دکھانے اور سنانے کو کرے قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللَّهَ
لَا يَنْظُرُ إِلَى صُورِكُمْ وَآمَوَالِكُمْ وَلَكِنْ يَنْظُرُ إِلَى قُلُوبِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نہیں دیکھتا
تمہاری صورتوں اور تمہارے مالوں کیوں لیکن دیکھتا ہے تمہارے دلوں اور عملوں کو قَالَ اللَّهُ تَعَالَى اَنَا غَنِيٌّ الشَّرِّ كَمَا غَنَى الشَّرُّ
مَنْ عَمِلَ عَمَلًا اَنْشَرَكَ فِيهِ مَعْنَى غَائِبِي تَرْكُهُ وَمَشْرُكُهُ وَفِي رِوَايَةٍ فَاَنَامْنَهُ بَرِيءٌ هُوَ الَّذِي عَمِلَهُ
اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں سب شرکوں سے زیادہ بے پروا ہوں شرک سے جس نے کوئی کام ایسا کیا جس میں میرے ساتھ دوسرا
شرک کیا میں اُسکو اسے شرک کے ساتھ جھوڑوں گا اور ایک روایت میں میں ہیں کہ میں اُس سے بیزار ہوں وہ عمل
اُسی کا ہے جس کے لئے اُس نے کیا **ف** انا غنی لشرک کے معنی کہ جہاں کے شرکاء شرک کے محتاج اور اسپر راضی ہوتی
ہیں بخلاف میرے کہ میں اُس سے بے پروا ہوں کہ شرک کے ساتھ عبادت پر راضی ہوں بلکہ خالص عبادت کو
پسند کرتا ہوں حَقٌّ مَنْ سَمِعَ سَمِعَ اللَّهُ بِهِ وَمَنْ يُرَآئِي يَرَاهُ اللَّهُ بِهِ جو کوئی سناوے اللہ تعالیٰ اُسکو سنا دے گا
اور جو کوئی دیکھاوے اللہ تعالیٰ اُسکو دیکھا دے گا **ف** یعنی جو کوئی عبادت دکھانے اور سنانے کی غرض سے کرے گا
اللہ تعالیٰ قیامت میں اُسکو فیضت اور سوا کرے گا - سید قیصلؒ رِوَايَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ نَبِيَّ

اُولَٰئِكَ مِنْهُمْ فَتْنَةٌ تَدْعُ الْحَكِيمَ فَيُفْضِلُ حَيَاتِهِ اٰخِرَ زَمَانٍ كَچھ لوگ ٹھیکے کہ دنیا کو دین سے قریب دینگے
 یعنی دین اعمال سے دنیا والوں کو قریب دیکر اُن سے طالب ہونگے پہنیکے لوگوں کے رجوع کرنے کو بھڑکے چڑے زخمی ہر
 کر نیکی واسطے اُنکی زبانیں شکر سے زیادہ میٹھی ہونگی اور دل اُنکے بھڑیوں کے دلوں کی طرح ہونگے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ
 لوگ دھوکھا کھاتے ہیں بلکہ مجھ پر جرات کرتے ہیں میں انہیں قسم کھاتا ہوں کہ ان لوگوں پر انھیں میں سے ایسا فتنہ
 بھیجوں گا کہ اُنکے دانا کو حیران چھوڑے یعنی اُسکے دفع کا علاج دانشمندیوں سے بھی نہ ہو سکیگا اِنْ لِّکُلِّ شَيْءٍ شَرٌّ
 وَلِکُلِّ شَرٍّ فِتْنَةٌ فَاِنْ صَاحِبُهَا سَمَّكَ فَاقْتَبِرْ وَفَارَبَ فَاَتَجَوَّهْ وَاِنْ اُتِيْتُمْ بِالْبَيِّنَاتِ اِلَیْہِ یَا لَاصٰحِبِہِ فَاَلْقُوْہَا
 ہر چیز کے لئے ایک زیادتی ہے اور ہر زیادتی کے لئے سبستی ہے تو اگر اُسکے عامل نے میانہ روی اور استقامت کی تو اسکی فلاح
 کی امید رکھو اور اگر اُسکی طرف انگلیوں سے اشارہ کیا جاوے تو اسکو کچھ مت شمار کرو فَیْنِیْ اِلٰی فَلَاحٍ سے مت جانو اور
 انگلیوں سے اشارہ کیا جاوے یعنی اس غرض سے کہ زیادتی اور کمی راہ کی اختیار کی حق فقیر کہتا ہے کہ شر تو بکثیرین
 و تشدید اور مہلہ قواد آخر حص و نشاط کو کہتے ہیں اور یہاں اُس سے مراد افراط ہے اور قترہ بفتح قاف سکون ناستی
 کو کہتے ہیں جس سے مراد تفریط ہے اور مقصود حدیث یہ ہے کہ اعمال ظاہری کے اور اخلاق باطنی کے دو طرفین میں ایک
 افراط یعنی زیادتی دوم تفریط یعنی کمی اور یہ دونوں صورتیں بری اور نقصان کے باعث ہیں اور عمدہ اور کامل میانہ روی
 ہے جبکو اس اشارہ سے بیان فرمایا فان صاحبہا سمدوخ حق بحسب ما مرع من الشَّیْءِ اَنْ یُّشَارَکَ اِلَیْہِ یَا لَاصٰحِبِہِ
 فِیْ دِیْنٍ اَوْ دُنَیَا اِلَّا مَنْ عَصَمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی آدمی کو برائی سے ہی کافی ہے کہ اسکی طرف دین کی باتوں میں دنیا کی
 باتوں میں انگلیوں سے اشارہ کیا جاوے مگر جبکو اللہ تعالیٰ بچاوے فقیر کہتا ہے کہ شہرت اور انگشت نما ہونگی برائی
 دنیا میں تو ظاہر ہے کہ اس اور سلامتی سے دور پڑتا ہے اور تیر آفت کا نشانہ بن جاتا ہے اور دین میں اسکی برائی اس وجہ سے
 ہے کہ اُسکے باعث سے نمود کے جال میں پھنسنے اور ریاست اور امامت اور لوگوں کی تعظیم کے متوقع ہونے اور شیطان کے
 دانو میں آجانیکا موقع ہے حق قَالَ شَہِدْ بِیْ صَفْوَانٍ وَ اَحْجَابَہٗ وَ جُنْدَ بَیْ یٰوُحٰیصِہٖمُ فَاَلُوْا اَہْلَ سَفْکٍ
 مِنْ رَّسُوْلِیْ اِنَّ اللّٰہَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ شَیْئًا قَالَ سَمِعْتُ رَّسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ یَقُوْلُ
 مَنْ سَمِعَ سَمِعَ اللّٰہُ تَعَالٰی بِہٖ یَوْمَ الْقِیَمَةِ وَمَنْ شَاقَّ شَیْءَ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ یَوْمَ الْقِیَمَةِ قَالَ لَوْ اَقْصٰی
 فَقَالَ اِنَّ اَوَّلَ مَا یُنْزَلُ مِنَ الْاِنْسَانِ بَطْنُہٗ فَمَنْ اسْتَطَاعَ اَنْ لَا یَاْکُلَ اِلَّا طَیْبًا فَلِیَفْعَلَ وَ مَنْ
 اسْتَطَاعَ اَنْ لَا یُحْمَلَ لَیْسَ لَہٗ وَ بَیْنَ الْجَنَّةِ وَ الْمَلٰٓئِکَۃِ مِنْ دُمِیْ اَہْرَاقَہٗ فَلِیَفْعَلَ ابوبکر کہتے ہیں کہ میں حاضر
 ہوا صفوان اور اُسکے یاروں کے پاس اور جذب انکو نصیحت کرتے تھے انہوں نے جبر سے کہا کہ تو نے رسول خدا صلوات
 علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے جذب نے کہا کہ میں نے رسول خدا صلوات علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تھے کہ جو کوئی سناوے یعنی
 اپنے اعمال اللہ تعالیٰ اسکو قیامت کے دن سناوے گا یعنی نصیحت کرے گا اور جو کوئی مشقت خائف ہے یعنی دوسروں پر یا
 طاقت سے زیادہ اپنے نفس پر تو اللہ تعالیٰ اس پر قیامت کے دن مشقت ڈالے گا لوگوں نے کہا کہ جبکو وصیت کرے جذب

کہا کہ آدمی میں سے پہلے اسکا پیٹ مٹتا ہے تو جس سے ہو سکے کہ حلال کے سوا اور کچھ نہ کھاوے تو چاہئے کہ اسکو کرسے اور
 جس سے ہو سکے کہ اسکے اور جنت کے درمیان جلو بھرخون کا لانا چاہل نہ ہو تو چاہئے کہ کرسے یعنی ناحق کسی کا خون کرنا
 مانع اور حائل ہے جنت میں داخل ہونیکو تو یہ طلب ہوا کہ جو کوئی اپنے جنت میں داخل ہونیکے لئے خون ناحق نہ کرے تو اسپر
 کار بند ہوا اور جلو بھر کی قید اس بات کا اشارہ ہے کہ تھوڑا سا بھی حائل ہوتا ہے چہ بائیکہ بہت ہو سید انکے نسخ کچھ
 اِلٰی مَسِيحٍ رَسُوْلٍ لِّلّٰہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ فَوَجَدَ مَعَادَ بْنَ حَبَلٍ قَاعًا عِنْدَ قَابِرِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ
 وَسَلَّمْ یَبْکِیْ فَقَالَ مَا یَبْکِیْکَ قَالَ یَبْکِیْنِیْ شَیْءٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلٍ لِّلّٰہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ سَمِعْتُ
 رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ یَقُوْلُ اِنَّ لِیْسَ اِلَآ الرَّیْآءُ شَرٌّ وَّ مِنْ عَادِیِ اللہِ تَعَالٰی وَلِیْنَا صَدَقَ بَارَکَ
 اللہُ بِالْمُحَکَمَةِ اِنَّ اللہَ لَا یُحِبُّ الْاَکْبَرَارَ الْاَقْبِیَاءَ الْاَقْبِیَاءَ الَّذِیْنَ اِذَا غَابُوا لَمْ یَتَفَقَّدُوْا وَ اِنْ حَضَرُوا
 لَمْ یُذَکَّرُوْا وَ اَمْرٌ یُّقَرُّ بِوَقُوْفِہُمْ مَّصَابِیْحُ الْہَدٰی یُخْرِجُوْنَ مِنْ کُلِّ عِبَادَةٍ مُّظْلِمَةٍ مُّضَتْ عَمْرَآؤُہُ فَاِنْ رَفَعَ
 مَسْجِدَ رَسُوْلِ خَدَّیْہِ عَلَیْہِ سَلَّمَ کَرَّکَ اَوْ مَعَادِ بْنِ حَبَلٍ نَہْ کُوَ یَا کہ سَمِیْعِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ کی قبر شریف کے پاس بیٹھے روتے ہیں
 فاروق نے فرمایا پوچھا کہ تلو کون چیز لاتی ہے معاذ بن حبل نے کہا کہ مجھ کو وہ بات لاتی ہے جسکو میں نے رسول خدا صَلَّی اللہُ
 عَلَیْہِ وَسَلَّمْ سے سنا۔ یہ میں نے رسول خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ سے سنا کہ آپ فرماتے تھے کہ تھوڑی سی نمود بھی شرک ہے اور جس نے کسی
 اللہ کے ولی سے دشمنی کی تو اسنے اللہ تعالیٰ سے لڑائی کا مقابلہ کیا اللہ دوست رکھتا ہے نیک بختوں پر سزا کاروں پر شیعہ
 حالوں کو کہ جب وہ غائب ہو جاوین تو ڈھونڈے بنائیں اور اگر موجود ہوں تو بالائے بنائیں نہ نزدیک کئے جاوین اُن لوگوں
 کے دل ہر ایک کے چراغ ہیں نکلے ہیں ہر زمین تاریک سے یعنی اُنکے گھر میں انخلا کے سبب نہ صیر رہتا ہے ہتھکڑاں
 میسر نہیں ہوتا کہ چراغ جلاوین۔ حق اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا صَلَّی فِیْ لَعَلَّآ یَسَہُ فَاَحْسَنَ وَ صَلَّی فِیْ السَّیْرِ فَاَحْسَنَ قَالَ
 اللہُ تَعَالٰی لَہَذَا عَبْدٌ فِیْ حَقِّکَ جَبْ بَنَدَ ظَاہِرِیْنِ نَازِیْہِ مَہْ اَوْ اِجْہِیْ طَرَحِ اِدَا کَرَّاسَہِ اَوْ پَرِ شِدْہِیْ مِنْ پَرِ صَاہِ
 اَوْ اِجْہِیْ طَرَحِ اِدَا کَرَّاسَہِ تَوَاسِدَ تَعَالٰی فَرَمَآہِ کہ یہ میرا بندہ ٹھیک ٹھیک ہے یکتوں فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ اِخْتَوَاتِ
 الْعَلَآ یَسَہُ اَعْدَاۃُ السَّیْرِ نَزِیْرٌ فَحَبِیْبٌ یَا رَسُوْلَ اللہِ وَ کَیْفَ یَکُوْنُ ذٰلِکَ قَالَ ذٰلِکَ لَیْسَ بِرَغْبَةٍ بَعْضُہُمْ اِلٰی بَعْضٍ وَ لَہُمْ بَعْضُہُمْ
 مِنْ بَعْضٍ اٰخِرَآءِہِ مِنْ کَیْفَ قُوْمِیْنِ ہُوْنِیْ کہ ظاہر میں ایک دوسرے بھائی اور باطن میں دشمن کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ
 کیسے ہوگا اپنے منہ پر ایسا کہ یہ اسطرح ہوگا کہ بعض کو بعض کی طرف رغبت ہوگی اور بعض کو بعض سے خوف
 فقیر کہتا ہے کہ اسکا مطلب یہ ہے کہ محبت اور دشمنی دنیوی غرضوں سے ہوگی اگر کوئی غرض کسی سے آپڑے تو رغبت کرے
 اور دوسری ظاہر کرے اور اگر کچھ غرض نہ ہو یا غرض حاصل نہ ہو تو بیگانہ دشمن بن جائیں۔ حق مَنْ صَلَّی یُرَآئِیْ فَقَدْ اَشْرَکَ
 وَ مَنْ صَامَ یُرَآئِیْ فَقَدْ اَشْرَکَ وَ مَنْ نَصَلَ فَمِنْ جِلْدِیْ فَقَدْ اَشْرَکَ جو کوئی نماز پڑھے کہ دکھاتا ہے تو اسنے
 شرک کیا اور جو کوئی روزہ رکھے دکھادے کو اسنے شرک کیا اور جو کوئی خیرت کرے نوکھادے شرک کیا اَلْحَقُّ فِی
 عَلٰی اُمَّتِیْ الرَّشَکَ وَ الشُّہُوْۃَ الْخَبِیْثَۃَ قَالَ فَکَلِمَ یَا رَسُوْلَ اللہِ اَشْرَکَ اَمَلْتُکَ مِنْ بَعْدِکَ قَالَ نَعَمْ

رَكِبَتْهَا فَلَمْ تَطْعَمْهَا وَلَمْ تَدْعُهَا تَأْكُلْ مِنْ خَشَائِشِ الْأَرْضِ حَتَّى مَاتَتْ جُوعًا وَرَأَيْتُ عِمْرَ بْنَ عَامِرٍ الْخَزَّازِيَّ
 يَحْمِلُ قَصْبَهُ فِي لَتَا يَوْكَانَ أَوَّلَ مَنْ سَيَبُ السَّوْآتَيْنِ بِبَيْتِ فَرْخِ مِشْكِ كُنِيَ تَوْمِينَ نَسَبُهُ نَسَبُ بَنِي إِسْرَافِيلَ كِي
 اِيك عورت کو دیکھا کہ بنی بل کے باب میں عذاب دی جاتی تھی اس نے بی کو باز نہ رکھا کہ نہ خود اُس کو کھانا کھلایا اور نہ اُس کو چھپایا
 کہ زمین کے حشرات یعنی چرے پڑیا وغیرہ کھاتی یہاں تک کہ وہ بی بھوکی مر گئی اور میں نے عمر بن عامر خزاعی کو دیکھا کہ اپنی
 آنتیں اگ میں گھسیٹ رہا تھا اس شخص نے سب سے پہلے ساڑھ چھوٹے تھے اِنَّ دَسْتَوَلَ اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
 دَخَلَ عَلَیْہَا یَوْمَ مَا فَرَعَا یَقُولُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَبِیْلِ الْعَرَبِ مِنْ شِیْءٍ قَدْ قَرَّبْتُ فُتِحَ الْیَوْمَ مِنْ رَدْمِ الْجَحِیْمِ
 وَمَا جُوعٌ مِثْلُ هٰذَا وَخَلَقَ بِاصْبَعِہٖ الْاَنْہَارَ وَالَّتِیْ تَلِیْہَا قَالَتْ رَبِّیْبُ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَہٰذَا
 وَفِیْنَا الصَّاحِبُونَ قَالَ نَعَمْ اِذَا کُنَّا الْخَبِیْثُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اِکْرَمَ وَرَدْنِ ہوے ام المؤمنین زینب بنت
 جحش کے پاس آئے فرماتے تھے لا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ خرابی سے عرب کی ایک برائی سے جو نزدیک پہنچی یعنی غریب فتنے ہونگے
 جنہیں سے پہلا مقتول ہونا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا تھاج یا جوج یا جوج کی دیوار میں سے اتنا کھل گیا اور اپنے دو انگلیوں
 کو حلقہ کر کے یعنی انگوٹھے اور انگشت شہادت سے ملا کر حلقہ بنایا زینب کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آیا ہم ہلاک
 ہونگے حالانکہ ہم میں نیک لوگ ہونگے اپنے فرمایا کہ خبر صورت میں کہ برائیاں بہت ہونگی لیکن تَنْ مِّنْ اَصْحٰبِ اَقْوَامٍ
 یَسْتَحِلُّوْنَ اَنْفُسَہُمْ وَالْخَیْرَ وَالْخَیْرَ وَالْمَعَارِفَ وَلَیْسَ لَنْ اَقْوَامٍ اِلَّا جَنِبَ عَلَیْہُمْ رُؤُوسُہُمْ عَلَیْہُمْ بِسَارِحَہُہُمْ
 یَا یَعْقُوبُ رَجُلٌ لِّحَاجَہُ فِیْقُوْا لَنْ اَنْجِیْہِ الْیَسَّاءُ غَدًا فِیْبَیْنِہُمْ اللّٰہُ وَیَصْنَعُ الْعَمَلَ وَیَمُکِّمُ الْاٰخِرَیْنَ قِرْدَہُ وَ
 خَنَازِیْرَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَمَۃِ میری امت میں سے کچھ تو میں پیدا ہونگی کہ وہ ملال جاننگی نر کو جو ایک قسم ریشمی کپڑے کی ہے
 اور جو ریکو اور شراب اور باجون کو اور کچھ تو میں ایک پہاڑ کی طرف آؤنگی کہ اُنکے پاس اُنکے مویشی اُنکے ایک آدمی اُنکے پاس
 کسی کام کو دیکھا یعنی کچھ دودھ مانگے گا تو اُس کو کہیں گے کہ ہمارے پاس کل کچھ آجی اِنی اُس وقت سوال کرینگے تو اللہ تعالیٰ را کھو کھو ہلاک کرے گا اور
 پہاڑ کو اُن پر گرائے گا اور دوسروں کی صورت بدلے گا بندروں اور سوروں سے قیامت تک ف یعنی قیامت تک اسی
 صورت پر جاتی رہینگے طر اِذْ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَیَقُوْیْہِ عَلٰی اَبَا اَصْحَابِ الْعَدَاۃِ مَنْ کَانَ فِیْہِمْ ثُمَّ بُعِثُوْا عَلٰی اَعْمَالِہِمْ
 جب اللہ کسی قوم پر عذاب نازل فرماتا ہے تو جو لوگ انہیں میں اُن سب پر عذاب پہنچاتا ہے پھر اُنکے جائینگے آخرت
 میں اپنے عملوں پر بُعِثُوْا عَلٰی اَعْمَالِہِمْ اُنکے ہر ایک بندہ اُس چیز پر اُٹھایا جائیگا جس پر کہ وہ مرا ہے یعنی کفر
 پر یا ایمان پر مَارَ اَیُّتُ مِثْلُ النَّارِ نَامُہَا رِیْحًا وَلَا مِثْلُ الْجَحْتِ نَامُہَا رِیْحًا میں نے کوئی چیز دوزخ جیسی سختی اور
 ہول میں نہیں دیکھی کہ اُس سے بھل گئے والا سوز ہے اور نہ بھلائی میں جنت جیسی کوئی چیز دیکھی کہ اُس کا طالب سوز ہے ف
 یعنی جو کوئی دشمن قوی کے شر سے بھاگتا ہے تو سوتا نہیں تو آگ جیسی چیز سے بھاگنے والے کو چاہئے کہ غفلت نہ کرے اور بھاگنے
 میں جب قدر ہو سکے کوشش کرے یعنی طاعت کرنا اور گناہوں کا چھوڑنا اپنے اوپر لازم کرے اس طرح طالب جنت کو چاہئے کہ
 اُسکے حاصل کرنے میں سعی کرے اور غافل نہ ہو حق اِنِّیْ اَرْزٰی مَا لَا تَرَوْنَ وَاَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُوْنَ اَطْعَمَ السَّمَاءَ وَخَوَّی

فرمایا کہ اے عائشہ! اپنے آپکو چھوٹے گناہوں سے دور رکھ کیونکہ اللہ کی طرف سے انکا مطالبہ کرنے والا بھی ہے یعنی ملائکہ اس سے
 رَبِّ يَبْسُجُ خَشْيَةَ اللَّهِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ وَكَلِمَةَ الْعَدْلِ فِي الْغَضَبِ الرِّضَا وَالْفَضْلُ فِي الْغَفْرِ وَالْعَنَاءُ
 أَنْ أَصِلَ مَنْ قَطَعَنِي وَأَعْطَى مَنْ حَرَمَنِي وَأَعْفُو عَمَّنْ ظَلَمَنِي وَأَنْ يَكُونَ صَمَتِي فَكَلَّ وَأُطِيعَ ذِكْرِي وَنُظِرَ فِي
 عَابِرَةٍ وَأَمْرًا بِالْعُرْفِ فَفَهم کہ میرے پروردگار نے نوباتوں کا حکم فرمایا اللہ سے ڈرنا پوشیدہ اور ظاہر میں اور عمل کی بات کہنی عفو
 خوشی میں اور سیانہ روی کرنا فقیری اور تو گری میں اور یہ کہ صلہ رحم کروں ایسے شخص سے جو مجھ سے قطع رحم کرے اور اس شخص کو
 دوں جو مجھے محروم رکھے اور اس شخص کو معاف کروں جو مجھے ظلم کرے اور یہ کہ میرا سکوت نکر کے طور پر ہو اور میرا بولنا ذکر کے طور پر
 اور میرا دیکھنا اجابت کی راہ سے اور یہ کہ میں حکم کروں اچھی باتوں کا فیلے نوبات میں فرامین اور دوس ذکر کی گویا امر بالمعروف اجمال
 ہے تفصیل والا کہ کیونکہ انہیں سب بھلائی ان کے سید ما من عبد مؤمن یخرج من عینہ ذموم و ان
 کان مثل راس الذبَاب من خشية الله ثم یصیب شیئا من حق وجهه الا حسنة الله علی النار
 کوئی نہ مومن ایسا نہیں جسکی آنکھوں سے آنسو نکلیں اگرچہ کبھی کے سر کے برابر ہوں خدا تعالیٰ کے خوف کے سبب پھر آئینے
 چہرہ میں سے کسی ہتھکڑی پر پہنچ جائیں کہ اللہ تعالیٰ اسکو دوزخ پر حرام کرے یعنی جو کوئی خوف خدا سے تھوڑا سا بھی رتو کا دھڑو
 اٹک اس کے موہہ پر رواں ہوں تو دوزخ اس پر حرام ہوتی ہے باب شہتم آدمیوں کی حالت بدلنے کا بیان انما
 الناس کلا یل لِمَا لَدَیْہُمْ لَا تَنکَادُ تَنکَادُ فِیْہَا اَحِلَّةٌ لِّہِمْ بَاتٌ بِحَدِّ آدَمِ سَوَادِ ثُنُوءٍ کِی طَرَحَ مِنْہِمْ کہ نہیں معلوم ہوتا کہ تو
 انہیں سے ایک سواری کے قابل پائے یعنی تو آدمیوں میں سے ایک بھی صالح اور واقعی آدمی نہیں ملتا جیسے کسی نے شعر کہا
 ہے ۱۰۰ انہ جبستم کم دیم وبسارت فمیت ۱۰۰ نیست خبنا درین عالم کہ بسیارست فمیت ۱۰۰ یدن هب الصاکحون
 الاکل کا لاؤں و تبغی حصالہ المحصاة الشعیرا والتمیر لا یبالیہم اللہ بالہ ۱۰۰ اچھے لوگ جاتے رہینگے اول بحر
 یعنی انہی اپنی باری سے اور باقی رہینگے جو کی بھوسی کی طرح یا ردی کھجور کی طرح اللہ تعالیٰ انکی کچھ پروا نہ کرے گا یعنی کچھ قدر
 وغیرت خدا کے یہاں نہ ہوگی سید اذا مشیت امتی للطیطیاء و خد متھو ابنا الملوک ابنا فارس والروم
 سلط اللہ غیر انہا علی خیار ہا جب میری ہمت اڑے گی اویا و شاہزادہ فارس اور روم کے انکی نوکری کرینگے تو اللہ
 تعالیٰ ہمت کے بدون کو اس کے اچھے لوگوں پر مسلط فرماے گا قال انما تجاؤس مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی
 المسجد کا طلع علینا مضعب بن عمیر ما علیہ الا برد و لہ مقوقہ یغزو فلما رآہ رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم بکی الذی کان فیہ من النعمة والذی ہو فیہ البؤس ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وسلم کیف یکون اذا غدا احدکم فی حلة و راح فی حلة و وضعت بین یدیکہ صفیة و وضعت انحراف
 و سار ثم یبقی ناکم کما تستر الکعبۃ فقالوا یا رسول اللہ نحن یومئذ حائر و ما البؤس ثم یبقی ناکم کما تستر الکعبۃ فقالوا
 نکتھ المونۃ قال لا انتم الیوم و ما نکتھ یومئذ حضرت علی مرتضیٰ کہتے ہیں کہ ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
 مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ میرے صاحب بن عمیر نے ان کے بدن پر بجز ایک چادر کے جس میں پوسٹیں کے ٹکڑے کے بیوند لگے ہوئے تھے

اور کچھ نہ تھا جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو دیکھا تو روٹھے اس وجہ سے کہ مصعب بن پہلے نعمت میں تھے یعنی مکہ میں
اور وہ آج اس حال میں ہیں پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا کیا حال ہوگا جب تم میں سے ایک صبح کو ایک چوڑہ
میں ہوگا اور شام کو دوسرے میں یعنی دو وقتہ کپڑے بدلو گے اور اسکے سامنے ایک رکابی رکھی جائیگی اور دوسری اٹھائی جائیگی
یعنی کھانے کی کثرت کی وجہ سے اور اپنے گھروں کو چھت بند اور دیوار گری لگاؤ گے جیسے کہ بئر لہف ڈھانکا جاتا ہے صحابہ
نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم اس روز اپنی آجکی حالت سے بہتر ہونگے عبادت کے لئے فارغ ہونگے اور شقت سے بچائے جاوینگے
آپ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ تم آج بہتر حالت میں ہو بنسبت اُس دن کی حالت کے یعنی ناز و نعمت میں بڑا خدا کم یاد آتا ہے یا نبی
نَمَانُ عَلَى النَّاسِ لَئِنْ لَمْ يَنْصَرُوا بِرُفَيْصَةَ عَلِيٍّ دِينَہُ كَالْفَقَائِصِ عَلَى الْحَجَرِ ایک زمانہ لوگوں پر ایسا آئے گا کہ انہوں نے اپنے دین
پر صبر کرنے والا چنگاری پکڑنے والے کی مانند ہوگا ۱۰ یعنی حق سے ظاہر ہونے اور مدکاروں کے کم ہونیکے سبب دین پر
ہوگا جیسے ہاتھ میں چنگاری پکڑنی سید اِذَا كَانَ اَمْرُكُمْ خَيْرًا كُمْ وَاَغْيَاكُمْ مَسْخَاكُمْ وَ
يَكُنْكُمْ فَنَظْمًا لَكَ رِضٍ خَيْرٌ لَكُمْ مَقِينٌ بَطْنًا وَاِذَا كَانَ اَمْرُكُمْ شَرًّا كُمْ وَاَغْيَاكُمْ مَسْخَاكُمْ
وَاَمْرُكُمْ اِلَى نِسَاءٍ لَكُمْ فَبَطْنٌ اَلَا رِضٍ خَيْرٌ لَكُمْ مَقِينٌ ظَهَرَ هَاجِبٌ تَبَارَءَ سِرَّاتِهِمْ مِنْ سِرِّهِمْ لَوْ كَانُوا يَرَوْنَ
دولت مند بنی ہوں اور تمہارے کام آپ کے مشورے سے ہوں تو زمین پر رہنا تمہارے حق میں بہتر ہے اسکے اندر رہنے سے اور قوت
تمہارے سردار بدلوگ ہوں اور تمہارے تو اگر خیل اور تمہارے معاملات تمہاری عورتوں کو سپرد ہوں تو زمین کے اندر رہنا
تمہارے حق میں بہتر ہے اسکے اوپر رہنے سے ف یعنی اول صورت میں جیسا بہتر ہے مرنے سے اور دوسری صورت میں مرنے
بہتر ہے جیسے سے قَالَ مَا ظَهَرَ الْعُلُولُ فِي قَوْمٍ اِلَّا اَلْقَا اللَّهُ فِي قُلُوبِهِمُ الشُّعْبَ وَلَا فَنَّا اِلَّا نَافِي قَوْمًا اِلَّا
كَثُرَ فِيهِمُ الْمَوْتُ وَلَا نَقْصُ قُوَّةِ الْمُرْكَالِ وَالْمَيِّتَانِ اِلَّا قَطِيعُ عَنُقِهِمُ الرِّزْقُ وَلَا حَكْمُ قَوْمٍ بِنَايِ حَقٍّ
اِلَّا فَنَّا فِيهِمُ الدَّمُ وَلَا خَارُ قَوْمٍ بِالْعَدْلِ اِلَّا سَلَطَ عَلَيْهِمُ الْعَدُوُّ وَابْنُ عَبَّاسٍ رَضَا کہتے ہیں کہ جس قوم میں خیریت
ظاہر ہوئی اللہ تعالیٰ اُنکے دل میں ہیبت ڈالتا ہے یعنی ڈر پوک ہو جاتے ہیں اور جس قوم میں زنا ظاہر ہوا تو انہیں موت ہیبت
ہوتی ہے اور جس قوم نے باپ اور نعل میں کمی کی اُنسے رزق دور ہوتا ہے یعنی برکت نہیں ہوتی اور جو قوم ناحق حکم کرتی ہے
انہیں غمزدگی جھلکتی ہے اور جو قوم عہد توڑتی ہے انپر دشمن مسلط ہوتا ہے لَمَّا تَزَلَّتْ وَانْدَلَّ عَشِيرَتُكَ اَلَا قَوْمًا دَعَا
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمًا فَاجْتَمَعُوا لَهُمْ وَخَصَّ قَالًا يَابُو نَعْبِ بْنِ لَعْنَةٍ تَقْدُ وَاَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي قَوْمٍ تَقْدُ
اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي عَبْدِ تَمِيمٍ اَنْفَقُوا وَاَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ اَنْفَقُوا وَاَنْفُسَكُمْ مِنَ
النَّارِ يَا بَنِي هَاشِمٍ اَنْفَقُوا وَاَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنْفَقُوا وَاَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا فاطمة
اَنْفَقِي فِي نَفْسِكَ مِنَ النَّارِ وَاَنْفَقِي لَمْ يَكُنْ مِنَ النَّارِ لَمْ يَكُنْ مِنَ النَّارِ لَمْ يَكُنْ مِنَ النَّارِ لَمْ يَكُنْ مِنَ النَّارِ
یہ آیت اُتری مائذہ شریک لا قبرین اور دل اپنے گنہگار کو جو بہت نزدیک ہیں انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کو پکارا وہ
لوگ اکٹھے ہوئے اور اپنے عام پکارا اور خاص پکارا یعنی فرمایا اے اولادِ اکعب بن لوی کی اپنے نفسوں کو آج سے چھڑاؤ اے

محمد سے کہا ہوتا تھا کہ خُلق اُنجئے حَتّٰی تَوُا مِنْهُوَ حَتّٰی تَحَابُّوا اَوْ لَا اَدْلُكُمْ عَلٰی شَيْءٍ اِذَا فَعَلْتُمْ
 تَحَابُّتُمْ اَفَشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ تَمَّ جَنَّتْ مِنْ دَاخِلٍ نَهَوْگے یہاں تک کہ ایمان لاؤ اور مومن نہ ہو گے یہاں تک کہ آپس میں محبت
 کر لیا میں تمکو ایسی بات نہ بتا دوں کہ جب تم اسکو روایک دوسرے کے دوست ہو جاؤ وہ یہ ہے کہ آپس میں سلام کا چرچا کر
 لیں اَلرَّكِبُ عَلَى الْمَاشِي وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَاعِدُ عَلَى الْكَلْبِ سارا سلام کرے پیادہ پر اور پیادہ سلام کر
 بیٹھے ہوئے پر اور تھوڑے آدمی سلام کریں بہت کوف یہ حکم اُس صورت میں ہے کہ فریقین ایک دوسرے سے مجاہدین
 لیکن اگر کوئی شخص کیسے پاس آوے تو اس آئیوالے ہی پر سلام لازم ہے خواہ وہ چھٹا ہو یا ٹپا یا تھوڑے ہوں یا بہت حق
 اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى غُلَامَيْنِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمَا رَسُولُ خَدِيجَةَ سَلَّمَ خَدِيجَةُ لَوْ كُنْ بِرَأْسِ
 تَوَاسِيَةِ اَمْرِ سَلَامٍ كَيَا لَا تَبْدَلُ الْيَهُودُ وَلَا النَّصَارَى بِالسَّلَامِ وَاِذَا لَقِيتُمْ اَحَدًا فِى طَرِيقٍ فَاصْطَرُوا وَهُوَ اِلَى اَصْبَحِهِ
 اَبْدًا وَسَلَامٌ كَرِيمٌ وَارْصَادُ نِسَارِيٍّ سَے اور جب تم ملو امنین سے ایک کوراہ میں تو اسکو تنگ کر زیادہ تنگ راہ کی طرف و بفر
 کافر کوراہ میں ایسا تنگ کرو اور ہٹاؤ کہ دیوار سے لگ جائے تاکہ اسلام کی شوکت ظاہر ہو اور اسکو ابلہ سلام اسلئے منع ہے کہ پہلے
 سلام کرنے میں اسکی تعظیم اور توقیر ہوتی ہے اور یہ امر ممنوع ہے سید اِذَا سَلَّمُوا عَلَيْكُمْ اَهْلُ الْكِتَابِ فَصَلُّوا وَعَلَيْكُمْ
 جب تم اہل کتاب سلام کریں تو تم جواب میں دے لیں کہ ہو فقیر کرتا ہے کہ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی ہے اور انہیں دو لوگ
 ایک روایت میں یہ ہے کہ یہ لوگ بجائے اسلام کے اسلام کہتے ہیں بدون لام کے یعنی تہر سوت ہوا سلئے جواب میں فقط
 وعلیکم فرمایا یعنی تہر ہو وہ چیز جسکے تم مستحق ہو حق اَيَاكُمْ وَالْجَلُوسُ بِالْطَّرِيقِ فَصَلُّوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَنَا مِنْ
 جَالِسَاتٍ بَدَأَتْ فَيَقُولُ قَالَ فَاِذَا ابْتَدَأَ الْجَالِسُ فَاعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهُ قَالُوا وَمَا حَقُّ الطَّرِيقِ يَا
 رَسُولَ اللَّهِ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْاَذَى وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ وَفِي رِوَايَةٍ
 وَارْشَادُ السَّبِيلِ وَفِي رِوَايَةٍ وَتَقْيِئُ الْمَكْرُوفِ وَتَصَدُّ وَالْفَصَالُ تَمَّ دَوْرٌ مَرَّ بِهٖ رَجُلٌ يَتْبَعُهُ رَجُلَانِ سَے صحابہ نے عرض کیا
 کہ ہمیں مانتے تو راہ کا حق ادا کیا کرو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ راہ کا حق کیا چیز ہے آپ نے فرمایا کہ بچا رکھنا انکے کا نیز
 غیر مشروع سے اور دکر نالایکی چیز کا یعنی تھیر کاٹنے وغیرہ کا اور سلام کا جواب دینا اور بھی بات کا حکم کرنا اور بری بات
 منع کرنا اور ایک روایت میں یہ بھی ہے اور راہ بتانا یعنی ناواقف اور بھولے کو اور ایک روایت میں یہ ہے کہ فریادری کرو
 مظلوم کی اور بھولے کو راہ بتاؤ اَنْ رَجُلًا جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ عَلَيْهِ
 ثُمَّ جَلَسَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ نِعَمَاتٍ اَخْرَجَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ
 ثُمَّ جَلَسَ فَقَالَ عَشْرُونَ نِعَمَاتٍ اَخْرَجَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ ثُمَّ جَلَسَ فَقَالَ
 ثَلَاثُونَ نِعَمَاتٍ اَخْرَجَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ ثُمَّ جَلَسَ فَقَالَ اَرْبَعُونَ
 وَقَالَ هَلْكَانَا لَوْ كُنَّا الْفَضَائِلُ اَيَا دَمِي سَلَّمَ عَلَيْهِ سَلَّمَ لِي خِدْمَتِ مِنْ اَيَا دَمِي اَيَا دَمِي اَيَا دَمِي اَيَا دَمِي اَيَا دَمِي اَيَا دَمِي

بیٹھ گیا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دس نیکیاں ہوئیں پھر دوسرا شخص آیا اور اُس نے کہا اسلام علیکم ورحمۃ اللہ علیہ اُس کو جواب
 دیا وہ بھی بیٹھ گیا تو اپنے فرمایا کہ اس کو بیس نیکیاں ہوئیں پھر اور شخص آیا اور اُس نے کہا اسلام علیکم ورحمۃ اللہ علیہ وہ برکات آپسے اُس کو
 دیا اور وہ بیٹھ گیا تو اپنے فرمایا کہ اس کو تیس نیکیاں ہوئیں اور ایک رعایت میں زیادہ آیا ہے کہ پھر ایک اور شخص آیا اور اُس نے
 کہا اسلام علیکم ورحمۃ اللہ علیہ وہ برکات وہ مغفرتہ تو اپنے فرمایا کہ اس کو چالیس نیکیاں ہوئیں اور فرمایا کہ ثواب کی زیادتی اس طرح
 ہوتی ہیں یعنی جتنے الفاظ مسلمان زیادہ بولے گا اُس قدر اس کو ثواب اور فضیلت ہوگی۔ **اِنَّ اَوَّلٰی النَّاسِ بِاللّٰهِ مِنْ بَدَا
 بِالسَّلَامِ لَوْ كُنْ مِنْ مِّنْ سَلَامِ** کہ جس سے اسلام کی ابتداء کرے اُن کو اللہ تعالیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
 صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی کو درست تھی اور آپ کے سوا دوسرا مرد اگر عورت پر سلام کرے یا عورت مرد پر تو اگر ان دونوں میں علاقہ محرمیت یا زوجیت
 کا ہو تو درست ہے اور جواب کا استحقاق ثابت ہوگا اور اگر کچھ علاقہ خفیہ تو سلام بھی درست نہیں اور نہ استحقاق جواب لیکن
 اگر عورت بڑھیا ہو کہ گمان فتنہ نہ ہو تو درست ہے مضافات وحقی لیس مینا من کسبہ یغایر انا لا تشبہوا بالیہود
 ولا بالنصارى فان تسلیم الیہود لا یشادک ولا تصابیر وتسلیم النصارى لا یشادک بالاکفیت ہم میں سے
 نہیں وہ شخص جو مشابہت کرے ہمارے غیر کی تم یہودی کی مشابہت نہ کرو اور نہ نصاریٰ کی کہ یہود کا سلام کرنا انگلیوں کا اشارہ
 اور نصاریٰ کا سلام کرنا بتیلیوں کا اشارہ **ف** یعنی یہود شہادت کی دونوں انگلیاں سلام کے لئے ملاتے ہیں اور نصاریٰ دونوں
 بتیلیوں کو ملاتے ہیں سید اذ النبی احدکم اخاک فلیس لکم علیہ فان حالک بینهما شجرۃ او جداد او
 حجتہم فلیس لکم علیہ جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے ملے تو اس کو سلام کرے اگر دونوں کے بیچ درخت
 یا دیوار یا تھم حائل ہو جاوے پھر اس سے ملے تو اس کو سلام کرے یعنی دوبارہ ادا دخلتم بیتی فسلموا علی اہلہ واولادہ
 سخر جتم فاودعوا اہلہ وسلم جب تم گھر میں داخل ہو تو گھر والوں کو سلام کرو اور جب باہر نکلو تو گھر والوں کو وضعت کرو
 سلام سے یا نبی اذا دخلت علی اہلک فسلمو لکون بکرک علیک وعلی اہل بیتک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ اے میرے بیٹے جب تو اپنے گھر والوں پر داخل ہو تو سلام کر یہ سلام تمہارا وسیع گھر والوں
 پر موجب برکت ہوگا اذا انتقل احدکم الی مجلس فلیس لکم فان بدالہ ان یجلس فلیجلس لکم اذا قام
 فلیسلم لکم اولی بالحق من الاخرۃ جب تم میں سے کوئی کسی مجلس میں پہنچے تو چاہے کہ سلام کرے
 پھر اگر اس کے دل میں بیٹھنا آوے تو بیٹھ جاوے پھر جب مجلس سے اٹھے تو سلام کرے کیونکہ پہلے مرتبہ کا سلام دوسرے کی نسبت
 لائق تر نہیں **ف** یعنی دونوں سلام حق اور سنت ہونے میں اور ثواب وغیرہ میں برابر ہیں سید باب دوم از ان چا
 کا بیان **ف** جب یکے گھر میں داخل ہو تو سنت یہ ہے کہ یوں کہے اسلام علیکم میں ادا توں یا پکار کے سچان ہد
 اور اگر کبر پڑے یا کھنکارے یا دستک دے شرح و شرح سلم قال قد دخلت علیہ ولما سلمو ولما استأذین فقال
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یرجم فقل السلام علیکم اذا دخل کلمہ صحابی فرماتے ہیں کہ میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم

کی خدمت میں داخل ہوا اور میں نے سلام نہ کیا اور نہ اجازت چاہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر جاؤ اور یوں کہہ
 السلام علیکم کیا میں اندر آؤں کہ تاکہ اذنی المذکر لکم یبکد اذی السکام مرت اذن دوائیے شخص کو جو ابتداء اسلام سے
 نکرے **باب سوم مصافحہ اور مصافقہ کا بیان**۔ وقت مصافحہ کہتے ہیں ہاتھ سے ہاتھ ملانا اور مصافقہ گلے ملنا
 مصافحہ مستحب ہے ملاقات کے وقت لیکن امر و اڑ کے اور ضمنی جواب عورت سے حرام ہے اور مصافقہ سفر سے آنیکے وقت مستحب
 ہے قبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحسن بن علی وعبد اللہ الاقرع بن حابس فقال الاقرع
 ان لی عترة من الاولیاء ما قبلت منهم احدا فظفر الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من
 لا یوحکم لا یرحمہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ام حسن بن علی رضی اللہ عنہ کا بوسہ لیا اور کہے پاس اقرع بن حابس صحابی
 موجود تھے اقرع نے کہا کہ میرے دس فرزند ہیں میں نے انہیں سے کسی کا بوسہ نہیں لیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اقرع
 کی طرف دیکھا پھر فرمایا کہ جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جا تا ماون مسلمین یلقیان فیتصافحان الا عترة
 لهما قبل ان یتفرقا کا وہی روایت ہے اذ النقی المسلمان فیتصافحا وحید اللہ واستغفرا لہ عترة لهما
 کوئی دو مسلمان ایسے نہیں کہ آپس میں ملکر ایک دوسرے سے مصافحہ کریں تو ان کے دونوں کے جدا ہونے سے پیشتر انکی مغفرت نہ ہو
 ہو اور ایک روایت میں اس طرح ہے کہ جب دو مسلمان ملین اور باہر گھر مصافحہ کریں اور اسکی حمد کریں اور اس سے بخشش چاہیں
 تو انکی مغفرت ہو جاتی ہے قال رجل یا رسول اللہ الرجل ملتا یلقی اخاه او صديقه ایخون لہ قال لا قال
 اقبلتہ مہ و یقبلہ قال لا قال اقبلتہ مہ و یقبلہ قال نعم ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم میں
 سے ایک شخص اپنے بھائی یا اپنے دوست کے ہاتھ سے کسی کے ہاتھ سے مصافحہ کرے اس سے مغفرت ہو جائے یا نہیں اس نے عرض کیا کہ کیا اس کے گلے لگے اور
 اس کا بوسہ لے اپنے فرمایا نہیں اس نے عرض کیا کہ کیا اس کا ہاتھ پکڑ کے اس سے مصافحہ کرے اپنے فرمایا ہاں وقت سلام وغیرہ
 کے لئے جھکنا مکروہ ہے بلکہ بعض ملانے اسکو قریب کفر کے لکھا ہے اور لکھا ہے کہ اس بات کی ریس نکرے کہ کثر الہل علم و صلاح
 ایسا کرتے ہیں کیونکہ جو کوئی ایسا کرتا ہے برا کرتا ہے اللہ سب کو بچا دے یہی وہی نماز عبادت و المؤمنین ان یضع
 احدکم یدہ علی جہتہ او علی یدہ فیسالہ کیف هو و ما فرحتہ انکم بکلمہ المصافحۃ یا کی پوری
 بیار پوری اس طرح ہے کہ تم میں سے ایک اپنا ہاتھ اسکی مینائی یا اس کے ہاتھ پر رکھ کر اس سے پوچھے کہ تو کیسا ہے اور تمہارا
 پورا سلام علیک باہر گھر مصافحہ کرنا ہے وقت یعنی سلام کے بعد مصافحہ بھی کر دو کہ سلام کا ہاتھ پورا ادا ہو حق قبلہ زید
 ابن حارثۃ المدنیۃ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بقیۃ قاتلہ ففرغ الباب فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غریبا یا جبرئیل نقی بہ واللہ ما رأیتہ غریبا یا جبرئیل نقی بہ واللہ ما رأیتہ غریبا یا جبرئیل نقی بہ
 و قبلہ زید بن حارثہ مدنیہ منہ میں آئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں تھے (یہ حضرت عائشہ کا قول ہے) تو زید
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور دعا کر کے کھڑا ہوا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انکی طرف برہنہ ٹھٹھے اپنا کپڑا کھینچتے
 ہوئے یعنی جلدی کے سبب کپڑا درست نہ ہو سکا بخدا میں نے آپ کو تن برہنہ نہ اس سے پہلے دیکھا نہ اس حال کے بعد فرزند زید کو اپنے

سب سے بڑی انکی کشادہ ترسی یعنی مجلس ایسی جاہلی چاہئے کہ فراموش ہو جائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و
اصحابہ جلوس فقال ما کان اذ اکرم عین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ کے اصحاب بیٹھے تھے آپ نے
فرمایا کہ یہ کیا بات ہے کہ میں ٹکڑے ٹکڑے دیکھتا ہوں **ف** امین اشارہ ہے کہ کھٹے بیٹھنا محبت کا باعث ہے ایک مجلس میں
جاہلانہ بیٹھے۔ حق ادا کا کہ فی الفی فقلص عنه الظل فصارت بعضہ فی الشمس وبعضہ فی الظل فلیق
جب تم میں سے ایک شخص مایہ میں ہوا اور اس پر سایہ چلا جائے اور وہ شخص کچھ دھوپ میں اور کچھ سایہ میں ہو جا تو چاہئے کہ
اٹھ کر **ہو** اس لئے کہ اس طرح بیٹھنا مضر ہے۔ سید قال مر فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واکمالہن ہلکنا
وقد وضعت یکل لیسرے خلف ظہرہ واکمالہ علی الیۃ یدری فقال اتقعد فی العظمت وبقیۃ المعصوم
علیکم شر یہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس گزرے اور میں ایسی طرح بیٹھا تھا کہ اپنا بائیں ہاتھ اپنے پشت کے
پچھے رکھ کر اپنی ہاتھ کی جڑ پر تکیہ کر لیا تھا آپ نے فرمایا کہ کیا تو بیٹھتا ہے اُن لوگوں کی سی بیٹھ کر بغیر غضب ہو یعنی ہر کی طرح بیٹھنا
باش شرم چھینکے اور جانی لینے اور سننے کا بیان اور ناموں کا ذکر ان اللہ یحب العظاس
ونکرہ التناوب فاذا عطس احدکم وسجد اللہ کان حقاً علی کل من سجد سمعہ ان یقول لا یرحمک اللہ
فاکما التناوب فاما هو من الشیطان فاذا تناسب احدکم فلیرد کما ما استطاع فان احدکم اذا ساء
ضحک من الشیطان اور دست رکھتا ہے چھینکے کو اور بر جاتا ہے جانی کو جب کوئی تم میں سے چھینکے اور اس کی حمد کرے
تو ہر مسلمان پر جو اسکی چھینک سنے یہ حق ہے کہ اسکو برحکم اسد کہے اور جانی کا یہ حال ہے کہ وہ شیطان کی طرف سے ہے تو جو
کوئی تم میں سے جانی لے تو جہاں تک ہو سکے اسکو روکے کیونکہ جب کوئی تم میں سے جانی لیتا ہے تو شیطان اُس سے ہنستا ہے
ف چھینکے کو اسد اسلئے چاہتا ہے کہ اُس سے دماغ ہلکا ہوتا ہے اور آدمی کو ناشاطہ معلوم ہوتی ہے اور عبادت کرنیکی آمادگی ہوتی
ہے اور جانی کسل کی علامت ہے۔ حق اور شرح مسلم میں لکھا ہے کہ جانی شیطان کی طرف اسلئے منسوب کیا کہ شیطان اُسکو
کارتا ہے اور جانی بہت کھانا کھانے سے ہوتی ہے اور بہت کھانا بھی شیطان کا فریب ہے اور حامل یہ کہ بہت کھانا کھانا
جائے اذ انتاوب کما قالہ ابی بکر **ف** کان کان یلخل جب تم میں سے کوئی جانی لے تو چاہئے
کہ اپنا ہاتھ اپنے مونہ پر رکھے کیونکہ شیطان مونہ میں کھس جاتا ہے **ان الشی** صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا عطس
عظی وجہہ بیدم او ثوبہ وغض بکاف صواتہ بغیر صلی اللہ علیہ وسلم جب چھینکے تو اپنے چہرہ کو اپنے ہاتھ سے مہیا اپنے
کپڑے سے ڈھانکتے اور چھینکے میں اپنی آواز کو پست کرتے اذ عطس احدکم فلیقل الحمد للہ علی کل حال ولیق
الذی یؤد علیہ یرحمک اللہ ولیقنل ہو یحمدکم اللہ ویصلی بالکم وحب تم میں سے کوئی چھینکے تو کہے الحمد للہ
علی کل حال اور جو شخص اسکو جواب دے وہ یوں کہے برحکم اسد اور جو چھینکے والا اس جواب کا جواب یوں کہے ہدیہ اسد
یصلی بالکم یعنی اسد کو برایت کرے اور تمہارا حال درست کرے **ما را کنت الشی** صلی اللہ علیہ وسلم مستحب
صاحب کا حق ادا **منہ لہو** انما کان یتکلم حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مونہ

پہلے کر رہتے ہوئے نہیں دیکھا کہ اس پہننے میں آپ کا کوئی دیکھتے بلکہ آپ سکر ایا کرتے تھے مگر ایتھ اکل اکثر تہنہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے کیوں زیادہ سکر اتے نہیں دیکھا بہت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سہیل
 ابن عمر کھل جان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصحوون قال نعم والایمان فی قلوبہم
 اعظم من الجبل وقال بلال بن سعد ادرکتمو کیشندون باین الاغراض ویصحبک بعضہم الی بعض
 فاذا کان اللیل کاٹوا ثعباناً حضرت ابن عمر سے پوچھا گیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی کیا ہنس کرتے تھے
 انہوں نے کہا ہاں اور ان کے دونوں میں ایمان پہاڑ سے زیادہ بڑھا ہوا تھا اور بلال بن سعد نے کہا کہ میں نے صحابہ کو پایا کہ نشہ
 کے درمیان دوڑتے تھے اور ایک دوسرے سے ہنستے تھے اور جب رات ہوتی تو حذراتس ہو جاتے ف یعنی ایسا نہ ہنستے تھے
 کہ اہل غفلت ہنستے ہیں اور لکھو وہ کر لیتے ہیں اور نور ایمان میں تاریکی ڈالتے ہیں بلکہ انکا یہ حال تھا جو ذکر کیا اور رہبان جمع رہا
 کی ہے اور رہب وہ ہے جو دنیا کو ترک کرے اور اس سے بے رغبت ہو کر اسکو اور دنیا والوں کو ترک کرے اور آخرت کا قصد
 کرے حق دکر ان احب اسماء کو الی اللہ عبد اللہ وعبد الرحمن تمہارے ناموں میں سے بہت پیارے اسم کو
 یہ نام نہیں جو واسد اور عبد الرحمن آخنی اسماء بوجہ الفیاء عن عبد اللہ رجل یسعی صلیک الا ملاء ناموں میں سے
 سب سے بڑا قیامت کے دن اسم کے نزدیک اس شخص کا نام ہے جو شہنشاہ کہلاو گیا کیونکہ سب بادشاہوں کا بادشاہ سوا سے
 خدا کے کوئی نہیں تو دوسرے کو شہنشاہ کہنا شرک ہوا لا تقولوا ما شاء اللہ وناشاء فلان و لکن قولوا ما شاء اللہ
 ثم نشاء فلان یون مت کہو کہ جو اسم نے چاہا اور فلا نے چاہا بلکہ یون کہو کہ جو اسم نے چاہا پھر فلا نے چاہا لا تقولوا
 للمنا فی سیدنا فانہ ان یک سیدنا فقد استعظمتم رنگو مسافق کو سوار مت کہو کہی کہ اگر وہ سوار ہے تو تنے غصے کیا
 اپنے پروردگار کو ف یعنی اگر وہ سوار نہیں تھا اور تنے سوار کہا تو جھوٹ بولا اور اگر وہ سوار تھا اور تنے اسکو سوار کہا تو اپنے
 پروردگار کو خدایا کیونکہ تنے اسکی نافرمانی کی سید۔ باب ہفتم بیان اور شعر کا ذکر ہلک المندطعون قالہا ثلاث
 ہلک ہوئے بنابنا کر باتیں کرنے والے۔ یہ کلمہ اپنے تین بار فرمایا اصدق کلامہ قالہا الشاعری کلمۃ لیبیدع الاکل
 شعیج ما خلک اللہ باطل زیادہ سچا قول کہ شاعر نے اسکو کہا لیبید کا یہ قول ہے آگاہ ہو کہ ہر ایک چیز خدا کے سوا بیکار اور فانی ہے
 فقیر کہتا ہے کہ لیبید ایک شاعر کا نام جو اسلام سے پہلے ہوا اوس شعر کا وہ طبعیہ جو۔ کل نسیم لامحالة رائل یعنی ہر نعمت کو
 یضیان حال ہے افہم المشرکین فان جبریل معک وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لحسان
 احب حقی اللہ عما یتد یومہ الصدس مشرکین کی جو کہ جبریل تیرے ساتھ ہیں اور وہ دل خدا صلی اللہ علیہ وسلم حسان
 کو ارشاد فرماتے کہ میری طرف سے جواب دے یا اللہ تو اسکی تائید کر جبریل سے ف پہلا جملہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 کے دن حسان بن ثابت رض سے فرمایا تھا انجیاء والی شعبتان من الامم کان والہکاء والبیان شعبتان
 من الوثاق حیاء وکم کوئی ایمان کی دو شاخیں ہیں اور تیر زبانی اور زیادہ تکرار کی نفاق کی دو شاخیں ہیں ف نفیہا
 سے مراد نفیر پر لیری کرنا اور نفاق و ناحق کی پروا نہ کرنا ہے اور اسکی یہ وجہ کہ تم میں حیا کے سبب اور سکینہ اور غفلت عبادت کے عہد

زبان دلازی کی قدرت نہیں رکھتا اور منافق اسکے خلاف ہے۔ سید شیخ ان احکام کو لے کر فرماتا ہے کہ یوم القیامہ
 احکام سنو کہو اخلاقا کاوان ابغضکم لانی واکبداکم مئی مسا ویکو اخلک کان الذوات ارون المتشدقون
 المتشقیقون تم میں سے مجھ کو زیادہ پیارے اور مجھ سے زیادہ نزدیک قیامت کے دن وہ لوگ ہونگے جو تم میں سے عادتوں
 میں سے اچھے ہیں اور تم میں سے مجھ سے زیادہ نفرت والے اور مجھ سے زیادہ دور وہ لوگ ہونگے جنکے تم میں سے اخلاق بُرے
 زیادہ گوہر ہو رہے ہیں۔ انکو مجھ بھر باتیں کرنے والے ہیں فقیر کہتا ہے کہ ثراون ثرہ سے ہے جسکے معنی بہت بکنے والا اور
 متشدقون شوق کبیر شین سے ہے بمعنی اچھے یعنی اچھیں جیر کہ کلف سے فصاحت کرنا والا اور تفتیق تفتیق سے ہے بمعنی
 موندھ بھر کرات کرنے کے اسکا مجھ وفتق ہے بمعنی برتن بھرنے کے۔ حق لا تقو الساعۃ حتیٰ یخرج قوہ یکا کون
 یا لستہم کما کما کل البقرۃ یا لستہم قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ ایک قوم اسی ٹپگی جو اپنی زبانوں سے کہاں ٹپگی
 جیسی گا ئیں اپنی زبانوں سے کھاتی ہیں۔ یعنی زبان کو کھانیکا وسیلہ کرینگے حق و باطل بات میں کچھ تمیز نہ کرینگے اور نہ حرام
 حلال میں فرق کرینگے حاصل یہ کہ جیسے گا ئیں ہر طرح کا چارہ کھاتی ہیں بضرعہ کا خیال نہیں کرتیں اسی ہی وجہ سے لہر زبان
 چلا ئینگے اچھے بُرے کلام کی تمیز نہ کرینگے۔ طر ان الله یبغض البلیغ من البلیغ الذی یجمل بلسانہ کما یجمل
 الباکرۃ بلسانہا اور دشمن رکھتا ہے آدمیوں میں سے کلام کے ببالندہ کرنا والے کو جو اپنی زبان سے کھاتا ہے جیسے گائے
 اپنی زبان سے کھاتی ہے مرزے لیکہ اسیری بنی یقوہ یقرض شفاھوہم بمکار نص من التار فقلت یا
 جابرئیل من ہو لک قال ہو لک خطباء امتیک الذین یقولون ما لا یفعلون اپنی شب معام کو میں ایک
 اسی قوم پر گندہ کہ انکے ہونٹ اگل کی مفرعونوں سے کترے جاتے تھے میں نے پوچھا اے جبرئیل یہ کون لوگ ہیں جبرئیل نے
 کہا کہ یہ تیری ہستک و خط میں جو لوگوں کو کہتے ہیں اسی بات کہ خود نہیں کرتے من تعلمو صرف الکلام لیسینی بہ قلوب
 الذی جال اول الناس لعل یقبل الله منہ لقی ہما لقیما ص ص قاتوا وکعدوا لاجل کلام کی فصاحت اس غرض سے
 سیکھے کہ اسکے سبب مرنے کے دل ایفرا یا لوگوں کے دل تابعدار کرے تو اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کے دن نہ نفل قبول کیا
 نہ فرض قال یقوہ قاتوا وکعدوا لعل یقبل الله منہ لقیما ص ص قاتوا وکعدوا لعل یقبل الله منہ لقیما ص ص قاتوا وکعدوا
 صلی اللہ علیہ وسلم یقول لقد رأیت اوائمیت ان النجود فی القول فان النجود کھو خلیا عربی مش
 نے ایک روز کہا ایسے حال میں کہ ایک شخص کھڑا اور بہت تقریر کی یعنی دخط میں لہی تقریر کی تو عمر و نے کہا کہ اگر شخص اپنے
 کلام میں میانہ روی کرنا تو اسکے حق میں بہتر ہوتا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ میں نے
 معلوم کیا یا مجھ کو کم حکم ہے کہ بات میں اختصار کروں کیونکہ اختصار بہتر ہے یعنی بقدر ضرورت کے کلام کرنا اچھا ہے ان من
 البیان یصح وان من العلو جھلا وان من الشمر حکما وان من القول عیلا لا یغض بیان جاد ہے اور بعض
 علم جہالت ہے اور بعض شریعت ہے اور بعض قول و بال ہے و جہالت ایسا علم ہے جسکی احتیاج نہ ہو مثلاً نجوم وغیرہ کہ اس میں
 مشغول ہونے سے ضروری اور حاجت کے علم سے باز رہنا تفسیر و حدیث نہ آوگی یا مرد اس علم سے ہے کہ جسپر عمل نہ کرے کہ نافرمانی

فقیہ کہتا ہے کہ ایک روایت میں حکماء کی جگہ حکمت آئی ہے مترجم نے اسی کے بموجب ترجیح کیا اور معنی حکماء کے یہ ہیں کہ بعض شرع حکم ہیں
یعنی مفید ہیں کیونکہ حکم کے معنی علم اور فقہ اور عدل کے موافق حکم کرنے کے ہیں اور جس جگہ حکمت ہے وہاں حکمت سے ہی مراد ہے
اور بعض قول وہاں ہے اس کے یہ معنی کہ اسکا شرع کہنے والے کو ہوتا ہے یا سنتے والیکو مال ہوتا ہے حق ذکر عند رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم الشجر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم هو کلام فحسنة حسن و فحیة فحیة
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شجر کا ذکر ہوا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شرع ایک کلام ہے جس کا اجماع اچھا ہے
اور اگر خراب ہے یعنی جیسا مفسرین شرع کا ہوگا اسکا حکم سیرک یا جائز کا قال نبی اکمل مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وسلم بالاعراب اذ عرض شاعر ینشد فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدوا الشیطان افا مرسکوا
الشیطان لان یمنی رجل فیکھا خیالہ من ان یمتلی شجر حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موضع عرج میں چلتے تھے کہ ایک شاعر سامنے آیا جو پڑھتا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
اس شیطان کو پکڑو یا فرمایا کہ اس شیطان کو روکو آدمی کا پیچے پیٹ بھرا اس کے حق میں بہتر ہے بنیت اس کے کہ شر سے بھرے
الغنائہ یلمت التفاق فی القلب کما یثبت الماء الترع راگ نفاق آگاہ ہے دل میں جیسے پانی کھیتی آگاہ ہے نبی
اُسے کا سبب ہوتا ہے قال کنت مع ابن عمر فی طریق فسمع من مازا فوضع اصبعہ فی اذنیہ و ناء عن الطریق
الی الجانبل الاخری ثم قال لی بعد ان بعدنا فہل سمع شیئا قلت لا قال فہل اصبعہ من اذنیہ
قال کنت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسمع صوت یخرج فصنع مثل ما صنعت قال نافع و کنت
اذا ذاک صغیرا نافع کہتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک راہ میں تھا کہ انھوں نے لے کر کی آواز سنی اور اپنی دونوں انگلیاں
اپنے دونوں کانوں میں رکھ لیں اور وہ سے دوسری طرف دوڑ ہو گئے پھر پوچھا کہ وہ بھونکے بعد کہا کہ اسے نافع کیا تو کچھ آواز سننا
ہے میں نے کہا نہیں پھر انہوں نے اپنی دونوں انگلیاں دونوں کانوں میں سے اٹھا کر کہا کہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ تھا کہ آپ نے ایک لے کر کی آواز سنی اور یہی فعل کیا جیسا میں نے کیا نافع کہتے ہیں کہ میں آنوقت چھوٹا تھا ف اگر کوئی کہے
کہ نافع کو من کیوں نہ کیا تو اسکا جواب دیا کہ میں آنوقت چھوٹا تھا سید باب ہشتم زبان کی محافظت اور غیبت
اور گالیوں کی برائی کا بیان - ف زبان کی محافظت سے بیغرض ہے کہ اسکا پہنہ اختیار میں رکھے کیونکہ بعض
مرتہ معمولی سی بات میں زیادہ گہرنگا ہو جاتا ہے حق قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یضرب لی ما بین
الحجین وما بین رجلین احسنہ لہ الجنة رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی میرے لئے مناسن ہو اپنی زبان
اور اپنے شرکاتو میں اس کے لئے جنت کا مناسن ہو گا ان العبد لیسئلکم بالکلمۃ یضوان اللہ لا یلفی لہا بالاً یزفہ
اللہ بکادرجت وان العبد لیسئلکم بالکلمۃ من سخط اللہ لا یلفی لہا بالاً یفوی عنہا فی جہنم و فی روایۃ
یوفی بکافی لثارا بعد ما بین المشرق والمغرب بندہ ایک بات اس کی خوشنودی کی ہوتا ہے کہ اس کے انجام کا
و حیان نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس کے سبب اس کے درجے بلند فرماتا ہے اور بندہ ایک بات اللہ تعالیٰ کی غصہ کی ہوتا ہے کہ اس کے انجام

کا دھیان نہیں کرتا حالانکہ اسکے سببے دوزخ میں گرتا ہے اور ایک روایت میں یوں ہے کہ اسکے سببے دوزخ میں گرتا ہے اور
 دور فاصلہ پر بہ نسبت فاصلہ پوریا درپچم کے ف غرض یہ ہے کہ زبان کی محافظت چاہئے بعض فقرہ کوئی کلمہ بے ساختہ
 ایسا کہہ دیتا ہے کہ اسکا گناہ بہت زیادہ ہوتا ہے اور وہ یہ نہیں جانتا کہ میں نے کیا کہا تھا سبباً المسلم فسق وقیان
 کفر المسلمان کو بڑا گناہ خدا کی نافرمانی ہے اور اسکو جان سے مارنا کفر ہے ایما کجل قال لاخیه کافر فقد باء بها احدا
 جو آدمی کہ اپنے بھائی کو کافر کہے تو ان دونوں میں سے ایک اس قول کا مصداق ہوگا ف یعنی جسکو کافر کہا ہے اگر واقع میں
 کافر تھا تو کفر اسی پر پڑا ورنہ کہنے والا کافر ہوتا ہے سید لا یوحی کجل بالفسوق ولا یومئیه بالکفر الا ان تدل
 علیہ وان لم تکن صاحبہ کذلک کئی آدمی دوسرے پر تہمت بکامی کی اور تہمت کفر کی اگر کرتا ہے تو تہمت کہنے
 والے پر پڑتی ہے اگر وہ دوسرا ایسا نہ ہو یعنی جسکو کافر یا فاسق کہا اگر وہ واقع میں نہ ہوگا تو کہنے والا ہوگا المستبان ما کالافضل
 التبادی ما لم یعتد المظلوہ آپس میں دوگالی دینے والے کو چھوڑ دیتے ہیں اسکا گناہ شروع کرنا والے پر ہوتا ہے جب
 کہ ظلم زیادتی نہ کرے ف یعنی جب ظلم حد سے بڑھ جاوے تو گناہ دونوں پر ہوگا ان الکفارین لا یکونون شہداء
 ولا شفعا یوم القیمہ بہت لعنت کرنے والے نہ گواہ ہونگے اور نہ سفارشی قیامت کے دن اذا قال الرجل هلاک
 الناس فهو اهلکم جو آدمی دین کہے کہ لوگ تباہ ہو گئے تو وہ امنین کا زیادہ تباہ ہو گیا ہے ف اسلئے کہ اور دن
 کی نصیبت میں مشغول ہوا اور اپنے آپکو اچھا جانا امام مالک نے کہا کہ مروہ ہے اپنے آپکو اچھا اور دوسرے کو برا جانا ایسا کہنا اور اگر
 غمخواری کی جہت سے یا انکے کسی گناہ دیکھنے کے سبب کہے تو مضائقہ نہیں لیحد ون شر الناس یوم القیمہ
 ذالو خیل الذی یاتے ہوئے لکھو بوجہ وھو لکھو بوجہ لوگوں میں سے برا تم قیامت کے دن مقرر ہوئے شخص
 کو پاؤ گے جو ایک جماعت کے پاس ایک طرح آوے اور دوسرے لوگوں میں دوسری طرح جاوے لکن دخل الجنة قتات
 بہشت میں داخل نہ ہوگا چل خور علیکم بالصداق فان الصداق یهدی الی الین وان الین یهدی الی الجنة
 وما یزال الرجل یصدق و یحس الصدق حتی یتکتب عند اللہ صلیا طایک والکذب فان الذکب
 یضاهی الی الفجور وان الفجور یضاهی الی التار وما یزال الرجل یتکذب و یختر الی الذکب حتی یتکتب
 عند اللہ کذا ابا سح بولنے کو اپنے اور پر لازم کرو کیونکہ سچ نیکی کی راہ دکھاتا ہے اور نیکی بہشت کی راہ بتاتی ہے اور آدمی برابر سچ
 بولتا ہے اور سچ بولنے کا قصد کرتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے نزدیک صدیق کے مرتبہ میں لکھا جاتا ہے اور اپنے آپکو جھوٹ سے بچاؤ
 کیونکہ جھوٹ گناہ کی راہ بتاتا ہے اور گناہ دوزخ کی راہ دکھاتا ہے اور آدمی برابر جھوٹ بولتا ہے اور جھوٹ ہی کی نیت رکھتا ہے
 یہاں تک کہ اللہ کے نزدیک بڑا جھوٹا لکھا جاتا ہے لیس الذکب الذی یضلی بہین الناس و یضلی لشیخہ و یضلی خیل
 جھوٹا وہ نہیں جو لوگوں میں صلح کرتا ہے اور ستر کہتا ہے اور ستر پہنچاتا ہے ف کیونکہ دو شخصوں کے صلح کرانے میں جھوٹ بولنا
 درست ہے سید اذ الائم المذاحین کا حق افی و مجھوہو التراب جب تم تعریف کرنے والوں کو دیکھو تو انکے ہونہ میں
 خاک والوف یعنی انکو محروم رکھو اور کچھ نہ دو اور جب تمہاری تعریف کریں تو میں نہ کرو کیونکہ تم کو مغرور و جسکے کرتے ہیں سید علی

کرے پھر صبح کو اللہ تعالیٰ اُسکی پردہ پوشی کرے اور وہ یوں کہے کہ اے فلاں مین نے آجکی رات ایسا ایسا کام کیا اور اُسکے پروردگار نے
 تو رات بھر اُسکی پردہ پوشی کی تھی اور وہ صبح کو اُسکی پردہ پوشی اپنے اوپر سے کھولتا ہے یعنی اپنا پوشیدہ گناہ جو کہ اُس نے چھپایا تھا خود
 لوگوں سے کہتا پھر کہے مَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَهَكَوْهُ بِاطْلٍ بَنِي لَهُ فِي رِضْوَانِ الْجَنَّةِ وَمَنْ تَرَكَ الْكِبْرَ وَهَكَوْهُ بِمُحْيٍ بَنِي لَهُ
 فِي وَسْطِ الْجَنَّةِ وَمَنْ حَسَّنَ خُلُقَهُ بَنِي لَهُ فِي آخِلَاهَا جَنَّ جَوْثُ كَوْجُورٍ اَوْرَدَهُ جَوْثُ اِبْلٍ تَحْتَ اُسْكَ لُجْنَتِ كَ
 حَالِی مِیْن مَكَانٍ بَنَیَا جَانِبَهُ اَوْ جَوْثُ كَوْجُورٍ جَعَلَ لَكَ حَقَّ رِبِّهِ اُسْكَ لُجْنَتِ كَبِیْرٍ مِیْن مَكَانٍ بَنَیَا جَانِبِیْكَ اَوْرَدَ
 جَوْثُ كَوْجُورٍ اَبْنِیْ عَادَتٍ جَعَلَ لَكَ حَقَّ رِبِّهِ اُسْكَ لُجْنَتِ كَبِیْرٍ مِیْن مَكَانٍ بَنَیَا جَانِبِیْكَ اَوْرَدَ جَوْثُ كَوْجُورٍ اَبْنِیْ عَادَتٍ جَعَلَ لَكَ حَقَّ رِبِّهِ اُسْكَ لُجْنَتِ كَبِیْرٍ
 جَوْثُ كَوْجُورٍ اَبْنِیْ عَادَتٍ جَعَلَ لَكَ حَقَّ رِبِّهِ اُسْكَ لُجْنَتِ كَبِیْرٍ مِیْن مَكَانٍ بَنَیَا جَانِبِیْكَ اَوْرَدَ جَوْثُ كَوْجُورٍ اَبْنِیْ عَادَتٍ جَعَلَ لَكَ حَقَّ رِبِّهِ اُسْكَ لُجْنَتِ كَبِیْرٍ
 مَا اَكْتَرُ مَا يَدْخُلُ النَّاسُ الْجَنَّةَ يَقُوْنُ اَللّٰهُ وَحَسَنَ الْخُلُقِ اَنْذَرُوْنَ مَا اَكْتَرُ مَا يَدْخُلُ النَّاسُ النَّارَ لَتَارَ الْجَوْثُ
 الْفُجُورِ وَالْفُجُورِ كَمَا تَمَّ جَانِبِیْ بَاتِ كَ لَوْ كَوْنِ كَوْجُورٍ مِیْن مَكَانٍ بَنَیَا جَانِبِیْكَ اَوْرَدَ جَوْثُ كَوْجُورٍ اَبْنِیْ عَادَتٍ جَعَلَ لَكَ حَقَّ رِبِّهِ اُسْكَ لُجْنَتِ كَبِیْرٍ
 كَمَا تَمَّ جَانِبِیْ بَاتِ كَ لَوْ كَوْنِ كَوْجُورٍ مِیْن مَكَانٍ بَنَیَا جَانِبِیْكَ اَوْرَدَ جَوْثُ كَوْجُورٍ اَبْنِیْ عَادَتٍ جَعَلَ لَكَ حَقَّ رِبِّهِ اُسْكَ لُجْنَتِ كَبِیْرٍ
 سَ كَبْرَتِ دَوْرُخِیْ مَوْنِیْ وَبِیْ اَلْمِنْ تَجِدُ مِیْكَدِیْ بِهَ الْفُجُورِ وَبِیْ اَلْمِنْ تَجِدُ مِیْكَدِیْ بِهَ الْفُجُورِ وَبِیْ اَلْمِنْ تَجِدُ مِیْكَدِیْ بِهَ الْفُجُورِ
 اَبْتِ كَرِیْ اَوْ جَوْثُ كَوْجُورٍ اَبْنِیْ عَادَتٍ جَعَلَ لَكَ حَقَّ رِبِّهِ اُسْكَ لُجْنَتِ كَبِیْرٍ مِیْن مَكَانٍ بَنَیَا جَانِبِیْكَ اَوْرَدَ جَوْثُ كَوْجُورٍ اَبْنِیْ عَادَتٍ جَعَلَ لَكَ حَقَّ رِبِّهِ اُسْكَ لُجْنَتِ كَبِیْرٍ
 الْكَلِمَةِ لَا يَقُوْلُ اَلَا لِيُصْحِكَ بِهَ النَّاسُ يَحْصِيْ بِيْهَا اَبْعَدُكَ مِیْكَدِیْ بِهَ النَّاسُ يَحْصِيْ بِيْهَا اَبْعَدُكَ مِیْكَدِیْ بِهَ النَّاسُ يَحْصِيْ بِيْهَا اَبْعَدُكَ مِیْكَدِیْ بِهَ النَّاسُ
 لِسَانِهِ اَشَدَّ مِمَّا يَزِيْلُ عَنْ قَدَمِهِ بِنْدَ اَبْتِ كَرِیْ اَوْ جَوْثُ كَوْجُورٍ اَبْنِیْ عَادَتٍ جَعَلَ لَكَ حَقَّ رِبِّهِ اُسْكَ لُجْنَتِ كَبِیْرٍ مِیْن مَكَانٍ بَنَیَا جَانِبِیْكَ اَوْرَدَ جَوْثُ كَوْجُورٍ اَبْنِیْ عَادَتٍ جَعَلَ لَكَ حَقَّ رِبِّهِ اُسْكَ لُجْنَتِ كَبِیْرٍ
 اُسْكَ سَبَبِیْ آسْمَانِ دَرْ مِیْنِ كَ فَاصله سَبَبِیْ جَعَلَ لَكَ حَقَّ رِبِّهِ اُسْكَ لُجْنَتِ كَبِیْرٍ مِیْن مَكَانٍ بَنَیَا جَانِبِیْكَ اَوْرَدَ جَوْثُ كَوْجُورٍ اَبْنِیْ عَادَتٍ جَعَلَ لَكَ حَقَّ رِبِّهِ اُسْكَ لُجْنَتِ كَبِیْرٍ
 زِيَادَةُ مِیْكَدِیْ بِهَ النَّاسُ يَحْصِيْ بِيْهَا اَبْعَدُكَ مِیْكَدِیْ بِهَ النَّاسُ يَحْصِيْ بِيْهَا اَبْعَدُكَ مِیْكَدِیْ بِهَ النَّاسُ يَحْصِيْ بِيْهَا اَبْعَدُكَ مِیْكَدِیْ بِهَ النَّاسُ
 كَرْنِیْ كَ فَرَسِیْ سَيِّدِیْ مِیْن مَكَانٍ بَنَیَا جَانِبِیْكَ اَوْرَدَ جَوْثُ كَوْجُورٍ اَبْنِیْ عَادَتٍ جَعَلَ لَكَ حَقَّ رِبِّهِ اُسْكَ لُجْنَتِ كَبِیْرٍ مِیْن مَكَانٍ بَنَیَا جَانِبِیْكَ اَوْرَدَ جَوْثُ كَوْجُورٍ اَبْنِیْ عَادَتٍ جَعَلَ لَكَ حَقَّ رِبِّهِ اُسْكَ لُجْنَتِ كَبِیْرٍ
 اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَلَّكَ مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ اَمْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَلِيَسْعَكَ بَيْتُكَ وَابْنُكَ عَلَى حَلِيْمَتِكَ
 حَقِیْقَةُ رِیْ كَبْتِیْ مِیْن كَرْمِیْنِ نَبِیْ رَسُوْلِ خُصْلَةِ سَلْمِیْ كِیْ زِيَارَتِ كِیْ اَوْ عَرْضِ كِیْ كَبْتِیْ كَ سَبَبِیْ كِیْ اَبْنِیْ عَادَتٍ جَعَلَ لَكَ حَقَّ رِبِّهِ اُسْكَ لُجْنَتِ كَبِیْرٍ
 اَبْنِیْ زَبَانِ كَوَاوِیْثِیْ رَهِ اَبْنِیْ گُھَرِیْ مِیْن اَوْرَگِیْہِ كَ اَبْنِیْ گُھَرِیْ مِیْن اَوْرَگِیْہِ كَ اَبْنِیْ گُھَرِیْ مِیْن اَوْرَگِیْہِ Kَ اَبْنِیْ گُھَرِیْ مِیْن اَوْرَگِیْہِ Kَ اَبْنِیْ گُھَرِیْ مِیْن اَوْرَگِیْہِ
 فَقَالَ اَتَّقِ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَخْشَىٰ بِكَ اِنْ اَسْتَقَمْتَ اَسْتَقَمْنَا وَاطْلُوْا اَحْوَجْتِ اَحْوَجْتِ اَحْوَجْتِ اَحْوَجْتِ اَحْوَجْتِ اَحْوَجْتِ اَحْوَجْتِ اَحْوَجْتِ اَحْوَجْتِ اَحْوَجْتِ اَحْوَجْتِ
 ہے تو سارے اعضاء زبان سے عاجزی کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے حق میں اللہ سے ڈرنا کیونکہ ہم تیرے ساتھ ہیں اگر تو سیدھا
 رہی تو ہم سیدھے رہیں گے اور اگر تو طعنی ہو تو ہم ٹیڑھے ہو جائیں گے تو فی رَجُلٍ مِّنَ الصَّاحِبَةِ فَقَالَ رَجُلٌ اَلْبَشَرُ بِالْجَنَّةِ
 فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْ لَا نَذَرِیْ فَاَعْلَمُہُ كَلِمَہُ فَمَا لَا یَعْنِیْہِ اَوْ یَحْجِلُ عَمَّا لَا یَنْقُصُہُ
 اِیْکَ نَفْسِیْ نَیْ مِیْن مَكَانٍ بَنَیَا جَانِبِیْكَ اَوْرَدَ جَوْثُ كَوْجُورٍ اَبْنِیْ عَادَتٍ جَعَلَ لَكَ حَقَّ رِبِّهِ اُسْكَ لُجْنَتِ كَبِیْرٍ مِیْن مَكَانٍ بَنَیَا جَانِبِیْكَ اَوْرَدَ جَوْثُ كَوْجُورٍ اَبْنِیْ عَادَتٍ جَعَلَ لَكَ حَقَّ رِبِّهِ اُسْكَ لُجْنَتِ كَبِیْرٍ
 كَاثِرُہُ ہُوَ رَسُوْلِ خُصْلَةِ سَلْمِیْ كِیْ زِيَارَتِ كِیْ اَوْ عَرْضِ كِیْ كَبْتِیْ كَ سَبَبِیْ كِیْ اَبْنِیْ عَادَتٍ جَعَلَ لَكَ حَقَّ رِبِّهِ اُسْكَ لُجْنَتِ كَبِیْرٍ مِیْن مَكَانٍ بَنَیَا جَانِبِیْكَ اَوْرَدَ جَوْثُ كَوْجُورٍ اَبْنِیْ عَادَتٍ جَعَلَ لَكَ حَقَّ رِبِّهِ اُسْكَ لُجْنَتِ كَبِیْرٍ

کلام کیا ہوا ایسی چیز کا بخل کیا ہو کہ دینے سے اسکو نقصان نہ ہو **ف** کلام مفید نہ کرنے سے اس کے سوال اور حساب میں مبتلا
ہوا اور بخل سے یہ غرض کہ صدقہ اور عظم وغیرہ میں بخل کیا ہو جسکے دینے سے نقصان نہ ہو بلکہ برکت ہوتی۔ **حق و سید قلنت**
یا رسول اللہ ما اخوف علیّ قال فَاخَذَ بِلِسَانِ نَفْسِهِ وَقَالَ هَذَا سِفَانٌ کہتے ہیں کہ میں نے
عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا چیز ہے جسکا خوف آپ مجھ پر کرنے میں سفیان کہتے ہیں کہ اپنے اپنی زبان پر مٹی اور فرمایا کہ تم مجھ کو
اسکا زیادہ خوف ہے **اِذَا كَانَ الْعَبْدُ تَبَاعَدَ عَنْهُ الْمَلَائِكَةُ مِنْهُ مِثْلَ مَنْ نَحْنُ مَا جَاءَ بِهِ** جب بندہ جھوٹ
بولتا ہے تو فرشتہ اُس سے ایک کوس دور ہو جاتا ہے جھوٹ بولنے کی بدولت وجہ سے کہ **كَبُرَتْ خِيَانَةً اَنْ تُخْلِلَ ثَلَاثَ**
اَحْكَامٍ حَدِّ يَتَّكِلُ عَلَيْكَ بِمَا مَصْدَقٌ وَاَنْتَ بِمَا كَاذِبٌ یہ بڑی خیانت ہے کہ تو اپنے بھائی سے ایسی بات کہے جیسے
وہ تجھے سچا جانے اور تو اُس سے جھوٹ بولتا ہے **مَنْ كَانَ ذَا وَجْهَيْنِ فِي الدُّنْيَا كَانَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ لِسَانَانِ** مَن
کافر ہو کر بولی دنیا میں دو روید ہو تو قیامت میں اُس کے لئے اگ کی دو زبانیں ہوں گی **لَيْسَ لِمَنْ مِّنْ يَّالْتَقَانِ وَلَا يَالْتَقَانِ**
وَلَا الْفَاحِشِينَ وَلَا الْبَدَنِيِّ مَوْنٌ نہیں ہوتا ہے بہت طعن کرنا والا نہ بہت لعنت کرنے والا نہ سخت کہنے والا نہ یہودہ کہنے
والا نہ ایسی باتیں کرنی شان مومن کے شاید انہیں **اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا كُنَّ تَسْبِيحًا صَعِدَتْ لُغَتُهُ اِلَى السَّمَاءِ فَتُخْلَقُ**
اَبْوَابُ السَّمَاءِ دُونَكَ اَنْ تَقْرَأَ اِلَى الْاَرْضِ فَتُخْلَقُ اَبْوَابُهَا دُونَكَ اَنْ تَقْرَأَ اِلَى السَّمَاءِ فَتُخْلَقُ
مَسَاجِدُ رَجَعَتْ اِلَى الدُّنْيَا قَانَ كَانَ لَكَ اَهْلًا وَلَا رَجَعَتْ اِلَى قَائِلِهَا بِنْدِهِ جب کسی چیز کو لعنت کرتا ہے
تو وہ لعنت آسمان کو پہنچتی ہے اور آسمان کے دروازے اُپر بند ہو جاتے ہیں پھر وہ زمین کو اترتی ہے تو زمین کے دروازے بھی اُپر
بند کئے جاتے ہیں پھر وہ دامنہ بائیں پھرتی ہے اور جب گزرنے کی جگہ نہیں پاتی تو اُس شخص کی طرف جاتی ہے جیسے لعنت کی گئی
اگر وہ اسکا لائق ہو تو اُپر پڑی ورنہ اپنے کہنے والے کے پاس پھرتی ہے **اِنَّ رَجُلًا نَازَعَتْهُ الرَّجُلُ رِدَاءً فَلَعَنَهَا فَقَالَ**
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْعَنُهَا فَكُلُّهَا مَا مُوَدَّ وَلَئِنْ مِّنْ لَّعْنٍ شَيْئًا لَّيْسَ لَهُ بِأَهْلٍ رَّجَعَتْ اللَّعْنَةُ
عَلَيْهِ ایک شخص کی چادر مرنے والا وہی اُسے ہوا کو لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہوا کو لعنت مت کر کیونکہ وہ حکم
کی تابع ہے اور جو کوئی ایسی چیز کو لعنت کرتا ہے کہ وہ لعنت کے لائق نہیں تو لعنت اُسی پر لٹ آتی ہے **لَا يَبْلُغُنِي أَحَدٌ مِّنْ**
اَصْحَابِي عَنْ أَحَدٍ شَيْئًا قَالِي أَحَبُّ اَنْ أَخْبِرَ لَيْتَكُمُ وَاَسَاطِمُ الصَّدْرِ مجھ کوئی نہ پہنچا دے میرے کسی صحابہ
کی طرف سے یعنی کچھ اقوال و افعال جو کہ روت کے باعث ہوں کیونکہ میں دوست رکھتا ہوں کہ تمہارے سامنے نکلون ایسی طرح
کہ میں صاف سینہ ہوں یعنی کسی طرف سے کچھ کہ روت نہ ہو **قَالَتْ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسْبُكَ مِنْ**
صَفِيَّةَ كَذَا وَكَذَا اَعْتَنِي قَصَائِدَ **قَالَ لَقَدْ كَلَّمْتُكِ لَمَّةً لَوْ مَزَّحَ بِهَا الْخَبْرُ لَمَنْ جَنَّةُ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ تمکو صفیہ ہی کافی ہے ایسی ہی عیسیٰ عیسیٰ آخرا یا کہ تو نے ایسی بات کہی کہ اگر
اُسکو دیا میں ملایا جاوے تو اسے بھی بگاڑ دے **ف** جب کہ میں صفیہ کے یہ معنی کہ باوجود اُنکے بہت قد ہونے کے تمکو پسند
ہیں **مَا كَانَ الْفَحْشُ فِي شَيْءٍ اِلَّا مَشَانَهُ وَمَا كَانَ الْحَيَاءُ فِي شَيْءٍ اِلَّا زَانَهُ** برائی جس چیز میں ہوتی ہے اُسکو حیث ار

کرتی ہے اور یہاں جس چیز میں ہوتی ہے اسکو زینت دیتی ہے من غیر انما کذبک لب لومیت حتی یغیر حی من ذین
 قد تابت منہ جو کوئی اپنے بھائی کو کسی گناہ کی عار دلاوے تو وفات پائیگا یہاں تک کہ اس گناہ کو کرے یعنی وہ گناہ جس سے
 توبہ کی غمی کا نظیر لاشماۃ لاخیک فایکھہ اللہ ویبتدیک ست ظاہر نہی کی بات اپنے بھائی کی کہ اس پر رحم
 کرے گا اور تجھ کو سبلا کر دیگا ف یعنی اپنے بھائی کے لئے بلا کا آنا اور سپر نہاست جاہ ما احب اتی حکمت احد اوان
 لی کذا و کذا امین دوست نہیں رکھتا کہ کسی نقل بیان کرنے اور مجھ کو اتنا مال ملے ف یعنی کسی نقل کرنے اور عیت بیان
 کرنے پر مثلاً لنگرے کی نقل کے لئے لنگر بکار لینا وغیرہ اگر مجھے مال دیا کتنا ہی ملے میں اسکو سپ نہیں کرتا ادا مل ح الف
 عصب السب تعالیٰ واھتار لہ العرش جب ناست کی تعریف کی جاتی ہے تو اسد تعالیٰ غصے ہوتا ہے اور اس کے لئے
 عرش ہوتا ہے ف عرش کی حرکت اس عظیم کا واقع ہونا مراد ہے سید قیل لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکیون
 المؤمنین جباۃ قال نعم فیصل لہ اکیون المؤمنین بجباۃ قال نعم فیصل لہ اکیون المؤمنین کذا با قال لا
 رسول خالص اسد علیہ سلم کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ آیا تم میں نامزد ہوتا ہے اپنے فرمایا ہاں بھر عرض کیا گیا آیا تم میں نخل
 ہوتا ہے اپنے فرمایا ہاں بھر پوچھا گیا آیا تم میں جھوٹا ہوتا ہے اپنے فرمایا نہیں ان الشیطان لیتقل فی صولہ الخجل
 فیاتی القوم فیکذلہم بالحدیث من الکذب فیتقرءون فیقول ان جملہ من سمعت رجلا اعرف
 و سجدہ ولا ادری ما اسمہ یجاء شیطان ایک آدمی کی صورت بلکہ ایک قوم میں آتا ہے اور اسے ایک بات جھوٹ
 بیان کرتا ہے تو وہ لوگ ملجہ ہوتے ہیں اور ان میں سے ایک شخص یوں کہتا ہے کہ میں نے ایک آدمی سنا جو حکم میں خود ہوتا
 ہوا ان کا نام نہیں جانتا کہ وہ یوں بیان کرتا تھا ف امین یہ اشارہ ہے کہ سننے والے کو چاہئے کہ بیان کرنا لیکھا حال معلوم
 کرے کہ اگر وہ جھوٹا ہے تو اسکی بات دوسروں سے نہ کہے اور اگر سچا ہے تو دوسروں سے کہے بے حال معلوم کئے اسکی بات
 نقل نہ کرے قال انک ابا ذر فوجلۃ فی المسجد یحییٰ بکسائہ اسود و حد کا فقلت یا ابا ذر ما ہذا
 الوحۃ فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان وحدۃ خیر من جلیس الشوق والکثیر
 الصالح خیر من الواحد و اما الخیر خیر من الشکوت والشکوت خیر من الاملاۃ الشیر عمران وہ کہتے ہیں
 کہ میں حضرت ابو ذر کے پاس آیا اور انکو مسجد میں ایک سیاح گنیل کی گوٹ مارے ہوئے تھا یا امین نے کہا اسے ابو ذر تھا کہا کیا
 ہے انہوں نے کہا کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ یوں فرماتے تھے کہ تمہاری بہتر ہے بڑے ہنشین سے اور
 اچھا ہنشین بہتر ہے تمہارے ہنسنے سے اور بھلائی کا بیان کرنا چاہئے ہے بہتر ہے اور چپ نہا بری بات بیان کرنے سے بہتر
 ہے مقام الرجل بالسمت افضل من عبادۃ مرتین سنۃ آدمی کا مرتبہ چپ رہنے سے افضل ہے ساٹھ برس
 کی عبادت سے ف یعنی جب چپ رہ کر حقائق اور صفات آپ کو فکر کرے اور اپنے دل کو اسکی یاد میں مستغرق کرے اگر
 ایک ہی ساعت ہو تو ایسے سکوت کا مرتبہ ساٹھ برس کی عبادت سے افضل ہوگا حق قال قلۃ یا رسول اللہ اصعب
 قال اوصیک بتقوی اللہ فانہ ازین لا مریک کلہ قلت زدنی قال علیک بکلمۃ لا یقولہ الا المؤمن

تعریف کرنے کے ہیں اور اگر یہ امر اسد کے لئے کرے تو درست ہے مثلاً جہاد میں اپنی تعریف کرے اور اگر نفس کے لئے تو برا ہے اور حاکم
 کے یہی کچھ کرتا اگر حق بات کی حمایت کرے درست ہے اور ناحق کی درست نہیں سُبُّلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
 سَأَلَ أَحَدُ النَّاسِ أَلَا تَرَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ أَفْضَلُ النَّاسِ قَالَ كَلَّا لَيْسَ عَنْ هَذَا إِنَّمَا لَكَ قَالَ كَلَّا مَا النَّاسُ
 يُؤْمِنُونَ بِنَبِيِّ اللَّهِ وَبَنِي النَّبِيِّ اللَّهُ ابْنُ حَبْلٍ اللَّهُ قَالَ لَيْسَ عَنْ هَذَا إِنَّمَا لَكَ قَالَ فَعَنْ مَعَارِنِ
 الْعَرَبِ تَسْأَلُونِي أَنَا أَعْلَى النَّاسِ قَالَ فَخِيَارُكُمْ فِي الْحَاذِلَةِ خِيَارُكُمْ فِي الْأَسْلَافِ وَأَنَا فَهَذَا رَسُولُ اللَّهِ خَالِدٌ
 عَلَيْهِ سَلَّمَ سے پوچھا گیا کہ تو کون میں بزرگتر کون ہے آپ نے فرمایا کہ ان میں بزرگتر اسد کے نزدیک انکا برابر پرہیزگار ہے لوگوں نے عرض
 کیا کہ اس کا حال ہم آپ سے نہیں پوچھتے آپ نے فرمایا تو لوگوں میں بزرگتر یوسف علیہ السلام اسد کے نبی نبی اسد کے بیٹے نبی اسد کے
 بیٹے خلیل اسد کے پرپوتے میں صحابہ نے عرض کیا کہ ہم اس کا حال آپ سے نہیں پوچھتے آپ نے فرمایا کہ پھر عرب کے قبیلوں کا حال
 سے دریافت کرتے ہو لوگوں نے عرض کیا ہاں آپ نے فرمایا کہ تم میں سے جو حالت کفر میں وہ لوگ ہیں جو تم میں سے اسلام کی حالت
 میں بہتر ہیں جب دین کو سمجھیں فٹ یعنی جو کفر کی حالت میں پسندیدہ اور بزرگ تھے مثلاً سخاوت اور شجاعت اور دوسرے
 اچھی خصوصیات کھیتے تھے وہی لوگ جب مسلمان ہوئے اور ظلم دین سے کھینچا اچھے ہوئے حتیٰ لَا تُطْرُقُونِي كَمَا أَطْرَقَتِ النَّصَارَةُ
 ابْنِ مَرْثُومٍ فَإِنَّمَا أَنَا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ میری تعریف حد سے زیادہ مت کرو جیسے نصاریٰ نے حد
 سے زیادہ تعریف پس مریم یعنی حضرت عیسیٰ کی کیونکہ میں اسد کا بندہ ہوں تو تم یوں ہی کہو کہ اسد کا بندہ اور اس کا رسول اِنَّ
 اللَّهَ اَوْحَى اِلَيَّ اَنْ تَوَاضَعُوا حَتَّى لَا يَفْخَرُ اَحَدٌ عَلَى اَحَدٍ وَلَا يَتَّبِعِ اَحَدٌ عَلَى اَحَدٍ اسد تعالیٰ نے مجھ پر بھی
 کہ تواضع کرو یہاں تک کہ کوئی کسی پر فخر نہ کرے اور نہ کوئی کسی پر ظلم کرے اَلْحَسْبُ الْمَالُ وَالْكُومُ التَّقْوَىٰ حسب مال ہے
 اور بنگی پرہیزگاری ہے ف یعنی حسب اوفضیلت آدمیوں کے نزدیک مال ہی ہے کہ آدمی بدوں مال کے حوام کی نظر
 میں خوار ہے اور کرم تمام اچھی صفتوں کا نام ہے لیکن خدا کے نزدیک اُن صفات میں سے عمدہ تر تقویٰ ہے بدوں تقویٰ
 کے کوئی فضیلت اعتبار کے قابل نہیں حتیٰ مَنْ نَصَّ قَوْمَهُ عَلَى غَيْرِ الْحَقِّ فَقَدْ هَوَىٰ كَالْبَعِيرِ الَّذِي يَهْوِي فِي هَوَاهُ يَبْذُلُهُ
 جَوَ كُوْنِي اپنی قوم کو ناحق پر مدد کرے تو وہ اس اونٹ کی مانند ہے جو کنوے میں گرے اور وہ اپنی دم کاٹ کے نکلا جاوے ف یعنی جو کوئی
 اپنے نفس کو بلند کرتا ہے اس طرح کہ اپنی قوم کو ناحق پر مدد کرے تو وہ گناہ کے کنوے میں گرتا ہے اس کا حال اس اونٹ کی مانند
 ہے جو کنوے میں گر کر مر جاوے کہ دم کے بل نہیں کھینچا جاتا ویسا ہی یہ شخص گناہ کے کنوے سے نہیں نکل سکتا خَيْرٌ لَّكَ الْمَدَارُ
 عَنْ عَشَائِكَ تَهْ مَا لَوْ كُنَّا نَقْرَمُ مِنْ كَابِرِهِ هُوَ جَوَظٌ مِّنْ كَرْنِ وَالْاَهْوَاءِ قَبِيلُهُ سے جب تک کہ گنہگار نہ ہو یعنی اس دفعہ
 سے کسی معصیت میں مبتلا نہ ہو لَيْسَ مِثْلًا مَنْ دَخَلَ اِلَىٰ عَصِيْبَةٍ وَلَيْسَ مِثْلًا مَنْ قَاتَلَ عَصِيْبَةً وَلَيْسَ مِثْلًا
 مَنْ مَاتَ عَلَىٰ عَصِيْبَةٍ نہیں ہے ہم میں سے وہ شخص کہ حاکم ناحق پر بلاوے اور نہ وہ شخص جو ناحق حمایت کی وجہ سے
 قتال کرے اور نہ وہ شخص کہ حاکم ناحق پر مدد کرے یعنی یہ تینوں صفتیں اسلام سے خارج کر نیکی چیز ہیں اُن سے اجتناب
 چاہئے حَبْلُكَ الشَّيْءُ يُعْمَلُ وَيُجْعَلُ اَبَدًا وَبَعْدًا اور بھلا کر دیتا ہے ف مطلب سکایہ ہے کہ جس چیز کو

گالی دیتا ہے تو دوسرا اسکی بان کو گالی دیتا ہے و یعنی جب کوئی شخص باعث ہو گالی دلوانے کا تو گویا اسنے گالی دیا
 اِنَّ مِنْ اَبْرَارٍ لِّصَلَاةِ الرَّجُلِ اَهْلًا وَّ ذُرِّيَّتِهٖ بَعْدَ اَنْ يُؤْتِيَ الْبُرْءَ احسانوں کا احسان آدمیکا سلوک کرنا اپنے باپ کے
 دوسنوں کے ساتھ سبب بعد بیچہ و بیچہ باپ کے مرنے یا کہین چلے جانے کے بعد سید من احب اَنْ يُّبْسَلَهُ فِي رِزْقِهِ و
 يَنْسَاكَ فِي اَنْزَلِهِ فَلْيَصِلْ رَحْمَةً جو شخص بیات دوست رکھے کہ اسکے رزق میں وسعت کی جائے اور اسکی اہل میں بغیر
 کی جائے تو چاہئے کہ اپنے قریبوں سے سلوک کرے خَلَقَ الْخَلْقَ فَلَمَّا فَوَّخَ مِنْهُ فَاَمَّتِ السَّحَابُ فَاَخَذَتْ بِحُفُوهِ
 السَّحَابِ فَقَالَ مَهْ قَالَتْ لَهَذَا مَقَامُ الْعَارِ بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ الْقَطِيعَةِ قَالَ اَلَا تَرْضَانِ اَنْ اَصِلَ مِنْ وَعَلَاكَ
 اَوْ اَقْلَعَ مِنْ قَطْعِكَ قَالَتْ بَلَى يَا رَبِّ قَالَ فَذَلِكَ اَلَا تَرْضَانِ اس سے فارغ ہوا تو قرابت
 کھڑی ہوئی اُسنے اللہ تعالیٰ کا دامن پکڑا خدا تعالیٰ نے فرمایا کیا کہتی ہے اُسنے عرض کیا کہ یہ اُس شخص کے کھڑے ہونے کی جگہ ہے
 جو قطع قرابت سے تیری پناہ مانگے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کیا تو راضی نہیں ہوتی اس بات سے کہ میں ملاؤں اپنی رحمت سے
 اُس شخص کو جو تجھے ملاوے اور میں توڑوں اُس شخص سے جو تجھ کو توڑے اُسنے عرض کیا کہ ہاں مے میرے رب میں اس سے
 راضی ہوں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تیرے لئے یہی ہوگا و عرب میں دستور ہے کہ جسکی پناہ چاہتے ہیں اُسکے دامن یا کپڑے کا
 کو پکڑ کر عرض حال کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے دامن پکڑنے سے اُسکی پناہ مانگنی مقصود ہے اور یہ جو کہا کہ اُس شخص کے کھڑے
 ہونے کی جگہ ہے الخ اسکے یہ معنی کہ میں جو تیری درگاہ میں کھڑی ہوئی اور تیرا دامن عزت پکڑا تو اس بات سے پناہ چاہتی ہوں
 کہ کوئی مجھے کاٹے اور میری رعایت نہ کرے سید و حق لیس الواصل بالمشافہ و لکن الواصل الذی فی اذا اقطع
 رَحْمَةً وَّ صَلَاحًا صلہ رحم کرنے والا وہ نہیں جو بدلہ دے بلکہ صلہ رحم کرنے والا وہ شخص ہے کہ جب اُسکی قرابت قطع کیا جائے تو اُس
 ملاوے و یعنی جو کوئی ناتہ داروں سے اُنکے سلوک کے عوض میں کچھ سلوک کرے تو یہ سلوک متبہ نہیں بلکہ واقعی سلوک وہ ہے
 کہ قرابتی اُس سے کاٹے جاوین اور وہ اُسے سلوک کرے۔ حق اِنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اِنْ لِي قَوْلًا اَصْلَهُ
 وَ لَقَطْعُوْنِي وَاَحْسَنُ اِلَيْهِمْ وَ لَيْسَتْ لِي اِلَيْهِمْ وَ اَخْلَسْتُ عَنْهُمْ وَ يَخْلَوْنَ عَلَيَّ فَقَالَ لَنْ كُنْتَ كَمَا قُلْتَ
 فَكَأَنَّمَا شَفَعَهُمُ الْمَلَكُ وَلَا يَنْكَالُ مَعَكَ مِنَ اللَّهِ فَطَهِّرْ عَلَيْهِمْ مَا دُمْتَ عَلَى ذَلِكَ ایک شخص نے عرض کیا کہ
 یا رسول اللہ میرے کچھ قرابتی ہیں کہ میں اُنسے سلوک کرتا ہوں اور وہ مجھ سے قطع قرابت کرتے ہیں اور میں اُنکے ساتھ نیکی کرتا
 ہوں تو وہ مجھ سے برائی کرتے ہیں اور میں اُنسے بد باری کرتا ہوں اور وہ مجھ پر حالت کرتے ہیں یعنی ناحق قصہ ہوتے ہیں اپنے
 فرمایا کہ اگر تو ایسا ہی ہے جیسا کہتا ہے تو گویا اُنکے منہ میں گرم خاک ڈالتا ہے اور تیرے ساتھ اللہ کی طرف سے برابر ایک فرشتہ
 درگاہ لائے رہیگا جب تک تو اس خلعت پر بیگیا ف اُنکے منہ میں گرم خاک ڈالتا ہے ایک یہ معنی ہیں کہ جب وہ لوگ تیرا شک
 اور نہیں کرتے تو تیری عطا اپنے حرام ہوگی اور اُنکے بیٹوں میں آگ ہو جاوے گی سید کہ یُرَدُّ الْعَدَا اِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا يَنْفَعُ
 فِي الْعَمْرِ اِلَّا الْاِيْمَانُ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيُحْمَرُّ الرِّزْقُ بِالدُّنْبِ يَصْلِبُهُ تَدْبِيرُ كُودَادِ مَا كَ كُوْنِي حَيْرٌ فِي بَحْرِ مَوَدَّ
 سوا یہ نیکی کے اور کوئی چیز زیادہ نہیں کرتی اور آدمی رزق سے محروم ہو جاتا ہے گناہ کے سبب کہ اسکا رُکبہ ہر طرف اگر

اناذکایہ کنہارہ ہو جائیگا اذ جاء لا رجل من بني سلمة فقال يا رسول الله هل بقي من برأبي شيء شي ابرها
 به بعد موتي نعم قال نعم الصلوة عليهما والاشتغال لهما ولا نفاذ عهدهما من بعد هما وصلوا
 النبي لا تموت صل لا يريهما ولا اكرأ وصدايقهما ياتيها ان حضرت صلى الله عليه وسلم کے پاس ایک شخص نبی سلمہ سے آیا اور
 عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کوئی چیز میرے مان باپ کے سلوک کر نیکی باتی ہے جس سے میں ان دونوں کے ساتھ ان کے مرنے کے بعد لوگ
 کروں اپنے فرمایا ہاں یہ باتیں میں ان کے لئے دعا مانگا اور انکی بخشش جائیگی اور انکی وصیت کو ان کے مرنے کے بعد پورا کروں
 ان کے ماتہ داروں سے سلوک کرنا جس سے سلوک کر نیکی وجہ سوارضاجوئی مان باپ کے اور ان کے خالص حق کے اور کچھ نہواور ان کے
 دوستوں کی تعلیم کرنا کہ ایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقسم لکم بالبحر انہ اذا قبلت امرأ حتی دنت
 الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فبسط لھا رداء فجلست علیہ فقلت من ہی فقالتوا ہی امہ النبی
 انضعتہ ابو طفیل کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حجرانہ میں گوشت بٹھتے تھے کہ ایک عورت آئی یہاں تک
 کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہوئی اپنے اس کے لئے اپنی چادر بچھائی اور وہ اُس پر ٹھہ گئی میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے لوگوں
 نے کہا کہ یہ عورت آپکی مان سے ہے آپ کو دودھ پلایا ہے ف حجرانہ ایک جگہ کا نام ہے کہ منظر سے ایک منزل حق عن
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بیما نلثہ ففریتما شوقن اخذھن المظفر فمالوا الی غاری الجبل فالحظ
 علی قبرہما یرھن من الجبل فاطبقت علیھن فقال بعضھن لبعض انظروا انما لا علم لھن ہا
 للہ صلی اللہ علیہ وسلم فادعی اللہ بھما لعلہ یفرجھما فقال احدھن للآخراتہ کان لی والدان سینحان کیدان
 ولی صبیئہ صغار کنت ارضی علیھن فاذا ارحت علیھن فجلست بدأت بوالدئہ اسقینھما قبل
 ولدی وانہ قد نالی فی الشجر فما آتیت حتی امسیت فوجدھما قد ناما فجلست کما کنت احلب
 فبحثت بالخلاب ففتمت عند رؤسھما اکنہ ان اوفظھما واکنہ ان ابدأ بالصبیئہ قبلھما والصبیئہ
 يتصاعقون عند قد نلی فلو نزل ذلک دانی ودا بھن حتی طلع الفجر فان کنت تعلم انی فعلت ذلک
 ابتغاء وجھک فافرج لنا فرجہ نری منھا السماء ففرج اللہ لھن حتی یرون السماء قال الثانی
 اللہم انہ کانت لی بنت عم احبھا کاشد ما یحب الرجال النساء فطلبت لہا نفسھا فابت حتی
 انھا بمانہ دیار فسعیت حتی جمعت مائۃ دینار فلقینھا لھا فلما قعدت بین رجلین قالت
 یا عبد اللہ اتق اللہ ولا تغنی لھا تم فتمت عنھا اللہم فان کنت تعلم انی فعلت ذلک ابتغاء
 وجھک فافرج لنا فرجہ ففرج اللہ لھن فرجہ وقال الآخر اللہم انی کنت استکبرت احبایا ففرق
 ارنی فلما قضی عملہ قال اعطینی حیثی ففرضت علیہ حقہ فترکہ ورغبت عنہ فلما ازل ارضعہ حتی
 جمعت منہ بقر ولا عیھا فجاءنی فقال اتق اللہ ولا تغنی لھا واعطینی حیثی فقلت اذهب الی ذلک البقر
 ولا عیھا فقال اتق اللہ ولا تغنی لھا فقلت لا افرأک تحذ ذلک البقر ولا عیھا فخذک فاطلق لھا

فَإِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ إِنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ وَأَفْجُرُ لَكُمْ مَا بَقِيَ فَفَرَّجَ اللَّهُ عَنْهُمْ سُبُلَهُمْ سَلَامًا مِنْهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اس اثنا میں کہ تین آدمی چلے جاتے تھے آپ پر بارش آئی تو وہ پہاڑ میں ایک غار کی طرف پھر
 یعنی غار میں چلے گئے اور ان کے غار کے منہ پر پہاڑ سے ایک پتھر گر کر ان کے غار کا منہ بندھا گیا انہوں نے آپس میں کہا کہ اپنے
 اُن نیک اعمال کو خیال کرو جنکو تم نے خاص اللہ کے واسطے کیا ہوا اور انہیں اعمال کے ذریعہ سے اللہ سے دعا مانگو شاید
 خداوند کریم اس غار کو کھول دے تو انہیں سے ایک نے کہا کہ خدا یا میرے ماں باپ دونوں بڑھے کلان سال تھے اور میرے چچو
 بچے تھے کہ ان کے بیچ کے لئے بکریاں چلاتا تھا جب میں شام کو ریوڑ ان کے پاس لاتا اور دودھ نکالتا تو پہلے اپنے ماں باپ سے
 شروع کرتا کہ اپنی بچوں سے پہلے اُن دونوں کو پلاتا اور ایک بار مجھ سے چراگاہ دور پڑی تو میں نہ آیا یہاں تک کہ مجھ کو شام ہو گئی
 پھر میں نے ماں باپ کو پایا کہ سو گئے اور میں نے دودھ نکالا جیسے نکالا کرتا تھا اور وہ بی لایا اور ان پا کے سر کے پاس
 کھڑا ہوا کہ ان کا بگنا مارا جاتا تھا اور یہ بھی رہا مجھ سے تھا کہ اُن دونوں سے پہلے بچوں کو دیدن حسب لالہ کے بچے میرے قدموں
 کے پاس بھوک سے چلاتے تھے میرا اور ان کا یہی حال برابر رہا یہاں تک کہ فجر ہو گئی تو خدا یا اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ فعل تیری
 رضامندی کے طلب کر لیا تو کیا ہے تو ہمارے لیے ایک سوراخ کھول دے جس میں ہم آسمان کو دیکھیں اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے
 سوراخ کھول دیا کہ آسمان کو دیکھیں دوسرے نے کہا اتنی میرے ایک چپا کی مٹی تھی جس سے میں نہایت درجہ محبت رکھتا تھا
 جیسے مرد عورتوں کو چاہتے ہیں اور میں نے اُس سے درخواست اُن کے نفس کی یعنی صحبت کی کی اُن سے انکار کیا یہاں تک
 کہ میں اُس کو سوا شرفیاں دونوں تو میں نے محنت کر کے سوا شرفیاں جمع کیں اور یہ اشرفیاں لیکر اُس عورت سے ملا حبیبین
 اُن کے ٹانگوں کے بیچ میں بیٹھا یعنی بارادہ صحبت تو اُن نے کہا اے اللہ کے بندے خدا سے ڈراؤ مگر نہ باریاں کی ست توڑ میں
 اُس سے اُٹھ کھڑا ہوا اتنی اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ فعل تیری رضا جوئی کو کیا ہے تو ہمارے لئے کشادگی کر اللہ تعالیٰ نے
 اُن کے لئے کشادگی کی یعنی وہ پتھر اور سرک گیا۔ اور تیسرے نے کہا کہ اتنی میں نے ایک مزدور اٹھ سیر چاروں کے عوض لگایا تھا
 جب وہ اپنا کام کر چکا تو اُن نے کہا کہ میرا حق مجھے دے میں نے اُس پر اسکا حق پیش کیا اُن نے اس کو نہ لیا اور اُس سے بیزار ہوا میں
 برابر اُس سے کھیتی کرتا رہا یہاں تک کہ اس کی پیداوار سے گائیں اور ان کے چروائے یعنی غلام جمع کئے پھر وہ شخص میرے پاس آیا
 اور کہا کہ اللہ سے ڈراؤ مجھ پر ظلم کر اور مجھ کو میرا حق دیدے میں نے کہا کہ ان گایوں اور ان کے چروائیوں کے پاس جا یعنی ان
 سب کو لیجا اُن نے کہا کہ خدا سے ڈراؤ مجھ سے ہنسی مت کر میں نے کہا کہ میں ہنسی نہیں کرتا تو یہ گائیں اور ان کے چروائے لیلے وہ
 اُن کو لیکر چلا گیا تو اگر جانتا ہے کہ میں نے یہ بات تیری خوشنودی طلب کر لیا تو کیا ہے تو تو ہمارے لئے جتنا باقی رہا ہے اُس کو کھول دے
 اللہ تعالیٰ نے غار کو ان کے لئے کھول دیا فرق ایک پیمانہ ہے حسین سولہ رطل یعنی قریب اٹھ سیر راج کے آتے ہیں اور یہ قدر
 سپردالالت کرتی ہے کہ شدت کے وقت اپنے اچھے عملوں کو وسیلہ کر کے دعا کرے چنانچہ مصنف حسن حسین نے بھی ابتدا
 کتاب میں ایسا ہی بیان کیا ہے۔ سید ان رجلا قال یا رسول اللہ مَا حَقُّ الْوَالِدَيْنِ عَلَيَّ وَلَكِنْ هَذَا قَالَهُمَا
 جَنَّاتُكَ وَكَارِئُكَ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ان باپ کا حق اُن کے بیٹے کے لئے کیا ہے آپ نے فرمایا کہ ان باپ کا

جنت اور تیرے دوزخ میں ف یعنی اُنے سلوک کرنا جنت میں داخل ہونیکا سبب اور انکی نافرمانی دوزخ میں
جانیکا سبب سید اِن الْعَبْدَ كَيْمُوتٍ وَالْاِلٰهَ اَوْ اَحَدُهَا وَ اَنَّهُ لَهَا عَاقِبَةٌ فَلَا يُزَالُ يَدْعُوْهُمَا وَ
يَسْتَعْفِرُ لَهُمَا حَتَّى يَكْتَسِبَهُ اللّٰهُ بَاگًا بَآئِدَةً كَيْفَ بَايَ اَبَايُ عَنِیْنِ سَے مر جاتا ہے اور وہ اُن دونوں کا نافرمان ہوتا
ہے اور برابر انکے حق میں دعا کرتا ہے اور انکی بخشش مانگتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اُسکو سلوک کرنے والا لکھتا ہے نیسی
مرنے کے بعد اگر اُنکے لئے دعا کرے گا تو نافرمانی کے عوض اُنکا فرمانبردار لکھا جائیگا مَنْ اَصْبَحَ مُطِيعًا لِلّٰهِ فِي الْوَالِدِ
اَصْبَحَ لَهُ اَبَا بَابٍ مَقْنُونٍ حَاكِمٍ مِنَ الْمَجْتَمِعِ وَ اِنْ كَانَ وَاحِدًا اَوْ اَحَدًا وَمَنْ اَمْسَى عَاصِيًا لِلّٰهِ سَفِيءٌ
وَالِدِيْهِ اَصْبَحَ لَهُ اَبَا بَابٍ مَقْنُونٍ حَاكِمٍ مِنَ الْبَكَارِ وَ اِنْ كَانَ وَاحِدًا اَوْ اَحَدًا قَالَ رَجُلٌ وَلَوْ اَنَّ ظِلْمًا كَوَّلَا
وَلَوْ اَنَّ ظِلْمًا كَوَّلَا وَ اَنَّ ظِلْمًا كَوَّلَا وَ اَنَّ ظِلْمًا كَوَّلَا وَ اَنَّ ظِلْمًا كَوَّلَا وَ اَنَّ ظِلْمًا كَوَّلَا وَ اَنَّ ظِلْمًا كَوَّلَا
دو دروازہ جنت کے کھل جائیگے اور اگر ایک ہو تو ایک یعنی ان باپ میں سے ایک کی خدمت کرے گا تو ایک دروازہ کھلیگا
اور جو کوئی شام کو اسے اللہ کی نافرمانی کرنے والا اپنے والدین کے حق میں تو اُسکے لئے دو دروازے دوزخ کے کھل جائیگے
اور اگر ایک ہو تو ایک - ایک شخص نے عرض کیا کہ اگرچہ ان باپ اُسپر ظلم کریں اپنے فرمایا کہ اگرچہ ان باپ اُسپر ظلم کریں
اور اُسکو تین بار فرمایا مَا مِنْ وَلَدٍ بَارٍّ يَنْظُرُ اِلَى وَالِدَيْهِ نَظْرَةً رَاحَةً اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِكُلِّ نَظْرَةٍ حَجَّتَ
مَبْرُورَةً قَالُوا وَ اِنْ نَظَرَ كُلَّ يَوْمٍ مِائَةً مَرَّةً قَالَ نَعَمْ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَ اَطِيبُ جَوْشِيَانِ اُن باپے سلوک کر نیوالا
کہ اپنے مان باپ کی طرف رحمت کی نگاہ سے دیکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسکے لئے ہر نظر کے بدلے ایک حج مقبول لکھتا ہے
صحابہ نے عرض کیا کہ اگرچہ وہ ہر روز سو دفعہ دیکھے اپنے فرمایا ان اللہ بہت بڑا ہے اور پاک ہے - ف یعنی اُسکے نزدیک
اتنا ثواب دینا کچھ حقیقت نہیں رکھتا سید كُلُّ الدُّنْيَا يَغْفِرُ اللّٰهُ مِنْهَا مَا شَاءَ اِلَّا عَفْوَ قِ الْوَالِدَيْنِ
فَاَنَّهُ يَجْعَلُ لِصَاحِبِهِ فِي الْحَيٰوةِ قَبْلَ الْمَمَاتِ تَامًا كَمَا هُوَ مِنْ سَے اللہ تعالیٰ جو گناہ چاہتا ہے بخشتا ہے
بجز مان باپ کی نافرمانی کے کہ اُسکے مرکب کو اللہ تعالیٰ زندگی میں مرنے سے پہلے جلد عذاب دیتا ہے - حق کی گئی
اَلَا حَقٌّ عَلٰی صَغِيرِهِمْ حَقُّ الْوَالِدِ عَلٰی وَلَدِهِ بڑے بھائیوں کا حق چھوٹے بھائیوں پر ایسا ہے جیسے باپ کا حق
اپنے بیٹے پر یا دوازدہم خلق پر رحمت اور شفقت کا بیان قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
وَسَلَّمَ لَا يَرَحِمُ اللّٰهُ مَنْ لَا يَرَحِمُ الْاَنْكَاسَ رَسُوْلُ خَالِدِ اللّٰہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ رحم نہیں فرماتا اُس شخص پر
جو لوگوں پر رحم کرے جَاءَتْ نِسَاءُ اِمْرَاةٍ وَمَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا تَسْلُوْنِیْ فَاَقْرَبَتْ عَلٰی غَیْرِ مَثَلٍ وَ اَحَدُہُمَا
فَاَعْطٰیہَا اِنَّاہَا فَصَمَّتْہَا بَابِ ابْنَتَیْنِ وَلَمْ تَاْكُلْ مِنْهَا ثُمَّ قَامَتْ فَحَرَّجَتْ فَادْخَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ حَقْلًا ثُمَّ قَالَ مِنَ ابْنَتَیْنِ مِنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ یُسْمٰی فَاحْسَنَ الْیَتٰمِیْنِ کُنْ لَہٗ سَدْرًا مِنَ النَّارِ
حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ میرے پاس ایک عورت آئی نبی مانگنے والی اور اُسکے ساتھ اُسکی دو بیٹیاں تھیں وہ مجھ سے سوال
کرتی تھیں اور میرا پاس سوا ایک کچھ کے اور کچھ پانی میں دو کچھ جو اس کو دیدی اُسنے اس کچھ کو اپنی دونوں بیٹیوں کو دیا اور اس میں خود کچھ بھی

[illegible]

اللہ عنہ کتبہ من کو بابت یحیٰ والقیمة مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے کہ نہ اُس پر ظلم کرے اور نہ ہلاکی میں ڈالے
 اور جو کوئی اپنے بھائی کی حاجت روائی میں رہتا ہے اللہ تعالیٰ اُسکی حاجت روائی میں رہتا ہے اور جو کوئی مسلمان سے
 سختی کو دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُس سے قیامت کے دن سختیوں میں سے سختی دور کرتا ہے اور جو کوئی کسی مسلمان کی
 پردہ پوشی کرے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُسکی پردہ پوشی کرے اَلْمُسْلِمُ اَخُ الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَخُنُّ لَهُ
 وَلَا يَحْقِرُهُ النَّقِيُّ هُمَا وَكُثَيِّرُكَ صَلَاتُكَ حَرَامٌ يَحْسِبُ اَمْرًا مِنَ الشَّرِّ اَنْ يَحْقِرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمُ كُلُّ الْمُسْلِمِ
 عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهُ وَمَالُهُ وَعَرْضُهُ سَلَامٌ سَلَامٌ سَلَامٌ سَلَامٌ سَلَامٌ سَلَامٌ سَلَامٌ سَلَامٌ سَلَامٌ سَلَامٌ
 نہ اُسکو ذلیل سمجھے پر ہر گز کسی یہاں ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اشارہ فرماتے تھے اپنے سینہ کی طرف تین بار فرمایا
 آدمی کو برائی سے اس قدر کافی ہے کہ اپنے بھائی مسلمان کو حقیر جانے سارا مسلمان مسلمان پر حرام ہے یعنی اُسکا خون اور
 اُسکا مال اور اُسکی آبرو ف سینہ کی طرف اشارہ اس غرض سے ہے کہ تقویٰ کی جگہ دل ہے اور وہ تجھ سے پوشیدہ ہے
 تو اپنے بھائی مسلمان کو حقیر کیسے جانتا ہے کیونکہ احتمال تقویٰ کا رکھتا ہے جبکہ باعث وہ اللہ کے نزدیک گرامی تر ہے یہ
 اَهْلُ الْجَنَّةِ ثَلَاثَةٌ ذُو سُلْطَانٍ مُّقْسِطٌ مُّتَصِلٌ بِمُؤْتَفِقٍ وَرَجُلٌ رَقِيقُ الْقَلْبِ لِكُلِّ ذِي قُرْبَى
 وَ مُسْلِمٌ وَعَقِيفٌ مُتَعَفِّفٌ ذُو عِيَالٍ وَاَهْلُ النَّارِ خَمْسَةٌ الضَّعِيفُ الَّذِي لَا ذِمَّةَ لَهُ الَّذِي هُوَ فَيَكْفُرُ
 تَبِعٌ لَا يَبْغُونَ اَهْلًا وَلَا مَالًا وَلَا خَائِنٌ الَّذِي لَا يَحْفَظُ لَهُ طَمَعٌ وَاِنْ دَقَّ اَلْحَاكِنَةُ وَدَجَلٌ لَا يُصْبِحُ وَ
 لَا يُمْسِي اِلَّا وَهُوَ يُجَادِعُكَ عَنْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ وَذَكَرَ الْجَلَّ اَوَّالُ الْكَذِبِ وَالشَّطِطِيُّ الْفَخَّاشُ جَنَّتِي تَمِينَ
 شخص میں ایک صاحب حکومت عادل اور خلقِ محسن اور طاعت کی توفیق دیا ہوا ہوا اور ایک مرد مہربان نرم دل ہر قرابتی
 پر اور ہر مسلمان پر اور ایک پرہیزگار حرام سے اور بچنے والا سوال سے اور کنبہ والا اور دوزخی پانچ شخص میں اول وہ ضعیف جسکو
 عقل نہیں یہ وہ میں کہتا ہوں خادم میں نہ بیوی کی خواہشیں بکھین نہ مال کی دودھ خائیں کہ اُسکی طمع چھپی رہے اگرچہ کم خیر
 ہو اگر اُس میں خیانت کرتا ہے سوم وہ شخص کہ صبح اور شام اُسکا یہی حال ہے کہ تجھ کو تیرے گھر والوں اور تیرے مال میں فریب دیتا
 رہتا ہے اور اپنے ذکرِ نجل کا یا جھوٹ کا فرمایا یعنی چوتھا بخیل یا جھوٹے کو فرمایا یا بچوان بدخلق اور خشن کہنے والا ف جسکو عقل
 نہیں یعنی اُنکو اس بات کی عقل نہیں کہ حرام سے بچیں اور بی بی اور مال کی خواہش نہیں یعنی طلال کی طلب کی یہ انہیں
 رکھتے بلکہ حرام کی طرف مائل ہیں اور لائیفی لطمع کے یہ معنی کہ طمع کی خیر ڈھونڈھ کر نکالتا ہے اور اُس میں سے کچھ نہیں چھوڑتا
 جس میں خیانت کرے اور گھر والوں اور مال میں فریب دیتا رہتا ہے یعنی ظاہر میں پارسائی اور امانت داری پر کام کرتا ہے
 اور باطن میں تیرے اہل و مال میں خیانت کے درپے ہے اور ذکرِ النجل سے یہ غرض ہے کہ بخیل یا جھوٹے کو دوزخیوں سے
 فرمایا آدمی کو حدیث کے لفظ یاد رہے اس لئے ان لفظوں سے بیان کیا سید و حق وَاللّٰهُ لَا يُؤْمِنُ وَاللّٰهُ لَا يُؤْمِنُ
 وَاللّٰهُ لَا يُؤْمِنُ مِنْ قِيلَ مَنْ يَأْسُو لَللّٰهِ قَالَ لَلَّذِي لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ يَخْذُلُ مَنْ هُوَ كَانِ الْفَاظُ كَوْنُهُ
 تین بار ارشاد فرمایا کسی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کون تو مومن نہ ہو گا اپنے فرمایا کہ وہ شخص جسکے ہمسائے اس کے مزید سے مومن

[illegible]

نہیں کرتا۔ سید خیر بکیت فی المسلمین بکیت فیہ یتیم یحسن الیہ وشر بکیت فی المسلمین بکیت فیہ
 یتیم یسأ الیہ مسلمانوں میں اچھا گھر وہ ہے جس میں یتیم ہو کہ جسکے ساتھ احسان کیا جائے اور مسلمانوں میں برا گھر
 وہ ہے کہ جس گھر میں کوئی یتیم ہو اور اسکو ناپسندیدہ ہو من مسخ رأس یتیم لم یسحہ الا للہ کان لہ یکل شعرا
 تمس علیہا یدہ الحسنات ومن احسن الی یتیمہ او یتیم عندہ کنت انا وھو فی الجنة کھا تین
 وقرن بکین اصبعینہ جو کوئی یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرے اور بجز اسکی خوشی کے اور کسی غرض سے نہ پھیرے تو اسکے لڑ
 ہر بال کی مقدار جیلر کا ہاتھ پھرتا ہے نیکیاں ہو گئی اور جو کوئی کسی اپنے پاس کے یتیم لڑکی یا یتیم لڑکے کے ساتھ سلوک
 کرے تو میں اور وہ شخص جنت میں اُن دونوں انظیون کی طرح ہونگے اور اپنے اپنی دونوں انظیون کو لایا یعنی کیفیت بدلنے
 کے لئے من اوی یتیم الی طعامہ وشرکاءہ اوجب اللہ لہ الجنة البتہ الا ان یعمل ذنباً لا یغفر و
 من عاک نلت بنات مثلھن من الاکھوات فاذا بھن ورحمھن حتی یغنیھن اوجب اللہ لہ الجنة
 فقال رجل یا رسول اللہ اوانتین قال اوانتین حتی لو قالوا او واحد و من اذھب اللہ کریمتہ
 وجبت لہ الجنة فیل یا رسول اللہ وما کریمتہ قال عیننا جو کوئی بچا دے کسی یتیم کو اپنے کھانے اور پینے
 تو اللہ تعالیٰ اسکے لئے بیشک جنت واجب کرتا ہے مگر اس صورت میں کہ وہ کوئی گناہ ایسا کرے جو جنتا نجا دے یعنی شرک
 کرے اور جو کوئی تین بیٹیوں کی یا تین بہنوں کی پرورش کرے اور انکو ادب سکھا دے اور نپر رحم کرے یہاں تک کہ اسکو
 بے پروا کرے تو اللہ تعالیٰ اسکے لئے جنت واجب کرتا ہے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ یاد و بیٹیوں کی پرورش
 کرے اپنے فرمایا یاد کی پرورش کرے۔ راوی کہتا ہے کہ یہاں تک کہ اگر لوگ کہتے یا ایک کی پرورش کرے تو آپ ایک کے
 لئے بھی وجوب جنت کا ارشاد فرماتے اور جس شخص کی دو غیر چیزیں اللہ کھودے تو اسکے لئے جنت واجب ہوتی ہے
 کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ اسکی دو غیر چیزیں کیا ہیں اپنے فرمایا کہ اسکی دونوں انھیں لکن یحب الیہ وکذا
 خائراً لہ من ان یتصلک فی بضاع آدمی کا اپنے بیٹے کو ادب دینا اسکے حق میں بہتر ہے ایک صلح کے صدقہ دینے
 سے **ف** صلح ایک پیمانہ ہے جمین انہی روپیہ کے سیر سے ساڑھے تین سیر کے قریب گہیوں آتے ہیں ما نحل
 والد وکذا من نحل افضل من اذ ب حسن اپنے اپنے بیٹے کو کوئی عطیہ نہیں دیا اچھے ادب سے بہتر یعنی عمدہ ادب
 سکھا نا سب عطایا سے بہتر ہے انا و امراہ سفعاء الخالدین کھا تین یوم القیمۃ واما ین ید بن ذرعی الی
 الوسطی والسبابة اصل لا امت من زوجا ذات منصب و مال حصبت نفساً علی یتام کھا تین
 باتن الا و ما تقوا میں اور سیاہ رخساروں والی عورت قیامت کے دن دو انظیون کی طرح ہونگے اور زید بن زریع راوی نے
 اشارہ کیا بیچ کی اور شہادت کی مٹھلی سے وہ عورت وہ ہے جو اپنے شوہر سے بیوہ ہو رہا اور جمال والی تھی اُس نے اپنے نفس
 کو اپنے بیٹیوں پر روکے رکھا یہاں تک کہ پرورش سے جدا ہوئی یا مگرئی **ف** یعنی پہلے خوبصورت تھی لیکن اپنا دلاوی پرورش
 اور نکاح کرنے اور شوہر کے مرنے کے بعد زینت چھوڑنے سے سیاہ پڑ گئی۔ سید من کانت لہ اُنٹے فکما یارکھا واکھر

يُهَنَّا وَلَوْ يُؤْتِرُوكَ عَلَىٰ كَيْفَ يُعْنِي لَدُنَّا كَوْرًا أَخَذْنَاهُ اللَّهُ الْحَنَّةَ بَشَرًا مِّنْ نَّاسٍ يَّهْتَدُونَ وَهُوَ اسْكُونَةُ جَنَّةٍ كَارِ
اور نہ اُسکی ہانت اسے اور نہ اپنے فرزند یعنی بیٹوں کو اُس پر ترجیح دے تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کرے گا مگر اُعتیبہ
عِنْدَ الْاُخْرَى الْمُسْلِمُوهُوَ يَقْدِرُ عَلَى النَّصْرِ فَصَرَّ نَصْرُهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَإِنْ لَمْ يَنْصُرْهُ وَ
هُوَ يَقْدِرُ عَلَى النَّصْرِ أَذْرَكَ اللَّهُ يَدَهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ جِسْرُ كَسِي كَسِي اس کے مسلمان بھائی کی غیبت
کی جائے اور وہ اُس کے مدد کرنے پر قادر ہے یعنی غیبت سے اُس کو منع کر سکتا ہے اور اسے اُسکی مدد کی تو اللہ تعالیٰ دنیا اور
آخرت میں اُسکی مدد کرے گا اور اگر اسے مدد نہ کی اور وہ اُسکی مدد پر قادر تھا

تو اللہ تعالیٰ اُس سے اس بات کا مواخذہ دنیا اور آخرت میں کرے گا مگر اُس سے اُسکی مدد نہ کی اور وہ اُسکی مدد پر قادر تھا
لَحْمِ أَخِيهِ بِالْغَيْبَةِ كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يُعْتَقَهُ مِنَ النَّارِ جَوْكُوْنِي اِسْمُهُ بھائی کے گوشت سے اُس کے پیچھے کے
تیسرے کیا دفع کرے تو اللہ پر حق ہو گا کہ اس کو اتار دے اور اس سے اُن کا دوسرا ف یعنی کسی نے غائبانہ کیا غیبت کی اور اسے
اُس کو منع کیا سید ما من مسلم يرد عن عرض أخيه إلا كان حقا على الله أن يرد عنه نار جهنم كقول
القيمة ثم تلا هذه الآية وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ جو مسلمان کہیں کرے اپنے بھائی کی ابرو ریزی
سے تو اللہ پر حق ہوتا ہے کہ اُس سے قیامت کے دن دوزخ کی آگ دور کرے پھر اپنے یہ آیت پر بھی وکان حقا علينا نصر
المؤمنين یعنی اور ہم پر حق ہے مدد کرنا مومن کو مگر اُس میں مسلم یخجل امرأ مسلما في موضع تنهك فيه
حُرْمَتُهُ وَيُنْتَقَصُ فِيهِ مِنْ عَرَضِهِ إِلَّا خَذَلَهُ اللَّهُ تَعَالَى فِي مَوْطِنٍ يُحِبُّ فِيهِ نَصْرُهُ وَمَا مِنْ أَمْرٍ
مُسْلِمٍ يَنْصُرُ مُسْلِمًا فِي مَوْضِعٍ يَنْتَقِصُ مِنْ عَرَضِهِ وَيُنْتَهَكُ فِيهِ مِنْ حُرْمَتِهِ إِلَّا نَصَرَ اللَّهُ فِي
مَوْطِنٍ يُحِبُّ فِيهِ نَصْرُهُ كَوْنِي مَوْسِلَانِ كَسِي كَسِي اس کی جگہ میں کہ اُسکی جگہ حرمت ہوتی ہے اور اُسکی
ابرو اُس میں کہ جاتی ہو تو اللہ تعالیٰ اُسکی مدد اسی جگہ میں چھوڑے گا جس میں وہ اپنی مدد دوست رکھتا ہے یعنی آخرت میں اور جو مدد
مسلمان کہ کسی مسلمان کی مدد اسی جگہ میں کہ اُسکی ابرو گھٹائی جاتی ہے اور اُسکی حرمت اُس میں جگہ کی جاتی ہے
تو اللہ تعالیٰ اُسکی مدد اسی جگہ میں کرے گا جس میں وہ اپنی مدد دوست رکھتا ہے مگر اُسکی عودۃ فصار لها مكان
كُنْ أَحْيَا مَوْءَدَةً جِسْرُ كَسِي كَسِي اس کی جگہ میں کہ اُسکی ابرو گھٹائی جاتی ہے اور اُسکی حرمت اُس میں جگہ کی جاتی ہے
اُس لڑکی کو کہتے ہیں کہ زہ کو گار دین جیسے جاہلیت میں کرتے تھے اِنْ أَحَدُكُمْ مَيَّزَ أَخِيهِ فَإِنْ رَأَى بِأَمْرٍ
أَذَى فَلْيَمْلِكْ عَنَّهُ تَم مین ہے ایک اپنے بھائی کا آئینہ ہے اگر اُس میں کوئی چیز دیکھے تو چاہئے کہ اُس کو اُس سے دور کرے
ف یعنی جیسے آئینہ میں چہرہ کا عیب معلوم ہو جاتا ہے ویسے ہی ایک آدمی دوسرے آدمی کا عیب دیکھ لیتا ہے تو
چاہئے کہ اُس کو اُس عیب سے آگاہ کرے تاکہ وہ اُس کو چھوڑ دے سید مرتضیٰ اُجلی مؤمنان من منافقین بَشَرًا مَلَكًا
یعنی تم کو یہ القیمۃ من نار جہنم و من رعی مسلما یشتکی من ید بہ شکیۃ حسنة الله علی
جہنم حتی یخبر بها قال جبرئیل یجاد کسی دین کو کسی منافق کے شر سے تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو بھیجے گا کہ قیامت کے دن

عرض کیا یا رسول اللہ فلاں عورت کا ذکر ہوتا ہے روزہ اور نماز اور خیرات کے کم کرنا اور وہ پیر کے ٹکڑے خیرات کرتی ہے اور اپنی زبان سے اپنے ہمسایوں کو ایذا نہیں دیتی آپ نے فرمایا کہ وہ جتنی ہے اِنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَفَّ عَلٰی نَاسٍ مُّجْلُوْہِمْ فَقَالَ اَلَا اَخْبِرُكُمْ بِمَیْزِہٖ مِنْ شَرِّكُمْ قَالَ فَسَلُّوْا فَقَالَ ذٰلِکَ ثَلَاثُ مَرَآتٍ فَقَالَ رَجُلٌ اَبْلِیَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَخْبِرْنَا بِمَیْزِہٖ نَا مِنْ شَرِّہَا فَقَالَ خَیْرُکُمْ مَنْ یُزِجِی خَیْرًا وَّیُؤْمَرُ شَرًّا وَّشَرُّکُمْ مَنْ لَا یُزِجِی خَیْرًا وَّ لَا یُؤْمَرُ شَرًّا لَا رَسُوْلَ اللّٰہِ خَیْرًا وَّ لَا یُؤْمَرُ شَرًّا لَا رَسُوْلَ اللّٰہِ خَیْرًا وَّ لَا یُؤْمَرُ شَرًّا

ہوے اور ارشاد فرمایا کہ کیا نہ بناؤ نہیں تمکو تم میں سے اچھے کو تم میں سے بُرے سے۔ راوی کہتا ہے کہ لوگ چپ ہو رہے اور آپ نے اس سوال کو تین دفعہ فرمایا ایک شخص نے عرض کیا کہ ہاں یا رسول اللہ بتا دیجئے کہ جو ہمارے بہتر کو ہمارے بُرے سے آپ نے فرمایا کہ تم میں سے بہتر وہ ہے جسکی بھلائی کی امید کی جائے اور اُسکی برائی سے مامون رہیں اور تم میں سے بُرا وہ ہے کہ نہ اُسکی بھلائی کی توقع ہو اور نہ اُسکی برائی سے ہن ہو ف مطلب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوال کا یہ ہے کہ تمکو بتاؤ کہ بہتر کون ہے اور بُر کون ہے تاکہ بہتر آدمی بُرے سے ممتاز ہو جاوے حق اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَسَمٌ بَلِّغْکُمْ اَخْلَاقُکُمْ کَمَا قَسَمَ بَلِّغْکُمْ اَزَادَا قُلُوْا اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یُعْطِی الدِّیْنَ اَمِنْ یُحِبُّ وَمَنْ لَا یُحِبُّ وَلَا یُعْطِی الدِّیْنَ اِلَّا سَنَ اَحَبَّ فَمَنْ اَعْطَاہُ اللّٰہُ الدِّیْنَ فَذَٰلَکَ اَحَبُّہٗ وَالدِّیْنُ نَفْسِیْ یَسِیْرٌ لَا یُسَلِّمُ عَبْدٌ حَتّٰی یُسَلِّمَ قَلْبُہٗ وَ لِسَانُہٗ وَلَا یُؤْمَرُ حَتّٰی یَا مَنَّ جَاہُہٗ یَوَاقِفُہٗ اللّٰہُ تَعَالٰی نے تم میں تمہارے اخلاق کو تقسیم کیا جیسے تمہارے رزق تم میں تقسیم کئے اللہ تعالیٰ دنیا کو عطا کرتا ہے اُس شخص کو جسے دوست رکھتا ہے اور جسے دوست نہیں رکھتا اور دین صرف اُسی شخص کو عنایت کرتا ہے جسے دوست رکھتا ہے تو جس کو اللہ نے دین عطا فرمایا تو اُسے اُسکو دوست رکھتا ہے اس وفات کی جسکے قبضہ میں میری جان ہے کہ کوئی بندہ مسلمان نہیں ہوتا یہاں تک کہ اُسکا دل اور زبان مسلمان ہوں اور کوئی مومن ہوتا ہے جب تک کہ اُسکا ہمایہ اُسکے نقصانوں سے مامون رہے ف دلکا اسلام یہ ہے کہ باطل عقیدوں سے اور بُرے اخلاق سے پاک ہو اور زبان کا اسلام یہ ہے کہ اُسکو ایسی چیزوں سے روکے رہے جو اُسکی قیمتیں ہیں۔

سید المومنین مَالِکٌ وَ اَحْمَدٌ فَمَنْ لَا یَاْلَفُ وَلَا یُؤْلَفُ مَوْنُ الْعَنْتِ کَرْنِہٖ وَ اَلَا ہُوَ اے اور ایسے شخص میں کچھ بھلائی نہیں جو نہ خواہ العنت کرے نہ کوئی اُس سے العنت کرے مَنْ قَضٰی لِاحِدٍ اَمْرًا حَاجَہٗ یَسْئَلُہٗ اَنْ یُّسَرَّہٗ لَا یُکَا فَفَقَدْ سَرَّہٗ وَمَنْ سَرَّہٗ فَعَدَّ سَرَّہٗ وَمَنْ سَرَّہٗ اللّٰہُ اَذْخَلْہٗ الْجَنَّةَ جو کوئی میری امت میں سے کیسی حاجت پوچھ کرے اس ارادہ سے کہ اُس شخص اس حاجت دہانی سے خوش کرے تو اُسے مجھ کو خوش کیا اور ہر شخص مجھ کو خوش کیا اس کو اللہ کو خوش کیا اور اللہ کو خوش کیا اس کو جنت میں داخل کرے گا مَنْ اَغَاثَ مَلْهُوْمًا کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ ثَلَاثًا وَسَبْعِیْنَ مَغْفِرَہٗ وَ اَلِیْہِ رَفْعًا صَلَاحُ اَمْرِہٖ کُلُّہٗ وَ ثَلَاثَانِ وَسَبْعُوْنَ لَہٗ دَرَجَہٗ یَوْمَ الْعِیْمَہِ جبر نے کسی غمزدہ کی فریادیں کی اللہ تعالیٰ اُسکے لئے بہتر بخششیں لکھتا ہے ایک میں اُسکو سب کاموں کی درستی ہوتی ہے یعنی دنیا اور آخرت میں اور بہتر اُسکے لئے قیامت کے دن درجات کے باعث ہو گئی اَلْحَلَقُ عِیَالُ اللّٰہِ فَاحْبِبِ الْخَلْقَ اِلَی اللّٰہِ مَنْ اَحْسَنَ اِلَی عِبَادِہٖ

مخلوق خدا کی عیال ہے تو مخلوق میں سے خدا کے نزدیک زیادہ محبوب وہ شخص ہے جو اس کے عیال سے سلوک کرے و اللہ تعالیٰ عیال سے پاک ہے مگر یہاں مجازاً فرمایا کہ جیسے آدمی اہل و عیال کو پرورش کرتا ہے ویسے ہی اللہ بھی مخلوق کو پرورش کرتا ہے اِنَّ رَجُلًا شَكَى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسْوَةَ قَلْبِهِ قَالَا مَسْنَحٌ دَاسِلٌ لَيْسَتْ لَهُمْ وَاَطْعِمِ الْمَسْكِينِ ایک آدمی نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنی سنگدلی کا شکوہ کیا آپ نے فرمایا کہ یتیم کے سر پر ہاتھ پھیر اور مسکین کو کھانا کھلا یعنی ان باتوں سے سنگدلی جاتی رہیگی اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلَى اَخْضَلِ الصَّدَاقَةِ اَنْتَ تَكُ مَرْدُودُهُ اِلَيْكَ لَيْسَ لَهَا سَاحِبٌ غَيْرُكَ کیا میں تم کو نہ بتاؤں فضل صدقہ کو وہ صدقہ تیری بیٹی کا خچ ہے جو تیرے ذمے آ پڑی ہو یعنی بوجہ بخلانہ اپنے شہر کے کہ کوئی اس کے لئے کمانے والا تیرے سوا نہ ہو باب سیزدہم خدا کی محبت اور اس کی خوشنودی کے لئے کسی سے محبت کرنا بیان قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا وَارِثُ خَيْرٍ وَهُوَ جَدُّكَ فَمَنْ تَعَارَفَ مِنْهَا اُتَتْكَ وَمَا تَنَاقَرُ مِنْهَا اُخْتَلَفَ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روحیں شکر کی طرح اکٹھی تھیں یعنی بدن کے پیدا ہونے سے پہلے تو جو آپس میں امن میں سے جان پہچان رکھتی تھیں وہ باہم الفت رکھتی ہیں اور جو امن میں سے انجان تھیں وہ اختلاف رکھتی ہیں یعنی جن روحوں میں ازل کے روز صفات میں مناسبت تھی انہیں یہاں بھی محبت ہوتی ہے اور جنہیں وہاں اختلاف تھا یہاں بھی اختلاف رہتا ہے مثلاً نیکوں کو باہم مواخت ہوتی ہے اور فاسقوں کو فاسقوں سے اور دبان کا تعارف خدا کے اہام سے ہوتا ہے کہ لوگوں کے دلوں میں وہاں کی محبت کے سبب یہاں بھی محبت ڈال دیتا ہے ط- اِنَّ اللَّهَ اِذَا احْبَبَ عَبْدًا اَدْعَا جِبْرِئِيلَ فَقَالَ اٰهْبِ اُحِبُّ فَلَا تَا فَارَحَبَهُ قَالَ فَيُحِبُّهُ جِبْرِئِيلُ ثُمَّ يَنْادِي فِي السَّمَاءِ فَيَقُولُ اِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ فَلَا تَا فَارَحَبُوهُ فَيُحِبُّهُ اَهْلُ السَّمَاءِ ثُمَّ يُوَضِّعُ لَهُ الْقُبُورُ فِي الْاَرْضِ وَاِذَا ابْغَضَ عَبْدًا اَدْعَا جِبْرِئِيلَ فَيَقُولُ اِنِّي ابْغَضُ فَلَا تَا فَارَحَبُوهُ قَالَ فَيَبْغُضُهُ جِبْرِئِيلُ ثُمَّ يَنْادِي فِي اَهْلِ السَّمَاءِ اِنَّ اللَّهَ يَبْغُضُ فَلَا تَا فَارَحَبُوهُ قَالَ فَيَبْغُضُوهُ ثُمَّ يُوَضِّعُ لَهُ الْبَغْضَاءُ فِي الْاَرْضِ جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کو دوست رکھتا ہے تو جبریل علیہ السلام کو بلاتا ہے اور فرماتا ہے کہ میں فلاں شخص کو دوست رکھتا ہوں تو بھی اس کو دوست رکھتا ہے فرمایا کہ جبریل اس کو دوست رکھتا ہے پھر آسمان میں پکارتا ہے اور کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں شخص کو دوست رکھتا ہے تم اس کو دوست رکھو اس پر آسمان والے اس کو دوست رکھتے ہیں پھر اس کے لئے زمین میں قبولیت رکھی جاتی ہے اور جب کسی بندہ کو اللہ دشمن رکھتا ہے تو جبریل کو بلا کر فرماتا ہے کہ میں فلاں شخص سے نفرت رکھتا ہوں تو بھی اُس سے نفرت کر- اپنے فرمایا کہ جبریل اُس سے نفرت کرتا ہے پھر آسمان والوں میں پکارتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں شخص سے نفرت رکھتا ہے تم اُس سے نفرت کرو اپنے فرمایا کہ فرشتے اُس سے نفرت کرتے ہیں پھر اس کے لئے نفرت زمین میں رکھی جاتی ہے یعنی سب گ

خلی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا کہ کہاں ہیں میری بزرگی کے سبب ہم محبت کرنے والے میں انکو آج اپنے سایہ میں
 کر دے گا یہ وہ دن ہے کہ کوئی سایہ بجز میرے عرش کے سایہ کے نہیں رہے۔ اِنَّ رَجُلًا زَاكَاةً اَلَهُ فِي قُلُوبِهِ اُخْرٰی قَاَزَصَدَ اللّٰهُ
 لَهٗ عَلٰی مَا رَدَّجَتِهٖ مَلَكًا قَالَ اَیْنَ تُرِیدُ قَالَ اُرِیدُ اَحَاکِمًا فِیْ هٰذَا الْفَرِیْدِ قَالَ هَلْ لَّكَ عَلَیْكَ مِنْ نِّعْمَةٍ
 تُرِیْهَا قَالَ لَا غَیْرَ اَنِّیْ اُحِبُّنَّہٗ فِی اللّٰهِ قَالَ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ الْکِیَافَ بِاَنَّ اللّٰہَ قَدْ اَحَبَّكَ کَمَا اُحِبُّنَّہٗ
 فِیْہِ اِیْکَ اَدْمٰی نے اپنے کسی بھائی کے دیکھنے کا دوسرے گاؤں میں ارادہ کیا اللہ تعالیٰ نے اسے ایک فرشتہ کو اس کے راہ پر معین
 کیا کہ تو کہاں کا ارادہ کرتا ہے اُس نے کہا کہ میں اپنے ایک بھائی کا اس گاؤں میں ارادہ کرتا ہوں فرشتہ نے کہا کہ تیرا سپر کچھ چھان
 ہے کہ تو اس کا بدلہ لے لیا یعنی تو نے اسکو کچھ دیا ہے جس کا بدلہ لینے جاتا ہے اُس شخص نے کہا کہ کوئی غرض نہیں بجز اس کے کہ میں نے
 اسکو بڑے دوست رکھا ہے فرشتہ نے کہا کہ تو میں اللہ تعالیٰ کا اچھی تیری طرف ہوں یہ پیام لیکر اللہ نے تجھ کو دوست رکھا ہے
 تو نے اُس شخص کو اللہ کے لئے دوست رکھا۔ اِنَّ رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَنِی السَّاعَةِ قَالَ وَیْلَکَ وَمَا اَعَدَّ دَنِّ
 لَہٗا قَالَ مَا اَعَدَّ دُنِّ لَہٗا اِلَّا اَنِّیْ اُحِبُّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ قَالَ اَنْتَ مَعَ مَنْ اُحِبُّنَّہٗ قَالَ اَنْتُمْ فَاَمَّا اَنْتَ
 الْمُسْلِمِیْنَ فَوَحِّیْ اِشْتِی بَعْدَ الْاِسْلَامِ فَمَنْ حَقَّوْہِا اِیْکَ اَدْمٰی نے عرض کیا یا رسول اللہ قیامت کب ہوگی آپ نے فرمایا کہ
 واسے ہے تجھ پر تو نے اُس کے لئے کیا تیار کیا یعنی قیامت اپنے وقت پر آئیگی اُسے کیا پہنچنا علم اچھے کر اُس نے عرض کیا کہ میں نے
 اُس کے لئے کچھ سامان نہیں کیا بجز اس کے کہ میں اللہ اور اُس کے رسول کو دوست رکھتا ہوں آپ نے فرمایا کہ تو نہیں کہے ساتھ ہوگا جسکو
 تو نے دوست رکھا حضرت اس رضہ کہتے ہیں کہ میں نے مسلمانوں کو بغیر دیکھا کہ بعد اسلام کے کسی پیغمبر سے اتنا خوش ہوئے ہوں جتنے
 اس ارشاد سے خوش ہوئے۔ مَثَلُ الْجَلِیْسِ الْصَّالِحِ وَالسَّوْءِ كَمَثَلِ الْمَسْکِ وَنَافِخِ الذَّکْرِ فَاَمَّا مَثَلُ الْمَسْکِ
 اَمَّا اَنْ یُّحْدِیْکَ وَلَا مَآ اَنْ تَبْتَغٰی مِنْہٗ وَلَا مَآ اَنْ یُّحْدِیْ مِنْہٗ رِیْحًا طَیْبَةً وَنَافِخِ الذَّکْرِ اَمَّا اَنْ یُّخْرِجَ
 رِیْحًا بِاَنْ یُّحْدِیْ مِنْہٗ رِیْحًا خَبِیْثَةً یَّکُ مِنْشِیْنِ اَوْ رُبَّهٖ مِنْشِیْنِ کِیْ مَثَالِیْسِیْ بے جیسے مشک کا اٹھانے
 والا اور بھٹی دھونکنے والا کہ مشک والا یا تجھے مشک دے گا یا تو اُس سے خریدے گا یا اُس سے خوشبو
 سونگھے گا یعنی مثلاً کسی نیک آدمی کی خدمت اور محبت کی تو اُس سے کچھ نہ کچھ فیض حاصل ہوگا اور بھٹی دھونکنے والا یا تیرے
 کپڑے پھونکے گا یا تو اُس سے بدبو سونگھے گا پہلی صورت میں اگر مشک نہ لےگی تو خوشبو ہی بہونچگی ایسے ہی جب نیک
 آدمی سے فیض نہ لے لے گا تو یہی کافی ہے کہ ایک ساعت اسکی محبت میں خوش حال اور فارغ ہونے کا اور اگر ہنشین وقت کو ضائع
 کرے گا اور ہرگز گری میں خلل ڈالے گا اور یہ نہ تو بد حال اور وقت کی ناخوشی بالفعل موجود ہے۔ حَقَّ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَحَبَّبْتُ
 حَبَّتِیْ لِلْمُتَحَنِّیْنَ فِی الْاَتِّحَاسِیْنَ فِی الْاَلْمَزَاجِیْنَ فِی الْاَلْمَشَاوِیْلِ فِی الْوَفِیِّ رَوَیْہُ قَالَ یَقُوْلُ اللّٰہُ
 تَعَالٰی الْاَتِّحَاسِیْنَ فِی الْجَلَالِی لَہُمْ مَکَاوِیْمٌ نُّوْرٌ یُّغِیْطُھُ السَّیِّئُوْنَ وَالشُّہَدَآءُ اللّٰہُ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میری
 محبت واجب ہوئی آپہیں بیٹھنے والوں کو میری خاطر اور باہم ملاقات کرنے والوں کو میری خاطر ایک دوسرے پر مال صرف کرنے والوں
 کو میرے ثواب کے خاطر یعنی مہربان بننا نہ ہو داد شہرت کے اور ایک روا

والون کو میری بزرگی کے سببے نور کے منبر ہو گئے کہ ان پر انبیا اور شہداء رشک کر گئے یعنی انکی تعریف کرنی گے اور انکے درجہ کو
 اچھا سمجھیں گے۔ یہاں رشک سے یہی مراد ہیں ورنہ انبیا اور شہداء مہرج میں سب سے زیادہ ہیں یا با ذکر آئی عمری الخ
 اَوْثَقُ قَالَ اللَّهُ مَوْكُوسُ لَهُ اَعْلَمُ قَالَ الْمَوَالِدُ فِي اللَّهِ وَالْحُبُّ فِي اللَّهِ وَالْبَغْضُ فِي اللَّهِ اخفرت صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے ابو ذریان کی زیادہ غبطہ رستی کو نسی ہے ابو ذر نے عرض کیا کہ اسد اور اسکا رسول زیادہ جانتے
 ہیں آپ نے فرمایا کہ موالا اس کے واسطہ اور دوستی اس کے واسطہ اور بغض اس کے واسطہ سوال کا مطلب ہے کہ کونسا کرکں اور ایمان کی
 صفت زیادہ غبطہ ہے کہ نجات آخرت اور حصول ثواب کے لئے اس پر رشک کیا جاوے اور موالا کے یہ معنی کہ ایسی محبت
 رکھنی جو ایک دوسرے کی مہم کو کفایت کرے حق و طر اذا عاذا المسلم اسخا او زارہ قال الله تعالى طيبت و
 طكاب فمشتا لک ونبو اس من الجن قوما من الانبياء لا يحب سلمان اپنے بھائی کی عیادت کرتا ہے یا اسکی ملاقات کرتا ہے
 تو اسد تعالیٰ فرماتا ہے کہ تیری زندگی خوب ہوئی یعنی دنیا و آخرت میں اور تیرا چلنا اچھا ہوا اور تو نے جگہ لی جنت کے
 ایک مکان میں و چلنا اچھا اسلئے ہوا کہ ہر قدم پر گناہ دور ہوتے ہیں اور نیکی لکھی جاتی ہے سید اذا احب الزجل
 اسخا فليجبه انك يجبه جب کوئی آدمی اپنے بھائی کو دوست رکھے تو چاہئے کہ اس سے کہدے کہ میں تجھ کو دوست
 رکھتا ہوں و اسلئے اس سے کہنا چاہئے کہ وہ بھی دعا وغیرہ میں محبت کی رعایت کرے حق لا تصاحب الا من
 ولا ياكل طعاما ملك الا بغيره يارنه مت کر بجز خود من صاحب کے اور تیرا کھانا کوئی نہ کھاوے بجز پرہیزگار کے و کھانے
 سے یہاں مقصود دعوت کا کھانا ہے ورنہ بھوک کی حالت میں سب کو کھانا دینا درست ہے طائفة على ارجون خيلنا
 فليست احدا كرم من ثيخا لک آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے تو چاہئے کہ تم میں سے ایک کچھ بھال لے جسکو دوست
 رکھتا ہے تو اسکی تاثیر ہوا کرتی ہے اسلئے چاہئے کہ نیک شخص کی دوستی کرے اذا اخى الرجل فليست له عن اسم
 واسم آية وميمن هو فانه اى صل للمودة جب کوئی کسی سے بھائی چارہ کرے تو چاہئے کہ اس سے اسکا نام اور
 اس کے باپ کا نام اور اس قبیلہ کا نام جس سے وہ ہے پوچھے کہ یوں کہ یہ بات محبت کو زیادہ بڑھاتی ہے لو ان عبد بن ثعلبة
 في الله عز وجل واحد في المشرق واحد في المغرب جمع الله بينهما يوكرا القمية يقول لهذا الذي
 كنت تحب في اگرد و ندرے خلا سے عز وجل کی راہ میں باجم محبت کریں اور ایک مشرق میں ہو اور دوسرا مغرب میں تو اسد
 قیامت کے دن ان دونو کو جمع کر کے فرمائے گا کہ یہ دو شخص ہے جسکو تو میری راہ میں دوست رکھتا تھا الا اذ لك على
 ملاك هذا الامر الذي تصيب به خير الدنيا والاخرى عليك عجا ليل اهل الذکر واذا خلوا
 تحسروا لسا انك ما استطعت بدكر الله واحب في الله والبغض في الله يا بارز بن هزل شعرت ان الله
 اذا خرج من بيتهم لا ترا اخاه شيعة سبعون الف ملك كلهم يصلون عليك ويقيمون وبتنا
 لانه وصل فيك فصلاه فان استطعت ان تعمل جسدا في ذلك فافعل لکما بين نبتاؤن تجھ کو اس کام
 یعنی دین کا مدار کہ جس سے تجھ کو دنیا و آخرت کی بھلائی ملے وہ یہ ہے کہ اپنے اوپر لازم کر دے کہ والون کی مجلسین اور جب تو کیلئے

وینوی کہ کوئی اسکی دوست

انو اپنی زبان کو جقد رتجہ سے ہو سکے اللہ کے ذکر سے ہلا اور اللہ کی راہ میں دوستی کر اور اللہ کی راہ میں دشمنی کر اسے
 ابو زین کیا تجھ کو معلوم ہے کہ آدمی جب اپنے گھر سے اپنے بھائی کی ملاقات کی نیت سے نکلتا ہے تو ستر زار درخت
 اُسکے پیچھے ہوتے ہیں کہ سب کے سب اُسکے حق میں دعا کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار اس شخص نے
 تیری راہ میں ملاقات کی تو تو اُسکو اپنی رحمت سے ملاتا اور تجھ سے ہو سکے کہ اپنے بدن کو اس باب میں مشقت میں
 ڈالے تو کوف محاسن اہل ذکر سے یہ مراد ہے کہ تو بھی ذکر کرنے میں اُنکا شریک ہو رات فی الجنة لعمد امین
 یا قوت علیہا عرف من زجید لھا ابواب مفتحة فیضہ کما فیضہ اُنکو کب الدری فی قالوا
 یا رسول اللہ من یسکنہا قال المتحابون فی اللہ والمتحابون فی اللہ والمتحابون فی اللہ
 جنت میں یا قوت کے ستون میں جنس زبرد کے بالا خانہ میں اُنکے دروازہ کھلے ہوئے ایسے چمکتے ہیں جیسے روشن
 ستارہ چمکتا ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ انہیں کون شخص رہیگا اپنے فرمایا کہ باہم محبت رکھنے والے اللہ اور اس
 میں بیٹھنے والے اللہ اور ایک دوسرے سے ملنے والے اللہ انہیں رہیں گے **باب چہارم ملاقات کے**
چھوڑنے اور عیب جینی کے ممنوع ہونے کا بیان قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
 سلم لا یحل للرجل ان یتجسس اخاہ فوق ثلث لیل یلتفتیان فیعرض لھذا وخیر ھما الذین
 یبتدأ بالسلاک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی آدمی کو حلال نہیں کہ اپنے بھائی کو تین رات سے زیادہ
 چھوڑے اسطرح کہ دونوں میں تو یہ پونہ پھیرے اور ان دونوں میں بہتر وہ ہے جو پہلے سلام ملیک کرے **ف** مقصود
 یہ ہے کہ دشمنی کی راہ سے ملنا چھوڑ کر غیبت وغیرہ دوسرے کی کرنی حرام ہے اور اگر دین و دہر کے سبب سے ترک
 ملاقات کرے تو جائز ہے پس اہل بدعت اور اہل اموا مثل ارافیون اور خارجیون وغیرہم سے ترک ملاقات واجب
 ہے جب تک توبہ نہ کریں اور اگر کوئی شخص کیلئے ساتھ کلام اور محبت کرنے سے اپنے دین کے فساد یا دنیا کی مفرت
 کا خوف کرے تو اس سے یکسوئی جائز ہے۔ **ح** ایاکم والظن فان الظن الذنب الحذیث ولا تحسسوا
 ولا تحسسوا ولا تناجسوا ولا تحاسدوا ولا تباعضوا ولا تباہونوا وکونوا عبادا للہ اخوانا
 بجاؤ اپنے آپکو بگمانی سے کیونکہ بگمانی بڑی جھوٹی بات دلی ہے اور نہ ٹٹول اور نہ جاسوسی کرو اور نہ مول بڑھاؤ اور نہ
 حسد کرو اور نہ باہم دشمنی کرو اور نہ غیبت کرو اور نہ بجاؤ اللہ کے بندے بھائی **ف** لا تحسسوا بجاؤ پہلے یعنی اُنکو اور کلام
 سے کسی کے عیب نہ ٹٹولو اور لا تحسسوا بحیم کے یہ معنی کہ کسیکا حال غمی سے مت دریافت کرو جیسے جاسوس کرتے
 ہیں اور لا تناجسوا کے یہ معنی کہ اگر کوئی ایک چیز خریدتا ہے اور دوسرے کو دنیا منظور نہیں مگر کہتا ہے کہ ہم زیادہ کو
 لینے تو احق مول مست بڑھاؤ اور لا تحاسدوا کے یہ معنی کہ کسیکی نعمت کا زوال مت چاہو۔ **سید نفیس** ابی اب
 الجنة یوم لا یشئین ویوم النجاش فیغفر لکل عبد لا یشئ لہ باللہ شیئاً الا رجل کا بیت
 بیتہ وکین اخیہ شیئاً فیقال انظر واهدین حتی یصل علیہما جنت کے دروازہ میرا و میرا

دن کھولے جاتے ہیں اور ہر بندہ کی بخشش کی جاتی ہے جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا ہو مگر ایسے آدمی کی بخشش
 نہیں ہوتی کہ انہیں اور اُسکے بھائی میں عداوت ہو تو حکم ہوتا ہے فرشتوں کو کہ ان دونوں کو مہلت دو یہاں تک کہ آپس میں
 صلح کریں لَا يَحِلُّ الْكَذِبُ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ كَذِبُ الرَّجُلِ أَمْرًا تَهُ لِيُضَيِّقَ أَوَّالُ الْكَذِبِ فِي الْحَرْبِ وَالْكَذِبُ
 لِضُلَيْلٍ بَيْنَ الْتَّامِينَ جھوٹ بولنا درست نہیں مگر تین جگہ میں اول آدمی کا جھوٹ بولنا اپنی بی بی سے کہ اُسکو خوش
 کرے دوسرے جھوٹ بولنا اطرائی میں تیسرے جھوٹ بولنا کہ لوگوں میں صلح کروادے **ف** عورت سے جھوٹ بولنا
 اُس سے کہے کہ تجھ کو سب سے زیادہ چاہتا ہوں اور ایسا ہی ایک روایت میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
 عورت کو اجازت اپنے شوہر سے جھوٹ بولنے کی دی جیسے یہاں شوہر کو عورت کے لئے فرمایا شُكْرُهُ لَا يَكُونُ لِلْمُسْلِمِ
 أَنْ يَفْجَحَ مُسْلِمًا فَوْقَ ثَلَاثَةٍ فَإِذَا لَقِيَہُ سَلَّمَ عَلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذَلِكَ لَا يَرُدُّ عَلَيْهِ فَقَدْ بَاءَ بِأَمْرٍ
 کسی مسلمان کو لائق نہیں کہ ملنا چھوڑے مسلمان سے تین دن سے زیادہ اور جب اُس سے ملے اُسپر سلام کرے تین بار
 ہر دفعہ اُسکے سلام کا جواب نہ دے تو یہ جواب نہ دینے والا نہ ملنے کا گناہ اپنے ذمہ لیکر بھر گیا لَا يَحِلُّ لِلْمُسْلِمِ أَنْ يَفْجَحَ أَخَاهُ
 فَوْقَ ثَلَاثٍ فَمَنْ هَجَرَ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَكَانَتْ دَخَلَ النَّارَ کسی مسلمان کو درست نہیں کہ اپنے بھائی سے تین دن
 سے زیادہ ملنا چھوڑے تو جو کوئی تین دن سے زیادہ ملنا چھوڑے وہ دفرخ میں داخل ہوگا **ف** یعنی دفرخ میں جانے
 کے لائق ہوا اب چاہے اللہ اُسکو عذاب کرے چاہے معاف کرے سید من ہجَرَ أَخَاهُ سَنَةً فَهُوَ كَسْفَاكَ ذِمَّةً
 جو کوئی اپنے بھائی سے ایک برس کو ملنا چھوڑے تو وہ گناہ میں اُسکی خوریزی کے برابر ہے لَا يَحِلُّ لِمُؤْمِنٍ أَنْ
 يَهْجُرَ مُؤْمِنًا فَوْقَ ثَلَاثٍ فَإِنْ مَرَّتْ بِهِ ثَلَاثٌ فَلْيَلْقَہُ فَلَيْسَ عَلَيْهِ فَإِنْ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ فَقَدْ
 اشْتَرَكَ فِي الْأَجْرِ وَإِنْ لَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ فَقَدْ بَاءَ بِالْأَثْمِ وَخَرَجَ الْمُسْلِمُ مِنْ أَهْلِهَا کسی مومن کو درست نہیں
 کہ دوسرے مومن سے تین دن سے زیادہ ملنا چھوڑے تو اگر تین دن اُسپر گزریں اور وہ اُس سے ملے تو چاہئے کہ اُسپر
 سلام کرے اور اگر وہ اُسکے سلام کا جواب دے تو دو ثواب میں شریک ہوے اور اگر اُسکے سلام کا جواب نہ دے تو جواب
 نہ دینے والا گناہ لیکر بھگا اور سلام کرنے والا ملنا چھوڑنے کے گناہ سے باہر ہوا اَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَفْضَلِ مِنْ دَرَجَةِ
 الصِّيَامِ وَالصَّدَقَةِ وَالصَّلَاةِ قَالَ قُلْنَا بَلَى قَالَ إِصْلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ وَفَسَادُ ذَاتِ الْبَيْنِ هِيَ
 الْحَالِقَةُ كَمَا مِّنْ تَمَكُونِ تَبَاؤُنْ وَهَلْ جَوْرُهُ أَوْ صَدَقَةُ أَوْ نَمَازُ مِنْ أَفْضَلِ هِيَ رَوَى کہتا ہے کہ بچنے عرض کیا کہ ہاں تب
 آپ نے فرمایا کہ صلح کرنا آپس میں ساودا نا یہ صلت دین کی جڑ اٹھانے والی ہے دَبَّ إِلَيْكُمْ دَاءُ الْأُمَمِ قَبْلَكُمْ
 الْحَسَدُ وَالْبَغْضَاءُ هِيَ الْحَالِقَةُ لَا أَقُولُ تَخْلُقُ الشَّعْرَ وَلَكِنْ تَخْلُقُ الدِّينَ تَم مِّنْ تَم سے پہلے کی اتون کا
 لوگ آگیا ہے یعنی حسد اور بغض اور یہ ہونڈنے والی ہے میری غرض نہیں کہ بال موٹتی ہے بلکہ دین کو موٹتی ہے
 یعنی تم اپنے آپ کو اس سے بچاؤ اِيَّاكُمْ وَالْحَسَدُ فَإِنَّ الْحَسَدَ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ تم
 اپنے آپکو حسد سے دور رکھو کیونکہ حسد نیکوں کو ایسا کھاتا ہے جیسے آگ لکڑیوں کو کھاتی ہے اِيَّاكُمْ وَسُقُوءُ ذَاتِ

تِلْكَ الْهُدَىٰ فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَرَّهَا ذَا الْحِجَّةِ وَالْأَحْمَرُ مَرُّو بَعْضُ الصَّغِيرِ
ایک اونٹ حضرت صفیہؓ کا بیارہوا اور حضرت زینبؓ کے پاس سواری زیادہ تھی صفیہؓ اور زینبؓ دونوں اہل منین میں
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینبؓ کو فرمایا کہ صفیہؓ کو ایک اونٹ دیدے زینبؓ نے کہا کہ اس یہودی عورت
کو میں دوں گی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر ہوئے اور زینبؓ سے ملنا جھوٹا ہوا وہی اہل منین اور محرم اور کچھ اور منترک راہی عیشیہ
ابن مزیہر نے کہا کہ یسریٰ فقال لہ عیسیٰ سرقت قال کلا والکذابی لا إله الا هو فقال عیسیٰ امنت
یا اللہ وکذبت فغضب عیسیٰ بن مریم علیہا السلام نے ایک شخص کو دیکھا کہ کچھ پڑتا ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام
اُس سے کہا کہ تو نے عیسیٰ کی اُسے کہا ہرگز نہیں قسم ہے اُس ذات کی کہ کوئی معبود سوا اسکے نہیں عیسیٰ علیہ
اسلام نے فرمایا کہ میں اللہ پر ایمان لایا اور میں اپنے نفس کو جھٹلایا ف یعنی تیری قسم کو سچا جانا اور اپنے نفس کو جھٹلایا کہ
سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص ایک بات پر قسم کھا دے اور مٹنے والے کو اسکے خلاف معلوم ہو تو اپنے حکم کو مٹہم جانے اور
قسم کے موافق سارا کو تصور کرے جو جحش کے نام کی تعظیم کے حق کا ذکر الفقہاء ان یتکون کفرا او کا ذکر الحسد ان
یتغلب القدر قریب کہ کفر ہو جاوے اور قریب ہے حسد کہ تقدیر پر غالب ہو ف یعنی کفر محتاجی کے سبب کفر
کے کلمات سرزد ہوتے ہیں اور اگر بالفرض کوئی چیز تقدیر پر غالب ہوتی تو وہ حسدی ہوتی حق میں اعتقاد لایا اخیر
فلم یعد ذرۃ او لم یقبل عذرا کان علیہ مثل حلیۃ صاحب مکین جو کوئی اپنے بھائی کے سامنے عذر
بیان کرے اور وہ اسکو معذور نہ کہے یا اسکا عذر نہ مانے تو اس پر ایسا گناہ ہوگا جیسا ظلم سے معھول لینے والے پر ہوتا ہے
ف معذور نہ رکھا یعنی اُسکے عذر کا انکار کیا اور کہا کہ تیرے پاس کوئی عذر نہیں اور عذر نہ مانا یعنی کہا کہ اگرچہ تو عذر رکھتا
ہے لیکن میں نہیں مانتا حق باب پانزویہم معاملات میں احتیاط اور آمزشکی کرنیکا بیان
ف یعنی آدمی کو چاہئے کہ لوگوں کے شر سے اور زمانہ کی آفتوں سے احتیاط اور ہوشیاری کرے اور انجام کار کا خیال
رکھے اور معاملات میں جلدی کرے سوچ سمجھ کر کام کرے۔ حق قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا
یلدع المؤمن من منجھی و احید من تلتین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مؤمن ایک موبلخ سے دو بار نہیں
کا ا جا ف ایک شاعر ابو عروہ نام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر میں قید کیا پھر احسان رکھا چھوڑ دیا اور
ایک ہجری ہجو کر کے اپنے قوم کو لڑائی کی غیبت نہ دلانا اُس نے اپنی قوم میں جا کر پھر جو کی اور لڑائی کی غیبت دلائی جنگ
احد میں وہ شاعر پھر قید ہوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے احسان چاہا اسوقت آپ نے یہ ارشاد فرمایا اور اُسکی گردن
مازیکا حکم دیا پس مؤمن کی شان یہ ہے کہ اگر ایک با دین یا دنیا کے امور میں فریب کھاوے تو پھر ہوشیار رہے دو بار
فریب میں نہ آوے قال لا شیخ عبد القیس ان فیک تحصلتین یجھما اللہ الخلد والاکا ف آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے اشع عبدالقیس کو ارشاد فرمایا کہ تجھ میں دو خصلتیں اسی میں جنکو اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے ایک
ہو باری اور دوسری آہنگی ف عبدالقیس ایک قبیلہ کا نام ہے جبکہ سواد اشع تھے جب وہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ

[illegible]

كَالنَّارِ بَازٍ وَلَا وَدَعَمَ كَالْكَتَبِ وَلَا حَسَبَ كَحُسْنِ الْخَلْقِ كَوْنِي مَثَلُ تَدْبِيرِ كَيْفِ نَهْنِ اَوْرَنَ كَوْنِي بِسْمِ الْكَرَامِ
 نہ کوئی شرافت اچھی عادت کی مثل **ف** تدبیر سے غرض انجام کار کے سوچنے سے ہے اور باز رہنے سے غرض مسلمانوں
 کی ایذا سے یا زبان کو بے سنی باتوں سے بند رکھنے سے۔ سید الارقیصاؤد فی التفقہ نصف المعیشتہ والتوق
 اِلَى النَّاسِ نِصْفُ الْعَقْلِ وَحُسْنُ السُّوَالِ نِصْفُ الْعِلْمِ خیر کرنے میں میانہ روی آدمی میں بیست ہے اور
 لوگوں سے محبت کرنی آدمی میں عقل ہے اور سوال اچھی طرح کرنا آدمی میں علم ہے **باب** شاز و ہم نرمی اور حیا اور اچھی
 عادت کے بیان میں **اِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللَّهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ**
وَيُعْطِي عَلَى الرِّفْقِ مَا لَا يُعْطِي عَلَى الْعَنْفِ وَمَا لَا يُعْطِي عَلَى مَا سِوَاهُ وَفِي رَوَايَةٍ قَالَ لِعَائِشَةَ عَلَيْكَ
يَا رَفِيقٌ وَلَا يَأْكُلُ وَالْعَنْفُ وَالْفُحْشُ اِنَّ الرِّفْقَ لَا يَكُونُ فِي شَيْءٍ اِلَّا زَانَهُ وَلَا يَنْجِي مِنْ شَيْءٍ اِلَّا شَانَهُ
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نرمی کرنے والا ہے نرمی کو دوست رکھتا ہے اور نرمی پر وہ چیز غایت
 کرتا ہے جو سختی پر نہیں دیتا اور نہ نرمی کے سوا کسی اور چیز پر سے اور ایک روایت میں یوں ہے کہ اپنے حضرت عائشہ رضی اللہ
 فرمایا کہ اپنے اوپر نرمی کو لازم کر اور اپنے آپ کو سختی اور بدبازی سے دور رکھ کیونکہ نرمی جس چیز میں ہوتی ہے اسکو سنوار دیتی ہے
 اور جس چیز سے دور کی جاتی ہے اسکو بگاڑ دیتی ہے **اِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى رَجُلٍ مِّنَ**
الْأَنْصَارِ وَهُوَ يَعِظُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَاهُ وَانَّ الْحَيَاءَ وَنَ
الْإِيمَانِ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص انصاری پر گزرے کہ وہ اپنے بھائی کو شرم کرنے پر ڈالتا تھا رسول خدا صلی
 علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسکو چھوڑ دے کیونکہ حیا ایمان کی شاخ ہے **اَلْحَيَاءُ فَاِذَا نَبَتِ اِلَّا بِخَيْرٍ وَفِي رَوَايَةٍ اَلْحَيَاءُ مَخِيْزُ**
كُلِّ دِيْءٍ خَيْرٌ کے سوا کچھ نہیں لاتی اور ایک روایت میں یوں ہے کہ حیا بالکل اچھی ہے **اِنَّ مَا اَذْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلِمَةِ الشُّبُهَاتِ**
الْأُولَى اِذَا كُنْتُمْ تَخْجَعُونَ فَاَصْنَعُوا مَا شِئْتُمْ جَوَابَاتُ كَادِمِيْنَ نے اگلے انبیاء کے کلام سے پائی ہے وہ یہ ہے کہ جب تو
 حیا کرے تو کہو چاہے **ف** یعنی آدمی کو بری باتوں سے حیا روکتی ہے جب حیا نرمی ہو جو چاہے گا کرے گا حق سنا کرے
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبَرِّ وَلَا تَرْتَفِعْ اِلَّا بِرَحْمَةِ الْخَلْقِ وَالْاَلَاءُ ثُمَّ مَا حَاكَ فِي
صَدْرِكَ وَكَرِهْتَ اَنْ يَطْلُبَكَ عَلَيْهِ النَّاسُ نواس بن سمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
 نیکی اور گناہ کا حال پوچھا آپ نے ارشاد فرمایا کہ نیکی اچھی عادت ہے اور گناہ وہ بات ہے کہ تیرے دل میں چھپے اور تو اس بات
 کو اچھا نہ جانے کہ لوگ اس پر مطلع ہوں **ف** دل میں چھپے یعنی دل کو اس پر اطمینان نہ ہو اور یہ بات اچھے لوگوں کے لئے ہے
عَنْ اَنَّ مِّنْ اَحْسَنِكُمْ اِلَى اَحْسَنِكُمْ اَخْلَا قَاتِمٌ مِّنْ سَجْدَةٍ زَادَهُ مَحْبُوبٌ وَهُوَ شَخْصٌ يَّجْزِي خُلُقًا مِّنْ تَمَسُّبٍ اَجْمَعٌ
مِّنْ اَعْطَى سَخَطَهُ مِّنْ الرِّفْقِ اَعْطَى سَخَطَهُ مِّنْ خَيْرٍ لِّلْاٰخِرَةِ وَمِنْ خَيْرٍ حَقَّطَهُ مِّنْ الرِّفْقِ خَيْرٌ
حَقَّطَهُ مِّنْ خَيْرٍ لِّلْاٰخِرَةِ جس کی نرمی میں سے حصہ ملا اسکو دنیا اور آخرت کی بھلائی کا حصہ ملا اور جو کوئی
 نرمی کے حصہ سے محروم رہا وہ دنیا اور آخرت کی بھلائی کے حصہ سے محروم رہا **اَلْحَيَاءُ مِّنْ اَلْاِيْمَانِ وَالْاِيْمَانُ فِي الْجَنَّةِ**

وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا فِي قُلُوبِهِمْ ۚ وَاللَّهُ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ ۚ وَمَا يُدْرِيكَ لِمَ أَتَاهُ السَّاعَةُ لَوْلَا الْفَلَاحُ ۚ
 کی شاخ ہے اور جسے لوگ دوزخ میں ہر گئے لاکھ خل الجنة النجوا طولا المجمع ہے جنت میں داخل نہ ہونے
 بدخلق اور نہ تکبر فقیر کہتا ہے کہ جواز بفتح جیم و تشدید و ذوا و ظار مجہ ہے اور جفیری بیا و نسبت بروزن جفیری ہے ان نو
 لفظوں کے معنی میں دو قول ہیں ایک یہ کہ دونوں کے ایک ہی معنی میں یعنی سخت گوارہ بخوار دوسرے یہ کہ جواز وہ
 شخص ہے کہ مالدار ہو کر نکل کرے اور جفیری بدگوار و بدخوار و بدخلقہ دونوں کے معنی قریب قریب ہیں۔ حق۔ اِنْ اَثْقَلَ شَيْءٌ فَيُثْقَلُ
 فِي مِيزَانِ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خَلْقٌ حَسَنٌ ۚ وَ اِنَّ اللَّهَ يُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَدِيَّ بَهِت بھاری خیر کہ
 مؤمن کی ترازو میں قیامت کے دن رکھی جائیگی اچھی عادت ہوگی اور اللہ تعالیٰ بد زبان بیہودہ کو کو دشمن رکھتا ہے اِنْ
 الْمُؤْمِنِينَ لَيُدْرِكُهُمْ حَسَنُ خُلُقِهِمْ كَرَجَةٍ قَاتِمٍ الْكَلِيلِ وَ صَالِحِ النَّكَارِ مَن ابھی عادت کے سبب اُس
 شخص کا درجہ پاتا ہے جو رات کا نماز گزار اور دن کا روزہ دار ہو اَتَى اللَّهَ حَيْثُ مَا كُنْتَ وَ اشيع السَّيِّئَةِ الْحَسَنَةِ
 نَحْمَدُكَ وَ خَالِقِ النَّاسِ يَخْلُقُ حَسَنَ الْمَرْءِ وَ رَجُلَانِ كَمِينِ تَوْ مَبْنِي تَهَائِي اُو مَجْمَعِ اُو مَعْرِ وَ رُو طُن مِینِ اُو رِبَائِي كَسَ مِجْجِ
 بھلائی کر کہ یہ بھلائی اُس برائی کو مٹا دیتی اور لوگوں کے ساتھ اچھی عادت سے معاملہ کر اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِمَنْ يَخْشَى عَلَى
 النَّكَارِ وَ مَن يَخْشَى مَالَكَ اَرَاكَ عَلَيْهِ عَلَى كُلِّ هَاتَيْنِ لَيِّنٌ قَرِيبٌ سَقَطَ كِیَا مِینِ تَكُونُ تَبَاؤُنِ اُس شخص کو کہ وہ اگ پر حرام ہوا
 اگ اُس پر حرام ہو وہ شخص ہر وقت دارالابرار لوگوں سے قریب ہو گا نرم ہے ف یعنی لوگوں میں ملا رہا ہے اور معاملات میں
 نرمی کرتا ہے تو باوجود ملے رہنے کے لوگوں کے ایذا پر صبر کرنا اور نرمی کرنا بڑا کام ہے۔ سید المؤمنین غیر کریم و الفلاح
 خَبْرٌ لِّیَسْهُو مَوْنِ قَرِيبٌ کھانے والا بزرگ ہے اور ناجز قریب دینے والا پاجی ہے ف یعنی مومن اپنے گمان نیک کی جو
 سے دھوکھا کھاتا ہے کہ لوگوں کو اچھا سمجھتا ہے اسلئے دنیا کے کاموں میں دھوکھا کھاتا ہے اور امور آخرت میں مشغول ہونے
 اور اپنے نفس کے سنارنے میں ہوشیار رہتا ہے۔ حق۔ اَلْمُؤْمِنُونَ هَيِّئُونَ لِنَفْسِهِمْ اَنْ يَكْفُرُوا اِنْ قِيلَ
 اِنْفَادَ وَلَنْ اُنْجِيَ عَلَى صَحْصَحَةٍ اِنْ اِسْتَنَاحَ اَيَا نَدَارَ سَانِي كَرْنِے والے نرمی کرنے والے ہوتے ہیں جیسے مہار والا اُوٹ
 کہ اگر گھنیا جاوے تو کھینچتا ہے اور اگر تمیز سے بھلا یا جاوے تو پیچیدہ جاتا ہے ف یعنی مومن اللہ تعالیٰ کے اوامر و نواہی کا تابا
 تا بعد ہوتا ہے۔ حق۔ اَلْمُسْلِمُ الَّذِي يُخَالِطُ النَّاسَ وَيَصْطَبُّ عَلَى اَذَاهُمْ اَفْضَلُ مِنَ الَّذِي لَا يَخَالِطُهُمْ
 وَلَا يَصْطَبُّ عَلَيْهِ اِذَا هُمْ جُورِ سَلَامٌ کہ لوگوں میں ملا رہے اور انکی ایذا پر صبر کرے وہ ثواب میں اُس شخص سے افضل ہے جو
 آمین ملا رہے اور انکی ایذا پر صبر کرے مَن كَطَمَ عَيْنًا وَ هُوَ يَقْدِرُ عَلَى اَنْ يَنْقُذَهَا دَعَا اللَّهَ وَ عَلَى رُؤْسِهِ
 الْخَلَّاقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يَخْلُصَ فِي آيَةِ الْحُورِ شَاءَ جُورِ كُوْنِي عَصَہ پیرے اور وہ اُسکے جاری کرنے پر قادر ہو اللہ
 تعالیٰ اُسکو مخلوق کے درجہ قیامت کے دن بلا لینگا یہاں تک کہ اُسکو مختار کر دیگا جس حور کے پسند کرنے میں کہ وہ چاہے
 اِنَّ الْحَيَاءَ وَالْاِيْمَانَ قُرْآنًا جَمِيعًا اِنَا ذَرَفْنَا اَحَدًا هَارِفًا اَلَا تَحْسِبُ اَلَا حَيَا اَو اِيْمَانًا دُونَهُ لَمْ يَكُنْ حَبِ اَنْهِي
 سے اک اُٹھ جاوے تو دوسری بھی اُٹھ جاتی ہے گان رسول اللہ صلا اللہ علیہ وسلم یقول اَللَّهُمَّ حَسَنَتِ

خَلَقِيْكَ فَاحْسِنْ خُلُقِيْ رَسُوْلُ خَدَا صَلَّی اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ آئینہ دیکھ کر فرماتے اَللّٰهُمَّ حَسِّنْ اَخْلُقِيْ بِنَا بِنَا تُوْمِیْ عَادَت کو اچھا کر اَلَا اَبَدْتُکُمْ بِخِیَارِکُمْ قَالُوْا بَلٰی قَالَ خِیَارُکُمْ اَحْلُوْا لَکُمْ اَعْمَالًا وَاَحْسِنُوْا
 اَخْلَا قًا کَا مِیْن تَمُوْخِزْدُوْنَ تَم مِّنْ سَبِّہٖ لُوْکُوْنَ کِی صَحَابِہ نے عرض کیا ہاں فرمائی آپ نے فرمایا کہ تم مین سے بہتر تمہارے
 بُرِّیْ عَمْرَا لے اور اچھی عادتوں والے مین اِنْ رَجُلًا شَتَمَ اَبَا بَکْرٍ وَالتَّیْبِ صَلَّی اللہ علیہ وسلم جَا لِسَیْنِ مَحَبِّہ
 وَتَبَسُّمٌ فَلَمَّا اَلْکَرْدَ عَلَیْہِ بَعْضُ قَوَالِہِ فَقَضَبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہ علیہ وسلم وَقَامَ فِلْحَقَہُ اَبُوْ بَکْرٍ
 وَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللہ کَانَ لَیْسَ مَنِّیْ وَاَنْتَ جَالِیْسٌ فَلَمَّا رَدَدْتُ عَلَیْہِ بَعْضُ قَوَالِہِ غَضِبْتُ وَقُمْتُ قَالَ
 کَانَ مَعَاکَ مَلٰکٌ یُّرَدُّ عَلَیْہِ فَلَمَّا رَدَدْتُ عَلَیْہِ وَقَعَ الشَّیْطَانُ ثُمَّ قَالَ یَا اَبَا بَکْرٍ تِلْکَ کُلُّہُنَّ حَقٌّ مَا مِّنْ
 عَبْدٍ ظَلَمَ بِظُلْمَہِ فِیْغْضِیْ عَنْہَا اللہ عَزَّ وَجَلَّ اِلَّا اَعَزَّ اللہ بِہَا نَصْرَہُ وَمَا فَتَحَ رَجُلٌ بَابَ عَطِیَّةٍ یُّرِیْدُ
 بِہَا صِلَہً اِلَّا اَزَادَ اللہ بِہَا کَثْرَہً وَمَا فَتَحَ رَجُلٌ بَابَ مَسْئَلَہِ یُّرِیْدُ بِہَا کَثْرَہً اِلَّا اَزَادَ اللہ بِہَا قَلَہً
 ایک شخص نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو برا کہا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تعجب کرنے لگے اور سکرانے لگے جب اس
 شخص نے بہت برا کہا تو حضرت ابو بکر نے اسکی بعض بات کا جواب کہا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم غصہ ہو کر اٹھ کھڑے ہوئے
 حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ کے پاس پہنچے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ وہ شخص مجھ کو برا کہتا تھا اور آپ بیٹھے تھے ارجب مین نے
 اسکی بعض بات کا جواب دیا تو آپ خفا ہو کر اٹھ کھڑے ہوئے آپ نے فرمایا کہ تیرے ساتھ ایک فرشتہ اسکا جواب دے رہا تھا
 یعنی جب تک تو خاموش تھا اور جب تو نے اسکو جواب دیا تو شیطان آپرا بھڑاپنے ارشاد فرمایا کہ اے ابو بکر تین چیز مین
 کہ وہ سب حق مین اول یہ کہ جو بندہ کہ اُسپر کوئی کسی حق کا ظلم کرے اور وہ اپنے حق سے خدا سے عزوجل کے واسطے چشم پوشی
 کرے یعنی معاف کر دے تو اللہ تعالیٰ اس حق کے سبب سے اسکی مدد فرماتا ہے اور جو آدمی بخشش کا دروازہ کھولتا ہے کہ
 اُس سے سلوک کرنا چاہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس مانگنے سے اسکی مال کی کمی زیادہ کرتا ہے لَا یُرِیْدُ اللہ بِاَھْلِ بَکِیَّتٍ
 رِفْقًا اِلَّا لَتَقْعَصُوْا وَلَا یَحْسِرُ مُمْحَرًا اِلَّا لَا اَلَا کَصَحَّ ہُمُّ اللہ تعالیٰ جس گھر والوں کے ساتھ نرمی چاہتا ہے تو انکو نرمی سے
 دیتی ہے اور جن لوگوں کو نرمی سے محروم کرتا ہوا ہو انکو نرمی سے پرہیزگاری کا باب مفہم غصہ اور تکبر کے بیان مین
 اِنْ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللہ علیہ وسلم اَوْ صَنِیْ قُلْتُ لَا تَغْضَبْ فَرَدَّ ذٰلِکَ مِرًا قَالَ لَا تَغْضَبْ
 ایک شخص نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کیا کہ مجھ کو کچھ نصیحت فرمائیے آپ نے فرمایا کہ غصہ مت کیا کہ اسنے
 یہی سوال کئی دفعہ کیا آپ ہی جواب فرمایا کہ غصہ مت کیا کہ اسنے اس شخص کو غصہ بہت آنا ہو گا اسنے بار بار یہی فرمایا کہ
 اَلَا اَبَدْتُکُمْ بِخِیَارِکُمْ قَالُوْا بَلٰی قَالَ خِیَارُکُمْ اَحْلُوْا لَکُمْ اَعْمَالًا وَاَحْسِنُوْا اَلَا اَبَدْتُکُمْ بِخِیَارِکُمْ قَالُوْا بَلٰی
 الشَّدِیْدُ الَّذِیْ یَمْلِکُ نَفْسَہُ عِنْدَ الْغَضَبِ پہلوان وہ شخص نہیں جو شاکر ہو بلکہ پہلوان وہ ہے جو اپنے
 نفس غصہ کے وقت قابو رکھتا ہو اَلَا اَحْبَبُکُمْ اِلَّا اَحْبَبُکُمْ اِلَّا اَحْبَبُکُمْ اِلَّا اَحْبَبُکُمْ اِلَّا اَحْبَبُکُمْ اِلَّا اَحْبَبُکُمْ اِلَّا اَحْبَبُکُمْ
 اَلَا اَحْبَبُکُمْ اِلَّا اَحْبَبُکُمْ اِلَّا اَحْبَبُکُمْ اِلَّا اَحْبَبُکُمْ اِلَّا اَحْبَبُکُمْ اِلَّا اَحْبَبُکُمْ اِلَّا اَحْبَبُکُمْ اِلَّا اَحْبَبُکُمْ اِلَّا اَحْبَبُکُمْ

اس شخص نے بہت برا کہا تو حضرت ابو بکر نے اسکی بعض بات کا جواب کہا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم غصہ ہو کر اٹھ کھڑے ہوئے

باب

اُسکو حقیر جانتے ہیں اور اُسپر جبر اور قہر کرتے ہیں یہ شخص ایسا ہوتا ہے کہ اگر قسم کھائیٹھے اس پر تو اس کو سچا کرے کیا میں تم کو
 نہ بتاؤں دوزخی کو وہ ہر جھگڑا تو شکریہ ہے لا یدخل الجنة من کان فی قلبہ شیئاً ذلّٰی من کان فی قلبہ
 رجل وان الرجل یحب ان یتکون ثوبہ حسناً ونعلہ حسناً قال ان الله یحب الجمال الحسن
 بطر الحقی وعظم الناس بہشت میں داخل نہ ہوگا وہ شخص جسکے دل میں ذرہ کے برابر تکبر ہے ایک آدمی نے عرض
 کیا کہ آدمی دوست رکھتا ہے کہ اُسکا کپڑا اچھا ہو اُسکا جوتا اچھا ہو اُسے فرمایا کہ اللہ عزت والا ہے عزت کو دوست رکھتا
 ہے تکبر اُسکا نام ہے کہ حق کو باطل کرے اور لوگوں کو حقیر جانے **ف** سائل نے پوچھا کہ تکبر و ن کی عادت ہے کہ تفسیر
 لباس پہنتے ہیں اسلئے یہ جانا کہ یہ طلاقِ خلافت تکبر و ن کی ہے اُسکا جواب یہ فرمایا کہ یہ عزت کی بات ہے اور خدا کے
 نزدیک محبوب ہے تکبر اُسکا نام ہے کہ حق کو باطل کرے یعنی توحید اور عبادت نہ کرے اور حق تو سرکشی کو ملامت دیتی ہے کہ قبول
 نہ کرے حق ثلاثہ لا ینکلمھم اللہ یوم القیمۃ ولا یرکبھم فی روائۃ ولا یطیر لہم ولا یصعد عذاب
 الہم شیخ زان و ملک کذاب و عائل مستکبر تین شخص ہیں جنسہ اللہ قیامت کے دن کلام کرے گا اور نہ انکی
 تعریف کرے گا اور ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ نہ انکی طرف دیکھے گا اور انکو عذاب درودالا ہوگا۔ وہ لوگ یہ ہیں اول بڑھا
 زنا کار دوم بادشاہ جھوٹا سوم فقیر تکبر کرنے والا **ف** کلام کا ٹکرا اور تعریف نہ کرنی اور نظر رحمت سے نہ دیکھنا یہ سب تین
 اُسکی ناخوشی اور غضب ہے کہ یہ ہیں۔ حق یقول اللہ تعالیٰ الکریم الکریم الذی والاعظم الذی اذاری حقن ناز عینی و
 منہما اذ خلعتہ التار اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ذالی بزرگی میری پاؤں ہے اور صفاتی بزرگی میرا تہ بند ہے جو کوئی ان میں سے
 ایک کو مجھ سے چھینے اُسکو میں آگ میں ہمیشہ کے لئے داخل کروں گا **ف** یعنی کبریا اور عظمت پر خاص سفین میں ورنہ
 کو انکے ساتھ مجازاً متعسف ہونا اور صفوں کی مانند جائز نہیں لا ینزل الرجل یدک ہب ینفسم حتی یتکب فی
 الجبارین فیضیبتہ ما اصابھم آدمی اپنے نفس کو برابر دیکھتا رہتا ہے یہاں تک کہ تکبر و ن میں لکھا جاتا ہے تو
 اُسکو وہ چیز پہنچتی ہے جو انکو پہنچنی آفات و ملیات اور آخرت میں۔ سید محشر المتکبرون امثال الذر یع
 القیمۃ فی صور الی بکال یعشاھم الذل من کل مکان لیساقون الی سجن فی جہنم کیم یبواس
 تعلوھم نارا لا ینفقون من عصا ذر اھل النار طینۃ الخبال تکبر قیامت کے دن چینٹیوں کی طرح اٹھا
 جائینگے آدمیوں کی صورت میں کہ ذلت انکو ہر جگہ سے ڈھا لیکلی اور ہانکے جائینگے دوزخ کے اُس محبس میں جب کا نام بوسر
 ہے غالب ہوگی اُنہر لوگوں کی آگ پلائے جائینگے دوزخیوں کے عصارہ سے یعنی دوزخیوں کے پیپ ہوگا پھٹ **ف**
 چینٹیوں کی طرح اٹھا ہے جائینگے کہ یہ انکے خوار اور پائمال ہونے سے ہے یعنی جیسے چوٹیاں پائمال ہوتی ہیں ویسے
 ہی پھر لوگ محشر میں ہونگے اور بوسر بفتح با ووحده ولام مفتوح بمعنی تھیر اور ناسیدی کے ہے اور لوگوں کی آگ سے یہ غرض کہ
 یہ آگ دوسری آگوں کو ایسا جلاتی ہے جیسے دنیا کی آگ کڑیوں کو مٹا دینا۔ حق ان الغضب من الشیطان و
 ان الشیطان خلق من النار واما لطفی النام بالماء فاذا غضب احدکم فلیستوا غصہ شیطان کی طرح

سے ہے اور شیطان اگل سے پیدا ہوا ہے اور اگل کو پانی ہی سے بھجائے ہیں تو جب تم میں سے کوئی غصہ ہو تو اسکو چاہو
 کہ وضو کرے یعنی وضو کرنے سے غصہ جاتا رہتا ہے اِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ قَائِمٌ فَلْيَجْلِسْ فَإِنْ ذَهَبَ عَنْهُ
 الْغَضَبُ وَإِلَّا فَلْيَضْطَجِعْ جب کوئی تم میں سے غصہ ہوا وہ کھڑا ہو جائے کہ بیٹھ جائے اور اگر اسکا غصہ جاتا رہے تو
 بہتر نہ لیٹ جاوے بٹس الْعَبْدُ عَبْدٌ كَخَلٍّ وَاسْتَحَالَ وَلَيْسَ الْكَبِيرُ الْمُتَعَالِ بٹس الْعَبْدُ عَبْدٌ بِحَبْرٍ
 وَأَعْدَى وَلَيْسَ الْحَبْرُ إِلَّا عَلَى بٹس الْعَبْدُ عَبْدٌ سَخَى وَلَهُی وَلَيْسَ الْمُقَابِرُ إِلَّا لِي بٹس الْعَبْدُ عَبْدٌ
 عَقَى طَعَى وَلَيْسَ الْمُبْتَدَأُ وَالْمُنْتَهَى بٹس الْعَبْدُ عَبْدٌ يَخْلُ الدُّنْيَا بِالدُّنْيَا بٹس الْعَبْدُ عَبْدٌ يَخْلُ الدُّنْيَا بِالشُّبُهَاتِ بٹس الْعَبْدُ
 عَبْدٌ طَمَعٌ يَقْوَدُهُ بٹس الْعَبْدُ عَبْدٌ هَوَى يُضِلُّهُ بٹس الْعَبْدُ عَبْدٌ رَجَبٌ يَدُلُّهُ بِرَأْبِهِ وَنَبْذُ
 سَبْطِهِ أَكْبَرُ أَجْمَعِ اھو اور تکر کیا اور اسد تعالیٰ کو بھول گیا برا بندہ وہ بندہ ہے جسے لوگوں پر قہر کیا اور حد سے بڑھا اور خدا
 برتر کو بھول گیا برا بندہ وہ بندہ ہے جو امور دین کو بھولا اور فیائدہ باتوں میں مشغول ہوا اور قبر و دن اور بوسیدہ ہو نیکو خاک
 میں بھول گیا۔ برا بندہ وہ بندہ ہے جسے تکر کیا اور سرکشی کی اور اپنے آغاز اور انجام کو بھولا اسکا آغاز نطفہ سے ہوا اور انجام
 کو خاک میں جائیگا برا بندہ وہ بندہ ہے جو دین کے بدلہ میں دنیا طلب کرے برا بندہ وہ بندہ ہے جو دین والوں کو فریب
 دیتا ہے شہرہوں سے برا بندہ وہ بندہ ہے کہ طمع اسکو لیجاتی ہے یعنی اہل دنیا کے دروازہ پر برا بندہ وہ بندہ ہے کہ خواہش
 انسانی اسکو گرا کرتی ہے برا بندہ وہ بندہ ہے کہ دنیا کی حرص اسکو ذلیل کرتی ہے وہ شہادت سے فریب دیتا
 ہے یعنی شہادت کا مرکب ہو کر اسکی تاویل کرتا ہے تاکہ اس فریب اپنے آپکو دیندار ظاہر کرے اور حرام صریح کا مرکب
 اسلئے نہیں ہوا کہ اہل دین اسکو دین سے صریح نکال دین۔ طوح و ماکجہ عم عَبْدٌ أَفْضَلُ عِنْدَ اللَّهِ عَنْ وَ
 جَلَّ مِنْ جُزْءٍ غَيْظٍ يَكْظُمُهَا ابْتِغَاءً وَجْهَ اللَّهِ کسی بندہ نے خدا سے غرور و جل کے نزدیک کوئی گھونٹ نہیں
 پیا جو افضل ہو بہ نسبت قصہ کے گھونٹ کے حکم اسکی مرضی ڈھونڈنے کے لیے پوے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي
 قَوْلِهِ تَعَالَى إِذَا فَعَرَّ بِالنِّفْيِ أَحْسَنُ قَالَ الصَّائِبُ عِنْدَ الْغَضَبِ وَالْعَفْوِ عِنْدَ الْإِسَاءَةِ وَكَأَذَا فَعَلُوا
 عَصَمَهُمُ اللَّهُ وَخَضَعُوا لَهُمْ عَدُوَّهُمْ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ قُرَيْبٌ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے اسد تعالیٰ کے اس
 ارشاد کی تفسیر میں کہ ارفع البتی ہی اس یعنی دفع کر دے کو اس خصلت سے جو بہت اچھی ہے مقصود یہ ہے کہ اگر کوئی تجھ سے
 برائی کرے تو تو اس سے بھلائی کر ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اس سے مراد غصہ کے وقت صبر کرنا اور کسی برائی کرنے کے وقت صبر
 کرنا تو جب لوگ یہ باتیں کرینگے اسد تعالیٰ انکو نفس اور خلق کی آفات سے بچائیگا اور انکے سامنے انکے دشمن کو ایسا پست
 کرے گا کہ گریا وہ ولی دوست یعنی قریبی ہے یعنی برائی کے دفع کرنے سے بھلائی کے ساتھ یہ مراد ہے کہ اگر غصہ دے
 تو صبر کرے اور اگر کسی سے اپنی نسبت برائی دیکھے تو معاف کرے۔ قَوْلُ ابْنِ الْغَضَبِ لِيُقْسِدُ الْإِيمَانُ كَمَا
 يُقْسِدُ الصَّبْرُ الْعَسَلُ عَصَا يَمَانُ كَوَامِيَا بَكَرًا تَابِعِيَا ایلوا شہد کو بگاڑ دیتا ہے قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمَنَابِتِ
 يَا أَيُّهَا النَّاسُ تَوَاضَعُوا قَائِلِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ لَوْ أَضْعَعَ لِلَّهِ

وَمَنْ تَلَا وَطَعَهُ اللَّهُ فَهُوَ فِي أَغْيُنِ النَّاسِ صَغِيرٌ وَفِي نَفْسِهِ كَبِيرٌ حَتَّى لَوْ وَافَقُوا عَلَيْهِمْ مِنْ كَلْبٍ أَوْ خِزْرِ نَزَّ عَنْهُمْ دَمْعٌ مِنْ رَبِّهِمْ

رَفَعَهُ اللَّهُ فَهُوَ فِي نَفْسِهِ صَغِيرٌ وَفِي أَغْيُنِ النَّاسِ عَظِيمٌ وَمَنْ تَلَا وَطَعَهُ اللَّهُ فَهُوَ فِي أَغْيُنِ النَّاسِ صَغِيرٌ وَفِي نَفْسِهِ كَبِيرٌ حَتَّى لَوْ وَافَقُوا عَلَيْهِمْ مِنْ كَلْبٍ أَوْ خِزْرِ نَزَّ عَنْهُمْ دَمْعٌ مِنْ رَبِّهِمْ
 کہ اے لوگو فروتنی کرو کیونکہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ جو کوئی لوگوں سے اس کے لئے فروتنی کرتا ہے تو وہ اپنے دل میں حقیر ہوتا ہے اور لوگوں کی نظروں میں بڑا ہوتا ہے یعنی جب اللہ نے اس کا مرتبہ بلند کیا تو لوگ بھی اس کو بڑا جانتے ہیں۔ سید۔ اور جو کوئی تکبر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو پست کرتا ہے تو وہ لوگوں کی آنکھ میں حقیر ہوتا ہے اور اپنے دل میں بڑا بہانہ تک کہ وہ ان کے نزدیک زیادہ خوار ہوتا ہے کہتے سے یا فرمایا اس سے کہ قال مَوْسَىٰ ابْنُ عِمْرَانَ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَيْتَ مَنْ أَعْرَضَ عَنَّا وَكَعِنْدَكَ قَالٌ مَنْ إِذَا قَدْ رَعَفَ مُوسَىٰ بْنُ عِمْرَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَعْنِي جَنَابَ بَارِي مَعْنِي عَرْضَ كَيْدٍ بَارٍ تَبْرَعُ تَبْرَعُ نَزْدِيكَ تَبْرَعُ بَدُونِ مَعْنِي سَعْنِي كُنَا بَسَبْتُ غَزِيْرَةً اسد تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ شخص زیادہ عزیز ہے کہ جب ظالم سے بدلہ لینے پر قادر ہو تب بندے مَن خَنَ لَيْسَا نَكُ سَاوَا لَلَّهِ مَعُوذَةً وَمَنْ كَفَّ غَضَبَهُ كَفَّ اللَّهُ عَنَّا مَا أَبَقِيَ مِنَ الْقِيَمَةِ وَمَنْ اعْتَدَلَ إِلَى اللَّهِ قَبِلَ اللَّهُ عُنْدَكَ جَوْشَنُ ابْنِي زَبَانِ كُوْمَعُوذُ رَكْعَةٍ مَعْنِي نَعْنِي عَيْبٌ دُحَا كَمَكَا اور جو کوئی اپنا غصہ روکے تو اس دُحَا سے اپنا غلبہ قیامت کے دن روکے گا اور جو کوئی اللہ سے عذر کرے یعنی اپنی خطا سے تو سب کرے تو اسد تعالیٰ اس کا مَدْر قبول کرے گا تِلْكَ مُجِيْمَاتٌ وَتِلْكَ مُهْلِكَاتٌ إِنَّمَا الْمُجِيْمَاتُ تَقْفُوهُمُ اللَّهُ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ وَالْقَوْلُ بِالْحَقِّ فِي الرِّضَا وَالسُّخْطِ وَالْقَصْدُ فِي الْغِنَا قُرْ وَأَمَّا الْمُهْلِكَاتُ فَهِيَ مُتَّبَعٌ وَشَيْءٌ مُطَاعٌ وَاعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِهِ وَهِيَ أَشَدُّ لَهْفًا تَيْنِ حَزِينِ سَبَبُ نَجَاتٍ دِينِ وَالِي مَعْنِي اور تین چیزیں آخرت میں ہلاک کرنے والی نجات دینے والی تو یہ ہیں اسد سے دُرْنَا بَاطِنِ اور ظاہر میں یعنی لوگوں کے سامنے اور غائبانہ شخص کا باطن و ظاہر اور سب بات کہنا خوشی اور ناخوشی میں اور میانہ روی تو نگرانی اور درویشی میں۔ اور ہلاک کرنے والی چیزیں یہ ہیں کہ خواہش فسانہ جسکی پیروی کیا جائے اور بخل جسکی اطاعت کی جائے اور آدمی کا خوش ہونا اپنے نفس سے اور غیصہ ان سب سے بُری ہے ف خواہش نفس کا اتباع اس طرح کہ مثلاً ظالم سے نفع پہنچاؤ اسکی تشریف کرنے لگا اور نیک آدمی سے خفا ہوا تو اسکو برا کہنے لگا ایسا نیک سے ہر حال میں سچ اور حق کو ہاتھ سے ہٹے اور بخل میں اطاعت کی قید اسلئے لگائی کہ اگر بخل کی اطاعت نہ کریگا تو مضر نہیں کیونکہ آدمی بخل اور حرص سے خالی نہیں ہوتا لیکن جب اس کے بموجب کار بند ہوگا تو ہلاک ہوگا اور اپنے نفس سے خوش ہونا یہ مینی کہ اپنے آپ کو اچھا جانے اور اپنی ہی صفیں بھی معلوم ہوں تو اس سے محب اور شغی پیدا ہوتی ہے اور شغی سے کبر ہوتا ہے حق باب بھی ہم ظلم کے بیان میں اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَبْهُرُ الْقُلُوبَ وَيُسْهِرُ الْمَسْمُومِينَ وَاسْلَمَ كَمَنْ فَرَاكَ ظُلْمٌ كَمَا قِيَامَتِ كَمَنْ تَارِكِيُونِ كَا سَبَبٌ هُوَ كَا اِنَّ اللَّهَ لَيُكَلِّمُ الْعِلْمَ الْيَقِيْنُ حَتَّى إِذَا اخَذَ كَمَنْ يَقْلِبُنَهُ ثُمَّ قُلْ وَلَكِنَّكَ إِذَا اخَذَ الْقُرْآنَ وَهِيَ ظَالِمَةٌ أَلَا يَأْتِيهِ اسد تعالیٰ ظالم کو مہلت دیتا ہے یہاں تک کہ جب اسکو پکڑتا ہے تو نہیں چھوڑتا پھر اپنے یہ آیت پڑھی کہ وَلَكِنْ إِذَا اخَذَ كَمَنْ يَقْلِبُنَهُ

لوگوں کا تابع ہو اپنی رائے پر قائم نہ ہو اسکی تفسیر فرمائی ان حسن اناس نسخ حتی انہ کتب الی عائشۃ رض ان کتب الی
 کتابا تو صینی فیہ ولا تکذری فکتبت سلام علیک اما بعد فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
 سلمہ یقول من التمس رضا اللہ بسخط الناس کفاه اللہ مؤذنا الناس فمن التمس رضا الناس بسخط اللہ
 وظلم اللہ الی الناس السلام علیک حضرت امیر معاویہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو لکھا کہ آپ مجھ کو ایک خط لکھیں جس میں آپ مجھ کو نصیحت کریں
 اور بہت نہ لکھیں یعنی نصیحت مختصر ہو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے لکھا کہ سلام علیک بعد سلام کے یہ معلوم کرو کہ میں نے
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے کہ جو کوئی اللہ کی خوشی لوگوں کے غصہ سے ڈھونڈھے اسکو اللہ تعالیٰ
 لوگوں کی مشقت سے بچاتا ہے اور جو کوئی لوگوں کی خوشی اللہ کی خفگی میں ڈھونڈھے اللہ تعالیٰ اسکو لوگوں کے حوالے
 کرتا ہے یعنی لوگوں کے شر اس سے دور نہیں کرتا مگر اللہ سلام علیک ف یعنی اگر خدا تعالیٰ کی رضا چاہی اور لوگ ناراض
 ہیں تو اللہ تعالیٰ انکی ایذا اس سے دور رکھیں گے یعنی وہ بھی اس سے راضی ہو جائیں گے مثلاً اگر یہی رحمن اللہ تعالیٰ کی
 خوشی کے لئے چھوڑ دین اور لوگوں کو ناگوار مہا تو آخر کو وہ لوگ بھی راضی ہو جائیں گے غرض کہ اللہ کی خوشی ہر حال میں
 اور دینی خوشی پر مقدم رکھے کہ اس میں دارین کا فائدہ ہے اور اگر لوگوں کی خوشی کے لئے خاکو ناراض کیا تو دارین کا فائدہ نکل
 ہے۔ حق میں شر الناس مانزلہ عند اللہ نیکو الفیما عند اللہ اذہب اخر لہ کذلک نیا غلبہ لوگوں میں
 سے مرتبہ میں ہوا اللہ کے نزدیک قیامت کے دن وہ بندہ ہو گا کہ اپنی آخرت کو غیر کے دنیا کے سبب سے برباد کرے
 یعنی لوگوں پر ظلم کیا تاکہ اس کے سبب سے دوسرے کو دنیا ملے جیسے مال اور ظالمین کے عصا میں اور جو لے گا وہ بھی کرتے
 ہیں۔ حق الد کا وین ثلثہ دیوان لا یغفر اللہ الا شرک باللہ یقول اللہ وعز وجل ان اللہ لا یغفر
 ان یشرک بہ و قد یؤان لا یؤکدہ اللہ ظلم العباد فیما بینہم حتی یفتحص بعضہم من بعض و یؤکدہ
 لا یعذب اللہ بہ ظلم العباد فیما بینہم و بان اللہ فذلک ان اللہ انشاء عذابا و انشاء عذابا و انشاء عذابا
 اعانائے میں ہیں ایک ایسا اعانائے ہے کہ اللہ اسکو نہیں بخشا وہ اللہ کے ساتھ شریک کرنا ہے کیونکہ خدا سے عز وجل
 فرماتا ہے ان اللہ لا یغفران لشرک بہ یعنی اللہ تعالیٰ نہیں بخشا اس بات کو کہ اس کے ساتھ شریک کیا جاوے اور ہوسا
 اعانائے وہ ہے کہ جسکو اللہ تعالیٰ رائیگان نہیں چھوڑتا یعنی موجب اس کے عمل کے ضرور حکم فرماتا ہے وہ بندہ ظالم ہے
 آپس میں یہاں تک کہ بعض انکا بعض سے ہلا لیا یعنی خدا کے حکم سے اور فیما اعانائے وہ ہے جس کے اللہ تعالیٰ پورا نہیں
 کرتا وہ بندہ ظالم ہے اپنے اہل اللہ کے درمیان تو یہ اعانائے اللہ کے سپرد ہے اگر چاہے اسکو عذاب دے اور اگر
 چاہے اس سے درگزر کرے فقیر کہتا ہے کہ مراد اس تیسرے سے حقوق الہی میں تصور کرنا ہے تو حقوق خداوندی کا
 معاملہ خدا کی مشیت پر ہے اور حاصل حدیث یہ ہے کہ بندوں کے حقوق میں مواخذہ ضروری ہے باقی رہے اللہ کے
 حقوق انہیں سے شرک کی مغفرت نہ ہوگی اور باقی حقوق میں انحصار اسکی مشیت پر ہے۔ حق انکاک و دعویٰ المظلم
 فانما یسأل اللہ حکمہ فان اللہ لا یجمع ذلک حق حقہ اپنے آپکو مظلوم کی بددعا سے بچا کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ سے

اپنا حق مانگتا ہے اور اللہ تعالیٰ حق دے گا اس کے حق سے منع نہیں کرتا مگر مشلی مع ظالم لیس قویا یہ کہ وہو یعلم انہ ظالم
 فَقَدْ حَاجَّ مِنْ الرَّسَالَةِ حُكْمُ ظَالِمٍ كَيْفَ يَكُونُ ظَالِمٌ كَيْفَ يَكُونُ ظَالِمٌ كَيْفَ يَكُونُ ظَالِمٌ كَيْفَ يَكُونُ ظَالِمٌ
 وہ شخص طرقتہ اسلام سے باہر ہو گا انہ سمیع و جبار یقول ان الظالم لا یضئ الا نفسه فقال ابو ہریرہؓ انی
 والله حتی التحجاری لثقیل فی وکرہا ہریرہؓ لا یظلم الظالم حضرت ابو ہریرہؓ نے ایک شخص کو سنا کہ یوں کہتا
 ہے کہ ظالم صرف اپنی جان کا ضرر کرتا ہے ابو ہریرہؓ نے کہا ہاں بخدا ایسی اور کو بھی ضرر کرتا ہے یہاں تک کہ جباری اپنے
 گھر نیلے میں دبے پن سے ظالم کے ظلم کی وجہ سے مر جاتا ہے ف جباری ایک پند تیز پر ہے کہ آپ ودانہ کے لئے
 چند روز کی راہ پر جاتا ہے اس پر بھی ظالم کا ظلم کام کرتا ہے کہ ظالم کی شامت اہل سے مینہ نہیں برستا اور جباری بھوک
 سے ہلاک ہو جاتا ہے توجہ ظلم کا اثر جو ان دونوں میں ہوتا ہے تو گون پر تاثیر کیوں نہ کر گیا حق باب نوز و ہم امر بالمعروف
 کے بیان میں۔ ف جو چیز شرع میں پسندیدہ ہے اسکو معروف کہتے ہیں اور ناپسند شرعی کو منکر کہتے ہیں اچھی بات
 کا حکم کرنا اور بری بات سے منع کرنا واجب ہے چنانچہ حدیث میں مذکور ہے اور جس شخص نے اس واجب کو ادا کیا اور مخالفت
 نہ کرنا تو اس کے ذمہ سے واجب ساقط ہوا اور اگر باوجود قدرت کے امر و نہی نہ کر گیا تو گنہگار ہو گا اور اسکی غرضیت کھاتی ہے
 یعنی بعض کے کرنے سے سب کے ذمہ سے گناہ جاتا رہتا ہے لیکن اس صورت میں فرض عین ہے کہ ایک جگہ بری بات ہو
 ہے اور ایک شخص کے سوا اسکی مبرا کوئی نہیں جانتا تو اس شخص پر اس بُرائی سے منع کرنا فرض عین ہے نہ دوسرے
 پر اور امر معروف میں یہ شرط نہیں کہ کہنے والا خود بھی کرے اور اسکے بدون جائز نہ ہو کیونکہ خود کرنا ایک واجب ہے اور دوسرے
 کو نہ کرنا دوسرا واجب توجہ ایک واجب ترک ہو دوسرے واجب کا ترک کرنا جائز نہیں۔ حق عن رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم قال رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ
 وَذَلِكَ أَضْعَفُ أَلْفَيْ مَرَّةٍ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ اپنے فرمایا جو کوئی تم میں سے خلاف شرع بات
 دیکھے تو چاہے کہ اسکو اپنے ہاتھ سے بگاڑے اور اگر اپنے ہاتھ سے نہ بگاڑ سکے تو اپنی زبان سے بگاڑے اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے
 تو اپنے دل سے اور دل سے مبرا جانا علامت بہت ضعیف ایمان کی ہے ف زبان سے بگاڑنا یہ کہ برا کہے اور منع کرے
 اور دل سے بگاڑنا یہ کہ دل میں اسکو برا جائے اور اسکے بگاڑنے کا بشرط قدرت ارادہ رکھے۔ حق مثل المؤمنین فی حدود
 اللہ والو اقع فیہا مثل قوم مرنا استھموا سفینہ فصار بعضهم فی سفینہا وصار بعضهم فی اعلاھا
 فَكَانَ الَّذِي فِي سَفِينِهِمْ عَلَى الدِّينِ فِيْ اَعْلَاهَا فَتَأَذَّوْا بِهِ فَاَخَذَ كُلُّ سَافِلٍ سَفِينًا سَفِلًا
 فَاتَّقَوْهُ فَقَالُوا مَا لَكَ قَالَ تَأَذَّيْتُمْ بِالْمَاءِ فَانْ اَخَذُوا عَلٰی يَدَيْهِ اَنجُوَةً وَنَجَوْا اَنْفُسَهُمْ
 وَانْ تَرَكُوْهُمُ اَهْلَكَوْهُمُ وَاهْلَكَوْهُمُ اَنْفُسَهُمْ شَال سستی کرنے والے کی اسکی منہ کی ہوئی چیزوں سے اور اُمنین پر
 والے کی ایسی ہے جیسے کچھ لوگ ایک جہاز میں بیٹھنے کے لئے قرعہ ڈالیں اور اُمنین سے کچھ نیچے کے درجہ میں ہوں اور کچھ
 اوپر کے درجہ میں اور جو شخص کہ نیچے کے درجہ میں ہے وہ پانی لیکر اوپر کے درجہ والوں پر گزرتا ہے اور وہ لوگ اُس سے اپنا

بھول گئے اور ان باتوں میں یہ تھا کہ آپ نے فرمایا کہ دنیا شیریں سبز ہے یعنی لوگوں کے دلوں میں عزت ہے اور اللہ تعالیٰ تم کو انہیں
 خلیفہ بنانے والا ہے اس میں اشارہ ہے کہ تمہارے مال وغیرہ اس کی ملک ہیں اور تم ان کے صرف کرنے میں اس کے وکیل ہو تو دیکھو
 جو کہ تم کیسے عمل کرو گے اگر وہ کچھ دیکھا گیا ہو تو پھر اس سے بچو اور یہ بیان فرمایا کہ ہر عہد توڑنے والے کو قیامت کے دن ایک نیر ہوگا بعد اس کے
 عہد شکنی کے دنیا میں یعنی جتنی عہد شکنی زیادہ ہوگی اس کا نیر بھی اسی قدر بلند ہوگا کہ اس سے بچنا نا جاوے اور کوئی عہد شکنی
 عوام کے حاکم کی عہد شکنی سے بڑھ کر نہیں اس کا نیر اس کے سرین کے پاس کار جاوے گا یعنی فصاحت کے لئے آپ نے فرمایا کہ کسی
 تم میں سے لوگوں کا خوف نہ ہو کہ حق بات کہے جب تک جانتا ہو **وَقَدْ رَاقَاةٍ اِنْ رَاى مُنْكَرًا اَنْ تُعْذِرَ ۚ فَكُلًّا اَتَمَّ سَعِيْدًا**
وَقَالَ كَلَّا رَاَيْتَ كَا هَيْبَةِ النَّاسِ اِنْ شُكِّلُوْا فِيْهِ اَوْ اِيَّكَ رَاَيْتَ مِنْ اَنْ يَقُوْلَ حَقٌّ كَلِمَةً ۚ يَّهَبُ ۚ اِنْ اُخْلَافَ
 شرع دیکھ تو اس کو بگاڑے یعنی لوگوں کو ہدایت سے خلاف شرع چیزوں کے بگاڑنے سے باز رہے پھر ابوسمیدہ رضی اللہ عنہ روئے اور
 کہا کہ جتنے خلاف شرع بات دیکھی اور لوگوں کی ہدایت نہ ہو کہ کیا کہ ہم اس میں کچھ بولیں **ثُمَّ قَالَ اَلَا اَنْتَ اَنْتَ اَدْرَءُ حُلُمًا**
عَلَى طَبَقَاتٍ شَتَّى فَمِنْهُمْ مَنْ يُّوَلِّدُ مَوْتًا وَيُخْلِي مَوْتًا وَيُخْلِي مَوْتًا وَيُخْلِي مَوْتًا وَيُخْلِي مَوْتًا وَيُخْلِي مَوْتًا وَيُخْلِي مَوْتًا
يُخْلِي مَوْتًا وَيُخْلِي مَوْتًا وَيُخْلِي مَوْتًا وَيُخْلِي مَوْتًا وَيُخْلِي مَوْتًا وَيُخْلِي مَوْتًا وَيُخْلِي مَوْتًا وَيُخْلِي مَوْتًا
 کافروں کو بچاؤ کافروں کو بچاؤ کافروں کو بچاؤ کافروں کو بچاؤ کافروں کو بچاؤ کافروں کو بچاؤ کافروں کو بچاؤ کافروں کو بچاؤ
 وہ میں کہ مومن پیدا ہوتے ہیں اور مومن ہی جیتے ہیں اور مومن ہی مرتے ہیں اور انہیں سے کچھ ایسے ہیں کہ کافری پیدا ہوتے
 ہیں اور کافری جیتے ہیں اور کافری مرتے ہیں اور انہیں سے کچھ ایسے ہیں کہ مومن ہی پیدا ہوتے ہیں اور مومن ہی جیتے ہیں اور
 کافری مرتے ہیں اور انہیں سے بعض ایسے ہیں کہ کافری پیدا ہوتے ہیں اور کافری جیتے رہتے ہیں اور مومن مرتے ہیں
قَالَ وَذَكَرَ الْغَضَبَ فَمِنْهُمْ مَنْ يُّكَلِّمُ سِرَّيْنِ الْغَضَبِ سِرَّيْنِ الْغَضَبِ فَاَحَدُهُمَا بِالْاُخْرَى وَمِنْهُمْ مَنْ يُّكَلِّمُ طَبَقِي الْغَضَبِ يَحْيَى
الْقَوِي فَاَحَدُهُمَا بِالْاُخْرَى وَيَخِيَا كَرَمًا مِّنْ يُّكَلِّمُ طَبَقِي الْغَضَبِ سِرَّيْنِ الْغَضَبِ فَاَحَدُهُمَا بِالْاُخْرَى وَمِنْهُمْ مَنْ يُّكَلِّمُ
 راوی کہ میں نے اپنے غصہ کو بیان فرمایا کہ بعض آدمی جلد غصہ لائیے اور جلد غصہ سے بچنے والے ہوتے ہیں ایک فصاحت و سرخی مقابل ہے اور انہیں
 بعض ایسے ہیں کہ غصہ دیر میں کرتے ہیں یہی میں اس سے بچنے میں تو ایک فصاحت و سرخی مقابل ہے یعنی لائق تعریف ہے نہ لائق مذمت اور میں
 سے بہتر وہ لوگ ہیں کہ دیر غصہ کریں اور جلد غصہ نہ کریں اور تم میں سے جسے وہ میں کہ جلد غصہ کریں اور اس سے دیر میں **قَالَ اَتَقُو الْغَضَبَ فَاَنَّهُ**
جَمْرَةٌ عَلَى قَلْبٍ نَّارٍ عَرَا لَتَرَوْنَ اِلَى اَنْتَعَاخٍ اَوْ دَاخِمٍ وَحُمْرٍ عَيْنَيْهِ فَمَنْ اَحْسَنَ لَشَيْءٍ مِّنْ ذَاكَ فَلَْيَضْحَكْ وَلَيْتَمَلِكًا
 بالآخر میں نے اپنے فرمایا کہ غصہ سے بچنے والے وہ آدمی کے دل پر ایک جنگاری ہے کیا نہیں دیکھتے ہر غصہ الیک گردن کی رنگت ہے اور اس کی انگوٹھی سرخ
 ہوئی ہوئی کہ سب کے خیال میں ہوا ہو کہ کوئی کچھ معلوم کہ تو چاہئے کہ گروست لیت جاؤ زمین سے چمٹ جاؤ اس غصہ فرمودہ جاسی **قَالَ وَ**
ذَكَرَ الَّذِيْنَ قَالُ مِنْكُمْ مَنْ يُّكَلِّمُ حَسَنَ الْقَضَاءِ وَاِذَا كَانَ لَهُ اَحْسَنُ فِي الطَّلَبِ فَاَحَدُهُمَا بِالْاُخْرَى وَمِنْهُمْ مَنْ يُّكَلِّمُ
سِرَّيْنِ الْقَضَاءِ وَاِنْ كَانَ لَهُ اَجْمَلُ فِي الطَّلَبِ فَاَحَدُهُمَا بِالْاُخْرَى وَمِنْهُمْ مَنْ يُّكَلِّمُ حَسَنَ الْقَضَاءِ وَاِذَا كَانَ عَلَيْهِ وَالَّذِيْنَ
اَحْسَنَ الْقَضَاءِ وَاِنْ كَانَ لَهُ اَجْمَلُ فِي الطَّلَبِ وَشَرُّا كَرَمًا اِنْ كَانَ عَلَيْهِ وَالَّذِيْنَ اَسَاءَ الْقَضَاءِ وَاِنْ

كَانَ لَهُ الْفَحْشَى فِي الطَّلَبِ ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرض کا ذکر فرمایا اور کہا کہ تم میں
 بعض ایسے ہیں کہ قرض کو اچھی طرح ادا کرتے ہیں اور جب ان کا قرض کسی پر ہوتا ہے تو مانگنے میں سختی کرتے ہیں تو یہ ایک
 صفت دوسری کے مقابل ہے اور انہیں سے بعض وہ ہیں کہ بری طرح ادا کرتے ہیں اور ان کا قرض کسی پر ہوتا ہے تو اس کے مانگنے
 میں سہولت کرتے ہیں تو یہ ایک خصلت دوسری کے مقابل ہے اور تم میں سے بہتر وہ ہیں کہ جب ان پر قرض ہو تو ادا
 اچھی طرح کریں اور جب ان کا قرض کسی پر ہو تو مانگنے میں نرمی کریں اور تم میں سے بُرے وہ ہیں کہ جب ان پر کسی قرض
 ہو تو بری طرح ادا کریں اور ان کا قرض کسی پر ہو تو مانگنے میں سختی کریں حتیٰ اِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ عَلَى رُءُوسِ النَّجِيلِ
 وَأَطْرَافِ النَّجِيطَانِ فَقَالَ أَمَّا إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا فِيمَا مَضَى مِنْهَا إِلَّا كَمَا بَقِيَ مِنْ بَوَائِكُمْ هَذَا
 فِيمَا مَضَى مِنْهُ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وعظ فرمایا یہاں تک کہ جب کتاب کھجور دن کی چڑیوں پر اور دیواروں کی سڑیوں
 پر ہوا یعنی تھوڑا ہی دن باقی رہ گیا تو یہ ارشاد فرمایا کہ آگاہ ہو کہ دنیا میں سے زمانہ آئندہ بنسبت اُس زمانہ کے جو آئینہ گذر گیا
 اتنا ہی باقی رہا ہے جیسا کہ تمہارے اس دن میں سے بنسبت اُس وقت کے کہ گذر گیا باقی رہا ہے یعنی جیسا یہ وقت آفتاب
 سڑیوں پر چلا گیا سارے دن کی نسبت بہت تھوڑا ہے اسی طرح دنیا کی عمر زمانہ گذشتہ کے نسبت بہت تھوڑی ہے فقیر
 کہتا ہے کہ یہ حدیث قاصد فیما رسول اللہ سے لیکر یہاں تک تھی اس کی کھانسی وجہ سے ہر مضمون کے ٹکڑے جدا جدا لکھ دیے گئے
 ہیں لَنْ يَصْلِكَ النَّاسُ حَتَّى يُعَذِّبُوا مِنْ أَنْفُسِهِمْ حَتَّى يَرْزُقُوا لَمْ يَكُنْ مِنْهُمْ مَنْ يَكُنْ حَتَّى يَكُنْ مِنْهُمْ مَنْ يَكُنْ حَتَّى يَكُنْ مِنْهُمْ مَنْ يَكُنْ
 کی طرف سے ف یعنی جب گناہوں کے مرتکب ہو گئے اور بیکار عذر اور باطل تاویلین اپنے گناہوں کی بیان کر گئے تب ہلاک
 ہو گئے سَيَرَانِ اللَّهِ تَعَالَى لَا يُعَذِّبُ الْعَامَّةَ لِعَمَلِ الْخَاصَّةِ حَتَّى يَرَوُا الْمَذْكَرِينَ لَمْ يَكُنْ مِنْهُمْ مَنْ يَكُنْ حَتَّى يَكُنْ مِنْهُمْ مَنْ يَكُنْ
 فَلَا يَنْكُرُوا فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ عَذَّبَ اللَّهُ الْعَامَّةَ وَالْخَاصَّةَ اللہ تعالیٰ عذاب نہیں کرتا ہے عوام کو خاص
 لوگوں کے عملوں سے یہاں تک کہ وہ اکثر باتیں خلاف شرع اپنے درمیان دیکھیں یعنی جنکے مرتکب بعض شخص ہوں اور وہ اُسکے
 بگاڑنے کی قدرت رکھتے ہوں اور اُسکو نہ بگاڑیں تو جب ایسا کرتے ہیں تب اللہ تعالیٰ عام اور خاص سب کو عذاب کرتا ہے
 یعنی گناہ سے سکوت اور سستی کرنے میں عذاب سب کو ہوتا ہے گناہگاروں کو گناہ کی وجہ سے اور دیکھنے والوں کو منع نہ کرنے
 کی حیثیت سے حَتَّى يَكُنْ مِنْهُمْ مَنْ يَكُنْ حَتَّى يَكُنْ مِنْهُمْ مَنْ يَكُنْ حَتَّى يَكُنْ مِنْهُمْ مَنْ يَكُنْ حَتَّى يَكُنْ مِنْهُمْ مَنْ يَكُنْ
 وَأَكَلُوا مِنْهُ وَشَارَبُوا مِنْهُ فَضَرَبَ اللَّهُ تَعَالَى بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ فَلَعَنَهُمْ عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ
 ذَلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ قَالَ فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مُتَوَكِّفًا فَقَالَ
 لَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ حَتَّى تَأْطِرُوهُمْ أَطْرًا جَبَنِي اسْرُئِيلَ هُنَّ مِثْرَ بَرٍّ أُنْكَرُ لَمْ يَكُنْ مِنْهُمْ مَنْ يَكُنْ حَتَّى يَكُنْ مِنْهُمْ مَنْ يَكُنْ
 نہ آئے عالموں نے انکی ہمیشہ کی مجلسوں میں کی اور کھانے اور پینے میں انکے شریک رہے یعنی منع میں سستی کر کے انکے
 اختلاط کیا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں سے بعض کے دل بعض کی وجہ سے سیاہ کئے اور حضرت داؤد اور حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما
 السلام کی زبان پر انکو لعنت کی اور یہ اس سبب ہوا کہ انہوں نے نافرمانی کی اور حد سے تجاوز کرتے تھے۔ ابن مسعود راوی کہتے

سے رنگ بدل جانے کو تو مقصود یہ ہے کہ بری بات کے دیکھنے سے اس کے چہرہ کا رنگ نہ بدلتا تھا یعنی اس کو ناگوار نہ تھا سید وَالَّذِي نَفْسِي فِيمَا بِيَدِهِ إِنَّ الْمَعْرُوفَ وَالْمُنْكَرَ خَلِيقَتَانِ شَصَبَانِ لِلنَّاسِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فَأَمَّا الْمَعْرُوفُ فَيُبَشِّرُ أَصْحَابَهُ وَيُنْذِرُ عَدُوَّهُمْ الْخَائِرَ وَأَمَّا الْمُنْكَرُ فَيَقُولُ لِيَكْفُرُوا إِلَيْكُمْ وَمَا كَيْسَ طَيْعُونَ لَهُ إِلَّا لَكُمْ وَمَا تَسْمَعُونَ مِنْ حِكْمَةٍ قَبْضَةٍ مِنْ مُحَمَّدٍ كَيْفَ أَهْبَى بَاتٍ أَوْ بَرِي بَاتٍ دَمِي كَيْ صَوْرَتٍ حَيْدٍ أَوْ كَرِ بَرِي بَاتٍ يَوْمَ كَيْسَ قِيَامَتِ دَن تَائِي كَيْ جَانِي كَيْ - اچھی بات اپنے کرنے والوں کو شرم دے گی اور اُسے بھلائی کا وعدہ کرے گی اور بری بات یوں کہے گی کہ مجھ سے دور ہو مجھ سے دور ہو اور وہ لوگ اُس سے چپٹنے کے سوا اور کچھ نہ کر سکیں گے یعنی اُس سے جان نہ ہو سکیں گے **باب بستم تفرقات حدیثوں کے بیان میں مشکوٰۃ اور جامع صغیر سے** قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِي الْأَسْلَامِ عَلَى خَشْيَةِ اللَّهِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ فَلَا قَاهِرَ لِلصَّلَاةِ وَلَا تِيَّارَ لِمَوْلَا الْحَقِّ وَلَا حُجَّةَ وَصَوْمٍ مَرْمَصًا رَسُولُ خَدَا صَلَاةٍ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرَا كَالْإِسْلَامِ بِأَرْبَعِ حَيَوْنَ بِرَبَّنَا يَا كَيْسَ أَوَّلُ كَوَاهِي دِينِي اس بات کی کہ کوئی معبود سوا خدا کے نہیں اور اس بات کی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں دوئم نماز کا قائم کرنا سوئم رکوع کا دینا چہارم حج کرنا چہارم رمضان کے روزے رکھنے قُلْ أَمِنْتُ بِاللَّهِ ثُمَّ اسْتَقْبَلُوهُ كَوَاهِي دِينِ اِيْمَانِ لِيَا اَللّٰہِ بِرَبِّہِمْ سُبْحَانَہِ یعنی اس کے احکام بجا اور ممنوع باتوں سے باز رہ دل سے بھی اور جسم سے بھی جب استقامت حاصل ہوگی سید یا کَشْفُ النِّسَاءِ نَصْدًا قَدْ كَانَتْ أُرَيْتُكُمْ أَكْثَرًا هَلِ التَّارِ فَقُلْنَ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ قَالَ تُلْذَنَ اللَّعْنُ وَ تُلْذَنَ الْعَشِيرُ مَا أَرَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتٍ عَقْلٍ وَ دِينٍ أَذْهَبَ لِلْبِائِ التَّجَلِّ الْحَاكِمِ مِنْ أَحَدٍ لَكُنْ قُلْنَ وَ بِنَا نَقْصَانٍ دِينِنَا وَ عَقْلِنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَلَيْسَ شَهَادَةُ الْكُفْرِ تَمْلُ بَصْفَ شَهَادَةِ الرَّجُلِ قُلْنَ كَلَّا قَالَ فَاذْ لِكَ مِنْ نَقْصَانٍ عَقْلًا قَالِ الْيَسَ إِذَا حَاضَتْ لَمْ تُفَصِّلْ لَمْ تُفَصِّلْ وَلَمْ تُفَصِّلْ قُلْنَ بَلَى قَالَ فَذْ لِكَ مِنْ نَقْصَانٍ دِينًا قَالِ عَوْرَتُونَ كَرِهَ صَدَقَ دُكَّ مَجْہُ تَبَارَا حَالِ دُكَّ يَا كَيْسَ تَمَّ كَثْرَ دُزْخِي مَجْہُ عَوْرَتُونَ نَفَرَا كَرِهَ سَبَبِ يَارَسُولَ اللہ اپنے فرمایا کہ تم لعنت بہت کرتی ہو اور شوہر کی ناشکری کرتی ہو میں نے کسی عقل اور دین کے نقصان والیوں کو تم میں سے ایک کی نسبت زیادہ لیجا نیوالی دانا آدمی کی عقل کو نہیں دیکھا انہوں نے عرض کیا کہ ہمارے دین اور عقل کا نقصان کیا ہے آپ نے فرمایا کہ کیا ایک عورت کی گواہی مرد کی گواہی کے نصف کے برابر نہیں انہوں نے عرض کیا کہ ہاں آدمی کے برابر ہے آپ نے فرمایا کہ یہ بات اُس کی عقل کے نقصان کے سبب ہے آپ نے فرمایا کہ کیا یہ بات نہیں ہے کہ جب حائض ہوتی ہے تو نماز نہیں پڑھتی اور روزہ نہیں رکھتی انہوں نے عرض کیا کہ ہاں ایسا ہوتا ہے آپ نے فرمایا کہ یہ بات اُس کے دین کے نقصان کی وجہ سے ہے - قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبَرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُ خَلْقِي الْجَنَّةَ وَبَيَّاعِي مِنَ النَّارِ قَالَ لَقَدْ سَأَلْتُ عَنْ عَمَلٍ وَرَأَيْتُ لَيْسَ عَلَيْهِ مِنْ كَيْسَرَةٍ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ تَعَبًا اللَّهُ وَلَا كَيْسَرَةٍ لَيْسَ عَلَيْهِ سَبَا وَتَقِيمُ الصَّلَاةَ وَتُقِي الزَّكَاةَ وَتَصُومُ رَمَضَانَ وَتَحْجُ أَلْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ الْإِسْلَامُ

اَذْكُ عَلَى ابْوَابِ الْخَيْرِ الصَّوْمُ حُبَّةٌ وَالصَّدَقَةُ نَظْفَى الْخَطِيئَةِ كَمَا يُنْفَى الْمَاءُ الْكَارَ وَصَلَوُ
 الرَّجُلِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ ثُمَّ تَلَا تَجَاوِزَ جَنَّتْ عَنْهُ عَنِ الْمَضَاجِحِ حَتَّى بَلَغَ يَكْمُلُونَ ثُمَّ قَالَ اَلَا اَذْكُ اَذْكُ
 بِرَأْسِ الْاَمْرِ وَعَمُّوْهُمْ وَذُرْوَةُ سَنَامِهِ قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَأْسُ الْاَمْرِ الْاِسْلَامُ وَعَمُّوْهُمْ
 الْمُسْلِمُونَ وَذُرْوَةُ سَنَامِهِ الْجَاهِدُ ثُمَّ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكَ بِمِلَاكِ ذَلِكُمْ قُلْتُ بَلَى يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَكَذَلِكَ
 يَلْسَانُهُ وَقَالَ كَفُّ عَيْنِكَ هَذَا فَضَلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَانْتَالُمُوْا خُدُوْنَ بِمَا تَنْكَبُوْهُ بِهِ قَالَ تَحَلَّتْ اَرْشَافُ يَافَا
 مِمَّا اَذْوَ هَلْ يَكْبُ النَّاسُ فِي السَّارِ عَلَى وَجُوْهِهِمْ اَوْ عَلَى مَنَاخِرِهِمْ اِلَّا خَصَّائِدُ السِّنِيْهِمْ مَوْتٌ مَعَاذُ

کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھ کو کوئی ایسا عمل بتائیے کہ مجھ کو جنت میں داخل کرے اور فرشتے سے دور کرے آپ نے فرمایا کہ تو نے بڑی بات پوچھی اور وہ آسان ہے اس شخص پر جس پر اللہ تعالیٰ آسان کرے وہ یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرے اور نماز کو قائم کرے اور زکوٰۃ دے اور ماہِ رمضان کے روزے رکھے اور ناکہ کعبہ کا حق کرے پھر آپ نے فرمایا کہ کیا میں نہ بتاؤں تجھ کو خیر کی راہ میں وہ یہ ہیں کہ روزہ رکھنا سپر ہے یعنی آٹ سے اور صدقہ دینا کسا ہوں گے دور کرتا ہے پیسے پانی آگ کو سمجھاتا ہے اور آدمی کا نماز پڑھنا رات کے اندر یعنی یہ بھی خطاؤں کو دور کرتا ہے پھر آپ نے پڑھا تَجَاوِزَ جَنَّتْ عَنْهُ عَنِ الْمَضَاجِحِ یہاں تک کہ پہونچے دیلون تک یعنی ان کے پہلوؤں کے گاہوں سے جدا ہوتے ہیں اَلَا تِلْكَ سُنَّتٌ مِّنْ فَضِيلَتِ تَجِدُ كَذَارُونَ كِي هِيَ پھر فرمایا کہ کیا نہ بتاؤں میں تجھ کو امر وین کا سردار و سنون اور اس کے کو بان کی چوٹی یعنی سب باتوں سے اعلیٰ چیز میں نے عرض کیا کہ ہاں فرمائیے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا کہ دین کا سردار سلمان ہونا ہے یعنی ظلمہ شہادت اور مسکاستون نماز ہے اور اس کے کو بان کی چوٹی ہونا ہے پھر آپ نے فرمایا کہ کیا خبر دین میں تجھ کو اس کی جڑ سے مین نے عرض کیا کہ ہاں اے پیغمبر خدا آپ نے اپنی زبان پکڑی اور فرمایا اَلَا سَكُونٌ بَكْمَا نَسْنُ اَوْ يَمِينُ نَسْنُ عَرْضِ اَلَا اے پیغمبر خدا اور ہم کڑے جائینگے اس بات سے کہ جب کو بولتے ہیں آپ نے فرمایا اے سوا تجھ کو تیری ماں رووے آدمیوں کی میں ان کے چہرے بل یا فرمایا کہ ان کے نگوں کے بل کوئی چیز نہیں گرائی سوائے ان کی زبانوں کی باتوں کے قَالَ اَوْ صَانِيْ مَوْسُوْنَ

اَللّٰهُ صَلَوٰى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَوٰى بَعَثْنَا كَلِمَاتٍ قَالَ لَا تَشْرِكْ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَاِنْ قُلْتُمْ وَحْيًا قَوْلًا تَتَّبِعُونَ
 وَالِدَاكَ وَاِنْ اَمْرًا اَنْ تَصْرِجَ مِنْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ وَلَا تَلُوْكَ صَلَوٰى مَكْتُوبَةٍ مُّتَعِدَّةً اَكَانَ مِنْ
 تَرَكَ صَلَوٰى مَكْتُوبَةٍ مُّتَعِدَّةً اَفْهَدَ بَرِيْتٌ مِنْهُ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَلَا تَشْرِكْ بِخَيْرٍ اَكَانَ رَأْسُ كُلِّ فَاحِشَةٍ
 وَاِيَّاكَ وَالْمَعْصِيَةَ فَكَانَ بِالْمَعْصِيَةِ حَلَّ سَخَطِ اللّٰهِ وَاِيَّاكَ وَالْفِرَارَ مِنَ الرَّغْبِ وَاِنْ هَلَكَ النَّاسُ وَاِذَا
 اَصَابَكَ النَّاسُ مَوْتٌ وَاَنْتَ فِيْهِمْ قَائِمٌ وَاَنْفَقَ طُلُعَاكَ مِنْ طَرَاكٍ وَلَا تَرْفَعْ عَنْهُمْ عَصَاكَ اَذْبَا قِي
 اَخْفَهُمْ فِي اللّٰهِ حضرت مافرض کہتے ہیں کہ مجھ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دس باتوں کی بیعت کی فرمایا کہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت کر اگرچہ تو مارا جاوے اور جلایا جاوے دوم یہ کہ اپنے والدین کی نافرمانی مت کر اگرچہ وہ دونوں تجھ کو حکم کریں کہ اپنے اہل و عیال سے باہر ہو تب تو یہ کہ فرض نماز کو جا کر مت چھوڑ کیونکہ جو کوئی فرض نماز نہ پڑھتا ہے اس سے اللہ تعالیٰ

کا عہد بری ہوتا ہے چہاں شراب مست پی کیونکہ شراب ہر برائی کی جڑ ہے پیچ لپے آگیا نافرمانی سے دور رکھ کینکہ نافرمانی سے
 خدا تعالیٰ کا غضب نازل ہوتا ہے شتم کفار کی لڑائی سے بھاگنے سے اپنے آپ کو بچا اگرچہ لوگ ہلاک ہو جائیں یہ بات اولیٰ
 ہے اور حیب کا فرو چند سے زیادہ ہوں تو بھاگنا جائز ہے کذا کر علیٰ ہنتم جب لوگوں کو موت پہنچنے یعنی دبا یا قحط پڑے
 اور تو انہیں ہر تو ثابت رہ شتم اپنے عیال پر اپنے ال سے خرچ کر پتھر اٹھانے لائے لائے کی مت اٹھا یعنی ادب کے لئے
 آگیا مارا کہ دہم آگیا اس کی نافرمانی میں ڈرا کل اُمتی یکا حلوں الحجة الا من ابی قیل و من ابی قال من
 اطا عفر دحل الحجة و من عصا فی فقد ابی میری تمام ہمت بہت میں داخل ہوگی جو اس شخص کے سینے
 انکار کیا کسی نے عرض کیا کہ انکا کون کرتا ہے آپ نے فرمایا جیسے میری اطاعت کی بہت میں داخل ہوا اور جسے میری نافرمانی
 کی اس نے انکار کیا لا یتقی من احدکم حتی یکون ذلک کما لیس فیہ تم میں سے کوئی مومن کامل نہ ہوگا یہاں
 کہ ہوا وہ ہمسکی خواہش نفس تابع میری شریعت کی یا بئی ان قاتل ان نصیبہ و تفسی و لکس فی قلبک
 غش لکھ فافعل ثم قال انکبى و ذلک من سننہ و من احب سننہ فقد احب سننہ و من احب سننہ
 کان معی فی الجنة حضرت اس کو ارشاد فرمایا کہ اسے میرے بیٹے اگر تجھ سے ہو سکے کہ تو صبح اور شام کرے اور تیرے
 دل میں کسی سے کہ ورت نہ ہو تو ایسا کر پھر فرمایا اسے بیٹے صاف دل دینا میری سنت ہے اور جو کوئی میری سنت کو دوست
 رکھے وہ مجھ کو دوست رکھے اور جس نے مجھ کو دوست رکھا وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا من تمسک بسننہ عندک
 کما دامت فک اخرج ما تہ شہید جو کوئی میری سنت کو تھامے میری ہمت کے بڑھانے کے وقت اسکو سو
 نکلو ثواب ہر اذامات الانسان انقطع عنه علم الا من ثلث الا من صدقہ جاریہ او علی
 شعر یا ائی ولد صاکی لک عولہ جب آدمی ترا ہے تو اس سے اس کے عمل کا ثواب موقوف ہو جاتا ہے مگر تین چیزوں
 کا ثواب باقی رہتا ہے اول صدقہ جاری دوم علم کہ اس سے نفع اٹھایا جاوے سوم نیک اولاد کا اس کے حق میں عار کے ف
 صدقہ جاری جیسے زمین کو وقف کرنا یا کو ان یا اولیٰ بنانا اور کوئی دوسری ایسی ہی بات اور علم جس سے لوگوں کو نفع ہو مثلاً
 انکو علم دین پڑھایا اور انکے اور شاگرد ہوئے یا کوئی کتاب دین کی تصنیف کی اور نیک اولاد کے ارشاد سے اولاد کو دعا کی عزت
 دلائی یہاں تک کہ کہا گیا ہے کہ باپ کو اولاد کے نیک اعمال کا ثواب حاصل ہوتا ہے خواہ اولاد دعا کرے یا نہ کرے سید
 من سلتک طریقا یطلب فیہ علماء سلتک اللہ بہ طریقا من طریق الجنة وان الملک لکل
 لتضع اجنتھا رضاء لک الب العلم وان العالم لیتغفر لک من فی السموات و من فی الارض و
 انجبتان فی جوف الماء وان فضل العالم علی العابد کفضل القمر لیکلہ المذر علی سائر الکواکب
 وان العلماء و رثة الانبیاء و لان الانبیاء کرم یورثوا و انباک اولاد دہما و اما و رثوا العلم
 فمن اخذہ اخذہ بحظ و ا فی جو کوئی چاہے یا راستہ کا سین علم کو طلب کرے تو خدا تعالیٰ اسکو ایک راہ میں جنت کی منزل
 سے ایسا بیگا اور فرشتے طالب علم کی رضامندی کے لئے اپنے بازو بچھاتے ہیں اور عالم کے لئے بخشش مانگتے ہیں اسانوں

اور زمین کے لوگ اور پامین مچھلیاں اور عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے چودھویں رات کے چاند کی فضیلت
 سب ستاروں پر اور طاریاں کے مارش ہر لڑکیاؤں نے شرفی اور درپیشہ کہ نہیں چھوڑا ہر ایک علم کو چھو لے جسے علم کو حاصل کیا اُسے
 پورا حصہ دیا **ف** فرشتوں کا بازو بچھا اگنا یہ ہے تواضع اور فرمانبرداری اور رجوع رحمت اور مہربانی سے اور یہ بھی ہو سکتا
 ہے کہ معنی حقیقی ظاہری مراد ہوں طالب علم کی خوشنودی کے لئے اور آسمان اور زمین کے لوگوں سے مراد فرشتہ اور
 آدمی اور جنات وغیرہ ہیں اور عالم کی فضیلت عابد پر اس سے یہ غرض ہے کہ جو عالم فرائض اور سنن کو کدہ اور کر کے علم
 پھیلانے میں مشغول رہتا ہے وہ اُس عابد سے بہتر ہے کہ تا علم رکھتا ہے جس سے عبادت صحیح ہو لیکن اپنی اوقات
 کو نوافل میں مشغول رکھتا ہے تو ایسا عالم ایسے عابد سے اس طرح کی فضیلت رکھتا ہے۔ حق مع الکاؤ لکھ علی ما
 یحکموا اللہ بہ الخطایا ویزفر بہ اللہ کجاکت قالوا ایل یا رسول اللہ قال استبأغ الوضوء علی المکارہ وکثرة
 الخصلی الی المساجد وانتظار الصلوۃ بعد الصلوۃ فذلکم الریاضۃ لکما تباون میں عمو ایسی چیز جس سے ہر
 گناہ کو مٹا دے اور جس سے درجہ جنت میں بلند کرے صحابہ نے عرض کیا کہ ہاں بتائیے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا کہ یہ ہیں پورا
 کرنا وضو کا شقون کے وقت یعنی سردی اور بیماری میں اور قد مون کی کثرت مسجدوں کی طرف اور نماز کا انتظار کرنا نماز کے
 بعد تو بھی رباط ہے **ف** یعنی کلام اللہ میں جو حکم ہے یا ایہا الذین آمنوا صبروا وصابروا واطووا بینی اسے ایمان والے
 کو اور یہ تکلف صبر کرو اور کافروں کی ناکہ بندی کرو جسکو رباط کہتے ہیں تو یہاں رباط حقیقی یہ باتیں ہیں کیونکہ شیطان
 رکھتا ہے سید تفضل الصلوۃ الکی یستاک لہا علی الصلوۃ الکی لا یستاک لہا سبتین ضعیف
 جسکے لئے مسواک کیجاتی ہے شتر حصہ فضل ہے اس نماز سے جس میں مسواک نہیں کیجاتی الضلکی مہ الخمس والجمع
 الی الجمعۃ ورمضان الی رمضان مکفرات لما بینہن اذا اجتنب الکبائر وچند ملازمین اور
 دوسرے جمعہ تک اور رمضان دوسرے رمضان تک اُن گناہوں کو دور کرنے والے ہیں جہانکے درمیان ہوں
 کبیرہ گناہوں سے پرہیز کیا جائے **ف** یعنی اگر کبیرہ گناہوں سے پرہیز کیا تو یہ چیزیں اپنے درمیان کے معنی گناہ
 کو مٹا دیں گے اور اگر کبیرہ سے پرہیز نہ کیا تو یہ بات نہوگی سألک النبی صلی اللہ علیہ وسلم آئی الا اعمال احب
 الی اللہ تعالی قال الصلوۃ لوقتها قلت ثم آئی قال بر الوالدین قلت ثم آئی قال ایتھا د فی سبیل
 اللہ میں نے پیڑھ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کون عمل اللہ تعالیٰ کو بہت پیارا ہے آپ نے فرمایا کہ وہ نماز ہے اُسکے وقت پر
 میں نے عرض کیا کہ پھر کونسا ہے آپ نے فرمایا کہ سلوک کرنا ماں باپ سے میں نے عرض کیا پھر کونسا آپ نے فرمایا جہاد کرنا اسکی
 راہ میں مرقاؤلا د کمر بالصلوۃ وہو ابتاء سبع سنین واضربنہ علیک وھو ابتاء عشر ایتھا عشیر
 سنین و فتر قوا بیتھم فی المضارح انہما ولاؤکم کرو نماز پڑھنے کا جب وہ سات کے
 ہوں اور انکو نماز پر بارو جب وہ دن برکے ہوں اور چلائی کرو انہیں نماز میں **ف** یعنی بہن اور بھائی جہاد
 سو میں تو انکے مواد دوسرے سے علوہ موذی طریق اولیٰ چاہئے۔ حق اللہ الذی یبیتنا وینبئنا الصلوۃ فینکھما

فقد كفر جو عہد کہ ہم میں اور منافقوں میں ہے وہ نماز ہے جس نے نماز کو چھوڑا وہ کافر ہوا یعنی منافق نماز پڑھنے کے سبب سے اہل اسلام کی مشابہت رکھتے ہیں اسی لئے ہم انکو قتل نہیں کرتے من دے رکھا ہے تو اگر کسی نے نماز چھوڑ دی اسکو کافر کہنا درست ہو کیونکہ دل میں تو اتفاق تھا ہی ظاہری ملاست بھی اسلام کی نہیں۔ حق من حافظ علیہا کانت لہ نزلو بڑھانا و نجاة یوم القیمۃ و من لم یحفظ علیہا لم ینکح لہ نزل و لا بڑھانا و لا نجاة و کان یوم القیمۃ مع قارون و فرعون و ہامان و ابی بن خلف جو کوئی نماز کی نگہبانی کرے تو نماز اس کے حق میں نور اور ایمان کی دلیل اور نجات کا سبب قیامت کے دن ہوگی اور جو کوئی شیئر نگہبانی نہ کرے تو اس کے لئے نہ نور ہوگا نہ دلیل نہ نجات کا سبب اور وہ شخص قیامت کے دن قارون اور فرعون اور ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا و نماز کی نگہبانی یہ ہے کہ ہمیشہ پڑھے اور اس کے واجبات اور فرائض اور آداب بجالا دے۔ حق یا علی قلت لک لا تنزل الی الصلوۃ اذا انت و البجاء اذا احضرت و الی غیرہ اذا وجدت لکھا کفو الی علی بن حذیفہ بن مرثدہ کہ نماز کا اول نماز جب وقت ہو جاوے دوم جنازہ جب موجود ہو یعنی اسکی نماز پڑھ کر جلد دفن کیا جائے سوم بیوہ عورت جب تجھ کو اسکا ہمسر ملے یعنی اس عورت کا نکاح اس سے کر دینا چاہئے اکی وقت اکا و ل من الصلوۃ و رضوان اللہ تعالیٰ و الو قت الا اخر یعقو اللہ نماز کا اول وقت ادا کرنا اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا سبب اور آخر وقت میں لے ادا کرنا خدا کے عاف کر دینا سبب یعنی اگر چہ فرض ذمہ سے ساقط ہو جاتا ہے مگر خوشنودی خدا کی مال نہیں ہوتی لکھ الی اللہ الی اللہ مستاجدا ہا و بعض الی اللہ استوا قضا شہر دن میں سے زیادہ محبوب اللہ کو انکی نکل مسجدین ہن اور شہرون میں سے زیادہ برے اللہ کے نزدیک انکے بازار میں سبعة یظہم اللہ فی ظلمہ یوم و لا ظلم الا ظلمہ امام عادل و شابک نشا فی عبادۃ اللہ و رجل قلبہ معلی بالسیحہ اذا خرج قاصدہ حتی یعود الیہ و رجلان نکا با فی اللہ اجمعما علیہ و نفرقا علیہ و رجل ذکر اللہ حالیکہ فی فکانت عینا و رجل دعتہ امراة ذات حسب و جمال فقال انی احکاف اللہ و رجل تصد بصک قاة فاکھاھا حتی لا تعلمو شمالہ ما تنفق عینہ سات آدمی ہن کہ اللہ تعالیٰ انکو اپنے سایہ رحمت میں رکھیکا اسدن کہ کوئی سایہ سوا اسکے عرش کے سایہ کے نہ ہوگا اول بادشاہ عدل کہ نوا لا و دوم وہ جو ان جسے اللہ کی عبادت میں ہوش سنبھالا سوم وہ شخص جسکا دل مسجد میں لگا رہے جب اس سے نکلے یہاں تک کہ پھر مسجد میں آوے چہارم وہ وہ شخص جو باہم اللہ کی راہ میں محبت رکھتے ہن کہ اسی بر جمع ہوے اور اسی پر جدا ہوے یعنی حاضر غائب محبت خالص رکھتے ہن پنجم وہ شخص جسے اللہ کو خلوت میں یاد کیا اور اسکی دونوں اکھیں آنسوؤں سے بہ نکلیں ششم وہ شخص جسکو کسی عورت حسب و جمال والی نے بلایا یعنی بکارتی کے لئے تو اسنے جواب دیا کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں ہفتم وہ شخص جسنے کوئی خیرات دی اور اسکو یہاں تک چھپایا کہ اسکا بایان ہاتھ نہ جانے کہ دہنا کیا دے رہا ہے من حج حج من بکیر مطہر الی صلوۃ و کسبوا فاجر کا خیر نکاح الحیر مرد و من حج حج الی تسبیح المصطفی لا یصلیہ

لَا آيَاةَ فَاجْتَمِعُوا كَأَجْرِ الْمُعْتَمِرِ وَصَلُّوا عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ صَلَواتُہٗ وَسَلَامُہٗ لَعَلَّكُمْ يَنْتَهِمُ كِتَابُکُمْ فِی عِلَّتِہِمْ جَزَاءُ مَا کُنتُمْ تَعْمَلُونَ
 بادو نکلے نماز فرض کے لئے تو اسکا ثواب حرام مالے حاجی کا سا ثواب ہوگا اور جو کوئی نماز چاشت کے لئے نکلے گا اسکو جو اس نماز کے کوئی چیز شقت میں نہ آئے تو اسکا ثواب عمر کو نوا لیکا سا ثواب ہوگا اور نماز اور نماز اور دوسری نماز کے پیچھے کہ وہ نو کے
 حج میں لغویات دنیا کی نہو لکھی جاتی ہے عتین میں **ف** عتین ایک جگہ کا نام ہے ساتوین آسمان میں جہان نیکو کے
 اعمال لکھے جاتے ہیں۔ علی صَلَواتُہٗ اَلسَّامِیَّاتِ تَقْضِلُ صَلَواتُہٗ اَلْفَتْحَ سَبْعَ وَعِشْرَیْنَ دَرَجَۃً جماعت کی نماز کیلئے
 کی نماز سے ستائیس درجہ فضیلت رکھتی ہے وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بَیْدُہٗ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَمْسُ بِحَبْلِ مُطَلَبٍ نُّعَیْ
 اَمْسُ بِالصَّلَوةِ فِیْ ذٰلِکَ لَہَا ثَمَرٌ اَمْرٌ رَّجُلًا فِیْ مَرَّ النَّاسُ نَوَّ اَخْلَعْتُ اِلٰی رِجَالٍ لَا یَشْہَدُوْنَ الصَّلَوةَ فَاسْوَّ
 عَلَیْہِہٖ سُبُوۡتُہُمْ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بَیْدُہٗ لَوْ یَعْلَمُوْا اَحَدٌ ہُمْ اَنَّا یُحِلُّ عَزَّ وَجَلَّ مَا تَنَبَّیْنَا اَوْ مَرَّ مَا تَنَبَّیْنَا
 کَشَہِدَ الْعِشَاءَ قسم ہے اُس ذات کی جسکے قبضہ میں میری جان ہے کہ میں ہمد کرتا ہوں کہ لکڑیوں کے جمع کرنا حکم کروں
 اور وہ لائی جائیں پھر نماز کا حکم کروں یعنی عشا کا تو اسکے لئے اذان دیجائے پھر کسی شخص کو حکم کروں کہ وہ لوگوں کی اذان
 کرے پھر میں اُن لوگوں کی طرف جاؤں جو نماز عشا میں حاضر نہیں ہوتے اور آپراُنکے گھر دن کو پہنچنا کہ وہ ان قسم ہے ا
 ذات کی کہ میری جان اسکے قبضہ میں ہے کہ اگر انہیں سے کوئی یہ جانے کہ مجھ کو فربہ گوشت کی ٹہری ملے گی یا میری کی و
 گھریاں ملے گی تو ضرور عشا میں حاضر ہو **ف** یعنی دنیا کے فائدہ پر اگرچہ تھوڑا سا ہو دڑتے ہیں اور دین کی کچھ بہرہ انہیں
 کرتے جن مَنْ صَلَّی فِیْ یَوْمِہٖ وَ لَیْلَہٖ ثَلَاثَ عَشْرَۃً رَّکْعَۃً یُّبَیِّنُ لَہٗ بَیِّنَۃً فِی الْکِتَابِ اَلْبَاقِلِ اَلْطَّہْرِ وَ ذِکْرُ الْکَلْبِ
 رَکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَ رَکْعَتَیْنِ قَبْلَ صَلَوةِ الْفَجْرِ کوئی ایک دن اور رات میں بارہ رکعتیں
 پڑھے تو اسکے لئے جنت میں ایک گھر بنایا جائیگا وہ بارہ رکعتیں یہ ہیں چار پڑھے پہلے اور وہ اسکے بعد اور دوسرے کے بعد
 دو عشا کے بعد اور دو نماز فجر سے پہلے اِنْ فِی الْبَیِّنَۃِ عَرَضٌ فَاِیْرٰی ظَاہِرٌ تَہَاجُّرٌ بِاطْنِہَا وَ بِاطْنِہَا مِنْ ظَاہِرِہٖ
 اَحَدُہَا اَللّٰهُمَّ اِنَّا اِنَّا اَلْکَلَامَ وَ اَطْعَمَ الْکَعَامَ وَ تَابَعَ الصَّیَامَ وَ صَلَّی بِاللَّیْلِ وَ النَّاسُ یُنَادُوْنَ سُبْحَۃً
 کیمہ بالا خانے میں جسکے باہر کا رخ اُنکے اندر سے معلوم ہوتا ہے اور اندر کا رخ باہر کی جانب ہے اللہ تعالیٰ نے اُنکو ایسے گوارا
 کے لئے بنایا ہے جو کلام نرم کریں اور کھانا کھلائیں اور پیاسے روزہ رکھیں حتیٰ اکثر روزہ سے ہوں اور رات کو نماز پڑھیں
 کر لوگ سوتے ہوں مَا اَوْفَرَ اللّٰهُ لِعِبْدِہٖ فِی شَیْءٍ اَفْضَلَ مِنْ رَکْعَتَیْنِ یُصَلِّیْہُمَا اَقْلَبُ اِلَیَّ لَیْلَۃً رَّحْمٰتِیْ لَیْسَ لَیْلَۃِ الْعِبَادِ
 مَا اَدَامَ فِی صَلَواتِہٖ وَمَا تَقَرَّبَ الْعِبَادُ اِلَیَّ اللّٰهُمَّ اِنَّا اِنَّا اَلْکَلَامَ وَ تَابَعَ الصَّیَامَ وَ صَلَّی بِاللَّیْلِ وَ النَّاسُ یُنَادُوْنَ سُبْحَۃً
 متوجہ نہیں ہوا اور کستوں سے بڑھ کر حکو بندہ پڑھے اور اللہ کی رحمت بندہ کے سر پر چڑھ کر جاتی ہے جب تک وہ اپنی غفلت
 رہے اور جبکہ خدا کی نزدیکی حاصل نہیں کرتے برابر اُس تقریب کے حامل ہوتا ہے اُس سے یعنی قرآن سے **ف** معصوم اذان سے
 سے یہ ہے کہ جیسے اللہ تعالیٰ نمازی پر رحمت سے متوجہ ہوتا ہے اور عبادت والے پر ایسا نہیں ہوتا اور آخر جگہ کا یہ مطلب ہے کہ
 تلاوت قرآن کے بارہ دوسری عبادت میں خدا کا قرب یہ نہیں ہوتا۔ حق اَلْبَعْرِ فِی اَمْنِیْ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِیَّةِ لَا یَاۡکُلُ

اُسے عرض کیا کہ میرے پاس دروازے پر آئیے فرمایا کہ اسکا بیوی
اُسے عرض کیا کہ میرے پاس ایک دروازہ ہے اسکا بیوی غلام پر چڑھ کر اُسے عرض کیا کہ میرے پاس ایک دروازہ ہے اسکا بیوی غلام پر چڑھ کر
یعنی جسکو مناسب جانے اسکو دے انا کو رمضان شہر مبارک و فضل اللہ علیہ صیامہ تفتح
بواب السماء و تعلق فیہ ابواب الجنیم و تغل فیہ مردۃ الشیاطین اللہ فیہ لیکلہ خیر
ن شہر من خیر خایر کما فقد حرم تہراہ رمضان آیا یہ مہینا بابرکت ہے اللہ تعالیٰ نے تہراہ کا نام
ن کیا زمین آسمان کے دروازے کھلتے ہیں اور دن رات کے دروازے بند ہوتے ہیں اور زمین شیطان کرش
لے جاتے ہیں زمین آسمان کے لئے ایک رات ہے جو ہزار مہینے سے بہتر ہے یعنی شب قدر جو کوئی اسکی بھلائی بخیر
سے محروم رہا وہ سب بھلائیوں سے محروم رہا من ملک زاد و ارحلہ تبلیغہ الی بیکم اللہ و کوہج
و ان یموت یحی و یتا و نصر انیا و ذلک ان اللہ ببارک و تعالیٰ یقول و اللہ علی الناس حج البیت
نطاق الیہ سبیلا جو کوئی خرچ راہ اور سواری کا مالک ہو جو اسکو خانہ کعبہ تک پہنچا دے اور وہ حج مکہ کے تو اس
زمین کہ ہودی مرے یا نصرانی اور یہ اسلئے ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے و مد علی الناس الایہ یعنی اسکا
ن پر ہے بیت اللہ کا حج کرنا اس شخص کے حق میں جو اسکی راہ میں طماننت رکھے کل حلال فی اللہ علیہ
مورعہ و وہی ان لکھن منکر او ذکر اللہ ابن آدم کا جو کلام پر اس کے حق میں مغفرت ہو اسکو مفید نہیں
ن کے حکم کرنے یا کسی بات سے منع کرنے یا خدا کے ذکر کے یعنی یہ باتیں مغفرت میں لکھتا ہے و الکل لہ بغیر
ن اکثر الکلام بغیر ذکر اللہ فسوا للقلوب فان بعد الناس من اللہ القلب القاسی کلام ہر دن ذکر
بت شکر و کونکہ ہر دن ذکر اگر کچھ کلام کی کثرت شکر کی کاسب ہے اور اللہ سے زیادہ دو رنگوں میں کا وہی
لی ہوا کی لہا سبھی لکھنا اکیس ہا ان ینکح الرجل امۃ سود کے گناہ ستر و زمین زمین سے
کہ آدمی اپنی ان سے محبت کرے و ذکر ہو یا کلمہ الرجل و لکھو اشد من سترۃ
ذنیقہ سود کا ایک دم کا آدمی اسکو کھاوے جان ہو جگر گناہ میں زیادہ ہے چھتیس زنا سے قال ذات کبیر
بنا من اللہ حق الحیا و قالوا لانا نستحیی من اللہ یا نبی اللہ و الحمد للہ قال لیس
استحیی من اللہ حق الحیا و فلیحفظ الرأس و ما و علی و لیحفظ البطن و ما
لیدکر المحرمات و البالی و من اذا الاخرۃ ترک زینۃ الدنیا فصن فعل ذلک تعالیٰ استحیی
حق الحیا و انصر علی اللہ علیہ وسلم نے ایک دروازہ اپنے صاحب سے فرمایا کہ اللہ سے جیسا کہ وہ جیسا حق جیسا کہ وہ جیسا
رض کیا کہ ہم اللہ سے جیسا کہ ہم اسے پیار کرتے ہیں اسے پیار کرنا اور خدا کا شکر ہے اس بات پر اپنے فرمایا کہ یہ زمین بلکہ جو کوئی
یا کہ جس کے موافق جیسا کہ اسے اسکا چاہئے کہ اسکی حفاظت کرے اور جبکہ ہر نے جمع کیا ہے اور سیٹ کی حفاظت
اور جس چیز کو سیٹ نے جمع کیا ہے اور موت کو اور قبر میں بوسیدہ ہونے کو یاد کرنا اور جو کوئی آخرت کو چاہے وہ دنیا کی ہمت

فہرست مطالب کتاب مستطاب خیر متین جبرہ دو حصہ حصین

صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب
۷۲	وظیفہ فقط شام کا	۲	دیباچہ مصنف
۷۳	وظیفہ فقط صبح کا	۵	دیباچہ مترجم
۷۴	سورج نکلنے کی دعا	۸	منزل اول پنجشنبہ از ابتداء کتاب
۷۵	دن کا وظیفہ		لفظ لا اکر عدۃ الخ ابتداء ترجمہ کتاب
۷۶	مغرب کے اذان کے وقت کی دعا		
۷۷	وظیفہ رات کا -	۱۱	رموز اسما و کتب حدیث

مستطاب
خیر متین

۷۹	شام ہونے کا بیان	۱۷	میت ۵ بیان -
۸۰	سونے کے وقت کی دعائیں	۲۹	آداب کے بیان میں -
۸۷	خواب دیکھنے کا بیان	۳۴	در کے آداب -
۸۸	ڈرنیکا اور نیند اچٹ جانے کا بیان	۳۶	دعا کے قبول ہونے کے اوقات
۸۹	نیند اچٹنے کا بیان	۳۹	دعا کے قبول ہونے کے احوال
۹۰	جاگنے کا بیان	۴۱	دعا کے قبول ہونے کے مکانات
۹۱	رات کو آنکھ کھلنے کا بیان	۴۲	ان لوگوں کا بیان جنکی دعا قبول ہوتی ہے
۹۲	پاخانے میں جانے اور نکلنے کا بیان	۴۴	اسم اعظم کا بیان
۹۳	وضو کی دعائیں	۴۷	اسما و کتب کے خواص
۹۴	نماز تہجد کا بیان	۶۰	دعا قبول ہونے پر کچھ سہ کہنے کا بیان
۹۵	وتر کا بیان	=	منزل دوم جمیعہ از لفظ الذی یقال
۱۰۲	فجر کی سنتوں کا بیان		بحساب منازل مفتگانہ
۱۰۳	گھر سے نکلنے کا بیان		
۱۰۴	مسجد میں آنیکا بیان	۷۱	صبح و شام کے وظیفے -
			ادائے قرص کی دعا

صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب
۱۰۶	مسجد سے نکلنے کا بیان	۱۰۶	دعوت کا بیان
۱۰۷	مسجد میں کچھ دھونڈنے کا بیان	۱۰۷	روزہ کے افطار کا بیان
"	مسجد میں خرید و فروخت کا بیان	"	کھانا شروع کرنے کا بیان
منزل شنبہ از منازل مفتی گانہ از لفظ والاذا			
۱۰۷	اذان کا بیان	۱۰۷	کھانے کے بعد کی دعا
۱۱۰	غزوے کا بیان	۱۱۰	کپڑے پہننے کی دعا
۱۱۱	تکبیر کا بیان	۱۱۱	منزل یک شنبہ از منازل
۱۱۲	ارک کا بیان	۱۱۲	از لفظ والاذا
Check 108		۱۱۲	

۱۱۹	سجدہ تلاوت کا بیان	۱۱۹	دو لہا کو مبارکباد دینے کا بیان
۱۲۰	جلسہ استراحت کی دعا	۱۲۰	حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے نکاح کا ذکر
"	قنوت نجر کا بیان	"	میان نبی کے اجتماع کا بیان
"	التحیات کا بیان	"	لونڈی غلام خریدنے کا بیان
۱۲۳	ابتداء منزل دوم روز جمعہ پر اکھبات	"	جماع کرنے کا بیان
"	بجنا ختم چار روزہ از لفظ و کیفیت اطلاق	"	منزل ہونے کا بیان
"	التحیات کے بعد روڑ پڑھنے کا بیان	"	بچہ کے کان میں اذان وغیرہ کہنے کا بیان
۱۲۶	المختار بتوہ کے بعد کی دعا میں	"	بچہ کے نام رکھنے اور حقیقہ کا بیان
۱۲۹	سید الاستقار	"	ارک کے کے تعویذ کا بیان
"	سلام کے بعد کا وظیفہ	"	تعلیم طفل کا بیان جب بولنے لگے
۱۳۶	وظیفہ بعد نماز صبح	"	مسافر کے وصیت کرنے کا بیان
"	صبح اور مغرب کے بعد کا وظیفہ	"	شکر پر امیر کر نیکا بیان
۱۳۷	نماز چاشت کے بعد کا وظیفہ	"	سوار ہونے کا بیان
۱۳۷		۱۳۷	بلندی پر چڑھنے آتے سے کا بیان

صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب
۱۵۷	نماز حاجت کا بیان	۱۵۶	سے کرنے کا بیان
۱۶۹	دعا کے حفظ قرآن	۱۵۷	ی کا بیان
۱۹۱	توبہ اور نماز توبہ کا بیان	۱۵۷	لنے کا بیان
۱۹۲	دعا کے طلب باران	۱۵۷	بیان
۱۹۵	ابرو باران دیکھنے کا بیان	۱۶۴	نہے کا بیان
۱۹۶	گر جنے کا بیان	۱۶۴	کا بیان
۱۶۶	آندھی چلنے کا بیان	۱۶۶	پراترے اور شام کرنے کا بیان
۱۶۶	تاریک آندھی کا بیان	۱۶۶	ن
۱۹۷	مغولوں کی آمد کا بیان	۱۶۶	س سے خزانہ کا بیان
۱۶۹	گدھے کی آواز کا بیان	۱۶۹	بانے کا ذکر
۱۷۰	گتے کی آواز کا بیان	۱۷۰	اذکر
۱۷۲	سورج یا چاند کا بیان	۱۷۲	بیان
۱۷۳	چاند دیکھنے کا بیان	۱۷۳	نی
۱۷۵	یلۃ القدر کا بیان	۱۷۵	دراسمین نماز کا بیان
۱۷۶	آئینہ دیکھنے کا بیان	۱۷۶	کا بیان
۱۷۶	سلام کرنیکا بیان	۱۷۶	کا بیان
۲۰۱	پھینکنے کا بیان	۱۷۹	غلیم کا بیان
۲۰۲	کان بولنے کا بیان	۱۸۰	سے پھرنے کا بیان
۱۸۰	خوشخبری سننے کا بیان	۱۸۰	عم کا بیان
۱۸۲	اچھی چیز دیکھنے کا بیان	۱۸۲	زل و شنبہ از مسائل ہفت گانہ
۱۸۲	مال خرینے کا بیان	۱۸۲	از لفظ و اقال عبد الخ
۱۸۳	سننے والے کو دیکھنے اور کسی سے محبت رکھنے	۱۸۳	بصیت
۲۰۵	اور اسکو خبر کر دینے کا بیان	۱۸۳	بیان
۲۰۵	کسی کام سے تنگ جانے کا بیان	۱۸۳	بیان

مطالب	صفحہ	مطالب
جوازہ اٹھانے اور تاز جوازہ کا بیان	۲۰۶	دفع غصہ کا بیان
دفن کرنے اور زیارت قبور کا بیان	"	ہرزبانی کا بیان
منزل شنبہ از منازل ہفتگانہ	۲۰۷	مجلس میں آنے کا بیان
از لفظ الذکر الذی	۲۰۸	بازار میں جانے کی دعاؤں کا بیان
منزل چہارم بحساب ختم چہار روزہ	"	منزل سوم شب شنبہ برائے مہمات
		از لفظ واذا ایی باکوۃ ثمر
بیان اذکار جو کسی وقت و سبب پر پڑھئے	"	نئے پھل دیکھنے کا بیان
صلوۃ التوبہ کا بیان	۲۰۹	مبتلا کے دیکھنے کا بیان
استغفار کا بیان	"	بنفالی کا بیان
الفاظ استغفار کا بیان	۲۱۰	نظر بد لگنے کا بیان
منزل چہار شنبہ از منازل	۲۱۱	اسیب کا بیان
از لفظ فضل القرآن	۲۱۲	حرز ابو دجانہ
قرآن شریف کی فضیلت اور اسکی بعض	۲۱۳	بچھو کاٹنے کا عمل
اور آیتوں کی	"	جلے ہوئے کی دعا
حصول غنا کی دعا	"	آگ بجھانے کی دعا
دعا میں جو کسی وقت اور سبب پر پڑھئے	"	پیشاب بند ہونے کی دعا
درو شریف کی فضیلت کا بیان	۲۱۵	پاؤں سو جانے کی دعا
خانمہ کتاب جمین عمدہ عمدہ مضامین	"	درد کی دعا
کی حدیثیں مہین	"	آنکھ دکھنے کی دعا
کتاب الرقاق - باب ۱	۲۱۶	ضرر پہنچنے سے موت کی آرزو نہ کرے
باب ۲ درویشوں کی فضیلت کے بیان میں	"	بیمار پرسی کا بیان اور بیماری میں عائشہ رضی اللہ عنہا کی
باب ۳-۱۱ اور حصہ ۲ کا بیان	۲۱۹	شہادت مانگنے کا بیان
	۲۲۰	مرنے کا اور میت کے پس ماندوں کا بیان
	۲۲۱	بیٹے کے مرے کا بیان

برفہ یا مصنفہ اہل دعوات و حضرت شائع علیہم الرحمہ ہیں۔ میرا یہ مقولہ حاشا نہیں ہے کہ اگر کار وادارہ مشائخ مکرّم
 تہ نہیں رکھتے یا بیکار ہیں تو وہ بالحد ملک میں یہ کہتا ہوں کہ جن اور او کی سزا حضور کی حدیث سے
 الہی ہے کہ آید و لا یطعن عن الہوی ان ہوا الا وحی یوحی اسکی شاہد ہے یہ بات تالیفی اور ادبی (ز
 و تخمینی ہیں) کب سیر ہو سکتی ہے۔ لوگوں کے علم و آد سے تعجب ہے کہ اسی کھیا سے سعادت ابدی کو
 سرا و وصف ہونے سے اہل حصول اور کثیر النفع اور جلیل التواضع (مہجور رکب خیر منتہا یا پھر انبی اکثر) یا الفاظ مہجور المعانی کی
 تلاش میں سرگرداں رہتے ہیں جبکہ اگر معنی کے جائیں تو اصول شرع کے خلاف یا قریب بہ بحر یا منجر یا مستعانت غیر اللہ
 ہو جائیں (جیسے۔ ارجب یا جبریل یا میکائیل یا زفائیل وغیرہ جیسے قتل یا تیج) اور گو بعض ادبیات ان مقام
 سے خالی بھی ہوں تاہم انہیں ایسے کامل اثر و ان کی کتب تو قیہ ہو سکتی ہے جیسکہ وظائف سنو نہ اور حضور کے تائید
 اور اسے۔ ہر مسلمان کو لازم ہے کہ ایسی کتاب کو حوز جان اور توفیق دین و ایمان بنائے۔ اور حق بھی یہی ہے کہ اگر
 فضائل ذکر کے مضامین اس کتاب میں دیکھے جائیں تو شاید کسی وظائف کی کتاب میں نہیں پائے جائیں گے اور عجیب
 عجیب تسبیحات یا جو عالی مضامین اور پراثر الفاظ اور جامع کلمات کی دعائیں پکین پسینگی کسی مجموعہ اور ادب میں نہ ہوگی کیونکہ
 ان کلمات کے روشن موتی ایسے شخص کے صدف دہن سے اپنی مہکتے ہوئے حال کی زینت کے لئے نکلے ہیں جو حاجات
 بنی آدم اور صطرت و شیون انسانی پر کامل اطلاع دیا گیا اور حجتہ اسد اور نور من انوار اسد اور ظہر قدرت اور ہادی کا فہ ظلال
 اور حکیم مرہائے تفاوت تھا بجلال کے تعلیمی الفاظ سے دوسروں کے لفظ کب برابر کر سکتے ہیں۔ غرض کہ جو لوگ یہ نہ دیکھیں
 کے عشق یا نعت شناسی میں سرشار ہیں انکے لئے یہ عجیب راز و نیاز کی کتاب ہے۔ یہ کتاب بتاتی ہے کہ رتبہ و مرتبہ
 رکھنے والے اگر صبح کرین یا شام یا سوئیں یا جاگیں۔ یا اٹھیں یا بیٹھیں یا ایک حالت سے دوسری حالت میں تو ہر اس طرح
 رہیں۔ نا جات اور مکالمہ میں رہیں تا کثرت مناجات اور ذکر سے اس حدیث کے مصداق بن جائیں کہ من کل شیئ
 فاکثر ذکرہ۔ اور اس حبّ عشق کے غلبہ سے فزیر عظیم اور مدارج مقیم پر پہنچ جائیں +
 آگاہ جواب یہ دولت اور بھی ارزان بلکہ رایگان (مفت) ملتی ہے کیونکہ یہ کتاب اب و بارہ با محاورہ اردو میں ترجمہ
 ہوئی ہے۔ سابق میں جو نواب قطب الدین صاحب مرحوم نے اسکا ترجمہ شائع کیا تھا وہ عربی ترکیب کا ترجمہ تھا
 جیسے کہ عربی میں مضاف پہلے ہوا ہے اور مضاف الیہ پیچھے یا بعض جملہ مقدم اور بعض جوخر اس طرح ترجمہ میں تھا حالانکہ
 اردو کی ترکیب اسکے بالکس ہے اگر اس ترکیب پر ترجمہ ہو تو سوائے اُن لوگوں کے جو زبان عربی سے ماہر ہوں دوسرا
 شخص اس سے پورا فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ اب صاحب طبع مجتہبی دہلی مولانا مولوی محمد عبد اللہ صاحب نے
 اسکا ترجمہ با محاورہ اردو میں از سر نو کر کے مع نہادہ فوائد و تحقیق لغات اصل بان بعد کمال تصحیح طبع کیا ہے +
 اسے شایقین اصلے سائقین باخرا ت حلد و ثرواد اس یوسف خوبی کو گلزاران شوق کی دیکر خرید لو و نہ پتیا و گستا
 وقت و بکھارے جاوے۔ بر رسولان بلاغ باشد و بس۔ عجیب زبان علیہ السلام ہو۔ ہر نفس المبارک